ڈاکٹر ذاکر حسین لائبریری

DR ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA

JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before taking it out. You will be responsible for damages to the book discovered while returning it

THE LYALL LIBRARY,

TOWN HALL,

MEERUT

Received on

DUE DATE

Rare

Cl No 816 3{ 168 Bs Acc. No. 130531

Late Fine Ordinary Books **25 Paise** per day. Text Book **Re. 1/-** per day. Over Night Book **Re. 1/-** per day.

کتاب اردوی معلی

تصنیف

میرزا اسد الله خان غالب

سرکار باهتمام سکریٹری بورڈ آف اکزامینرس

مطبع

اُردو گائیڈ واقع شہر

کلکتہ

میں بعنایت مدد درگاہ صمد

کبیر الدین احمد

چھپا

سنہ ۱۸۸۳ء

بسم الله الرحمن الرحيم

رقعه بنام نواب میر غلام بابا خان بہادر

۱

نواب صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان سلامت

...ر اسدالله عرض کرتا هی که آپ کے خط کے آنے نے میری

...رو دوبالا کی حق تعالی تمهین سلامت رکھے - ۳۴ درس کا ریاری

...ب رسید پہنچی بموجب ارشاد کے اب آور نہ بهیجونگا - مدلله عرض

...رب هی - اس ملک میں میں جلدیں تقسیم کی هیں اوس ملک

...ن آپ بانٹ دیں - اتنی صدری عرض قبول هو که بزرده گجرات

...ن سید احمد حسن صاحب مودودی اور میر ابراهیم علی خان

...احب اور بدر عالم علی خان صاحب کو ایک ایک جلد بهیجوا

...جئیگا اور چهه جلدیں مولانا سیف الحق کو عطا کیجئیگا که وه

...ے دوستوں کو بهیجوا دیں - خواجه بدرالدین خان عرف بهتیجے

...ہوستان خیال کو اردو میں لکھا هی اوسکا ایک اشتہار اور

... ایک اخبار نیا جاری هونیوالا هی اوسکے دو اشتہار اس خط

...ساتھ بهیجتا هوں آپ یا آپکے احباب میں سے کوئی صاحب

...ے کے یا اخبار کے خریدار هوں تو اشتہار کے مضمون کے مطابق

عمل مین لانڈن ـ و السلام مع الاکرام * مدان سیف الحق کو سلام ـ ۲۲ مارچ سنه ۱۸۹۶ع * (۱)

ایضا رقعۂ ثانی

سبحان الله تعالی شانه میاں اعظم برهانه ـ جناب مستطاب نواب صدر علام بابا خان بهادر سے بتوسط مدسی مدان داد صاحب شناسائی بهم پهنچی انکی راه ـ اول شاعر و دردی جگر جوں کی ابتدا هی ـ پهلا عنایت نامه جو حضرت کا آیا اوسمیں حمد و مرگ ـ اب مین جو اوسکا جواب لکهوں اور یهه پهلا خط هوگا لا محاله مصادمیں اندوه انگیز هونگے نه نامه نه محبت نامه ـ صرف تعزیت نامه ـ صریر قلم مر تموں کے شور حروش هی ـ جو لفظ نکلا وه سیاه پوش هی ـ هی هی نواب جعفر علی خان جنسا امیر روس گهر نام آرز روشناس اعیان و انگلند وسط جوانی یعنی ۴۶ برس کی عمر میں یوں مرجائے *

نخل چمن سروری افتاد رپا هائے

سچ تو یوں هی که یهه دهر آشوب غم هی ـ مجموع اهل ماتمدار و سوگوار هوں تو بهی کم هی ـ اگرچه مین کدا اور مد دعا کیا ـ مگر اسکے سوا که مغفرت کی دعا کروں اور کیا کروں ـ ـ سال رحلت نواب غفران مآب جب دل حار حار غم سے دوجوں هی ـ یوں موزوں هوا هی * (قط

گردید نهان مهر جهان تاب دریغ * شد تیره جهان بچشم احباب

ایں واقعه را ز روی زاری عالب * تاریخ رقم کرد که نواب د

(ار روی زاری زاری هو کے عدد بڑهانے جائیں تو سنه ۱۲۸۰

ھوتے ھدں وہدا المطلوب) * شریک سرم مانم منشي میاں داد حان
صاحب کو سلام - یکشدمه ںدست و یکم ربیع الاول سده ۱۲۸۰
مطابق ششم سپتمبر ۱۸۶۳ع * (۲)

ایضا

نواب صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان عنایت فرمای
مخلصان زاد مجدہ - شکر یاد آوري و روان پروري بجا لاتا ھون - پہلے
اس سے آپکا موذن نامه پہنچا ھی وہ مدرے حط کے جواب مدن
تھا اوسکا جواب نہدں لکھا گیا - پرسوں مداں سدف الحق کا حط
پہنچا - حط کیا تھا حوان دعوت تھا - میں نے کھانے بھی کھائے
میوے بھي کھائے ناچ بھی دیکھا گانا بھي سدا - حدا تمکو سلامت
رکھے که اس نالایق درویش گوشه نشدن در اندي عنایت کرتے ھو -
صاحب - ریاست و امارت مدن ایسے ایسے جھگڑے بہت رھتے ھدں
مین نسبب فرط محبت احدار مدں تمھاري افزائش عز و جاه
دیکھکر حوش ھوا اور تمکو تہنیت دي - ظفر نامهٔ انگ - بہت
مدارک لفط ھی انشاء الله العلي العظیم همیشه مظفر و منصور رھوگے

(ع) کار جہان جمله چنان باد که حواھي

نجات کا طالب غالب - سه شدده ۳ اپریل سده ۱۸۶۷ع * (۳)

ایضا

جناب سید صاحب و قبله نعد   ي عرض کرتا ھون که
نامه نامه آپکا پہنچا آپ جو فرماتے ھیں که تو اپني خیر و
عافیت کبھي کبھي لکھاکر - اگے اتني طاقت باقي تھي که لیٹے لیٹے
کچھ لکھتا تھا - اب وہ طاقت بھي زایل ھوگئي - ھاتھ میں رعشه

پیدا ہوگیا - بینائي ضعیف ہوگئي - منصدي نوکر رکھنیکا مقد
نہیں - عزیزوں اور دوستوں میں سے کوئي صاحب وقت پر آگئے
میں مطلب کہتا گیا وہ لکھتے گئے - یہہ حسن اتفاق ہی کہ کل آ
خط آیا - آج ہی ایک دوست میرا آگیا کہ یہہ چند سطریں لکھوادیں
اور یہہ آپ کبھي نہ فرمائیں کہ منشي میاں داد خاں سے تجھے قط
محبت ہوگیا ہی - منشي صاحب کي محبت اور اونکي دوس
سے آپکي محبت دل و جاں میں اسقدر سما گئي ہی جیسا اہل
اسلام میں ملکہ ایماں کا - پس ایسي محبت کا موقوف ہونا کبھي
ممکن نہیں - امراض جسماني کا بیان اور اخلاص ہمدگر کي شرح
کے بعد ہجوم غمہای نہاني کا ذکر کیا کروں - جیسا ابر سیاہ چھاجات
ہی یا ندي دل آتا ہی - بس اللہ ہي اللہ ہی - سیف الحق
منشي میاں داد خان کو سلام کہئیگا - اور یہہ خط پڑھا دیجئیگا
نجات کا طالب غالب - روز چہارشنبہ ۶ اپریل سنہ ۱۸۶۸ع * (۵

ایضا

بخدمت نواب صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان نوا
میر غلام بابا خان بہادر زاد مجدہ عرض کیا جاتا ہی کہ آ
عنایت نامہ اور مولوی سیف الحق کا مہردادي نامہ یہہ دونوں لفا
ایک دن پہنچے - سیف الحق کے خط سے معلوم ہوا کہ رجب
مہینہ میں شادیان قرار پائي ہیں - مبارک ہو اور مبارک ہو- بطا
بزم جمشیدي سے محروم رہونگا مگر میرا حصہ مجھکو پہنچے اپنی
خاطر جمع ہي - کیوں حضرت صاحب زادہ کا اسم تاریخي پسند
آگیا یا نہیں - نام تاریخي اور پھر سید بھي اور خان بھي (س

زیادہ عمر و شرف * راقم اسد اللہ غالب - ۱۴ نومبر سنہ ۱۸۶۴ع (۱

سیف الحق صاحب کو سلام * ایک میرے دوست مصر

خاکسار کا خاکا اوتار کر دربار کا نقشہ اوتاریکو اکبر آباد گئے ہیں

وہ آجائیں تو شغل تصویر تمام ہوکر آپکے پاس پہنچ جائے - خد

ا ر راہ احتیاط نیرنگ دیکھتا ہی * قطعہ *

خجستہ خشی دستاں نشینی بیگم * بنقش ہمت نواب ویمن اہد لشر

چوا پی ادب‌آموز ست خوش باشد * اگر خجستہ بہار ادب بود سالش

ایضا

نواب صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان - عالیشان والا

دودمان - زاد مجدکم - سلام مسنون الاسلام و دعاے دوام دولت

واقبال کے بعد عرض کیا جاتا ہی کہ اِن ایام مسرت فرجام

میں جو از روے اخبار مثنی آپکی افزایش عز و جاہ کے

حالات معلوم ہوئے متواتر شکر الہی بجا لایا - اور اس ترقی کو

اپنی دعا کا نتیجہ جانکر زیادہ خوش ہوا - خصوصا عدالت العالیہ

مین فتح پانا - اور حق حقدار کا ظہور میں آنا - کیا کہوں کیا مسرت

و شادمانی کا موجب - اور کسطرح کی نشاط و انبساط کا سبب

ہوا ہی * حق تعالی یہہ فتح مبارک و ہمایوں کرے * قطعہ *

فتح سید غلام بابا خان * خود نشان دوام اقبالست

ہم ازین رو بود کہ غالب گفت * کہ ظہور نامۂ اقبالست

بہار باغ جاہ و جلال جاودان باد - اسد اللہ خان * (۲)

ایضا

جناب نواب صاحب میں آپکے اخلاق کا شاکر - اور آپکی یاد

ہامت علی خاں سنہ ۱۲۸۳) عجب ہی۔ اگر پسند نہ آئے -
ر ہ سب عجب ہی کہ اس امر کی آپکے خط میں توضیح نہ
یان داد خاں کے خط میں - حضرت یہہ میں نہیں کہتا کہ خواہی
خواہی یہی نام رکھئے - پسند آئے نہ آوےکی تو فقیر کو اطلاع
وجائے - جواب کا طالب غالب - ۹ ماہ اگست سنہ ۱۸۶۶ع* (۵)

ایضا

ستودہ مہر وداد و نامور مہر دیار - نواب صاحب شفیق کرم گستر
رتضوی تبار - نواب میر غلام بابا خاں بہادر کو مسرت بعد مسرت
جشن بعد جشن مبارک و ہمایوں ہو - رفعۂ گلگوں نے بہار کی
مہر دکھلائی - سواری ریل روانہ ہونےکی لہر دل میں اٹھی - پاؤں
ے اپاہج کانوں سے بہرا ضعف بصارت ضعف دماغ ضعف دل
عف معدہ ان سب ضعفوں پر ضعف طالع - کیونکر قصد سفر
روں - تن چار شنبہ روز عرس میں کسطرح بسر کروں * * *
ک ہفتہ دو ہفتے کے بعد ناگاہ مزاج کے دوریکی شدت ہوتی
ی - طاقت جسم میں حالت حال میں نہیں - اتنا میرا سرور تک
سی صورت کہیں امکان میں نہیں - خط لکھتے لکھتے خیال میں آیا
ہ جیسا سید صاحب کی ولادت کی تاریخ لکھی سدائی صاحب
ی بسم اللہ کی بھی تاریخ لکھا چاہئے مادۂ (خجستہ بہار)
ہن میں آیا سال عدد کم پائے (خجستہ بہار) پر (ادب) کے
عداد بڑھائے شمار میں ۱۲۸۳ نظر میں آئے - دوسرے ورق پر وہ
طعہ مرقوم ہی - دیکھئے کیا طاقت معلوم ہی - صرف
ہوش محبت تے چار مصرع موزوں ہوئے ہیں (ع) گر مدول امثہ

وری کا ممنون - اور آپکی دوام دولت کا دعا گو ہون - اگر بوڑھا اور
پاہج نہوتا تو ریل کی سواری میں ضرور آپ تک پہنچتا اور
پکی دیدار سے مسرت اندوز ہوتا - آپ میرے مخدوم اور میرے
محسن ہین خدا آپکو ہمیشہ سلامت با کرامت رکہے - خط کے دیر
پر لکہنے کا سبب ضعف و سامعہ ہی - اگر میری اوقات شبا روزی
ر میری حالات آپ دیکہین تو تعجب کرینگے کہ یہہ شخص جیتا
کیونکر ہی - صبح سے شام تک پلنگ پر پڑا رہتا اور پہر دمبدم
ورت انسانی کو اوٹہتا - اور مجموع مصائب میں سے ایک ادنا
مصیبت یہہ ہی کہ سنہ ۱۲۸۲ ہجری شروع ہوئی سنہ ۱۲۱۲
ی میری ولادت ہی اسکی رجب کے مہینے سے ستروان سال شروع
ہوگا - ستر ابہترا بہرا بوڑھا اپاہج آدمی ہون جو عنایت تم میرے
حال پر فرماتے ہو صرف تمہاری خوبی ہی مین کسی لائق نہین*
جات کا طالب غالب - چارشنبہ ۳۱ مئی سنہ ۱۸۶۷ع * (۸)

ایضا

نواب صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان سلمہ الله
تعالی - بعد سلام مسنون الاسلام و دعای دوام دولت و اقبال کہ
ہمیشہ ورد زبان ہی گہڑی کے عطیہ کا شکر ہر گہڑی اور ہر ساعت
بجا لاتا ہون - پہلے تو آپ دوست اور پہر امیر اور پہر سند - نظر ان
ن امور پر اس ارمغان کو مین نے بہت عزیز سمجہا اور اپنے سر اور
آنکہوں پر رکہا - خدای عالم آرای آپکو سلامت رکہے اور ہر گہڑی
کا ممد و مددگار رہے - ظاہرا بوقت روانگی کنجی کا رکہنا سہو
ہوگیا - خدر یہان بن جائنگی - و السلام بالوف الاحترام * خوشنودی

احباب کا طالب غالب - شنبه سوم دسمبر سنه ۱۸۶۴ع * (۹)

ایضا

نواب صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان امدگاه درویشان زاد ابصالکم - آپکا بنده مدت پرور - غالب جوئیں معمر - یون دوانه هوتا هی که عنایت نامه عز ورود لایا اور مژدهٔ قبول سے مدرا رتبه بڑهایا - جو کچهه میرے حق مین ارشاد هوا هی اگر اسکو قدردانی کہون تو لازم آتا هی که اپنے کو کسی طرح کے کمال کا مالک سمجهه لون - البته آپ نے از راه حق پسندی سخن کی قدردانی اور میری قدر افزائی کی هی - جو اغلاط فارسی دانان هند کے ذهن مین راسخ هوگئے تهے اونکو دفع کیا هی تو کیا برائی کی هی بات یهه هی که ارچهی پڑهنے والے تمام لوگ اپنی شہرت کے لئے مجهسے لڑتے هین - واه واه اسے ناسور نمایے کو ناحق احمق بگڑتے هین - عطیهٔ حضرت بتوسط جناب سیف الحق پہنچا - اور مین اوسکو بے تکلف عطیهٔ مرتضوی سمجها - علی مرتضی علیه التحیة و الثنا آپکا دادا اور میرا آقا - خدا کا احسان هی که مین احسانمند بهی هوا تو اپنے خداوند کے پوتے کا - آج سے کاپی لکهی جانے لگی اور تصحیح کو میرے پاس آنے لگی - چهاپے کے واسطے برسات کا موسم اچها هی - بس اب اسکے چهپ جانے مین دیر کیا هی * نجات کا طالب غالب - صبح یکشنبه ۱۷ دسمبر سنه ۱۸۶۰ع * (۱۰)

بنام منشی میان داد خان المخاطب به سیف الحق المتخلص بسیاح

سعادت و اقبال نشان منشی میان داد خان سے مین بهت

بندہ ہوں کہ اونکے خطوط کا جواب نہیں لکھا - غزلونکے مسودے گم ہو گئے اس شرمندگی سے پاسخ نگار نہوا - اب یہہ سطرین جو لکھتا ہوں اوس خط کے جواب مین ہین جو بنارس سے آیا ہی - بھائی بنارس خوب شہر ہی اور میرے پسند ہی - ایک مثنوی مینے اوسکی تعریف مین لکھی ہی اور چراغ دیر اوسکا نام رکھا ہی - وہ فارسی دیوان مین موجود ہی اوسکو دیکھنا - اشرف حسین خان صاحب میرے دوست ہین - فتنہ و فساد کے زمانے سے بہت پہلے اونکا خط اور کچھہ اونکا کلام میرے پاس آیا ہی - تم اونکو میرا سلام کہنا - اور مین تمسے یہہ توقع رکھتا ہوں کہ جسطرح تمنے لکھنؤ سے بنارس تک کے سفر کی سرگذشت لکھی ہی اسیطرح آیندہ بھی لکھتے رہوگے - مین سفر و سیاحت کو بہت دوست رکھتا ہوں - نظم *

اگر بدل نخلد ہرچہ از نظرگزرد * زہی روانیٔ عمری کہ در سفر گزرد

خیر اگر سیر و سیاحت میسر نہین نہ سہی - ذکر العیش نصف العیش پر قناعت کی - میان داد خان سیاح کی سرگذشت سیر و سفر ہی سہی - غزل تمہاری رہنے دیتا ہوں اسکے دیکھنے کی ابھی فرصت نہین ہی - جیسا تمنے وعدہ کیا ہی جب اور غزلین بھیجوگے اونکے ساتھہ اسکو بھی دیکھہ لونگا - بلکہ احتیاط مقتضی اسکا ہی کہ اون غزلون کے ساتھہ اس غزل کو بھی لکھہ بھیجنا - ناتوانی زور پر ہی بڑھاپے نے نکما کردیا ہی - ضعف سستی کاہلی گرانجانی سے رکاب میں پاؤن ہی - باگ پر ہاتھہ ہی - بڑا سفر دور دراز در پیش ہی زاد راہ موجود نہین خالی ہاتھہ جاتا

هون - اگر فنا پرسیدہ بخشدیا تو خیر اور اگر نا پرس ہوئی تو سقر
مقر ہي - اور ہاویہ زاویہ ہي - دوزخ جاوید ہي اور ہم ہین -

ہاے کسي کا کیا اچھا شعر ہي

اتنو گھبرا کے یہہ کہتے ہیں کہ مرجائینگے
مرکے بھي چین نپایا تو کدھر جائینگے

الله الله الله - نجات کا طالب غالب - صبح دوشنبہ ۳۱ دسمبر
سنہ ۱۸۶۰ع • (۱۱)

ایضا

صاحب یہہ سر پیٹنے کی جگہہ ہی کہ تمھارا کوئی خط ڈاک مین ضایع نہین ہوتا اور میرا کوئی خط تمکو نہین پہنچتا۔ سنو چھوٹے صاحب کا خط آیا اوسمین قطعہ کا شکر اور اخبار کتاب کے بھیجنے کی تاکید ہی- میں نے اوسکے جواب مین لکھا کہ اوس کتاب کا چھاپا یہان ہی شروع ہوگیا - انشاءالله تعالی بعد انطباع ایک مجلد آپکے واسطے اور ایک مجلد منشي میان داد خان کے واسطے بسبیل ڈاک پارسل بھیجونگا - اب تم نواب صاحب سے میرا سلام کہو اور یہہ اپنے نام کا خط اونکو پڑھادو اور ایک پتا تمکو دیتا ہون نواب صاحب کا جو خط طلب کتاب کے باب مین آیا تھا اوسمین مندرج تھا کہ اب مین سورت کو جاتا ہون تم اجراے کتاب کا پارسل اس پتے سے سورتکو بھیجدینا - بھائي میں نے اوسي پتے سے خط بھیجا تھا وہ پہنچے تو میرا کیا گناہ - بیرنگ خط گاہ گاہ تلف بھی ہوجاتا ہی نظر اس بات پر یہہ خط تمکو بیرنگ بھیجتا ہون تاکہ ضایع ہونیکا احتمال قوي رہے - صبح

ہ ۱۴ ربیع الثانی مطابق ۱۷ سپتمبر سال حال - غالب *(۱۲)

ایضا

منشی صاحب سعادت و اقبال نشان سیف الحق میان داد
ں سلمکم اللہ تعالی - فقیر کی طرف سے سلام و دعا قبول کریں-
تے صاحب کی تصویر کی رسید میں بھائی محمد حسن خان
کہا گیا تھا کہ تم تصویر کے پہنچنے کی اطلاع دے دینا سواب
ری تحریر سے معلوم ہوا کہ اونھوں نے اطلاع دی ہی حال
یر کا یہہ کہ میں اوسے سر پر رکھا آنکھوں سے لگایا گویا چھوٹے صاحب
دیکھا لیکن اسکا سبب نہ معلوم ہوا کہ نواب صاحب نے ہمسے
ں دکی - خیر دیدار تو میسر ہوا گفتار بھی اگر خدا چاہیگا تو
لدیگے - دیکھو منشی صاحب آئینہ کی تصویر کی صنعت کو
ب پسند کرتے ہیں مگر فقیر اُسکا معتقد نہیں اب دیکھو حضرت
ں تصویر میں کہنیوں تک ہاتھہ کی تصویر ہی آگے پہنچے اور
ے کا پتا نہیں مکالمہ یکطرف مصافحہ کی بھی حسرت رہگئی-
فت جداگانہ خط لکھنے کی فرصت نہیں نواب صاحب سے
را بہت بہت سلام اور اشتیاق کہنا بلکہ یہہ خط انکو ضرور دینا
وہ پڑھ لیں - میں سادات کا دلسوز اور علی کا غلام ہوں - (ع)
بندۂ شاہ شمائیم و ثناخوان شما
ات کا طالب غالب * ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۱ ھجری * (۱۳)

ایضا

برخوردار کامگار سعادت نشان منشی میان داد خان سیاح
ے عمرہ درویش گوشہ نشین غالب حزیں کی دعای درویشانہ

سے کامیاب و بہرہ مند ہوں - لکھنؤ کی ویرانی پر دل جلتا ہے
مگر تمکو یاد رہے کہ وہاں بعد فساد کے ایک کون ہوگا یعنی راہیں
وسیع ہو جائینگی بازار اچھے نکل آئینگے جو دیکھیگا وہ داد دیگا - اور دلی
کے فساد کے بعد کون نہیں ہی یہاں فساد در فساد چلاجائیگا شہر
کی صورت سوائے اس بازار کے جو قلعہ کے لاہوری دروازہ سے شہر کے
لاہوری دروازہ تک ہی سراسر بگڑگئی اور بگڑتی جاتی ہی -
دیوان کا چھاپا کیسا وہ شخص نا آشنا موسوم بہ عظیم الدین جسنے
مجھسے دیوان منگا بھیجا - آدمی نہیں ہی بھوت ہی پلید ہی
غول ہی - قصہ مختصر شخص نا معقول ہی - مجکو اوسکے طور پر
انطباع دیوان نا مطبوع ہی - اب میں اوس سے دیوان مانگ
رہا ہوں اور وہ نہیں دیتا خدا کرے ہاتھہ آجائے تم دعا مانگو زیادہ
کیا لکھوں * دوشنبہ ۱۱ جون سنہ ۱۸۶۰ع - غالب * (۱۴)

ایضا

صاحب تمہارا مہربانی نامہ کہ گویا الفاظ اوسکے سراسر نواب
میر غلام بابا خان صاحب کی زبانی تھے پہنچا جواب لکھتا ہوں
اور پرسش کا شکر بجالاتا ہوں - ایک فرد ۱۲ برس سے فردوس مکان
نواب یوسف علی خان والی رامپور اپنے اشعار میرے پاس
بھیجتے تھے اور سو روپیہ مہینا ماہ بماہ بسبیل ہنڈوی بھجواتے
تھے - اوس معمورکی اندازہ دانی دیکھئے کہ مجھسے کبھی اوس روپیہ
کی رسید نہیں لی - اپنے خط میں ہنڈوی بھیجا کرتے - میں خط کا
جواب لکھہ بھیجتا - اس ماہانہ کے علاوہ کبھی دو سو کبھی ڈھائی
سو بھیجتے رہے - فتنہ و فساد کے دنوں میں قلعہ کی آمد مفقود -

انگریزی پنشن مسدود - یہہ بزرگوار وجہ مقرری [illegible]
گاہ بھیجتے رہا - تب مدری اور میرے متوسلوںکی ریست ہوئی -
رئیس حال کو خدا بدولت و اقبال ابدا موبدا سلامت رکھے - وجہ
مقرری کي ھندوی ہر مہینے بحسب دستور قدیم اپنے خط مین
بھیج جاتا ھی - فتوح کي رسم دیکھئے جاري رہے یا نہیں - میرے
پاس روپیہ کہان جو قاطع برہان کو دوبارہ چھپواون - پہلے بھي نواب
مغفور نے دو سو روپیہ بھیجدئے تھے تب پہلا مسودہ صاف ھوکر
چھپوا ا گیا تھا - اب بھی وعدہ کیا تھا کہ اپریل کی وجہ مقرری کے
ساتھہ ما (دوسو روپیہ) پہنچینگے * وہ آخر اپریل سنہ ۱۸۶۵ ع
حال مین مرگئے - اپریل کا روپیہ رئیس حال سے میں پایا -
مصرف کتاب کا روپیہ نہ آیا - یاد دلاؤنگا مگر اوس مرحوم کا
وعدہ سرشتہ دفتر سے نہیں جو ار روئے دفتر اوسکي تصدیق ہو - بہر
حال فکر میں ہون اگر اسباب نے مساعدتکی فہو المراد ورنہ (ع)

آنچہ ما درکار داریم اکثرے درکار نیست

منشي صاحب اس خط کو ضروري جانکر بیرنگ بھیجتا ہون -

دعا کا طالب غالب - ۳۰ جولائی سنہ ۱۸۶۵ع * (۱۵)

ایضا

منشي صاحب شفیق بدل مہربان عزیز تر از جان سیف الحق
میان داد خانکو فقیر غالب علي شاہ کي دعا پہنچے - پرسون نواب
صاحب کا خط اور کل تمہارا خط آیا - صاحب ٹوپیون کي حقیقت
یہہ ھی کہ تمنے لطائف غیبي کي ۱۵ جلدیں معہ ۸ ر (سات
روپیہ آٹھہ آنہ) دام بھیجکر منگوائیں پھر دو روپیہ کے ٹکٹ

بهیجکر ٹوپیان منگائیں - مین نے تمہارے بھیجے ہوئے روپیوں کی ٹوپیان خرید کرکے تمکو بھیج دیں - چاہو تم پہنو چاہو چھوٹے صاحب کی نذر کرو - یہہ جو مین نے سیف الحق خطاب دیا ہی اپنی فوج کا سپہسالار مقرر کیا ہی - تم میرے ہاتھہ ہو تم میرے بازو ہو میرے نطق کی تلوار تمہارے ہاتھہ سے چلتی رہیگی - لطائف غیبی نے اعدا کی دھجیان اوڑا دیں - ایک نئی بات سنو محمد مرزا خان میرے سیدنی بہائیکا نواسا ہی - اوسنے ایک اخبار نکالا ہی مسمی بہ اشرف الاخبار - اوسکا ایک لفافہ تمکو بھیجتا ہون اسکو پڑہ کر معلوم کرلوگے کہ تمہارا ایک اعتراض وتبدل کے کلام پر چھاپا گیا ہی - اس ارسال و اعلام سے صرف اطلاع منظور ہی - ہان ایک بات یہہ بھی ہی کہ چھوٹے صاحب کی بھی نظر سے گزر جائے اور اوس سرکار مین یہہ اخبار خرید کیا جاے اور تم اونکی طرف سے حکم خریداری ابتداے جنوری سنہ ۱۸۶۷ع سے بنام محمد مرزا خان لکھو اور وہ خط اوس پتہ سے دلی کو روانہ کرو جو اونکے اخبار کے آخر مین لکھا ہی - حیران ہون کہ چھوٹے صاحب کے خط کا کیا جواب لکھون - اونہون نے مجھے شرمندہ کیا اپنے کو چھوٹا اور مجھکو بزرگ لکھا - سید تو سب مسلمانونکے بزرگ ہوتے ہیں - مین تو مسلمانون مین بھی ایک ذلیل علیل فقیر حقیر آدمی ہون - یہہ اونکی بزرگی اونکی خوبی اونکی مہربانی - حق تعالی اونکو سلامت رکھے اور اون مقدمات مین مِنْ کُلِّ الْوُجُوہ اونکو فتح و ظفر نصیب ہو - میرا سلام کہنا اور یہہ عبارت پڑھا دینا - ہان صاحب برادر صاحب بجان برابر

میرزا معین الدین حسن خان بہادر کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ بھائی میرا جی دیکھنے کو بہت چاہتا ہے پہلے برخوردار شہاب الدین خان سے صلاح پوچھو وہ اجازت دے تو میرزا ریل پیل کرتے چلے آؤ - دیدار کا طالب غالب - سہ شنبہ ۷ شوال سنہ ۱۲۸۳ ہجری ۱۲ فبروری سنہ ۱۸۶۷ع * (۱۶)

ایضا

صاحب - کل آپکا خط آیا - میرا دھیان لگا ہوا تھا کہ ایا میان سیاح کہان ہین اور مجھکو کیون بھول گئے ہین - پہلا خط تمہارا جسکا حوالہ اس خط مین دیتے ہو مین نہین پایا - ورنہ کیا امکان تھا کہ جواب نہ لکھتا - جناب منشی میر امیرعلی صاحب سے مجھسے شاید ملاقات نہین لیکن اونکے محامد و مکارم سنتا ہون - جناب مولوی اظہار حسین صاحب سے البتہ اسی شہر مین دو ملاقاتین ہوئی ہین لیکن مین نے اونکو فقیر دوست اور درویش نواز نہ پایا اعدا کے واسطے اچھے ہین - ہاے مولوی محمد محسن اور مولوی عبد الکریم - اس عہد مین اگر اون بزرگون مین سے ایک بھی ہوتا تو مین کیون اپنی قسمت کو روتا - وقت گذر جاتا ہے بات رہجاتی ہے - ہان خان صاحب آپ جو کلکتہ پہنچے ہو اور سب صاحبون سے ملے ہو تو مولوی فضل حق کا حال اچھی طرح دریافت کرکے مجھکو لکھو کہ اوس نے رہائی کیون نہ پائی اور وہان جزیرہ مین اسکا کیا حال ہے - گزارا کسطرح ہوتا ہے - غالب * جمعہ ۴ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ع * (۱۷)

ایضا

آپکے مولانا صاحب سلام علیکم - مزاج مبارک - سورت کا پہنچنا بہرصورت مبارک ہو - بھائی میرا دل بہت خوش ہوا کہ تم اپنے وطن پہنچے لیکن تمکو چین کہاں - خدا جانے کئی ہفتہ یا کئی مہینے ٹھہروگے اور پھر سیاحت کو نکلوگے - جیمس کہوگے آؤ اب دکھن کی سیر کریں - حیدرآباد اورنگ آباد دونوں شہر اچھے ہیں اونکو دیکھیں* میرزا معین الدین حسن خان اور میرزا محمد حسین خان یہہ دونوں بیٹے ہیں نواب قدرت اللہ بیگ خان کے اور نواب قدرت اللہ بیگ خان ابن عم تھے نواب احمد بخش خان کے اور معین الدین حسن خان کی بہن منسوب ہی بھائی ضیاءالدین خان سے - یہان کوئی امر نیا نہیں واقع ہوا وہی حالات و اطوار ہیں جو دیکھہ گئے ہو *(جامع مسجد کے باب میں کچھہ پرسشیں لاہور سے آئی تھیں - یہاں سے اونکے جواب گئے ہیں - یقین ہی کہ وا گزار کا حکم آئے اور وہ مسلمانوں کو ملجائے - ہنوز بدستور پہرا بیٹھا ہوا ہی اور کوئی جانے نہیں پاتا)- و السلام مع الاکرام -

صبح سہ شنبہ ۲ ذیقعدہ و ۲ مئی ۱۸۰۰ - غالب* (۱۸)

ایضا

نور چشم اقبال نشان سیف الحق میاں داد خان صاحب کو غالب نیم جان کی دعا پہنچے - واضح ہو - تمہارے دو خط آئے ہیں - آگے میں لیٹے لیٹے کچھہ لکھتا تھا اب وہ بھی نہیں ہوسکتا ہاتھہ میں رعشہ آنکھوں میں ضعف بصر - کوئی متصدی میرا نوکر نہیں - دوست آشنا کوئی آجاتا ہی تو اوس سے جواب لکھوا دیتا ہوں -

بهائي مين نواب كوئي دنكا مهمان هون اور اخبار والے ميرا حال كيا جانين هان اكمل الاخبار اور اشرف الاخبار والے كه يهه يهان كے رهنے والے هين اور مجهسے ملتے رهتے هين سو اونكے اخبار مين مين نے اپنا حال مفصل چهپوا ديا هے اور اوس مين ميرے عذر چاها خطوںكے جواب سے اور اشعاركي اصلاح سے - اوسپر كسيكے عمل نكيا - ابتلك هر طرف سے خطون كے جواب كا تقاضا اور اشعار اصلاحوںكے واسطے چلے آتے هيں اور مين شرمندہ هوتا هون - بوڑها اپاهج بورا بهرا آدها اندها دن رات پڑا رهتا هون * * * * * * * *

تصوير كهينچنےوالا جو هندوستاني ايك دوست تها وہ شهر سے چلا گيا - ايك انگريز هي وہ كهينچتا هي - مجهه مين اتنا دم كهان كه كوٹهے پر سے اوترون پالكي مين بيٹهون اور اوسكے گهر جاؤن اور گهنٹه دو گهنٹه كرسي پر بيٹهون اور تصوير كهنچواكر جيتا جاگتا اپنے گهر پهر آؤن - اب تم از راہ مهرباني مير ابراهيم علي خان بهادر اور حكيم سيد احمد حسن صاحب كو اور حب بندگي سے آجائين تو نواب غلام بابا خان كو يهه خط پڑهوا دينا - تمهارے هان لڑكے كا پيدا هونا اور اوسكا مرجانا معلوم هوكر مجهكو بڑا غم هوا بهائي اس داغ كي حقيقت مجهسے پوچهو كه ٧٤ برس كي عمر مين سات بچے پيدا هوئے لڑكے بهي اور لڑكيان بهي اور كسي كي عمر پندرہ مهينے سے زيادہ نهين هوئي - تم ابهي جوان هو حق تعالى تمهين صبر اور نعم البدل دے - و السلام - ٢٥ اگست سنه ١٨٦٧ع * (١٩)

ایضا

خان صاحب سعادت و اقبال نشان میان دادخان سیاح کو فقیر گوشہ نشین کا سلام پہنچے - تمہارا کوئی خط سواے اس خط کے جسکا مین جواب لکھتا ہون ہرگز نہیں پہنچا - بہت دن سے مجھکو خیال تھا کہ مولانا سیاح نے مجھکو یاد نہین کیا - کل ناگاہ تمہارا خط پہنچا آج اوسکا جواب لکھتا ہون - مہر مین تو کھودنیکا نہین جو اسقدر عذر چاہتے ہو - کھدوادینے مین کیا تکلیف اور کیا زحمت مین احباب کا خادم ہون - میرغلام بابا خان صاحب سے میرا سلام کہئے اور وہ نگین مع نقشہ بے تکلف بھیجدیجئے - آپکے حکم کی تعمیل اور اوس نگین کی درستی ہو جاویگی - خاطر عاطر جمع رہے زیادہ کیا لکھوں - اجی سیاح صاحب ہمارا دھیان تم مین لگا رہتا ہے کبھی کبھی خط لکھتے رہاکرو - مین ایسا گمان کرتا ہون کہ اگر میرغلام بابا خان صاحب کو مہر کھدوانی نہ ہوتی اور وہ تمسے نہ کہتے تو تم ہرگز مجھکو خط نہ لکھتے - یہہ تمہارا خط گویا میرغلام بابا خان کا حسب الحکم تھا - جی مین آیا تھا کہ اونہین کو اسکا جواب لکھوں اور اونکے نام کا خط بھیجوں مگر پھر سوچا کہ تم آزردہ ہوجاوگے تمہین کو خط لکھا - بھائی یہہ طریقۂ فراموشکاری کا اچھا نہین گاہ گاہ خط لکھاکرو - و السلام - نجات کا طالب غالب *

سہ شنبہ یکم مارچ سنہ ۱۸۶۶ ع * (۲۰)

ایضا

منشی صاحب - یہہ کیا اتفاق ہے کہ میری بات کوئی نہین سمجھتا

کس زبان مرا نمی فہمد * عزیزان چہ التماس کنم

یاد کرو اصل مقدمہ یہہ تھا کہ میں قاطع برہان کو دوبارہ چھاپا چاہتا ہوں- نواب صاحب مدد دیں یعنی سو دوسو جلدیں خرید لیں - حضرت نے ایک گھڑی عنایت فرمائی بھلا یہہ میرے کس کام کی - چار دن سوچا کیا کہ پھیر دوں - پھر سوچا کہ برا مانینگے- آخر کو گھڑی رکھہ لی اور یہہ خیال کیا کہ کتاب کے انطباع کے بعد سو ڈیڑہ سو جلدیں بھیجدونگا - ابھی خط کے ساتھہ نواب صاحب کے نام کا خط گھڑی کی رسید کا پہنچتا ہی - اور یہہ بھی تمکو معلوم رہے کہ گھڑی کی کنجی نہیں آئی ظاہرا سہو سے وہیں رہگئی ہوگی - ہاں صاحب تیس جلدیں لطائف غیبی کی دو پارسلوں میں آگے بھیجی ہیں جسکی قیمت دس روپیہ مجھکو پہنچے فی الحال ایک خط اور اپنی طرف سے بھیجی ہی رسید جلد لکھو - غالب * ۳ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع * (۲۱)

ایضاً

سعادت و اقبال نشان سیف الحق منشی میاں داد خان سیاح کو فقیر غالب کی دعا پہنچے - خط میں آپنے بہت سے مطالب لکھے مگر تیس کتابوںکی دو پارسلوںکی رسید نہیں لکھی - یہہ ایک پارسل جو بعد دو پارسلوں کے بھیجا گیا ہی اسمیں وہی لطائف غیبی ہی جسکو میں نے اپنے مطالعہ میں رکھکر صحیح کیا ہی - اسکے بھیجنے سے مدعا یہہ کہ تم اون ۳۰ تیس رسالوںکو اسکے مطابق صحیح کرلو - اگر چھوٹے صاحب نے رکھہ لیا ہی تو اوسسے مستعار لیکر اپنی سب کتابیں صحیح کرلو اور وہ نسخہ اونکی نذر کردو - صاحب میری اپنے صرف زر سے

لطائف غیبی کی جلدیں نہیں چھپوائیں - مالک مطبع نے اپنی بکری کو چھاپیں - ۲۰ بیس مینے مول لیں ۳۰ تیس تمکو دلوادیں ۲۰ بیس بھائی ضیاء الدین خان نے لیں ۱۰ دس مصطفی خان صاحب نے لیں باقی کا حال مجھے نہیں معلوم - دیکھو سیف الحق شیخ سعدی کا قول کیا سچا ہی * بیت *

اگر دنیا نباشد دردمندیم * وگر باشد بمہرش پای بندیم

بلائی زین جہان آشوب تر نیست * کہ رنج خاطر است ار هست ور نیست

جہاں دولت نہیں وہاں مصیبت ہی جہاں دولت ہی وہاں خصومت ہی - میں تو میر غلام بابا خان کا دوست ہوں اونکی قیام کی دعا مانگتا ہوں - آپ اِتنی مہربانی کریں کہ یہہ حالات جو واقع ہوا کریں وہ مجھکو لکھا کریں * عرنیلہ نئی ہندی بحرہ ہی فارسی میں غرنیلہ بولتے ہیں - نجات کا طالب غالب * پنجم شعبان سنہ ۱۲۸۱ ھجری * (۲۲)

ایضا

بھائی سیف الحق تمہارا خط پہنچا - واصی صاحب مرحوم کو معاف رکھو اگر کوئی وجہ اپنے پر آنکے عتاب کی پاتا تو اوس سے عذر کرتا اور اپنا گناہ معاف کرواتا - جب سبب ملال کا ظاہر نہیں تو میں کیا کروں تم برا نمانو کسواسطے کہ اگر میں برا ہوں تو اوسنے سچ کہا اور اگر میں اچھا ہوں اور اوسنے برا کہا تو اوسکو خدا کے حوالہ کرو * شعر *

غالب برا نمان جو دشمن برا کہیں
ایسا بھی کوئی ہی کہ سب اچھا کہیں جسے

صاحب کیون اس بڑھاپے مین تصویر کے پردے مین کھچا کھچا
پھرون گوشہ نشین آدمی عکس کی تصویر اوتارنیوالے کو کہان
ڈھونڈون دیکھو ایک جگہہ مدری تصویر بادشاہ کے دربار مین کھچی
ہوئی ہی اگر ہات آ جاویگی تو وہ ورق بھیج دونگا - اجی وہ تو
مین نے نواب صاحب کو ہنسی سے ایک بات لکھی تھی
دوستانہ اختلاط تھا کہ بھئی مین بہرا ہون گانا کیا سنونگا بوڑھا
ہون ناچ کیا دیکھون غذا چہہ ماشہ آٹا کہانا کیا کہاؤن - ہندنی سورت
مین انگریزی شرابین اچھی ہوتی ہین اگر وہان آتا اور شریک
محفل ہوتا تو پی لیتا - نجات کا طالب غالب * ۵ ستمبر
سنہ ۱۸۶۶ ع * (۲۳)

ایضا

صاحب تمہارے خط کے پہنچنے سے کمال خوشی ہوئی
ٹوپیان اگرچہ تمہارے سر پر ٹھیک نہ آئین لیکن ضائع نہ گئین
میرے شفیق اور تمہارے مربی کے صرف مین آئین تمکو اور
ٹوپیان بھیجونگا - مصور سے سخت عاجز ہون وعدہ ہی وعدہ ہی
وفا کا نام نہین - کلیات میر تقی کا انتخاب تمہارے خط کے پہنچنے
سے دو دن پہلے میر محمد الدین نے ارسال کردیا قیمت اونکے حوالے
کردی - حضرت بہتان لگانیکی حوکس سے سیکھی ہو - میرے پاس
کوئی غزل تمہاری نہین ہی - نواب صاحب کو سلام کہنا اور
میری رباعی کہنا کہ ٹوپیونکو مدار ارمغان سمجھنا سیف الحق
کی قدر تصور نکرنا - نجات کا طالب غالب * ۲۵ جنوری
سنہ ۱۸۶۷ ع * (۲۴)

۱۶

ایضا

اقبال نشان سیف الحق کو دعا پہنچے - پانچ اشتہار اخبار کی خریداری کے اور تین اشتہار کتاب کی خریداری کے آپکے پاس پہنچتے ہیں چھوٹے صاحب کو ملاحظہ کروائیے اور اطراف و جوانب دور و نزدیک بھیجئے جو صاحب کتاب اور اخبار دونوں کے خریدار ہوں وہ دونوں کی خریداری کی اطلاع کا خط منشی محمد الدین مہتمم اکمل المطابع کے نام لکھیں اور وہ خط میرے پاس بھیجدیں جو صاحب فقط اخبار کے خریدار ہوں وہ اسکی خریداری کی اطلاع کا خط جو صاحب فقط کتاب کے خریدار ہوں وہ اسکی اطلاع کا خط لکھیں - غالب * ۲۲ مارچ سنہ ۱۸۶۶ع * (۲۵)

ایضا

مولانا سیف الحق اب تو کوئی خط تمہارا نوٹ اور ہنڈوی اور ٹکٹ سے خالی نہیں ہوتا * بھلا یہ تو فرمائے کہ یہہ ڈھائی روپیہ کس بابت کے اور کس جنس کی قیمت کے ہیں اگلے پانچ روپیہ ... معلوم ہوا تھا یہہ ڈھائی اور طرح ہوسکے بہر حال اسکا حال لکھو کہ کدھر سے ہیں اور کاہیکے ہیں اس رقعہ کا جواب جلد لکھو - ڈوپٹہ بعد عید بھیجی جائیگی - عنایت کا طالب غالب * ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۶۶ع * (۲۶)

ایضا

منشی صاحب سعادت و اقبال نشان سیف الحق میاں داد خان کو فقیر اسد الله کا سلام - دو شنبہ ۲۰ فروری صبح کے وقت چھہ پارسل ۳۶ درفش کاویانی کے نواب میر غلام بابا خان

صاحب کي خدمت مین ارسال کئے گل ھني شام کے وقت آپکا عنایت نامہ پہنچا حال معلوم ھوا خبر اب اور نہ بھیجونگا - صاحب یہہ تمنے پانچ روپیہ کے ٹکٹ کیون بھیجي میں نہ کتاب فروش نہ دلال یہہ حرکت مجھے پسند نہ آئي اور تمنے بہت برا کیا - حضرت ۱۶ جلدین لطایف غیبي کی بھیجکر اوسکے پان سات دنکے بعد بدس نامۂ غالب کا پارسل ارسال کیا ھی لطایف کی رسید تمنے بھیجدي یقین ھی کہ نامۂ غالب کا پارسل بھی پہنچ جائیگا گھبراو نہین - نواب صاحب کی خدمت میں میرا سلام اور اشتیاق ملاقات عرض کرنا - نجات کا طالب غالب *

۲۱ فروري سنہ ۱۸۶۶ع * (۲۷)

ایضا

منشي صاحب وہي جہان وھي زمین وھي آسمان وھي سورج وھي چاند وھی ۱... وھی نواب میر غلام بابا خان وھی سیف الحق سیاح وھي غالب نیمجان - انگریزي ڈاک جاري - هرکارونکو ریل کي سواري - ربیع الاول مین تمہارا خط آیا ربیع الثاني جمادي الاول جمادي الثاني رجب آج شعبان کی ۲۶ ھی صبح کے وقت یہہ خط لکھہ رھا ھون ۸ بج گئے ھین اسوقت تک نہ کوئي تمہارا خط آیا نہ کوئی نواب صاحب کا عنایت نامہ - واسطے خدا کے میرے اس خط کا جواب جلد لکھو اور اوس خط مین ترک نامہ و پیام کا سبب لکھو - آج ھي کے دن ایک پارسل چھہ ٹوپیونکا ارسال کرتا ھون خداکرے پارسل پہنچ جاے اور ٹوپیان تمہارے پسند آئیں - نواب صاحب کی خدمت میں میرا سلام

پهنچانا اور عتاب کي وجه دریافت کرکے لکھنا - نجات کا طالب
غالب * ۳ جنوري سنه ۱۸۶۷ ع - خط بیرنگ هي اور پارسل پیڈ * (۲۸)

ایضا

برخوردار تمهارا خط پهنچا - لکھو کا کیا کهنا هي وه هندوستان کا بغداد تها الله الله وه سرکار امیر گرتهي جو بے سروپا وهان پهنچا امیر بن گیا اوس باغ کي یهه فصل خزان هي - مین بهت خوشي سے تمکو اطلاع دیتا هون که اردوے دیوان غالب دالانصاف سے هات آگیا اور مین نے نور چشم منشي شیونراین کو بهیجدیا یقین کلي هي که وه چهاپدینگے جهان تم هوگے ایک نسخه تمکو پهنچ جائیگا - طریقۀ سعادتمندي یهه هي که همکو اپني خیر و عافیت کا طالب جانکر جهان جاؤ وهانسے خط لکھتے رهو اور اپنے مسکن کا پتا همپر ظاهر کرتے رهو هم تمسے راضي هین اور چونکه تمهاري خدمت اچهي طرح نهین کي شرمنده بهي هین - راقم اسد الله خان * مرقومۀ شنبه روز عید مطابق ۳۰ جون سنه ۱۸۶۰ ع * (۲۹)

ایضا

منشي صاحب سعادت و اقبالنشان سیف الحق میان داد خان - تم سلامت رهو تمهارے خط کے صفحۀ ساده پر یهه سطرین رقم کرتا هون تاکه تم اپنے خط کے پهنچنے پر اطلاع پاؤ - نامۀ غالب صاحب مطبع نے اپني بکري کے واسطے نهین چهاپي جو مین مول لیکر بهیجون اور تمسے اوسکي قیمت مانگ لون میدے آپ تین سو جلد چهپوائي دوستونکو دور و نزدیک بانت دي آج یکشنبه هي پارسل روانه هوگا جتنے یهه نسخے اب میرے پاس

سافی هیں کل تمہیں بھیجدونگا - ہاں صاحب سو روپیہ کا نوٹ پہنچا اور روپیہ وصول ہوا کاپی آج شروع ہوگئی جسدن نوٹ پہنچا اوسکے دوسرے دن روپیہ ملگیا تیسرے دن میں نے تمکو تمہارے رجسٹری دار خط کا جواب لکھا مجھے یقین ہے کہ میرا خط پہنچگیا ہوگا اور تمنے بموجب میری خواہش کے نواب صاحب کو دکھادیا ہوگا - کل حضرت کا بھی ایک خط آیا ہے اوسکا جواب آج تمہارے خط کے ساتھ ارسال ہوتا ہے - بندہ پرور سچ کہتے ہو رحیم بیگ کا وطن اصلی سردھنہ اور فی الحال میرٹھ میں مقیم اور معلمی اوسکا پیشہ ہے اور آٹھ دس برس سے اندھا نظم و نثر میں مولوی امام بخش صہبائی کا شاگرد اور فارسی شعر کہتا ہے - راقم غالب علیشاہ * یکشنبہ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۸۶۵ع * (۳۰)

ایضاً.

صاحب آج تمہارے کئی خطوں کا جواب لکھتا ہوں - مولوی کرامت علی صاحب میرے شفیق ہیں دس برس پہلے میں وہ دلی آئے تھے میری اونکی ملاقاتیں ہوئی تھیں وہ میرے دوست ہیں شاگرد نہیں اور ہرگز قصیدہ اونھوں نے میری مدح میں نہیں لکھا - آغا عبد الرزاق شاکر نے گویا میری حستگی اور تہمت زدگی کا انتقام لیا - بہر حال میں تمہارا احسانمند ہوں اگر تم وہاں ہوتے تو میری اور میر منشی کی صفائی ہوتی - ان دنوں ضعف دماغ دوران سر میں ایسا مبتلا ہوں کہ والی رامپور کا بھی بہت سا کلام یوں ہی دھرا ہوا ہے دیکھنے کی بھی نوبت

نهین آئي - تمهاري بهیجي هوئي غزلین سب محفوظ دهري هوئي هین خاطر جمع رکهو جب نواب صاحب کي غزلین دیکهونگا تو یهه بهي دیکهي جائینگي - جب حال یهه هو که اصلاح نه دیسکون تو فکر تاریخ کیا کرون اگر میرا حال درست هوتا تو جناب مولوي عبد الغفور خانصاحب نساخ کے دیوان کي تاریخ ضرور لکهتا اوراس خدمت گذاري کو اپني سعادت سمجهتا - آپ جناب مولوي صاحب سے میرا سلام کهین اور یهه میرا رقعه اونکو دکهادین - نجات کا طالب غالب * چارشنبه ۲۰ دسمبر سنه ۱۸۶۱ عیسوي * (۳۱)

ایضا

جناب منشي صاحب آپکا خط مع خط مهري لفتننت گورنر آگره که وه میرا بهیجا هوا تها پهنچا اوسکے بهیجنے کی کچهه ضرورت نهي جب گورنمنت اعلی نے مجهکو خط لکهنا موقوف کیا تو لفتننت گورنرونکے اگلے زمانے کے خطوط سے میرا کیا دل خوش هوگا ایسے ایسے پچاس ساٹهه خط میرے پاس موجود هیں مجهکو تو چهه آنےکے پیسونکا افسوس هي جو تمنے ناحق محصول دئے -

راقم اسد الله * مرقومهٔ ۱۰ فروري سنه ۱۸۶۲ ع * (۳۲)

ایضا

صاحب میرا سلام - تمهارا خط پهنچا دونو غزلین دیکهین خوش هوا فقیر کا شیوه خوشامد نهین - اور فن شعر مین اگر اس شیوه کي رعایت کی جاوے تو شاگرد ناقص ره جاتا هی - یاد کرو کبهي کوئي غزل تمهاري اسطرحکي نهین هوئي که جسمین

اصلاح نہوئي ہو خصوصا روزمرۂ اردو مین دونو غزلین لفظا و معنا بے عیب ہین کہین اصلاح کي حاجت نہین آفرین صد آفرین ہزار آفرین - میر غلام بابا صاحب واقعي ایسے هي هین جیسا تم لکھتے ہو سیاحت مین دس ہزار آدمي تمهاري نظر سے گزرا ہوگا اوس گروہ کثیر مین جو تم ایک شخص کے مداح ہو تو بیشک وہ شخص ہزارون مین ایک هي لاریب فیه - کیا فرمایش کرون اور کیا تمسے منگاؤن وہان کون سي چیز هی که یہان نہین آم مجھکو بہت مرغوب ہین انگور سے کم عزیز نہین لیکن بمبئي اور سورت سے یہان پہنچنےکي کیا صورت - مالدے کا آم یہان پیوندي اور ولایتي کرکے مشہور هی - اچھا ہوتا هی کمال یہه که وہان بہت اچھا ہوگا - سورت سے دلي آم بھیجني محض تکلف هی - روپیه کے آم اور چار روپیه محصول ڈاک اور پھر سو مین سے شاید دس پہنچین - میرے سر کي قسم کبھي ایسا ارادہ نکرنا یہان دیسي آم انواع و اقسام کے بہت پاکیزہ اور لذیذ اور خوشبو افراط سے هین پیوندي آم بھی بہت هین - رامپور سے نواب صاحب اپنے باغ کے آمون مین سے اکثر بسبیل ارمغان بھیجتے رہتے هین - ابي لو آج بریلي سے ایک بہنگي ایک دوست کي بھیجي ہوئي آئي دو ٹوکرے ہر ٹوکرے مین سو آم کلو داروغه نے میرے سامنے وہ ٹوکرے کھولے دو سو مین سے تراسي آم اچھے نکلے اور ایک سو سترہ آم بالکل سڑے ہوئے - اوایل جون ماہ حال مین ایک ہفته مینه برسکر پھر اب وہي آگ برس رہي هی اور لو چل رہي هی - ١٧ جون

شنبه سده ۱۸۶۲ع * (۴۳)

ایضا

صاحب مین تمسے شرمندہ - پہلا خط تمہارا مع قصیدہ پہنچا مین قصیدہ کسي کتاب مین رکھکر بھول گیا اب دوسرا خط دیکھکر قصیدہ یاد آیا ھرچند ڈھونڈا نہ پایا - بڑي بات یہہ ھی کہ اسقدر مجھکو یاد ھی کہ اوسي وقت مینے اون اشعار کو سراسر دیکھہ لیا تھا اشعار سب ھموار تھے تم اللہ شکر کرو اور قصیدہ نذر گذرانو اور مع الخیر وطن کو جاؤ اپنی بھائی وطن پہنچکر ضرور مجھکو خط لکھنا اور اپنے گھر کا پتا لکھنا تاکہ مین اوس پتہ سے تمکو خط بھیجون - نواب میر غلام بابا خانصاحب کو فقیر کی طرفسے سلام کہنا فقط - صبح سہ شنبہ ۱۸ نومبر سنہ ۱۸۶۲ع * (۴۴)

ایضا

منشي صاحب سعادت و اقبالنشان - شکوہ تمہارا میرے سر آنکھون پر مگر کوئي خط تمہارا جواب طلب نتھا - اشعار کي اصلاح سے مین نے ھات اوٹھانا کیا کرون ایک برس سے عوارض فساد خون مین مبتلا ھون بدن پھوڑونکي کثرت سے سرو چراغان ھوگیا ھی طاقت نے جواب دیا دن رات لیٹا رھتا ھون کھانا کھانیکے وقت پلنگ پر سے اوتر بیٹھتا ھون کھانا کھاکر ھات دھوکر پھر پڑ رھتا ھون * * * * * * * *

ایک کم ستر برسکي عمر ھوئی اب نجات چاھتا ھون بہت جیا کہانتک جیونگا (اب تم دوسرے صفحہ کو پڑھو) جناب نواب سید غلام بابا صاحب کي خدمت مین میرا سلام کہنا اور ولادت

مروید کي مدارک باد دیدا اور یہہ قطعۂ تاریخ ندر کرتا * قطعہ *

میرنادا یافت مروئدے کہ ماہ چاردہ

بر مزار لوح گردون گردۂ تمثال اوست

مرحي بمي و یاسي دہرہ از نار و طرب

از سر ناز و طرب مرزند مرح سال اوست

خاکا

سنہ ۱۲۸۰ - نار کے نون کے پچاس اور طرب کے طوے کے نو مروند مرح پر دہاتے ہونگے - غالب * روز پنجشنبہ ۲ اگست سنہ ۱۸۶۳ع * (۳۵)

ایضا

منشي صاحب سعادت و اقبال نشان منشي میان داد خان سیاح سیف الحق سلمکم اللہ تعالی - دعا اور سلام اور شکر و سپاس تمہارا خط مرقومۂ ۳۰ اگست پرسون بروز جمعہ ۸ ستمبر سنہ ۱۸۶۵ع کو پہنچا کل دسویں ستمبر ماہ حال کو سو روپیہ مندرجہ اوسکے ایک صراف سے وصول ہوگئے - چہوٹے صاحب نے بڑي جوانمردي اور بڑي ہمت کي اس صرف میں میرا کام ہوا اور اونکا نام ہوا - اللہ اللہ اب بہي ہندوستان میں ایسے لوگ ہیں کہ نہ میں نے اونکو دیکہا نہ اونہوں نے مجہکو دیکہا نہ میرا کوئي حق ادہر ثابت نہ اونکو کوئي خدمت مجہسے لیني منظور - خیر فقیر ہوں جبتک جیونگا دعا دونگا تمام عمر ممنون اور شرمندہ رہونگا تمہارا بہي احسان مانونگا - اب دو ایک دن میں کاغذ آجائے تو اوسکا انطباع شروع ہوجائے - تم نواب صاحب کو میرا سلام کہو اور یہہ خط دکہا دو اور عرض کرو کہ آجتک کسي بہائي یا کسي دوست کا روپیہ پیسے کا احسانمند نہیں ہوا تہا اب احسان

بھي اوٹھایا تو اپنے آقا یعنے علی مرتضی علیہ السلام کے فرزند کا -
وہ جو ایک اور کتاب کا نمنے ذکر لکھا ھی وہ ایک لڑکے پڑھانے
والے ملاي مکتب دار کا خط ھی رحیم بیگ اوسکا نام میرٹ کا رھنے والا
کئي برس سے اندھا ھوگیا ھی باوجود نابینائي کے احمق بھي
ھی اوسکي تحریر میں سے دیکھي تمکوبھي بھیجونگا - مگر ایک
بڑے مزے کي بات ھی کہ اوسمیں بیشتر وہ باتین ھین جنکو
لطائف غیبي مین رد کرچکے ھو بھر حال اب اوسکے جواب کي
فکر نکرنا - و السلام و الاکرام - نجات کا طالب غالب * دو شنبہ ۱۱
ستمبر سنہ ۱۸۶۵ع * (۳۶)

ایضا

صاحب مین خدا کا شکر بجالاتا ھون کہ تم اپنے وطن گئے اور
عزیزان وطن کو دیکھکر خوش ھوئے اور مع الخیر و عافیت اپنے
محسن و مربي کي خدمت میں پھرآپھنچے - نواب صاحب سے
میرا بہت بہت سلام کہنا اور کہنا کہ اس خط مین سلام صرف
ورور اشتیاق سے لکھا ھی عرضداشت نامہ جدا گانہ جلد بھیجونگا -
اجي ھان میان سیف الحق رامپور سے آکر تین سو جلدین درفش
کاویاني کي تیار پانچ سو نواب میر غلام بابا خانصاحب سے حصہ
برادرانہ کیا ڈیرہ سو جلد کا پشتارہ بندھایا اوسپر ٹاٹ لپٹوایا ڈاک
گھر بھیجوایا مسعود آقا سرکاري ڈاک والون نے ھرگز اوسکا بھیجنا
نہ قبول کیا ٹھیکے والے ہم ملت پاکٹ والے ریل والے متفق اللفظ
اوسکے ارسال سے انکار کرتے ھین - تم یہہ رقعہ حضرت کو پڑھواؤ
اور اس باب مین جو وہ فرمائین وہ مجھکو لکھو مدعا یہہ ھی

که کسیطرح یهه پستارہ وهان پهنچ جاے - اس خط کا جواب جسقدر جلد لکھوگے مجھپر زیادہ احسان کروگے - تمہارا طالب غالب *
سه شنبه ۲۳ جنوری سنه ۱۸۶۶ع * (۳۷)

ایضاً

بھائي تم جیتے رہو اور مراتب عالي کو پہنچو - لو ایک هنسي کي بات سنو تمہارا خط منشي کنهیالال کے نام کا میرے پاس آیا هرچند مین نے خیال کیا اس نام کا کوئي آشنا مجھے یاد نه آیا یهه نادانی اونکي که مجھسے کهه ندیا که مرے نام کا خط آئے تو میرے پاس بھیج دینا کچہري مین جو خط آیا مین نه نام سے واقف نه مقام سے واقف خط پهیر ندون تو کیا کرون - خط واپس کرنیکے بعد ایکدن آپ بھائي میرزا حسین خان کے ساتھه میرے پاس آئے اور تعارف قدیم یاد دلایا - دیکھنا میان کیا خوب بیان هي - فرماتے هین که مین غدر سے پہلے دو تین بار تیرے پاس حاضر هوا هون - انصاف کرو دو تین ملاقاتین اور دس گیارہ برس کي بات - مین نسیان کا پتلا میرا قصور کیا - بهرحال یهه شریف هین اور عمده روزگار کئے هوئے هین - صاحب مین نے اودہ اخبار مین دیکھا که چھوٹے صاحب مقدمه جیتے اور بمبئي کے صاحبون مین انکي افزایش جاہ و جلال و تعظیم و توقیر کمال هوئي - مین تو تهنیت مین خط لکھونگا مگر رشک آتا هي که بحوالهٔ اودہ اخبار لکھون اور بحوالهٔ سیف الحق نلکھون - زیادہ زیادہ - اسد الله خان غالب * ۳۱ مارچ سنه ۱۸۶۷ع * (۳۸)

ایضا

منشي صاحب سعادت و اقبال نشان عزیز تر از جان سیف الحق میاں داد خاں سیاح کو غالب کی دعاء پہنچے - پرسوں ایک خط تمہارا اور ایک خط چھوٹے صاحب کا پہنچا تمہارے خط میں پچاس پچاس روپیہ کے دو نوٹ پہنچے سو روپئے وصول ہوگئے آج تمکو اطلاع اور نواب صاحب کو شکریہ لکھکر روانہ کرتا ہوں - بھائی تمنے اخبار اطراف و جوانب میں میرا حال دیکھا ہوگا میں اب مخمص بکما ہوگیا خدا جھوٹ نہ بلوائے پچاس جگہہ سے اشعار واسطے اصلاح کے آئے ہوئے بکس میں دھرے ہیں ازانجملہ تین صاحبوںکے نام تمکو لکھتا ہوں - میر ابراہیم علي خان صاحب - میر عالم علي خان صاحب - نواب عباس علي خاں رئیس حال رامپور کے حقیقي ماموں - عرصہ رہیں اوراق میں تمہارے کاغذ بھي دھرے ہوئے ہیں حسن مرزا او اوقت پاؤنگا تو اون سب کواغذ کو دیکھونگا * ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۶۷ع * (۳۹)

ایضا

منشي صاحب سعادت و اقبال نشان سیف الحق منشي میاں داد خان سیاح کو غالب ناتواں نیمجاں کي دعا پہنچے - بھائی میرا حال اسي سے جانو کہ اب میں خط نہیں لکھہ سکتا آگے لیٹے لیٹے لکھتا تھا اب رعشہ و ضعف بصارت کے سبب سے وہ بھي نہیں ہوسکتا جب حال یہہ هي تو کہو صاحب میں اشعار کو اصلاح کیونکر دوں اور پھر اس موسم میں کہ گرمي سے سر کا بھیجا پگلا جاتا هي دھوپ کے دیکھنے کي تاب نہیں راتکو صحن

مدن سوتا هون صبح کو دو آدمي هاتون پر ليکر دالان ميں لے آتے هين اور ايک کوٹھري هی اندهيري اوسمين ڈال ديتے هين تمام دن اوس گوشۂ تاريک مين پڑا رهتا هون شام کو پهر دو آدمي بدستور ليجاکر پلنگ پر صحن مين ڈال ديتے هين - تمهاري عرضين مير ابراهيم عليخان بهادر کي عرضين مير غلام عليخان کي عرضين حکيم مير احمد حسن صاحب کي عرضين اور کيا کهون کس کس کي عرضين يهه سب ايک جگهه دهري هوئي هين اگر کوئي دن زندگي اور هي اور يهه گرمي خير سے گزر گئي تو سب عرضونکو ديکهونگا - تصوير کا حال يهه هی که ايک مصور صاحب ميرے دوست ميرے چهرے کي تصوير اوتار کر ليگئے اسکو تين تين مهينے هوئے آجتک بدن کا نقشه کهينچکے کو نهين آئے مين نے گوارا کيا آئينه پر نقشه اوتروادا هي - ايک دوست اس کام کو کرتے هين عيد کے دن وه آئے تهے مين نے اوسے کها که بهائي ميري شبيهه کهينچ دو وعده کيا تها که کل تو نهين پرسون اسباب کهينچنے کا ليکر آونگا - شوال ذيقعده ذيالحجه محرم صفر يهه پانچوان مهينا هی آج تک نهين آئے - آغا غلام حسين خانصاحب کا قطعه پهنچا اوسمين کچهه تو اصلاح طلب بهی تهے اب اصلاح دے کون مين تو اپني مصيبت مين گرفتار بارے ايک ميرا شاگرد رشيد منشي هرگوپال تفته بسواري زيل ميرے ديکهنے کو آيا تها اسکو موقع و محل بتا ديا جو مين کهتا گيا اوسطرح وه بناتا گيا وه قطعه کاهد بعد اصلاح کے اکمل المطابع مين بهيجديا هفتۂ آينده مين تم بهي ديکهه لوگے - مرگ ناگهاني

کا طالب غالب * ۱۱ جون سنہ ۱۸۶۷ع * (۴۰)

بنام مولوی منشی حبیب اللہ خان .
المتخلص بہ ذکا

صبح جمعہ دہم شوال سنہ ۱۲۸۳ - ۱۵ فروری سنہ ۱۸۶۷ع -
بھائی میں یہہ جانتا کہ تمکو مجھسے اتنی ارادت اور مجھکو اعتقاد
تمسے اتنی محبت کیوں ہی ظاہرا معاملۂ عالم ارواح ہی
اسباب ظاہری کو اسمیں دخل نہیں تمہارے خط کا جواب مع
اوراق مسودہ روانہ ہوچکا ہی وقت پر پہنچیگا - ستارا بہارا اردو میں
ترجمۂ پدر حرف ہی مدری تہتر برسکی عمر ہی بس میں
اخرف ہوا - حافظہ گویا کبھی تھا ہی نہیں - سامعہ باطل بہت
دنسے تھا رفتہ رفتہ وہ بھی حافظہ کے مانند معدوم ہوگیا اب
مہینا بھرسے یہہ حال ہی کہ جو دوست آتے ہیں رسمی پرسش
مزاج سے بڑھ کر جو بات ہوتی ہی وہ کاغذ پر لکھ دیتے ہیں -
غذا مفقود ہی صبحکو قند اور سیرۂ بادام مقشر دوپہر کو گوشت کا
پانی سرشام تلے ہوئے چار کباب سوتے وقت پانچ روپیہ بھر شراب
اور اسیقدر گلاب - خرف ہوں پوچ ہوں ہیچ ہوں عاصی ہوں
فاسق ہوں روسیاہ ہوں یہہ شعر میر تقی کا حسب حال ہی

* شعر *

مشہور ہیں عالم میں مگر ہوں بھی کہیں ہم
القصہ نہ در پے ہو ہمارے کہ نہیں ہم

آج اس وقت کچھہ افاقت تھی ایک اور خط ضروری لکھنا تھا
بکس کھولا تو پہلے تمہارا خط نظر پڑا مکرر پڑھنے سے معلوم

ہوا کہ بعض مطالب کے جواب لکھے نہین گئے ناچار اب کتابت جداگانہ میں لکھتا ہون تا کہ خلعت کا حال اور مہر کے اور حالات تمکو معلوم ہوجاوین کہ میں قوم کا ترک سلجوقی ہون دادا میرا ماوراءالنہر سے شاہ عالم کے وقت میں ہندوستان میں آیا سلطنت ضعیف ہوگئی تھی صرف پچاس گھوڑے نقارہ نشان سے شاہ عالم کا نوکر ہوا ایک پرگنہ سیر حاصل ذات کی تنخواہ اور رسالے کی تنخواہ میں پایا بعد انتقال اوسکے جو طوایف الملوک کا ہنگامہ گرم تھا وہ علاقہ نرہا - باپ میرا عبد اللہ بیگ خان بہادر لکھنؤ جاکر نواب آصف الدولہ کا نوکر رہا بعد چند روز حیدر آباد جاکر نواب نظام علی خان کا نوکر ہوا تین سو سوار کی جمعیت سے ملازم رہا کئی برس وہان رہا وہ نوکری ایک خانہ جنگی کے بکھیڑے میں جاتی رہی والد نے گھبرا کر الور کا قصد کیا راو راجہ بختاور سنگھہ کا نوکر ہوا وہان کسی لڑائی میں مارا گیا - نصر اللہ بیگ خان بہادر میرا حقیقی چچا مرہٹونکی طرفسے اکبر آباد کا صوبہ دار تھا اوسنے مجھے پالا سنہ ۱۸۰۶ع میں جب جرنیل لیک صاحب کا عمل ہوا صوبہ داری کمشنری ہوگئی اور صاحب کمشنر ایک انگریز مقرر ہوا میرے چچا کو جرنیل لیک صاحب نے سواروں کی بھرتی کا حکم دیا چارسو سوار جمع کئے چارسو سوار کا برگیڈیر ہوا ایک ہزار سات سو روپیہ درماہہ ذات کا اور لاکھہ ڈیڑہ لاکھہ روپیہ سال کی جاگیر ہین حیات علاوہ - سال بھر مرزبانی کی تھی کہ ناگاہ مرگیا رسالہ برطرف ہوگیا ملک کے عوض نقدی مقرر ہوگئی وہ اتنک

پاتا هون - پانچ برس کا تها جو باپ مرگیا آٹهه برس کا تها جو چچا مرگیا سنه ۱۸۳۰ع مین کلکتے گیا نواب گورنر سے ملنے کي درخواست کي دفتر دیکها گیا میري ریاست کا حال معلوم کیاگیا ملازمت هوئي سات پارچے اور جیغه سرپیچ مالاےمروارید یهه تین رقم خلعت ملا - ران بعد جب جب دلي میں دربار هوا مجهکو بهي خلعت ملتا رها - بعد غدر بجرم مصاحبت بهادر شاه دربار و خلعت دونوں بند هوگئے میري بریت کي درخواست گزري تحقیقات هوتي رهي تین برس کے بعد پنشن چهٹا اب خلعت معمولي ملا - غرضکه یهه خلعت ریاست کا هی عوض خدمت نهین انعامي نهین - معوج الذهن نهین هون غلط فهم نهین هون بدگمان نهین هون جو جسکو سمجهه لیا اوسمیں فرق نهین آتا دوست سے راز نهین چهپاتا کسي صاحب نے حیدر آباد سے گمنام خط ڈاک مین بهیجا بید بري طرح لکها تها کهولنے مین ایک سطر کٹ گئي بارے مطلب هاں سے نهین جاتا بهیجنے والیکي غرض یهه تهی که مجهکو تمسے رنج و ملال هو قدرت خدا کي میري محبت اور بڑه گئي اور مین نے جانا که تم مجهے دلسے چاهتے هو وه خط بجنسه تمهارے پاس اس خط میں ملفوف کرکے بهیجتا هون رنهار دستخط کو پهچانکر کاتب سے جهگڑا نکرنا - مدعا اس خط کے بهیجنے سے یهه هی که تمهاري ترقي منصب اور افزونی مشاهره مجهے معلوم هوئي تهي * (۱۴۱)

ایضا

بندۀ پرور - تمهارے دونوں خط پهنچے غالب گسسته دم کوته قلم

نہ لکھی تو یہہ اور بات ہی دونوں خط آپکے اور ایک پارسل آپکا اور
ایک پارسل محمد نجیب خان کا بہ تقدیم و تاخیر دو سہ روز
موصول ہوئے آپکا پارسل بعد مشاہرہ آپکو بھیجا جائیگا خانصاحب
کے پارسل میں ایک کتاب ارمغان اور کچھہ اوراق اصلاح طلب ہیں
ارمغان بسر و چشم قبول اوراق اشعار بعد چوک و اصلاح بھیجے
جاینگے - اہا ہا ہا محرق قاطع کا تمہارے پاس پہنچا * ع *

کامی کہ خواستم ز خدا شد میسرم

میں اوس خرافات کا جواب کیا لکھتا مگر ہاں بعض میرے دوستونکو
غصہ آگیا ایک صاحب نے فارسی عبارت میں اوسکے عیوب
ظاہر کئے دو طالب علموں نے اردو زبان میں دو رسالے جدا جدا
لکھے دانا ہو اور منصف ہو محرق کو دیکھکر جانوگے کہ مؤلف اسکا
احمق ہی اور جب وہ احمق دافع ہذیان و سوالات عبد الکریم اور
لطایف غیبی کو پڑھکر متنبہ ہوا اور محرق کو دھو ڈالا تو
معلوم ہوا کہ بحیا بھی ہی - دافع ہذیان - سوالات - لطائف
غیبی تینوں نسخے ایک پارسل میں اس خط کے ساتھہ روانہ
ہوئے میں یقین ہی کہ بتقدیم و تاخیر یکدو روز نظر انور سے
گذرینگے فی الحال اس پارسل کی رسید بطور ورود لکھئیگا جب
آپکا بھیجا ہوا نسخہ مسترد پہنچے تو اوسکی رسید رقم کیجئیگا -
چار نسخے پارسل میں ہیں دو آپ لیجئے اور دو محمد نجیب
خانصاحب کو دیجئے * دوشنبہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۶۴ع

غالب * (۴۲)

ایضاً

میرے مشفق میرے مکرم میرے محسن سید صاحب ہیچ و پوچ کے ماننے والے مجھسے
برے کو اچھا جاننے والے میرے محب میرے محبوب تمکو میری
خبر بھی ہے آگے ناتوان تھا اب نیم جان ہوں آگے بہرہ تھا اب
اندھا ہوا چاہتا ہوں - رامپور کے سفر کا رہ آورد ہے رعشہ و ضعف
بصر - جہان چار سطرین لکھین انگلیان ٹیڑھی ہوگئین حرف سوجھنے
سے رہ گئے - اکہتر برس جیا بہت جیا اب زندگی برسون کی نہین
مہینونکی نہین اور دنونکی ہے - پہلا خط تمہارا پہونچا اوس سے
تمہارا مریض ہونا معلوم ہوا متواتر دوسرا خط مع غزل آیا غزل کو
دیکھا سب شعر اچھے اور لطیفہ یہ حافظہ کا یہہ حال ہے کہ غزل
ذہن یاد نہین اتنا یاد ہے کہ ایک شعر مین کوئی لفظ بدلا گیا
تھا غرضکہ وہ غزل بعد مشاہدہ تمکو بھیجی گئی اور لکھا گیا کہ
نوید حصول صحت جلد بھیجو - کل ایک خط رجسٹری دار آیا
گویا ستارہ دنبالہ دار آیا حیران کہ ماجرا کیا ہے مارے کھولا اور
دیکھا خط نوید رفع مرض و حصول صحت سے خالی اور شکوہ ہای
بیجا سے لبریز صاحب میرے نام کا خط جہان سے روانہ ہو وہین
رہجائے تو رہجائے ورنہ دلی کے ڈاکخانہ مین پہونچکر کیا مجال
ہے جو مجھہ تک نہ پہونچے اسطرح میرا خط یہانکے ڈاکخانے سے
نہ روانہ ہوگا بعد جہان پہونچے وہان کے ڈاک کے کارپردازونکو
اختیار ہے مکتوب الیہ کو دین یا ندین - آپ مرزا صابر کا تذکرہ
مانگتے ہین اوسکا یہہ حال ہے کہ غدر سے پہلے چھپا اور غدر مین
تاراج ہوگیا اب ایک جلد اوسکا کہین نظر نہین آتا بس اب مجھے

گیا لکھنا باقي ہی کہ اس خط کي رسید اور اپنی خیر و عافیت جلد لکھو - جواب خط کا طالب غالب * صبح جمعہ ۲۵ ذی الحجہ سنہ ۱۲۸۲ - ۱۲ مي سنہ ۱۸۶۶ع * (۴۳)

ایضا

مولانا - ایک تعلق نامہ پہلے بھیجا تھا اوسکے جواب میں یہاں سے خط جواب طلب لکھا گیا تھا پھر ایک اور مہربانی نامہ آیا وسمیں میں نے اپنے خط کا جواب نپایا ناچار اس خط کے جواب کي نگارش اپنے خط جواب طلب کے پاسخ آنے پر موقوف اور ہمت آرادانہ نہ صرف کیادانہ اوس تحریر کے آنے پر مصروف رکھي گئي نارے وہ کل نظر مرور اور طبیعت اوسکي مشاهدہ سے طرب اندوز ہوئي اب دیرنگ وري کي تقصیر معاف کیجئے اور سب دونوں نگارشوںکا جواب لیجئے - صاحب تاریخ انطباع للذات خوب لکھي ہی مگر ہزار ہزار حیف کہ بعد از اتمام انطباع پہنچي اور کتاب کي رونق افزا نہوئي - بندہ پرور تم چراغ دودمان مہر و وفا اور منجملہ اخوان الصفا ہو مجھسے تمہیں محبت روحاني ہی گویا یہہ جملہ تمہاري رباني ہی دوست کي بهلائي کے طالب ہو اس شیوہ میں شریک غالب ہو ایک خواهش میري قبول ہو تاکہ مجھکو راحت حصول ہو مبادي کا ذکر نہیں کرتا ہوں واقعہ حال دلنشین کرتا ہوں - جناب مولوي مویدالدین خان صاحب کے سرگروہ میں اور مقدر کے سررگرہ میں باہم وہ حلت و صورت مرعي تهي کہ وہ مقتضي اسکي ہوئي کہ ہم میں اور انمیں برادرانہ ارتباط و اختلاط باہم ہی اور ہمیشہ یوں بلکہ روز افزون

رهیگا - خط میں خط ملفوف دریا جانب حکام سے ممنوع هی
اگر یون نہوتا تو مین اونکے نام کا خط تمہارے خط مین ملفوف
کرکے بھیجتا ناچار اب آپ سے یہہ چاهتا هون که آپ مولویصاحب
سے ملیں اور اونکو یہہ خط اپنے نام کا دکھائیں - اور میری طرفسے
بعد سلام مدرسے کلکتے کے پارسل کا اونکے پاس اور اونکے ذریعه
عنایت سے اوس محله کا حضرت ملک وکٹوریه نواب مختارالملک
بہادر کی نظر سے گزرنا اور جوکچھه اوسکے گزرنے کے بعد واقع هو
دریافت کرکے مجھکو مطلع فرمائیں * جمعه ۱۰ ربیع الثانی
سنه ۱۲۸۱ - ۲۵ ستمبر سنه ۱۸۶۴ع * (۴۴)

ایضا

منشی صاحب الطاف نشان سعادت و اقبال توامان منشی
حبیب الله خان کو غالب سوخته اختر کی دعا پہنچے - تمہارا
خط پہنچا پڑھکر دل خوش هوا تم میری بات پوچھتے هو مگر
مین کیا لکھون هاتھه میں رعشه انکھیان کہنے میں نہین ایک
آنکهه کی بینائی زایل جب کوئی دوست آجاتا هی تو اوس سے
خطوط کا جواب لکھوا دیتا هون - مشهور هی یہه بات که جوکوئی
کسی اپنے عزیز کی فاتحه دلاتا هی مرنے کی روح کو اوسکی
بو پہنچتی هی ایسے هی میں سونگهه لیتا هون غذا کو پہلے مقدار
غذا کی تولونپر منحصر تهی اب ماشونپر هی زندگی کی توقع
آگے مہینون پر تهی اب دنون پر هی هوائی اسمیں کچھه مبالغه
نہین هی بالکل میرا یہی حال هی - انا لله و انا الیه راجعون -
اپنی مرگ کا طالب غالب * دوم شوال سنه ۱۲۸۴ هجری * (۴۵)

ایضا

خان صاحب - تمنے بہت دنسے مجھکو یاد نہین کیا - ایک خط میرا ضروري جواب طلب گیا ہوا ہی اور آمد و رفت ڈاک کي مدت گزر گئي اوسکا جواب تو سو کام چھوڑ کے لکھنا تھا - موید برہان میرے پاس بھي آگئي ہی اور مین اوسکے خرافات کا حال بقید شمار صفحہ و سطر لکھہ رہا ہون وہ تمہارے پاس بھیجونگا شرط مودب بشرط آن کہ جاتي رہي ہو اور باقي ہو یہہ ہی کہ مین ہون یا نہون تم اسکا جواب لکھو میرے نہیجے ہوئے اقوال جہان جہان مناسب جانو درج کردو مین اب قریب مرگ ہون غذا بالکل مفقود اور امراض مستولي بہتر برس کي عمر- انا للہ و انا الیہ راجعون - میان محمد میران کو دعا - جواب کا طالب غالب *

۱۴ مارچ سنہ ۱۸۶۷ ع * (۴۶)

ایضا

بندہ پرور - آج تمہارا عنایت نامہ آیا اور آج ہي مین نے اوسکا جواب ڈاک مین بھجوایا اور اس خط کے ساتھہ پارسل کلیات کا بھي ارسال کیا دسوین بارھوین دن خط اور مہینا بیس دنمین پارسل پہنچیگا خط کا جواب ضروري الارسال نہین لیکن پارسل کي رسید ضرور لکھئیگا - آپکے خط کي عبارت تو مین سمجھا لیکن مدعا مجھپر نہ کھلا مین نے پارسل کب آپکے پاس بھیجا اور کب آپکو لکھا کہ آپ یہہ پارسل مولوي موید الدین خان کو دیدیجئیگا پارسل کا لفافہ مولوي صاحب کے نام کا اور آپکو اوسکے ارسال کي اطلاع اور آپسے یہہ خواہش کہ مولوي موید الدین خانصاحب سے ملئے

مولوی احمد علی احمد تخلص نسخهٔ
درخصوص گمگوی پارسل ارشاکرده است •

اگر یہہ پارسل پہنچ گیا ہی تو رسید لکھو اور دیباچهٔ ثانی
جدید کی داد دو اور اگر نہیں پہنچا تو مجھکو اطلاع دو تاکہ ایک
نسخہ اور بھیجوں - رستہ دشوار - اس مہینے یعنی رجب کی
آٹھویں تاریخ سے تہتراں برس شروع ہوا غذا صبحکو سات بادام
کا شیرہ قند کے شربت کے ساتھہ دوپہر کو سیر بھر گوشت کا گاڑھا
پانی قریب شام کبھی کبھی تین تلے ہوے کباب چھہ گھڑی رات
گئے پانچ روپیہ بھر شراب خانہ ساز اور اسیقدر عرق شیر * اعصاب کے
ضعف کا یہہ حال کہ اوٹھہ نہیں سکتا اور اگر دونوں ہات ٹیک
کر چارپایہ بن کر اوٹھتا ہوں تو پنڈلیاں لرزتی ہیں * * * *
اسباب حیات میں سے یہہ بات ہی کہ شبکو نیند خواب نہیں
ہوتا یعنی ازالهٔ بول بے توقف بند آجاتی ہی (ماعـــــہ۸۵ر)
کی آمد (سما) کا خرچ ہر مہینے میں (مالعـــہ) کا کھانا کہو زندگی
دشوار ہی یا نہیں - مرنا ناگوار بدیہی ہی - مرنا کیونکر گوارا
ہوگا - جواب خط کا طالب غالب * سہ شنبه از روی جنتری ۲۶
اور از روی رویت ۲۰ رجب سنه ۱۲۸۳ - اور ۴ دسمبر سنه ۱۸۶۶ ع
بھائی یہہ خط از راه احتیاط بیرنگ بھیجتا ہوں * (۴۹)

ایضا

جانان بلکہ جان مولوی منشی حبیب اللہ خان کو غالب
خستہ دل کا سلام اور نور دیده و سرور سینه منشی میران
کو دعا اور مجھکو فرزند ارجمند کے ظہور کی نوید . . .. جو نگارش

صاحبزادہ کی طرف سے تھی رسم الخط بعینہ تمہاری تھی اب تم
بتاؤ کہ رقعہ اسکی طرف سے تمنے لکھا ہی یا خود اوسنے تحریر
کی ہی - لڑکا تمہارا تمہارے ساتھہ حیدرآباد نہین آیا ظاہرا اب
تمنے وطن سے بلایا ہی مفصل لکھو کہ نخل مراد کا ثمر یہی ہی
یا اسکے کوئی بھائی بہن اور بھی ہی یہہ اکیلا آیا ہی یا عیال
کو بھی اسکے ساتھہ تمنے بلایا ہی - ہان صاحب محمد میران
یہہ اسم مقتضی اسکا ہی کہ آپ قوم کے سید ہون منشاء افراط
پرسش و روز محبت ہی نہ فضولی - یوسف علیخان شریف
و عالیخاندان ہین بادشاہ دہلی کی سرکار سے تیس روپیئے مہینا
پاتے تھے جہان سلطنت گئی وہان وہ تنخواہ بھی گئی شاعر
ہین ریختہ کہتے ہین ہوس پیشہ ہین مضطر ہین ہر مدعا کے
حصول کو آسان سمجھتے ہین علم اسقدر ہی کہ لکھہ پڑہ لیتے ہین
انکا باپ میرا دوست تھا مین اونکو بجای فرزند سمجھتا ہون بقدر
اپنی دستگاہ کے کچھہ مہینا مقرر کردیا ہی مگر بسبب کثرت
عیال وہ اونکو مکتفی نہین تم اونکی درخواست کے جواب سے
قطع نظر نہ کروگے تو کیا کروگے - صاحب مین بعین عنایت الہی
کثیر الاحباب ہون ایک دوست نے کلکتہ سے مجھے اطلاع دی کہ -
مولوی احمد علی مدرس مدرسۂ کلکتہ نے ایک رسالہ لکھا ہی
نام اوسکا موید برہان اوس رسالے مین دفع کئے ہین تیرے وہ
اعتراض جو تونے دکنی پر کئے ہین اور تیری تحریر پر کچھہ
اعتراضات وارد کئے ہین اور اہل مدرسہ اور شعرای کلکتہ نے
تقریظین اور تاریخین بڑی دہوم کی لکھی ہین - بس بھائی

بغرض

میں نے اثنائے عام پر ایک قطعہ لکھکر چھپوایا اور کئی ورق اوس دوست کو دو چار جلدیں درفش کاویانی علاوہ اوراق مذکور بھیجدئے اوسی رسالے میں تین چار ورق خوب یاد ہی کہ درفش کی جلد میں رکھکر تمکو بھیجے ہیں یا تو مجھے غلط یاد ہی یا تمنے درفش کو کھول کر دیکھا نہیں وہ اوراق مع درفش زیب‌دست طاق نسیاں ہیں دو ورق اس لفافے میں اپنے دوستیک مکرر بھیجتا ہوں تم بھی دیکھو اور صاحبزادہ بھی دیکھے اور یہ جانے کہ فی الحال نظم فارسی یہی ہی اور بس . . . ہاں صاحب اودہ اخبار میں ایک قصیدہ مولوی غلام امام کا دیکھا مکاں تنگست جہاں تنگست مدح مختار الملک میں مضمون استدعائے مسکن وسیع پھر مہینہ بھر بعد اوسی اودہ اخبار میں یہ خبر دیکھی کہ نواب نے مسکن تو نہ بدلا مگر (ــــہ) روپیہ مہینا بڑھا دیا اوسی اخبار میں پھر دیکھا گیا کہ ایک صاحب مولوی غلام امام کے کلام پر اعتراض کیا ہی اور اونکے شاگرد رضیع تخلص نے اوسکا جواب لکھا ہی آپسے اس روداد کی تفصیل اور جواب و اعتراض و معترض کے نام کا طالب ہوں بسبیل استعجال * دوشنبہ ۱۶ شعبان سنہ ۱۲۸۳ ہجری * (۵۰)

بنام منشی ہرگوپال صاحب المخاطب بمیرزا تفتہ

آج منگل کے دن پانچویں اپریل کو تین گھڑی دن رہے ڈاک کا ہرکارہ آیا ایک خط منشی صاحب کا اور ایک خط تمہارا اور ایک خط بابو صاحب کا لایا بابو صاحب کے خط سے اور مطالب تو معلوم ہو گئے مگر ایک امر میں میں حیران ہوں

، کدا کروں یعنے اونہوں نے ایک خط کسی شخص کا آیا ہوا
یرے پاس بھیجا ہی اور مجھکو یہہ لکھا ہی کہ اوسکو اولٹا میرے
اس بھیجدینا حال آنکہ خود لکھتے ہیں کہ میں اپریل کی چوتھی
و سپاٹو یا آسو جاؤنگا اور آج پانچویں ہی بس تو وہ کل روانہ
ہوگئے اب میں وہ خط کسکے پاس بھیجوں ناچار تمکو لکھتا ہوں
نہ میں خط کو اپنے پاس رہنے دونگا جب وہ آکر مجھکو اپنے
آنیکی اطلاع دیدیگے تب وہ خط اونکو بھیجدونگا - تمکو تردد نہو کہ کیا
خط ہی خط نہیں میدہولال کایتھہ عمار کی عرضی تھی بنام
مہاراجہ بیکنٹھہ باشی سعادت باسو صاحب پر مشتمل کہ اوسنے
لکھا تھا کہ ہر دیو سنگھہ جانی جی کا دیوان اور ایک شاعر
دھلی کا دیوان مہاراجہ جی پور کے پاس لایا ہی اور جانی جی
کی درستی روزگار جی پور کی سرکار مدد کر رہا ہی اور اوسکے
پہنچنے کی یہہ وجہ کہ پہلے اونکے لکھنے سے مجھکو معلوم ہوا تھا
کہ کسیدے ایسا کہا ہی میں نے اونکو لکھا تھا کہ تمکو مدرسے
سرکی قسم اب ہردیو سنگھہ کو بلوالو مدد امر ضروری کے واسطے
امرکلی کا بگاڑ نہیں چاہتا اوسکے جواب میں اونہوں نے وہ عرضی
بھیجی اور لکھہ بھیجا کہ راجہ مرنے والا ایسا نتھا کہ ان باتوںپر
نگاہ کرتا اوسنے یہہ عرضی گزرتے ہی میرے پاس بھیجدی تھی
فقط - بارے اس خط کے آنے سے جانی جی کیطرف سے میری
خاطر جمع ہوگئی مگر اپنی فکر پڑی یعنے باسو صاحب آسو ہونگے
اگر ہردیو سنگھہ پھر کر آئیگا تو وہ بغیر اونکے ملے اور اونکے کچھ مجھہ تک
کاہیکو آئیگا خیر وہ بھی لکھتا ہی کہ راول کہیں گیا ہوا ہی

وسکے آنے پر رخصت هوگي دیکهئي وہ کب آوے اور کدا مرض هي کہ اوسکے آتے هي رحصت هو دهي جاے - تمہاري عرل پہنچي یهه الدنه کچهه دیر سے پہنچیگي تمهارے پاس گهبرانا نہین - و الدعا از اسد الله * نگاشتۂ سه شنبه روز ورود نامه و مرسلۂ چهار شنبه ششم اپریل سنه ۱۸۵۳ع جواب طلب * (۵۱)

ایضا

تمہاري خیرو عافیت معلوم هوئي - عرا، ہے محمد کر ای - بهائي کا عارس سے آنا معلوم هوا آرس تو میرا سلام کہدینا - یهه تمهارا دعا گو اگرچه ادر امور ... دارۂ عالي نہیں رہنا مگر احتیاج مین اندا پایه بہت عالي هی هے بہت محتاج هون سو دو سو مین میري پرس نہیں سمجهي تمہاري همت پر سو هزار آفرین - مجهے ... سے مجکو اگر دو هزار هات آجاتے تو میرا قرض رفع هوجاتا اور پهر اگر دو چار برس کي زندگي هوتي تو اندا هي قرض اور ملجاتا یهه پانسو تو بهائي تمہاري جان کي قسم متفرقات مین جاکر سو ڈیڑہ سو بچ رهینگے سو وہ میرے صرف مین آوینگے مہاجنونکا سودي جو قرض هی وہ بقدر پندرہ سي سوله سي کے باقي رهیگا اور وہ جو سو بانو صاحب سے منگوائ تهي وہ صرف انگریزي سوداگر کے دینے تهے قیمت اوس چیز کي جو همارے مذهب مین حرام اور تمہارے مشرب مین حلال هی سو وہ دے دئے گئے یقین هی که آج کل مین بانو صاحب کا خط هنڈوي آ جاوے - بانو صاحب کے جو خطوط ضروري اور کوا ضروري میرے پاس آئے هوئے تهے وہ میں نے پنجشنبه ۲۱ مئی

پارسل میں اونکے پاس روانہ کردئے اور اسمیں لکھہ بھیجا کہ ھنڈوی
اور میرے بھیجے ھوئے لفافے جلد بھیجدو پنجشنبہ پنجشنبہ
۱۵ دن آج پورے ھوئے - ار اسد اللہ * نگاشتۂ پنجشنبہ نہم جون
سنہ ۱۸۵۳ع * (۵۲)

ایضا

بھائي جسدن تمکو خط بھیجا تیسرے دن ھردیو سنگھہ کي عرضي
اور (؏) کي رسید اور (۱۲) کي ھنڈوي پہنچي تم سمجھے
بابو صاحب نے (؏) ھردیو سنگھہ کو دئے اور مجھسے مجرا
نہ لئے - بہرحال ھنڈوي ۱۲ دن کي مدعادي تھي ۹ دن گزر گئے
تھے ۹ دن باقي تھے مجکو صدر کہاں متي کاٹ کر روپئے لے لئے قرض
متفرق سب ادا ھوا بہت سبکدوش ھوگیا آج میرے پاس
(؏) نقد بکس میں اور ۴ بوتل شراب کي اور ۳ شیشہ
گلاب کے توشہ خانے میں موجود ھیں الحمد للہ علی احسانہ *
بھائي صاحب آ گئے ھوں تو میر قاسم علیخان کا خط اونکو دیدو اور
میرا سلام کہو اور پھر مجھکو لکھو تا کہ میں اونکو خط لکھوں -
بابو صاحب بھرتپور آ جائیں تو آپ کاھلي نہ کیجئیگا اور اونکے
پاس جائیگا کہ وہ تمہارےجویاي دیدار ھیں - اسد اللہ * سہ شنبہ
۱۴ جون سنہ ۱۸۵۳ع * (۵۳)

ایضا

صاحب - کیوں مجھے یاد کیا کیوں خط لکھنے کي تکلیف اوٹھائي -
پھر یہہ کہتا ھوں کہ خدا تمکو جیتا رکھے کہ تمہارے خط میں
مولوي قمرالدین خاں کا سلام بھي آیا اور بھائي منشي نبي

بخش کي خیروعافیت بهي معلوم هوئي وه تو پنشن کي فکر میں تهے ظاهرا یوں مناسب دیکها هوگا که نوکري کي خواهش کي حق تعالی اونکي جو مراد هو بر لاوے اونکو سلام کهدینا بلکه یهه رقعه پڑهوا دینا - مولوي قمرالدین خانصاحب کو بهي سلام کهنا - تم اپنے کلام کے بهیجنے میں مجهسے پرسش کیوں کرتے هو چارجزو هیں تو بیس جزو هیں تو بےتکلف بهیجدو میں شاعر سخن سنج اب نهیں رها صرف سخن فهم ره گیا هوں بوڑهے پہلوان کي طرح پیچ بتانیکي گوں هوں مداومت نه سمجها شعر کهنا مجهسے بالکل چهوٹ گیا اپنا اگلا کلام دیکهکر حیران ره جاتا هوں که یهه میںنے کیونکر کها تها - قصه مختصر وه اجزا جلد بهیجدو - غالب *

یکشنبه ۱۲ اپریل سنه ۱۸۵۸ ع * (۵۴)

ایضا

میرزا تفته - تمهارے اوراق مثنوي کا پمفلٹ پاکٹ پرسوں ۱۵ اگست کو اور جناب مرزا حاتم علی صاحبکي مثنوي شاید آغاز اگست میں روانه کرچکا هوں اوس مثنوي کي رسید نهیں پائي اور نهیں معلوم هوا که میري خدمت مخدوم کي مقبول طبع هوئي یا نهیں - نهیں معلوم بهائي نبي بخش صاحب کهاں هیں اور کسطرح هیں اور کس خیال میں هیں - نهیں معلوم مولوي قمرالدین خاں اله آباد سے آ گئے یا نهیں اگر آئے تو وه وهاں کیوں متوقف هیں میر منشي قدیم وهاں پهنچ گئے اپنا کام کرنے لگے یهه کیا کر رهے هیں - آپکو بتاکید لکهتا هوں که ان تینوں باتونکا جواب الگ الگ لکهئے اور جلد لکهئے - اس خط کے پهنچنے تک اغلب هے که پارسل پهنچ جاے

اوسکے پہنچنے کي بهي اطلاع دیجئیگا - اب ایک امر سنو مین نے
آغاز یازدهم مئي سنه ١٨٥٧ع سے سي و یکم جولائي سنه ١٨٥٨ع
تک روداد شهر اور اپني سرگزشت یعني پندره مهینے کا حال نثر
مین لکها هي اور التزام اسکا کیا هي که دساتیر کي عبارت یعني
پارسي قدیم لکهي جاے اور کوئي لفظ عربي نه آئے جو نظم
اوس نثر مین درج هي وه بهي بے آمیزش لفظ عربي هي هان
اشخاص کے نام نهین بدلے جاتے وه عربي انگریزي هندي جو هین
وه لکهدئے هین مثلا تمهارا نام منشي هرگوپال منشي لفظ عربي هي
نهین لکها گیا اوسکي جگهه شیوارںان لکهدیا هي - یهي میرا خط
جیسا اس رقعه مین هي یعني نه چهدرا نه گنجان اوراق نے مسطر
پراسطرح که کسي صفحه مین ٢٠ سطر اور کسي مین ٢٢ سطر
بلکه کسي مین ١٩ سطر بهي آئے چالیس صفحه یعني بیس ورق
هین اگر ٢١ سطر کے مسطر سے کوئي گنجان لکهے تو شاید دو جز مین
آجاے - یهان کوئي مطبع نهین هي سنتا هون که ایک هي اوسمین
کاپي نگار خوشنویس نهین هي اگر آگره مین اسکا چهاپا هوسکے تو
مجهکو اطلاع کرو - اس تهیدستي اور بیدوائي مین ٢٥ کا مین بهي
خریدار هوسکتا هون- لیکن صاحب مطبع اتنے په کیون مانیگا اور البته
چاهئے که اگر هزار نهون تو پانسو جلد تو چهاپي جاے یقین هي
که پانسو سات سوجلد چهاپنے کي صورت مین ۳؍ ۴؍ قیمت پڑے
کاپي تو ایک هي هوگي رها کاغذ وه بهي بهت نه لگیگا - لکهائي
متن کي تو آپکو معلوم هوگئي حاشیه پر البته لغات کے معنی لکهے
جاینگے - بهر حال اگر ممکن هو تو اسکا تکدمه کرو اور حساب معلوم

کرکے مجھکو لکھو مگر منشي قمرالدين خان آگئے هون تو اونکو بهي شريک مصلحت کرلو - ان تينو بانونکا جواب اور پارسل کي رسيد اور اس مطلب خاص کا جواب يهه سب ايک خط مين پاؤن - ضرور ضرور ضرور - غالب * نگاشته و روان داشته سه شنبه هفدهم اگست سنه ۱۸۵۸ جواب طلب - واسطے ڈاکخانه کے بيرنگ بهيجا گيا * (۵۵)

ايضا

لله الحمد - تمهارا خط آيا - اور دل سودا زده نے آرام پايا - تم ميرا خط اچهي طرح پڑها نهين کرتے مين نے هرگز نهين لکها که يهه عبارت دو جزو مين آجاے مين نے يهه لکها تها که عبارت اسقدر هے که دو جزو مين آجائے ليکن مين چاهتا هون که حجم زياده هو بهرحال اس نمونه کي تقطيع اور حاشيه مطبوع هے لغات کے معني حاشيه پرچڑهين اوسکي روش دلاويز اور تقسيم نظر فريب هو رباعي حاشيه پر لکهني اچها کيا - بهائي منشي نبي بخش صاحب سے ذکر کے دو مصرے جس محل پر اونکو بتاتے هين - ضرور لکهوا دينا مين نے جو تمکو ميرزائي کا خطاب ديا هے اور بقرونعمن اسکا اظهار کيا هے - بهت ضروري يهه امر هے - اورمين منشي شيو نراين صاحب کو آج صبح کو لکهه چکا هون تيسرے صفحے کے آخر يا چوتهے صفحه کے اول يهه جمله هے - اگر دردم ديگر نه نهيب معاش بهم رسد - نهيب کي جگهه سواے بنادينا - سواے معاش بهم رسد - نهيب لفظ عربي هے اگر رهجائيگا تولوگ مجهپر اعتراض کرينگے تير چاکو کي نوک سے نهيب کا لفظ چهيلا جاے

اور اوسي جگهه دواے لکهدیا جاے - راے امید سنگهه نے مہرپر
عنایت اور مطبع کي اعانت کي - حق تعالی اونکو اس کارساري اور
فقیر نوازي کا اجر دے - صاحب کبهي نه کبهي میرا کام
تمسے آپڑا هی اور پهر کام کیسا که جسمین میري جان اولجهي
هوئي هی - اور مین نے اوسکو اپنے بہت سے مطالب کے
حصول کا ذریعه سمجها هی خدا کے واسطے پہلوتهي نکرو اور
بدل توجه فرماؤ - کاپي کي تصحیح کا ذمه بهائي کا هوگیا هی
چهه جلدونکي آراستگي کا ذمه برخوردار عبد اللطیف کا کردو
میري طرفسے دعا کهو اور کهو که مین تمهارا بوڑها اور مفلس چچا
هون تصحیح بهائي کرین تزئین تم کرو - کهتا هون مگر نهین جانتا
که تزئین کیونکر کیا چاهئے سنتا هون که چهاپے کي کتاب کے
حرفوںپر سیاهي کي قلم پهیر دیتے هیں که حرف روشن هوجائین
سیاه قلم سے جدول بهي کهنچ جاتي هی پهر جلد بهي پر
تکلف بن سکتي هی بهتیجے کي دستکاري اور صناعي اور
هوشیاري اونکي میرے کس دن کام آئیگي - میرا نقته تم بڑے
بےدرد هو دلي کي تباهي پر تمکو رحم نهین آتا بلکه تم اوسکو
آباد جانتے هو یهان نیچه بند تو میسر نهین صحاف اور نقاش
کهان شهر آباد هوتا تو مین آپکو تکلیف کیون دیتا یهین سب
درستي میري آنکهون کے سامنے هوجاتي - قصه مختصر یهه
عبارت منشي عبداللطیف کو پڑها دو مین تو اونکے باپ کو اپنا
حقیقي بهائي جانتا هون اگر وه مجهے اپنا حقیقي چچا جانین
اور میرا کام کرین تو کیا عجب - دو روپیه فی جلد اس سے زیاده کا

مقدور نہین جب مجھکو لکھوگے هنڈوي بهیجونگا چهه روپیه آٹهه روپیه دس روپیه حد بارہ روپیه - میان کو سمجھا دینا کهي کي طرف نگرین - چیز اچهي بے نہایت (عـــه) مین چهه جلدین تیار هون - منشي شیو نراین کو سمجھا دینا که ربہار عرف نه لکهین نام اور تخلص بس اجرائے خطابي کا لکهنا نامناسب بلکه مضر هي مگر هان نام کے بعد لفظ بہادر کا اور بہادر کے لفظ کے بعد تخلص - اسد الله خان بہادر غالب - بهائي تمهي اوراق هنڈوي کي رسید نه لکهي کہیں وہ پارسل مین سے گر تو نه گئي هون - دیکهو کس لطف سے میرے نام کي حقیقت بیان هوئي هی - اور اونکے چهاپنے کي ممانعت ضرور هی مگر مین اسکي عبارت کیا بتاؤن صاحب مطبع اس امر کو اردو مین آخر کتاب لکهه دین - منشي جي سے نثر لکهوالو - منشي عبداللطیف کو یهه خط پڑها دو نہیب کي جگهه نوا بنا دو - صاحب مطبع کو میرا نام بتادو خاتمه پر ممانعت کا حکم صاحب مطبع سے لکهوا دو - برخوردار عبداللطیف سے مقدار روپیه کا دریافت کرکے مجھکو لکهه بهیجو اپني هنڈوي کي رسید لکهو اپنے بجان و دل مصروف هونیکا اقرار کرو ان سب امور کي مجھے خبر دو - غالب *

جمعه سویم ستمبر سنه ۱۸۵۸ * هنگام نیمروز * (۵۶)

ایضا

میرزا تفته کو دعا پہنچے - دونون فقرے جس محل پر بتائے هین حاشیه پر لکهدئے هونگے نہیب کے لفظ کو چهیل کر نوائے بنادیا هوگا - برخوردار منشي عبداللطیف کو میرا خط اپنے نام کا دکهادیا

ہوگا اونکي سعادت مندي سے یقین هی که میري التماس قبول کرین اور ادهر متوجه هون - کاپي لکهي جاي اور چهاپا هونا شروع هوگیا هوگا اگر پتهر بڑا هی تو چاهئے آٹهه آٹهه صفحے بلکه باره باره صفحے چهاپے جائین اور کتاب جلد مطبع هوجاے - بهائي منشي صاحب کي شفقت کا حال پوچهنا ضرور نهین مجهپر مهربان اور حسن کلام کے قدردان هین اوسکي تصحیح مین بے پروائي کرینگے تو کیا میري تصحیح کے روا دار هونگے - بهائي تمنے بهي لکها اور منشي شیو نراین صاحب نے بهي لکها - مین ایک عبارت لکهتا هون اگر پسند آے تو خاتمه عبارت مین چهاپ دو - نامه نگار غالب خاکسار کا یهه بیان هی که یهه جو میري سرگزشت کي داستان هی اوسکو مین نے مطبع مفید خلایق مین چهپوایا هی اور میري راے مین اسکا یهه فایده قرار پایا هی که اور صاحبان مطابع جب تک مجهسے طلب رخصت نکرین اپنے مطبع مین اسکے چهاپنے پر جرأت نکرین * اسکے سوا اگر کوئي طرحکي تحریر منظور هو تو منشي شیونرائن صاحب کو اجازت هی که میري طرفسے چهاپ دین - یهه سب باتین پہلے بهي لکهه چکا هون اب دو امر ضروري الاظهار تهے اسواسطے یهه خط لکها هی ایک تو اردو عبارت دوسرے یهه که میرے شفیق مکرم سید مکرم حسین صاحب کا خط میرے نام آیا هی اور اونهون نے ایک بات جوابطلب لکهي هی اوسکا جواب اسي خط مین لکهتا هون تمکو چاهئے که اوسسے کهه دو بلکه یهه عبارت اونکو دیکها دو - بنده پرور - نواب عطا الله خان میرے بڑے دوست اور شفیق

هین اونکے مرزند رشید مبر علام عباس المحاطب نه سیف الدوله
یهه دونون صاحب صحیح و سالم هین شہر سے باهر دو چار کوس پر
کوئي گانو هی وهان رهتے هین شہر مین اهل اسلام کے آبادي کا
حکم نہین اور اونکے مکانات فرق هین نه صنط هوگئے هین نه
وا گزاشت کا حکم هی * (۵۷)

ایضا

میرزا تفته - اس عمردگي مین مجهکو هدسانا تمہارا هي کام هی -
بهائي تضمین گلستان چهپواکر کیا مایده اوٹهایا هی جو انطباع
سنبلستان سے نفع اوٹهاوُگے روپیه جمع رهے در آمد اچهي چیز هی
اگرچه قلیل هو اور اگر روپیه لینا منظور هی تو هرگز اندیشه نکرو
اور درخواست دیدو بعد نو مہینے کے روپیه تمکو ملجائیگا یهه میرا
ذمه که اس نو مہینے مین کوئي انقلاب واقع نہوگا اگر احیانا هو بهی
تو هوتے هوتے اوسکو مدت چاهئے رستخیز بیجا هوچکا اب هو تو رستخیز هو
یعنے قیامت اور اوسکا حال معلوم نہین که کب هوگي اگر اعداد کے
حساب سے دیکهو تو بهي رستخیز کے ۱۲۷۷ هوتے هین احتمال
فتنه سال آینده پر رها سو بهي موهوم - میان مین حو آخر
جنوري کو رامپور جاکر آخر مارچ مین یہان آگیا هون تو کیا کہون
که یہان کے لوگ میرے حق مین کیا کیا کچهه کہتے هیں ایک
گروه کا قول یهه هی که یهه شخص والي رامپور کا استاد تها اور وهان
گیا تها اگر نواب صاحب نے کچهه سلوک نه کیا هوگا تو بهي
پانچ چار هزار روپیه سے کم نه دیا هوگا - ایک جماعت کہتي هی
که نوکري کو گئے تهے مگر نوکر نه رکها - ایک فرقه کہتا هی که

نواب سے نوکر رکھہ لیا تھا دوسو روپیہ مہینا کردیا تھا لفٹننٹ گورنر
الہ آباد سے رام پور آئے اور انکو غالب کا وہان ہونا معلوم ہوا تو
اونہوں نے نواب صاحب سے کہا کہ اگر ہماری خوشنودی چاہتے
ہو تو اسکو جواب دو نواب نے برطرف کر دیا - یہہ تو سب
سن لیا اب تم اصل حقیقت سنو نواب یوسف علیخان بہادر
تیس بتیس برسکے میرے دوست اور پانچ چھہ برس سے میرے
شاگرد ہیں آگے گاہ گاہ کچھہ بھیج دیا کرتے تھے اب جولائی سنہ ۱۸۵۹ع
سے سو روپیہ مہینا ماہ بماہ بھیجتے ہیں بلاتے رہتے تھے اب میں
گیا دو مہینے رہکر چلا آیا بشرط حیات بعد برسات کے پھر جاونگا -
وہ سو روپیہ مہینا یہاں رہوں وہاں رہوں خدا کے ہاں سے میرا
مقرر ہی - غالب * ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۶۲ ع * (۵۸)

ایضا

کیوں صاحب کیا یہہ آئین جاری ہوا ہی کہ سکندرآباد کے
رہنے والے دلی کے خاکنشینوں کو خط نلکھیں بھلا اگر یہہ حکم
ہوا ہوتا تو یہان بھی تو اشتہار ہو جاتا کہ زنہار کوئی خط سکندرآباد
کو یہاںکے ڈاک میں نجاوے بہرحال * ع *

کس نشنود یا نشنود من گفتگوی میکنم

کل جمعہ کے دن ۱۲ تاریخ نومبر کو ۲۳ جلدیں بھیجی ہوئی
برخوردار شیو نراین کی پہنچیں کاغذ خط تقطیع سیاہی چھاپا
سب خوب دل خوش ہوا اور شیونراین کو دعادی سات کتابیں
جو میرزا حاتم علی صاحب کی تحویل میں ہیں وہ بھی یقین
ہی کہ آج کل پہنچ جائیں - معلوم نہیں منشی شیونراین

نے اندور کو واسطے راے امید سنگہ کے کسطرح بھیجی ہین یا ابھی نہین بھیجین۔ صاحب تم اس خط کا جواب جلد لکھو اور اپنے قصد کا حال لکھو سکندرآباد کبتک رہوگے آگرہ کب جاوگے *
شنبہ ۱۳ نومبر سنہ ۱۸۵۸ ع جواب طلب * (۵۹)

ایضا

صاحب ۲۵ اپریل کو ایک خط اور ایک پارسل ڈاک مین ارسال کر چکا ہون آج ۳۰ ہی یقین ہی کہ خط اور پارسل دونون پہنچ گئے ہونگے ایک امر ضروری باعث اس تحریر کا ہی کہ جو مین اسوقت روانہ کرتا ہون۔ ایک میرا دوست اور تمہارا ہمدرد ہی اوسنے اپنے حقیقی بھائیجے کو بیٹا کر لیا تھا اونہارا اونیس برسکی عمر دوم کا کہتری خوبصورت وضعدار نوجوان سنہ ۱۲۷۳ ع مین بیمار پڑکر مرگیا اب اوسکا باپ مجھسے آرزو کرتا ہی کہ مین ایک تاریخ اوسکے مرنیکی لکھون ایسی کہ وہ فقط تاریخ نہو بلکہ مرثیہ ہو کہ وہ اوسکو پڑہ پڑہ کر رویا کرے سو بھائی اوس سائل کی خاطر مجھکو عزیز اور فکر شعر متروک معہذا یہہ واقعہ تمہارے حسب حال ہی جو خونچکاں شعر تم نکالوگے وہ مجھسے کہاں نکلینگے بطریق مثنوی بیس تیس شعر لکہدو مصرع آخر مین مادۂ تاریخ ڈالدو نام اوسکا برج موہن تھا اور اوسکو بابو کہتے تھے چنانچہ مین بحر ہزج مسدس مخبون مین ایک شعر تمکو لکھتا ہون چاہو اسکو آغاز مین رہنے دو اور آیندہ اسی بحر مین اور اشعار لکھہ لو چاہو کوئی اور طرح نکالو لیکن یہہ خیال مین رہے کہ سائل کو متوفی کے نام کا درج ہونا منظور ہی اور بابو

سرج موهن سواے اس بحر کے بحر رمل کے اور بحر مین نہین آسکتا وہ شعر میرا یہہ هی * شعر

مرم چون نام دادو سرج موهن * چکد هون دل ریش از لب من

غالب * نگاشتهٔ روز جمعه سی ام اپریل سنه ۱۸۵۸ ع * (٦٠)

ایضا

بهائی تمهارا وہ خط جسمین اوراق مثنوی ملفوف تہے پہنچا اوراق مثنوی اوراق دستنبو کے ساتهہ پهنچینگے اب تمهارے مطالب کا جواب جدا جدا لکهتا هون الگ الگ سمجهہ لینا - صاحب تمنے مرزا حاتم علی صاحب سے کیون کہا بات اتنی تهی که مجهکو لکهہ بهیجتے که نثر آئی اور مرزا صاحب نے پسند کی اب اونسے میرا سلام کهو اور یہہ کهو که آپکے شکر بجالانے کا شکر بجالاتا هون - چهاپے کی بات مین جو آپنے لکها وہ معلوم هوا اس تحریر کو جب دیکهوگے تب جانوگے اهتمام اور عجلت اوسکے چهپوانے مین اس واسطے هی که اوسمین سے ایک جلد نواب گورنر جنرل بهادر کی نذر بهیجونگا اور ایک جلد بذریعه اونکے جناب ملکهٔ معظمهٔ انگلستان کی نذر کرونگا اب سمجهہ لو طرز تحریر کیا هوگی اور صاحبان مطبع کو اوسکا انطباع کیون نامطبوع هوگا - جیتے رهو اس عمر کی مین مجهکو هنسایا وہ کون ملّا تها جسنے تمکو پڑهایا * ع * گرچه عمل کار خرد مند نیست * عمل کار اهل کار یہہ شعر شیخ سعدی کا پادشاہ کی نصیحت مین هی * ع * جز بخردمند مفرما عمل * یعنے خدمت اعمال سواے علما اور عقلاکے اور کے تفویض نکر پهر خود کهتا هی *

* ع * گرچه عمل کار خردمند نیست * یعنی اگرچه خدمات و اشغال سلطانی کا قبول کرنا خردمندونکا کام نہیں اور عقل سے بعید ہی که آدمی اپنے کو خطر میں ڈالے عمل الگ ہی اور کار مصاف ہی بطرف خردمند کے ورنہ دوہائی خدا کی عملکار اہلکار کے معنے پر نہیں آتا مگر قتیل اور واقف یا اور پورب کے ملکیونکی فارسی * (٦١)

ایضا

میری جان - کیا سمجھے ہو سب مخلوقات تفتہ و غالب کیونکر بن جائیں * ع * هر یکی را بهر کارے ساختند *
اب متاسوبتا مصری میتھی نمک سلونا کبھی کسی شی کا مزا نہ بدلیگا - اب جو میں اوس شخص کو نصیحت کرون وہ کیا نہ سمجھیگا که غالب کیا جانے که عبد الرحمن کون ہی اور مجھسے اوس سے کیا رسم و راہ ہی بے شبہہ جانیگا که تفتہ نے لکھا ہوگا که میں اوسکی نظر میں سبک ہو جاونگا اور تمسے وہ اور بھی سرگران ہو جائیگا - اور یہہ جو تم لکھتے ہو که تو نے اوس شخص کو اپنے عزیزون میں گنا ہی - بندہ پرور میں تو بنی آدم کو مسلمان ہو یا ہندو یا نصرانی عزیز رکھتا ہون اور اپنا بھائی گنتا ہون دوسرا مانے یا نہ مانے باقی رہی وہ عزیزداری جسکو اہل دنیا قرابت کہتے ہیں اوسکو قوم اور ذات اور مذہب اور طریق شرط ہی اور اوسکے مراتب و مدارج ہیں نظر اس دستور پر اگر دیکھو تو مجھکو اوس شخص سے حسن برابر علاقہ عزیزداریکا نہیں ار راہ حسن اخلاق اگر عزیز لکھدیا یا کہدیا

تو کدا هوتا هی - زین العابدین خان عارف میرزے سالے کا بیٹا یہہ شخص اوسکے سالے کا بیٹا اسکو جو چاهو سمجھہ لو خلاصہ یہہ کہ جب اودهر سے آمدبت نہوئی تو اب اوسکو لکھنا لغو و بیفایدہ بلکہ مضر هی - تمہارا میرٹھہ جانا اور نواب مصطفی خان سے ملنا هم پہلے هی دریافت کرچکے هین اب تمہارے خط سے مرادآباد ہوکر سکندرآباد آنا معلوم هو گیا حق تعالی شادہ تمکو خوش و خرم رکھے * مرقومہ جمعہ ۲۳ دسمبر سنہ ۱۸۵۹ع *(٦٢)

ایضا

صاحب تمہارا خط مع رقعۂ میر سرفراز حسین پهنچا تمہاری خوشامد نہیں کرتا سچ کہتا هون کہ تمہارے کلام کی تحسین کرنے والا فی الحقیقت اپنے فهم کی تعریف کرتا هی - جواب مین دیرنگ اس راہ سے هوئی کہ مین مصطفی خان کی ملاقات کو بسبیل ڈاک میرٹھہ گیا تہا تین دن وهان رها کل وهان سے آیا آج تمکو یہہ خط بهیجوایا * محررہ و مرسلۂ چہار شنبہ ۲٦ جنوری سنہ ۱۸۵۹ع

غالب * (٦٣)

ایضا

میرزا تفتہ - کل قریب دو پہر کے ڈاک کا هرکارہ وہ جو خط بانٹا کرتا هی آیا اور اوسنے پارسل موسومے مین لپٹا هوا دیا پہلے تو مین بهی حیران رها کہ پاکٹ خطون کی ڈاک مین کیون آیا بارے جب اوسکی تحریر دیکھی تو تمہارے هاتھہ کا پیمانہ لکھا هوا اور دو ٹکٹ لگی هوئی مگر اوسکے آگے کالی مهر اور کچھہ انگریزی لکھا هوا هرکارہ نے کہا کہ عصر ۱۰ دلوائے دلوا دئے اور

پارسل لے لیا مگر ٹھہراں کہ یہہ کیا پیچ پڑا فیاض ایسا چاھتا ھی
کہ تمہارا آدمی جو ڈاک گھر گیا اسکو خطوںکے بکس میں ڈالدیا
ڈاک کے کارپردازوں نے غور نکیی اور اوسکو بیرنگ خطوں کیی
ڈاک میں بھیجدیا - وہ صاحب جو مدرسے عرف سے آشنا اور
× میرے نام سے بیزار ھیں یعنے منشی بھگوان پرشاد مثل خوان میرا
سلام قبول کریں - غالب * ۲۸ جولائی سنہ ۱۸۵۸ع * (٦۴)

ایضا

بھائی مجھہ میں تم میں نامہنگاری کاھیکو ھی مکالمہ ھی آج
صبح کو ایک خط بھیج چکا ھوں اب اسوقت تمہارا خط اور آیا
سنو صاحب لفظ مبارک میم - حا - میم - دال - اسکی ھر حرف
پر میری جان نثار ھی مگر چونکہ بہاںسے ولایت تک حکام کے ھاں
سے یہہ لفظ محمد اسد اللہ خاں نہیں لکھا جاتا میں نے بھی
موقوف کردیا ھی رھا میرزا و مولانا و نواب اسمیں تمکو اور بھائی
کو اختیار ھی جو چاھو سو لکھو - بھائی کو سلام کہنا اونکے خط کا
جواب صبح کو روانہ کرچکا ھوں - مرزا تفتہ اب تم تردد جلد ھاے
کتاب کے باب میں برادر زادہ سعادت مند کو تکلیف نہ دو مولانا
مہر کو اختیار ھی جو چاھیں سو کریں خط تمام کرکے خیال
میں آیا کہ وہ جو مرزا صاحب سے مجھکو مطلوب ھی تم پر بھی
ظاھر کروں - صاحب وھاں ایک اخبار موسوم بہ آفتاب عالم تاب
نکلتا ھی اوسکے مہتمم نے التزام کیا ھی کہ ایک صفحہ یا ڈیڑہ
صفحہ بادشاہ دھلی کے حالات کا لکھتاھی نہیں معلوم آغاز کس
مہینے سے ھی سو حکیم احسن اللہ خاں یہہ چاھتے ھیں کہ سابق

کے جو اوراق ہیں خستے ہوں وہ جو چھاپے خانہ میں مسودے رہتے ہیں اوسکی نقل کسی کاتب سے لکھواکر یہاں بھیجی جاے اجرت جو لکھی آئیگی وہ بھیجی جائیگی اور ابتداے ۱۸۵۸ سے اونکا نام خریداروں میں لکھا جائے دو ہفتہ کے دو نمبر اونکو ایک لفافہ میں بھیجدئے جائیں اور پھر ہر مہینے ہفتہ در ہفتہ اونکو لفافہ اخبار کا پہنچا کرے یہہ مراتب جناب مرزا حاتم علی صاحب کو لکھہ چکا ہوں اور ابتک آثار قبول ظاہر نہیں ہوئے نہ لفافے حکیم صاحب پاس پہنچے نہ اون صفحات کی نقل میرے پاس آئے آپکو اسمیں سعی ضرور ہی - اور خانصاحب امتاب عالمتاب کا مطبع تو کشمیری بازار میں ہی مگر آپ مجکو لکھیں کہ مفید خلایق کا مطبع کہاں ہی عجب ہی کہ ان صاحب شفیق نے میرے تحریرات کا جواب نہیں لکھا فرمایش حکیم احسن الله خانصاحب کی نہت اہم ہی عندالملاقات میرا سلام کہکر اوسکا جواب لکہہ وہ اخبار اونسے مجکواو * جمعہ ۷ ستمبر (۶۵)

ایضا

بہائی میں نے مانا تمہاری شاعری کو میں جانتا ہوں کہ کوئی دم تمکو فکر سخن سے فرصت نہوگی یہہ جو تمنے التزام کیا ہی ترصیع کی صنعت کا اور دولخت شعر لکھنے کا اسمیں ضرور نشست معنی بہی ملحوظ رکہا کرو اور جوکچھہ لکھو اوسکو دو بارہ سہ بارہ دیکھا کرو - کیوں صاحب یہہ ذیل خط پوسٹ پڈ (پیڈ) بھیجنا اور وہ بہی دلی سے سکندرآباد کو ایا حاتم کے سوا اور میرے سوا کسی نے کیا ہوگا کیا ہنسی آتی ہی تمہاری باتوںپر خدا تمکو

جیتا رکھے اور جو کچھہ تم چاھو تمکو دے - جانبي حي کی بڑي
مکر هی مدن تمکو لکھا چاھتا تھا که اونکا حال لکھو تمہارے خط
سے معلوم هوا که تمکو بھي نہین معلوم که وہ کہان هین یقین هی
که اجمیر مین هونگے مگر خط نہین بھیجا جاتا که وہ وهان مقدم
نہین هین دیا جائے کب چل نکلین بہر حال تم بھرتپور سے
قریب هو اور اونکے متوسلونکو جانتے هو اگر هو سکے تو کسیکو لکھکر
خبر منگواؤ اور جو کچھہ تمکو معلوم هو وہ مجھکو بھي لکھو - منشی
صاحب مع منشي عبد اللطیف کول مدن آگئے کل اونکا خط
مجھکو آیا تھا آج اوسکا جواب بھي روانه کردیا - اسد الله * نکشنبه
۲۱ ماہ اگست سنه ۱۸۵۳ ع (۶۹)

ایضا

بھائي آج مجھکو بڑي تشویش هی اور یهه خط میں تمکو کمال
سراسیمگي مدن لکھتا هوں جسدن میرا خط پہنچے اگر وقت ڈاک
کا هو تو اوسي وقت جواب لکھکر روانه کرو اور اگر وقت نرھا هو تو
ناچار دوسرے دن جواب بھیجو - منشا تشویش و اضطراب کا
یهه هی که کئي دنسے راجۂ بھرتپور کي بیماری کي خبر سنی
جاتي تھی کل سے اور بری خبر شہر مین مشہور هی تم بھرتپور
سے قریب هو یقین هی که تمکو تحقیق حال معلوم هوگا جلد لکھو
که کیا صورت هی راجه کا مجھکو غم نہین مجھکو فکر جاني جي
کي هی که اوسي علاقه مدن تم بھي شامل هو - صاحبان انگریز نے
ریاستوں کے باب مین ایک قانون وضع کیا هی یعنے جو رئیس
مرجاتا هی سرکار اوس ریاست پر قابض و متصرف هوکر رئیس

رادہ کے بالغ ہونے تک بندوبست ریاست کا اپنے طور پر رکھتے
ہیں سرکاری بندوبست مین کوئي قدیم الخدمت موقوف نہین
ہوتا اس صورت مین یقین ہی کہ جانی صاحب کا علاقہ بدستور
قایم رہے مگر یہہ وکیل ہین معلوم نہین مختار کون ہی اور
ہمارے بابو صاحب میں اور اوس مختار مین صحبت کیسي
ہی راني سے انکي کیا صورت ہی تم اگرچہ بابو صاحب کي
صحبت کا علاقہ رکھتے ہو لیکن اونہوں نے از راہ دور اندیسي تمکو
متوسل اوس سرکار کا کر رکھا ہی اور تم مستعد بانہ اور لاابالیانہ زندگي بسر
کرتے تہے رہنا اب وہ روش نرکہنا اب تمکو بہي لازم آپڑا ہی جانی
جي کے ساتھہ روشناس حکام والا مقام ہونا پس چاہئے کول کي
آرامش کا ترک کرنا اور خواہي نخواهي بابو صاحب کے ہمراہ رہنا
میري رائے میں یون آتا ہی - اور میں نہین لکھہ سکتا کہ موقع کیا
ہی اور مصلحت کیا ہی - جاني جي بهرتپور آئے ہین یا اجمیر
مین ہیں کس فکر مین ہیں اور کیا کر رہے ہین واسطے خدا کے نہ
مختصر نہ سرسري بلکہ مفصل اور مشرح جو کچھہ واقع ہوا ہو اور جو
صورت ہو مجکو لکھو اور جلد لکھو کہ مجھپر خواب و خور حرام ہی -
کل شام کو میں نے سنا آج صبح ملعہ نہین گیا اور یہہ خط لکھکر
از راہ احتیاط بیرنگ روانہ کیا ہی تم بہي اسکا جواب بیرنگ روانہ
کرنا آدہ آنا ایسي بڑي چیز نہین ڈاک کے لوگ بیرنگ خط کو
ضروري سمجھکر جلد پہنچاتے ہین اور پوسٹ پد (پیڈ) پڑا رہتا ہی
جب اوس محلہ مین جانا ہوتا ہي تو اوسکو بہي لیجاتے ہین
زیادہ کیا لکھون کہ پریشان ہون * دوشنبہ چاشتگاہ دوشنبہ ۲۸ مارچ

(٦٧) * جواب طلب ضروري ع ١٨٥٣ سنه

ایضا

میان مرزا تفتہ ہزار آفرین کیا اچھا قصیدہ لکھا ھی واہ واہ چشم بد دور تسلسل معنی سلاست الفاظ ایک مصرع مین تمکو محمد اسحق شوکت بخاری سے توارد ہوا یہہ بھی محل فخرو شرف ھی کہ جہان شوکت پہنچا وھان تم پہنچے وہ مصرع یہہ ھی * ع *

چاک گردیدم و از حسب ندامان رفتم

پہلا مصرع تمہارا اگر اوسکی پہلی مصرع سے اچھا ہوتا تو میرا دل اور زیادہ خوش ہوتا خدا تمکو اتنا جلاے کہ ایک دیوان ٢٠ جزو قصاید کا کہہ لو مگر حصردار قصاید بقید حروف تہجی نہ جمع کرنا - صاحب مجھے اس بزرگوار کا معاملہ اور یہہ جو تمنے اسکا وطن اور پیشہ اب لکھا ھی سابق کا تمہارا لکھا ھوا سب یاد ھی میں نے اوسکو درست بطریق طنز لکھا ھی بہرحال وہ جو میں نے حافظی کا شعر لکھکر اوسکو بھیجا اوسکی ماں مرے اگر میرے اوس خط کا جواب لکھا ھو- بڑا پرانا قصہ تمنے یاد دلایا داغ کہنہ کہ سرتکو چمکایا یہہ قصیدہ منشی محمد حسن کی معرفت روشن الدولہ پاس اور روشن الدولہ کے توسط سے نصیرالدین حیدر کے پاس گزرا اور جسدن گزرا اوسی دن پانچہزار روپیہ کے بھیجنے کا حکم ہوا متوسط یعنے منشی محمد حسن نے مجھکو اطلاع نہ دی مظفر الدولہ مرحوم لکھنؤ سے آئے اونہون نے یہہ راز مجھپر ظاہر کیا اور کہا خدا کے واسطے میرا نام منشی محمد حسن کو نہ لکھنا ناچار میں نے شیخ امام بخش ناسخ

کو لکھا کہ تم دریافت کرکے لکھو کہ میرے قصیدہ پر کیا گزری
اونھون نے جواب مین لکھا کہ پانچہزار ملے تین ہزار روشن الدولہ
نے کھائے دوہزار منشی محمد حسن کو دئے اور فرمایا کہ اسمین
سے جو مناسب جانو غالب کو بھیجدو کیا اوسمین سے تمکو کچھہ
نہ بھیجا اگر نہ بھیجا ہو تو مجھکو لکھو مین نے لکھہ بھیجا کہ
مجھے پانچ روپیہ بھی نہین پہنچے اوسکے جواب مین اونھون نے
لکھا کہ اب تم مجھے خط لکھو اوسکا مضمون یہہ ہو کہ مین نے پادشاہ
کی تعریف مین قصیدہ بھیجا ہی اور یہہ مجھکو معلوم ہوا
ہی کہ وہ قصیدہ حضور مین گزرا مگر یہہ مین نے نہین جانا کہ
اوسکا صلہ کیا مرحمت ہوا مین کہ ناسخ ہون اپنے نام کا خط پادشاہ
کو پڑھواکر اونکا کھایا ہوا روپیہ اونکے حلق سے نکالکر تمکو بھیجدونگا -
بھائی یہہ خط لکھکر مین نے ڈاک مین روانہ کیا آج خط روانہ
ہوا تیسرے دن شہر مین خبر اوڑی کہ نصیرالدین حیدر مرگیا -
اب کہو مین کیا کرون اور ناسخ کیا کرے - غالب * دوشنبہ
۱۹ - اگست سنہ ۱۸٦۱ع * (٦٨)

ایضاً

آو مرزا تفتہ میرے گلے لگ جاو بیٹھو اور میری حقیقت سنو -
یکشنبہ کو مولوی مظہرالحق آئے تھے اون سے سب حال معلوم ہوا -
پہلا خط تمکو اونکے بھائی مولوی انوارالحق نے بموجب حکم
ریگن صاحب کے لکھا تھا پھر ایک خط صاحب نے آپ مسودہ
کرکے اپنی طرف سے تمکو لکھا - دونون دیوان تمھارے اور نشتر
عشق اور ایک تذکرہ اور یہہ چار کتابین تمھاری بھیجی ہوئی

کتابین

اونکو پہنچیں - صاحب تمسے بہت خوش اور تمہارے بہت معتقد
ہیں کہتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں اتنا بڑا شاعر کوئی اور ہندوستان
میں نہوگا کہ جو پچاس ہزار بیت کا مالک ہو - فائدہ اس
القاب کا یہہ کہ تمہارا ذکر بہت اچھی طرح سے لکھینگے باقی
ما بحر شما بسلامت - ہاں انکی تحت میں عیسے عسے
مشاہرہ کے علاوہ ہیں اگر تمہاری اجازت ہو تو اس امر میں اونسے
کلام کروں - میرا عجب حال ہی حیران ہوں کہ تمہیں میرا کلام
کیوں باور نہیں آیا * شعر

گماں زیست بود بر منت ز بیدردی
بداست مرگ ولي بدتر از گماں تو نیست

ساٹھہ مرگیا تہا اب باصرہ بہي ضعیف ہوگیا جتنی قوتیں
انساں میں ہوتي ہیں سب مضمحل ہیں حواس سراسر مختل
ہیں حافظہ گویا کبھي تہا شعر کے فن سے گویا کبھي مناسبت
نہ تہي رئیس رامپور سو روپیہ مہینا دیتے ہیں سال گزشتہ اونکو
لکھہ بھیجا کہ اصلاح نظم حواس کا کام ہی اور میں اپنے میں
حواس نہیں پاتا متوقع ہوں کہ اس خدمت سے معاف رہوں
جو کچھہ مجھے آپ کي سرکار سے ملتا ہی عوض خدمات
سابقہ میں شمار کیجئے تو میں سیکھہ لمبر سہي ورنہ خیرات خوار
سہي اور اگر یہہ عطیہ بشرط خدمت ہی تو جو آپکي مرضي
ہی وہي میري قسمت ہی - برس دن سے اونکا کلام نہیں
آتا فتوح مقرري نومبر تک آئي اب دیکھئے آگے کیا ہوتا ہی
آج تک نواب صاحب از راہ جوانمردي دئےجاتے ہیں - از بہائي

تمهاري خوشي چشم بد دور صاف هوگئي رطب و يابس تمهارے کلام مین نهين رها اور اگر خواهي نخواهي تمهارا عقيده يهي هے که اصلاح ضرور هے تو ميري جان ميرے بعد کيا کروگے مين تو چراغ دم صبح و آفتاب سر کوه هون - انا لله و انا اليه راجعون - ۱۴ رجب - نجات کا طالب غالب * (۶۹)

ايضا

ميرزا تفته - عجب اتفاق هوا پنجشنبه کے دن ۲۲ اپريل کو کلدان خط ڈاک مين ڈالکر آيا که آسکے متعاقب پارسل کا هرکاره آيا اور تمهارا بهيجا هوا پاکٹ لايا رسيد لکهدي ميں نے راند سمجهي اور اوسکا ديکهنا شروع کيا بيکار محض ارر تنها هون پانچ پهر کا دن ميري بڑي دل لگي هوگئي خوب ديکها سچ تو يون هے که ان اشعار مين مين نے بهت حظ آٹهايا جيتے رهو تمهارا دم غنيمت هے - بهائي کا حال مفصل لکهو منشي کے طالب هين يا نوکري کے - منشي عبد اللطيف کهان هين اور کسطرح هين علاقه بنا هوا هے يا جاتا رها - صاحب لفٹنٹ گورنري کا محکمه بالکل اله آباد کو گيا يا هنوز کچهه يهان بهي هے - منشي غلام غوث صاحب کهان هين نوکر هين يا مستعفي - عدالت ديواني کا محکمه يهين رهيگا يا اله آباد جائيگا اسکا اور گورنري کے محکمه کا ساتهه هي چاهئے يهه بهي وهين جاوے - آج تمهارے اشعار کا کاغذ بم علت پاکٹ اسي خط کے ساتهه ڈاک مين بهيجا گيا هے يقين هے که يهه خط کل پرسون اور وه پاکٹ پانچ چار دن مين پهنچ جاے *

يکشنبه ۲۵ اپريل سنه ۱۸۵۸ع (۷۰)

ایضا

میرزا تفتہ۔ ایک امر عجیب تمکو لکھتا ہوں اور وہ امر بعد تعجب فرط کے موجب نشاط مفرط ہوگا۔ میں اجرای پنشن سرکار انگریزي سے مایوس تھا بارے وہ نقشا پدداروںکا جو یہاں سے دفتر صدر کو گیا تھا اور یہاں کے حاکم نے بہ دستخط میرے صاف لکھدیا تھا کہ یہہ شخص پنشن پانیکا مستحق نہیں ہے گورمنٹ نے برخلاف یہاں کے حاکم کي رائے کے میری پنشن کي اجرا کا حکم دیا اور وہ حکم یہاں آیا اور مشہور ہوا میں نے بھي سنا اب کہتے ہیں کہ ماہ آیندہ یعنی مئی کي پہلي کو تنخواہوں کا بٹنا شروع ہوگا دیکھا چاہئے پچھلے روپیہ کے باب میں کیا حکم ہوتا ہے - غالب * ۱۶ اپریل سنہ ۱۸۶۰ع * (۷۱)

ایضا

صاحب - تمہارا خط آیا میں نے اپنے سب مطالب کا جواب پایا امراؤ سنگھہ کے حال پر اوسکے واسطے مجکو رحم اور اپنے واسطے رشک آتا ہے اللہ اللہ ایک وہ ہیں کہ دو بار اونکي بیڑیاں کٹ چکي ہیں اور ایک ہم ہیں کہ ایک اوپر پچاس برس سے جو پھانسي کا پھندا گلے میں پڑا ہے تو نہ پھندا ہي ٹوٹتا ہے نہ دم ہي نکلتا ہے اوسکو سمجھاؤ کہ تیرے بچوں کو میں پال لونگا تو کیوں بلا میں پھنستا ہے - وہ جو مصرع تمنے لکھا ہے وہ حکیم ثنائي کا ہے اور وہ نقل حدیقہ میں مرقوم ہے * مثنوي *

پسرے با پدر سراي گفت * کہ مرا یار شو بہ همرہ جفت

گفت بابا رہا کن و زن بہ * بند از حلق گذر و ارمن بہ

در ربا گر بگذرند عسسے * بہلد کو گروت چونتو بسے
رن کدي ھرگرت رھا نکند * رر تو نگزاریش چھا نکند

بس تو اب تم سکندرآباد مین رہے کہین اورکدی جاؤگے بنک گھر کا روپیہ اوتھا چکے ہو اب کہاںسے کھاؤگے - میان نہ صبرسے سمجھانیکو دحل ھی نہ تمہارے سمجھنے کي جگہہ ھي ایک حرچ ھی کہ وہ چلا جاتا ھي جو ھوتا ھي وہ ھوا جاتا ھي احتیار ھو تو کچھہ کیا جاے کہنے کي بات ھو تو کچھہ کہا جاے - مرزا عبد القادر بیدل خوب کہتا ھي * شعر *

رعبت جاہ چہ و نفرت اسباب کدام
زین ھوسہا نگزر یا مگزر مي گزرد

مجھکو دیکھو کہ نہ آزاد ھون نہ مقید نہ رنحور ھون نہ تندرست نہ حوش ھون نہ ناخوش نہ مردہ ھون نہ زندہ جئے جاتا ھون باتین کئے جاتا ھون روٹي روز کھاتا ھون شراب گاہ گاہے پئے جاتا ھون جب موت آئیگي مر رھونگا نہ شکر ھی نہ شکایت ھی جو تقریر ھی بسبیل حکایت ھی بارے حہان رھو جسطرح رھو ھر ھفتہ مین ایکبار حط لکھا کرو * یکشنبہ ۱۹ دسمبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۷۲)

ایضا

دیکھو صاحب یہہ باتین ھمکو پسند نہین سنہ ۱۸۵۸ع کے خط کا حواب سنہ ۱۸۵۹ع مین بھیجتے ھو اور مزا یہہ ھی کہ جب تمسے کہا جائیگا تو یہہ کہوگے کہ مین نے دوسرے ھي دن جواب لکھا ھی لطف اسمین ھی کہ مین بھي سچا اور تم بھي سچے - آج تک

رای امید سنگھہ یہیں ہیں اور ابھی نہیں جاینگے تمہارا مدعا
حاصل ہو گیا ہی جسدن وہ آئے تھے اوسی دن مجھسے کہہ گئے تھے
مین بھول گیا اور اوس خط میں تمکو نہ لکھا - صاحب وہ
فرماتے تھے کہ مین نے کئی مجلد مرزا نعتہ کے دیوان کے اور کئی
نسخے تضمین اشعار گلستان کے اونکی خواہش کے بموجب کوئی
پارسی جو بمبئی میں اوسکے پاس بھیجدئے ہیں یقین ہی
کہ وہ ایران کو ارسال کریگا امید سنگھہ نے اوس پارسی کا نام بھی
لیا تھا مین بھول گیا اب جو تمکو اوس خیال میں مبتلا پایا تو
اونکا بیان مجکو یاد آیا جانتا ہوں کہ وہ کہاں رہتے ہیں دوبار اونکے
گھر گیا بھی ہوں مگر محلہ کا نام نہیں جانتا نہ میرے آدمیوں
مین کوئی جانتا ہی اب کسی جاننے والے سے پوچھکر تمکو لکھہ
بھیجونگا - میر بادشاہ صاحب سے بعد الملاقات میری دعا کہدینا -
لا حول ولا قوت الا باللہ لکھنے کی بابت بات پھر بھول گیا - کل
میر کرامت علی صفا تخلص کہ میں نے آگے اونکو کبھی نہیں
دیکھا تھا ناگاہ مجھسے آکر ملے اور تمہارا حال پوچھتے رہے مین نے
کہدیا کہ بخیر و عافیت سکندرآباد میں ہیں - جب مین نے اوس سے
کہا کیا وہ تمہارے آشنا ہیں اونہوں نے کہا صاحب وہ ہمارے
بزرگ اور استاد ہیں مین اونکا شاگرد ہوں - کہیں مدرسہ کے علاقہ
مین نوکر ہیں تبدیل ڈاک آئے تھے اور آج بتبدیل ڈاک انبالہ کو گئے
انبالہ اونکا وطن ہی اور نوکر بھی وہ اوسی ضلع میں ہیں *

نگاشتہ دوشنبہ ۳ جنوری سنہ ۱۸۵۹ع * (۷۳)

ایضاً

صاحب - قصیدہ کے چھاپے جانیکی بشارت صاحب مطبع نے بھی مجکو دی ھی خدا اونکو سلامت رکھے - کل مرزا صاحب کے خط میں اونکو ایک مصرع کسی استاد کا لکھہ چکا ھون میں سراسر اونکا ممنون احسان ھون میرا سلام کھنا اور لعامہ اخبار کے نہ پہنچنے کی اطلاع دینا میرے نام کا کوئی لعامہ صایع نہین جاتا خدا جانے اسپر کیا تحریک پرا ظاھرا اونہون نے پوسٹ پیڈ نہیجا ہوگا پہر پوسٹ پیڈ بہی کیون تلف ھو (شیہہ بمعنی صداے اسپ) لغت فارسی ھی بشین مکسور و یاے معروف و ھاے ھوز مفتوح و ھاے ثانی زدہ اور عربی مین اسکو صہیل کہتے ھین صیہہ کوئی لغت نہین ھی نہ عربی نہ فارسی اگر غنیمت کے کلام مین صیہہ لکھا ھی تو کاتب کی غلطی ھی غنیمت کا کیا گناہ * ع *

ور خود ز روے هندسه گاهے شمار داشت

اصل مصرع یون ھی مین نے سہو سے خدا جانے کیونکر لکھدیا ھی - بہائی مہرخوان کے دو معنے ھین ایک تو خطاب کہ جو سلاطین امرا کو دین اور دوسرے وہ نام جو لڑکون کا پیار سے رکھین یعنے عرف - حاشیہ پر شوق سے لکھوا دو مگر تمنے دیکھا ہوگا کہ اس عبارت سے جو تمہارے ذکر میں ھی پہلے مہرخوان کے معنے حاشیہ پر چرہ گئے ھین مکرر لکھنے کی حاجت کیا ھی اور اگر لکھہ بہی دو تو قباحت کیا ھی بہائی صاحب کیون مضایقہ فرمائین - حال اوراق کی تحریر کا معلوم ہوا صاحبان کونسل کی راے ولایت میں یعنے میرے محکمہ مین منظور

و مقدول نام میرا جسطرح چاهو لکهکو* لیت *

بنام آنکه او نامی ندارد * بهر نامی که خوانی سر بر آرد

شفیق دالتحقیق مولانا مهر ذرہ بیمقدار کا سلام قبول کریں ـ کل آپکو حط لکهه چکا هوں آج یا کل پهنچ جائیگا ـ رات سے ایک بات اور خیال میں آئی هے مگر چونکه تحکم و کارفرمائی هے کهتے هوئے ڈرتا هوں ـ ڈرتے ڈرتے عرض کرتا هوں بات یهه هے که دو جلدیں طلائی لوح کی ولایت کے واسطے تیار هونگی اور وہ چار جلدیں جو یہانکے حکام کے واسطے درکار هونگی اونکی صورت یهی ٹهہری هے که سیاہ قلم کی لوح اور انگریزی جلد ـ کیوں بهائی صاحب قرار داد اور تجویز یهی هے اور پهر سمجها چاهئے که یهه چار جلدیں کس کس کی نذر هیں نواب گورنر جنرل بہادر ـ چیف کمشنر بہادر ـ صاحب کمشنر بہادر دهلی ـ ڈپٹی کمشنر بہادر دهلی ـ یهه کیا میری بد وضعی هے که جناب اڈمنسٹن صاحب کی نذر نه بهیجوں آخر گورمنٹ کی نذر اونهیں کی معرفت بهیجونگا ـ نه صاحب ایک جلد اونکی نذر بہت ضروری هے آپ گنجایش نکالکر جیسی یهه چار جلدیں بنوائیں ایک اور بهی ایسی هی بنوا لیں یقین هے که آپ اس رای کو پسند فرمائینگے اور چار کی جگهه پانچ بنوائینگے ـ یهه عرض مقبول اور یهه گستاخی که بار بار آزار دیتا هوں معاف هو ـ بهائی میرزا تفته کل کے مرزا صاحب کے خط میں سے اوس مادۂ تاریخ کا قطعه لکهه لیا تمکو لکهه چکا هوں ایک قطعه مرزا صاحب کا ایک قطعه تمہارا بلکه ایک قطعه مولانا حقیر سے بهی لکهوا و * صبح پنجشنبه سی ام ستمبر سنه ۱۸۵۸ع * (۷۴)

ایضا

اجي مرزا تفتہ - تمنے روپيہ بهي کهويا اور اپني مکر کو اور ميري اصلاح کو بهي ڈبويا هائي کيا بري کاپي هي اپنے اشعارکي اورسلس کاپي کي مثال جيسے تم پرکهلتي کہ تم يہان هوتے اور بيگمات قلعہ کو پهرتے چلتے ديکهتے صورت ماہ دو هفتہ کي سي اور کپڑے ميلے پائچے ليرلير جوتي ٹوٹي يہہ مبالغہ نہين بلکہ بے تکلف سبيلستان ايک معشوق خوب رو هي بدلباس هي - بهر حال دونون لڑکون کو دونون جلدين ديدين اور معلم کو حکم ديا کہ اسيکا سبق دے چنانچہ آج سے شروع هوگيا * مرقومہ صبح سہ شنبہ ۹ ماہ اپريل سنہ ۱۸۶۱ع غالب * (۷۵)

ايضا

آج پنجشنبہ کے دن ۱۸ دسمبر کو تمہارا خط آيا اور مين آج هي جواب لکهتا هون کيا تماشا هي کہ تمہارا خط پہنچتا هي اور ميرا خط نہين پہنچتا ميرے خط کے نہ پہنچنے کي دليل يہہ کہ تمنے اصلاحي غزل کي رسيد نہين لکهي مين نے کتب کا بهيجنا تمکو لکها تها اوسکا تمنے ذکرنہ لکها - صاحب ۳۳ کتابين پہنچ گئين اور تقسيم هوگئين سات کتابين مرزا مہر کي بهيجي هوئي موافق انکي تحرير کے آج شام تک اور مطابق منشي شيونراين کي اطلاع کے کل تک ميرے پاس پہنچ جائنگي اور بهي منشي شيونراين نے اندور کي کتابونکي روانگي کي اطلاع دي هي منشي نبي بخش صاحب تمهارے خط نہ لکهنے کا بہت گلہ رکهتے هين شايد مين تمکو لکهہ بهي

چکا ہوں - میر قاسم علی صاحب کی بدلی کا حال معلوم ہوا یہہ مدرسے بڑے درست ہیں دلی اندنوں میں آئے تھے مجھسے مل گئے ہیں انکو ایک کتاب ضرور بھیجدینا - بھائی میں ہرگز نہیں جانتا کہ میر بادشاہ دہلوی کون ہیں اور پھر ایسے کہ جو کہیں کے منصف ہوں کچھہ اونکے خاندان کا حال اور اونکے والد کا نام لکھو تو میں غور کروں ورنہ میں تو اس نام کے آدمی سے آشنا نہیں ہوں*

پنجشنبہ ۱۸ نومبر سنہ ۱۸۵۸ ع وقت دو پہر * (۷۶)

ایضا

بندہ پرور ایک مہربانی نامہ سکندر آباد سے اور ایک علیگڈہ سے پہنچا یقین ہی کہ بابو صاحب تمہارے خط کے جواب میں کچھہ حال لکھینگے اور تم موافق اپنے وعدہ کے مجکو لکھوگے اب جب اس خط کا جواب تمہارے پاس سے آئیگا تب تمہارے اشعار تمکو پہنچینگے - ہاے ہاے میر تفضل حسین خان ہاے ہاے

رفتی و مرا خبر نکردی * سر بیکسیم نظر نکردی

یہاں یہہ سنا گیا ہی کہ میر احمد حسین مرا بیٹا اونکا اونکے کام پر مقرر ہوا اور میر ارشاد حسین بدستور نایب رہے - اسد اللہ *

۲۳ فروری سنہ ۱۸۵۹ ع * (۷۷)

ایضا

صاحب - ایک خط تمہارا پرسوں آیا اوسمیں مندرج کہ میں میرٹھہ جاونگا - آج صبح کو ایک خط تمہارا اور آیا اوسمیں مندرج کہ پہلی جولائی کو جاونگا اور تجسے ملتا جاونگا - پرسوں کے خط میں بھی اور آج کے خط میں بھی پارسل کا ذکر تھا کہ ۲۰ جون

کو همنے بهیجا هی دسوین جون کو آج دسوان دن هی اس دس دن مین کوئي پارسل کوئي پم ملٹ پاکٹ میرے پاس نهین پهنچا - آخرہي پم ملٹ پاکٹ دو منڈویون کا رہ تها نہ جسمین ایک منڈوي بلند شہر کے واقعہ کي تهي که ایک لڑکا مرگیا اوسکي ارتهي پهکتي رهي اوسکا عاشق سامنے کهڑا جلتا رها سو اون دونون منڈوون کو مین نے اصلاح دیکر تمهارے پاس بهیجدیا هی بلکه یون یاد پڑتا هی که تمنے اسکي رسید بهي لکهه بهیجي هی لیکن مجهکو گمان یهه هی که یهه امر ۲۰ جون سے آگے کا هی - بهر تقدیر بعد اس پارسل کے کوئي اور پارسل میرے پاس نهین آیا اصلاحي کواغذ هرطرف کے عموما اور تمهارے خصوصا دو دن سے زیادہ میں نهین رکهتا هو کاغذ مجهه تک نه پهنچے مین ناچار هون بلکه خود میرے ایک خط کا جواب تمپر قرض هي یا تو وہ نه پهنچا یا تمنے اوسکا جواب لکهنا ضرور نجانا - وہ خط جسمین میر بادشاہ کا دلي آنا اور اونکا مجهسے ملنا اور تمهارا ذکر مجهه سے اور اون مین هونا مهاراجه راجه امید سنگهه کا دلي مین آنا اور بے خبر میرے گهر آجانا اور تمهارا اون سے ذکر هونا اور اونکا یهه کهنا که اونکا کل ایک خط میرے پاس آیا تها سو مین نے اوسکا جواب لکهه بهیجا تها - اب مین کیا جانون که تمکو یهه خط پهنچا یا نهین پهنچا - تمهارا وہ پارسل جسکو تم اب مانگتے هو میرے پاس هرگز نهین آیا - غالب *

چارشنبه ۲۹ جون سنه ۱۸۵۹ع وقت نیمروز * (۷۸)

ایضاً

اچھا میرا بھائی - تہذیب والے دو ورق چار سو ہوں پانسو ہوں
سب بدلوا ڈالنا کاغذ کا جو نقصان ہو وہ مجھہ سے منگوا لینا
اس لفظ کے رہجانے میں ساری کتاب نکمی ہوجائیگی اور
میرے کمال کو دھبا لگ جائیگا یہہ لفظ عربی ہی ہرچند
مسودہ میں بنا دیا تھا لیکن کاتب کی نظر سے رہگیا - لکھتے
ہو کہ مرزا صاحب دو جلدیں درست کرینگے یہہ تو صورت اور
ہی یعنی میں نے چھہ جلدیں بارہ روپیہ کے لاگت میں
نگارساری و ہنر پردازی برخوردار منشی عبداللطیف چاہتے
تھیں منتظر تھا کہ اب اونکا منول کرنا مجکو لکھوگے اور روپیہ
مجھسے منگواوگے ظاہرا عبداللطیف سے پہلو تہی کیا مرزا
صاحب اگر کفیل ہوئے ہیں تو چھہ جلدیں بنواتے نہ کہ دو البتہ اس
احتمال کی گنجایش ہی کہ دو بہت پرتکلف اور چار نہ بنسبت
اوسکے کچھہ کم اگر یوں ہی تو یہہ تو مدعاے دلی میرا ہی
مگر اطلاع ضرور ہی - راے امید سنگھہ کے نام کا خط باحتیاط
رکھنے دو جب وہ آئیں اونکو دیدو یہہ جو تم لکھتے ہو کہ تہذیب
کا لفظ لکھہ دیا گیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ چھاپا شروع ہوکر
دور تک پہنچ گیا کیا عجب ہی کہ کتابیں جلد منطبع ہو
جائیں - ہمارے منشی شیو نراین صاحب اپنے مطبع کے اخبار
میں اس کتاب کے چھاپے کا اشتہار کیوں نہیں چھاپتے تا کہ
درخواستیں خریداروں کی فراہم ہوجائیں - مرزا تفتہ سنو اندنوں
میں میرے محسن حکیم احسن اللہ خان آفتاب عالمتاب کی

خریدار هوئے هیں اور میان نے بموجب اونکے کہنے کے برادر دینی مولانا مهرکو لکها هی حضرت نے لا و نعم جواب مین نہین لکها تم اون سے کہو که وہ ستمبر سنه ۱۸۵۸ع سے خریدار هین آج ۱۶ ستمبرکي هی دو نمبر اخبار کے حکیم صاحب کے نام کا سرنامه خانچند کے کوچه کا پتا لکهکر روانه کرین آینده هفته بهفته بهیجے جائین اور حکیم احسن‌الله خان کا نام خریدارون مین لکهه لین دوسرے اخبار مذکور مین ایک صفحه ڈیڑہ صفحه بادشاہ دهلی کے اخبار کا هونا هی جس دن سے که وہ اخبار شروع هوا هی اوس دنسے صرف اخبار شاهی کا صفحه نقل کرکے ارسال کرین کاتب کي اجرت اور کاغذ کي قیمت یهانسے بهیجدي جائیگي - بهائي تم مرزا صاحب سے اسکو کهکر جواب لو اور مجهکو اطلاع دو نہیب کے نہیب سے مرا جاتا هون اوسکي درستي کی خبر بهیجو - باقي جو چهاپے کي حالات هون اوسکي آگهي ضرور هی - غالب * پنجشنبه ۱۶ ستمبر سنه ۱۸۵۸ع * (۷۹)

ایضا

میري جان - آخر لڑکے هو باتکو نه سمجهے مین اور تمغه کا اپنے پاس هونا غنیمت جانون مین نے یهه لکها تها که بشرط اقامت بلالونگا اور پهر لکهتا هون که اگر میري اقامت یهانکي ٹهہري تو بے تمهارے نرهونگا نرهونگا زنهار نرهونگا - منشي بالمکند بےصبر کا خط بلند شهر سے دلی اور دلي سے رامپور پهنچا تلف نهین هوا اگر مین یهان رهگیا تو یهان سے اور اگر دلي چلا گیا تو وهانسے اصلاح دیکر اونکے اشعار بهیج دونگا - بے صبرکو ابکی بار مهینا بهر صبر

چاهئے - وہ لفافہ بدستور رکھا ہوا ہی ار بسکہ یہان کے حضرات مہربانی فرماتے ہین اور ہر وقت آتے ہین فرصت مشاہدۂ اوراق نہین ملی تم اسي رقعہ کو آپکے پاس بہیجدیا - غالب *

سہ‌شنبہ ۱۴ فروري سنہ ۱۸۶۰ع * (۸۰)

ایضا

کیون صاحب مجھسے کیون خفا ہو آج مہینا بہر ہو گیا ہوگا یا بعد دو چار دنکے ہو جائیگا کہ آپکا خط نہین آیا انصاف کرو کبہی کثیر الاحباب آدمي تہا کوئي وقت ایسا نتہا کہ میرے پاس دوچار دوست نہوتے ہون اب یارونمین ایک شیوجی رام برہمن اور بالمکند اوسکا بیٹا یہہ دو شخص ہین کہ گاہ گاہ آتے ہین اس سے گزر کر لکہنؤ اور کالپی اور فرخ آباد اورکس کس ضلع سے خطوط آتے رہتے تہے اون دوستون کا حال ہی نہین معلوم کہ کہان ہین اور کسطرح ہین وہ آمد خطوط کي موقوف صرف تم تین صاحبونکے خط کے آنے کی توقع اوسمین وہ دونون صاحب گاہ گاہ - ہان ایک تم کہ ہر مہینے میں ایک دو بار مہربانی کرتے ہو - سنو صاحب اپنے پر لازم کرلو ہر مہینے مین ایک خط مجھکو لکہنا اگر کچہہ کام آپڑا دو خط تین خط ورنہ صرف خیر و عافیت لکہی اور ہر مہینے مین ایکبار بہیجدي - بہائي صاحب کا بہی خط دس بارہ دن ہوئے کہ آیا تہا اوسکا جواب بہیجدیا گیا - مولوي قمر الدین خان یقین ہی کہ الہ آباد گئے ہون کسواسطے کہ مجھکو مئي مین لکہا تہا کہ اوایل جون مین جاونگا بہرحال اگر آپ آزردہ نہین تو جلدي میرا خط

پہنچے اوسکے دوسرے دن اوسکا جواب لکھنے اپنی خیر و عافیت - منشی صاحب کی خیر و عافیت - مولوی صاحب کا احوال - اس سے سوا گوالیار کے فتنہ و فساد کا ماجرا جو معلوم ہوا ہو وہ الفاظ مناسب وقت میں ضرور لکھنا - راجہ جو وہاں آیا ہوا ہی اوسکی حقیقت - دھولپور کا رنگ - صاحبان عالیشان کا ارادہ وہاںکے بندوبست کا کسطرح پر ہی - آگرہ کا حال کیا ہی - وہاںکے رہنے والے کچھہ خائف ہیں یا نہیں - غالب * نگاشتۂ شنبہ ۱۹ جون سنہ ۱۸۵۸ع * (۸۱)

ایضا

برخوردار مرزا تفتہ - دوسرا مسودہ بھی کل پہنچا تم سچے اور میں معذور اب میری کہانی سنو - آخر جون میں صدر پنجاب سے حکم آ گیا کہ پنشنداران قدیم ماہ بماہ بپائیں سال میں دو بار بطریق ششماہہ متصل بمتصل پایا کریں - ناچار ساہوکار سے سود کا نگر روپیہ لیاگیا تا رامپور کی آمد مدد ملکر صرف ہو یہہ سود چھہ مہینے تک اسطرح کنواں دینا پڑیگا ایک رقم معقول گھاٹے میں جائیگی * قطعہ *

رسم ہی مردہ کی چھہ ماہی ایک * خلق کا ہی اسی چلن پہ مدار
مجہکو دیکھو کہ ہوں بقید حیات * اور چھہ ماہی ہو سال میں دو بار

دس گیارہ برس سے اوس تنگنا میں رہتا تھا سات برس تک ماہ بماہ چار روپیہ دیا گیا اب تین برس کا کرایہ کچھہ اوپر سو روپیہ یکمشت دیا مالک نے مکان بیچ ڈالا جسنے لیا ہی اوسنے مجھسے پیغام بلکہ ابرام کیا کہ مکان خالی کردو مکان کہیں ملے تو اونہوں

بے درد نے مجھکو عاجز کیا اور مدد لگادی وہ صحن بالاخانہ کا
جسکا دو گز کا عرض اور دس گز کا طول اوسمین پارۂ بندہ گئی
راتکو وهین سویا گرمی کی شدت پارِ کا قرب گمان یہہ گزرتا تها
کہ یہہ کنگرہ هی اور صبح کو مجھکو پهانسی ملیگی تین راتین
اسطرح گزرین دوشنبہ ۹ جولائی دو پہر کے وقت ایک مکان
هات آگیا وهان جا رها خان بچگئی یہہ مکان نہ بسمت اوس مکان
کے بہشت هی اور یہہ خوبی کہ محلہ وهی بلی ماروںکا اگرچہ
هی یون کہ مین اگر اور محلہ مین بهی جا رهتا تو قاصدان ڈاک
وهیں پہنچتے یعنی اب اکثر خطوط لال کنوئیں کے پتے سے آتے هین
اور بے تکلف یہیں پہنچتے هین بہر حال تم وهی دلی بلی
ماروںکا محلہ لکھکر خط بهیجا کرو ۔ دو مسودے تمہارے اور ایک
مسودہ بے صدر کا یہہ تین کاغذ درپیش هین دو ایک دنمین بعد
اصلاح ارسال کئے جاوینگے خاطر عاطر جمع رهے * صبح جمعہ ۲۰
جولائی سنہ ۱۸۶۰ ع * (۸۲)

ایضا

کاشانۂ دل کے ماہ دو هفتہ منشی هرگوپال تفتہ ۔ تحریر مین
کیا کیا سحر طرازیان کرتے هو اب ضرور آپڑا هی کہ هم بهی
جواب اوسی انداز سے لکهیں ۔ سنو صاحب یہہ تم جانتے هو
کہ زین العابدین خان مرحوم میرا فرزند تها اور اب اوسکے دونوں
بچے کہ وہ میرے پوتے هین میرے پاس آرهے هین اور دمبدم
مجھکو ستاتے هین اور مین تحمل کرتا هون خدا گواہ هی کہ مین
تمکو اپنے فرزند کی جگہہ سمجھتا هون پس تمہارے نتایج طبع

مکرم

میرے معدوی پوتے ہوئے جب ان عالم صورت کے پوتوں سے که
مجھے کھانا نہین کھانے دیتے مجھکو دو پہر کو سونے نہین دیتے
ننگے ننگے پاؤں میرے پلنگ پر رکھتے ہین کہیں پانی لڑاتے
ہین کہین خاک اوڑاتے هیں مین نہیں تنگ آتا تو اون معدوی
پوتوں سے که اونمین یہه باتین نہین ہین کیوں گھبراونگا آپ اونکو
جلد میرے پاس بسبیل ڈاک بھیجدیجئے که مین اونکو دیکھون
وعده کرتا هون که پھر جلد اونکو تمہارے پاس بسبیل ڈاک
بھیجدونگا ـ حق تعالی تمہارے عالم صورت کے بچوںکو جیتا
رکھے اور اونکو دولت و اقبال دے اور تمکو اونکے سر پر
سلامت رکھے اور تمہارے معدوی بچوں یعنی نتایج طبع کو فروغ
شہرت اور حسن قبول عطا فرماوے ـ بابو صاحب کے نام کا خط
اونکے خط کے جواب میں پہنچتا هی اونکو دیدیجئیگا ـ اور
هاںصاحب بابو صاحب اور تم آنیکو جانے لگو تو مجھکو اطلاع
کرنا اور تاریخ روانگی لکھه بھیجنا تاکه مین بے خبر نرهوں والدعا ـ
اسد الله * نگاشتهٔ جمعه ۱۸ جون سنه ۱۸۵۲ ع * (۸۳)

ایضا

شفیق بالتحقیق منشی هرگوپال تفته همیشه سلامت رهیں ـ
آپکا وه خط جو آپ نے کانپور سے بھیجا تھا پہنچا بابو صاحب کے
سیر و سفر کا حال اور آپکا لکھنؤ جانا اور وهانکے شعرا سے ملنا سب
معلوم هوا ـ اشعار جناب رند کے پہنچنے کے ایک هفتے کے بعد
درست هوگئے اور اصلاح اور اشارے اور فواید جیسا که میرا شیوه هی
عمل میں آیا ـ جبتک که انکا یا تمہارا خط نه آوے اور اقامتگاه

معلوم نہو میں وہ قواعد ضروری کہاں بھیجوں اور کیونکر بھیجوں
اور کیوں بھیجوں اب جو تمہارے لکھنے سے جانا کہ ۱۹ فروری تک
اکبرآباد آؤگے تو میں نے یہہ خط تمہارے نام لکھکر لفافہ کر رکھا
ہی آج اونیسویں ہی پرسوں اکیسویں کو لفافہ آگرے کو روانہ ہوگا
بابو صاحب کو میں نے خط اسواسطے نہیں لکھا کہ جو کچھہ
لکھنا چاھئے تھا وہ خاتمہ اوراق اشعار پر لکھدیا ہی تمکو چاھئے
کہ اونکی خدمت میں میرا سلام پہنچاؤ اور سفر کے انجام اور
حصول مرام کی مبارکباد دو اور اوراق اشعار گذرانو اور یہہ عرض کرو
کہ جو عبارت خاتمہ پر مرقوم ہی اوسکو غور سے پڑھئے اور اپنا
دستورالعمل گردانئے نہ یہہ کہ سرسری دیکھئے اور بھول جائیے - بس
تمام ہوا وہ پیام جو بابو صاحب کی خدمت میں تھا اب پھر
تمسے کہتا ہوں کہ وہ جو تمنے اوس شخص کولی کا حال لکھا تھا
معلوم ہوا ہرچند اعتراض اونکا لغو اور پرسش اونکی بیمزہ ہو
مگر ہمارا یہہ منصب نہیں کہ معترض کو جواب دیں یا سائل سے
بات کریں تمہارے شعر پر اعتراض اس راہ سے کہ وہ ہمارا دیکھا
ہوا ہی گویا ہم پر ہی اس سے ہمیں کام نہیں کہ وہ مانیں
یا نمانیں کلام ہمارا اپنے نفس میں معقول و استوار ہی جو
زباندان ہوگا وہ سمجھہ لیگا غلط فہم و کج اندیش لوگ نہ سمجھیں
نہ سمجھیں ہمکو تمام خلق کی تہذیب و تلقین سے کیا علاوہ تعلیم
و تلقین واسطے دوستونکے اور یاروں کے ہی نہ واسطے اعدا کے تمہیں
یاد ہوگا کہ میں نے تمہیں بارہا سمجھایا ہی کہ خود غلطی پر
نرہو اور غیر کی غلطی سے کام نرکھو آج تمہارا کلام وہ نہیں

که کوئي اوسپر گرفت کر سکے مگر هان * ع * حسود را چه کنم کو ز خود برنج درست * و السلام و الاکرام - اسد الله * روشنبه ۱۹ فروري و مرسلهٔ شنبه یکم فروري سنه ۱۸۵۲ ع * (۸۴)

ایضا

منشي صاحب - تمهارا خط اوسدن یعني کل شنبه کے دن پهنچا که مین چاردنسے لرزے مین مبتلا هون اور مزا یهه هی که جسدن سے لرزه چڑها هی کهانا مطلق مین نے نهین کهایا آج پنجشنبه پانچوان دن هی که نه کهانا دنکو میسر هی اور نه راتکو شراب حرارت مزاج مین بهت هي ناچار احتراز کرتا هون - بهائي اس لطف کو دیکهو که پانچوان دن هی کهانا کهاے بهوک هرگز نهین لگی اور طبیعت غذا کي طرف متوجه نهین هوئي - بابو صاحب والا مناقب کا خط تمهارے نام کا دیکها اب اوس ارسال مین وه آساني نرهي اور بنده دشواري سے بهاگتا هی کیون تکلیف کرین اور اگر بهرحال اونکي مرضي هی تو حضر مین فرمان پذیر هون - اشعار ساقي و حال میرے پاس امانت هین بعد اچهے هوے کے اونکو دیکهونگا اور تمکو بهیجدونگا اتني سطرین مجهسے بهزار جرثقیل لکهي گئي هین - اسد الله * روز پنجشنبه ۲ مارچ سنه ۱۸۵۴ ع * (۸۵)

ایضا

صاحب - تم جانتے هو که یهه معامله کیا هی اور کیا واقع هوا - وه ایک جنم تها که جسمین هم تم باهم دوست تهے اور طرح طرح کے هم مین تم مین معاملات مهر و محبت درپیش آئے شعر کهے

دیوان جمع کئے اوسی زمانے مین ایک اور بزرگ تھے که وه همارے
تمهارے دوست دلی تھے اور منشی نبی بخش اونکا نام اور حقیر
تخلص تھا ناگاه نه وه زمانه رها نه وه اشخاص نه وه معاملات نه وه
اختلاط نه وه انبساط بعد چند مدت کے پھر دوسرا جنم همکو ملا اگرچه
صورت اس جنم کی بعینه مثل پہلے جنم کے هی یعنے ایک خط مین
نے منشی نبی بخش صاحب کو بھیجا اوسکا جواب مجھکو آیا اور
ایک خط تمهارا که تم بھی موسوم به منشی هرگوپال و متخلص
به تفته هو آج آیا اور مین جس شهر مین هون اوسکا نام بھی دلی
اور اوس محله کا نام بلی ماررنکا محله هی لیکن ایک دوست
اوس جنم کے دوستونمین سے نهین پایا جاتا والله ڈھونڈھنے کو
مسلمان اس شهر مین نهین ملتا کیا امیر کیا غریب کیا اهل حرفه
اگر کچھه هین تو باهر کے هین - هنود البته کچھه کچھه آباد هوگئے
هین - اب پوچھو که تو کیونکر مسکن قدیم مین بیٹھا رها - صاحب
بنده مین حکیم محمد حسن خان مرحوم کے مکان مین نو دس
برس سے کرایه کو رهتا هون اور یهان قریب کیا بلکه دیوار بدیوار هین
گھر حکیمونکے اور وه نوکر هین راجه نرندر سنگھه بهادر والی پٹیاله کے
راجه نے صاحبان عالیشان سے عهد لے لیا تھا که بروقت غارت دهلی
یهه لوگ بچ رهین چنانچه بعد فتح راجه کے سپاهی یهان آبیٹھے
اور یهه کوچه محفوظ رها ورنه مین کهان اور یهه شهر کهان مبالغه
نجانیا امیر غریب سب نکل گئے جو رهگئے تھے وه نکالے گئے جاگیردار
پنشندار دولتمند اهل حرفه کوئی بھی نهین هی مفصل حال
لکھتے هوئے ڈرتا هون ملازمان قلعه پر شدت هی اور بازپرس اور

دار و گیر مین مبتلا ہین - مگر وہ نوکر جو اس ہنگام مین نوکر ہوئے ہین اور ہنگامے مین شریک رہے ہین مین غریب شاعر دس دس برس سے تاریخ لکھنے اور شعر کی اصلاح دینے پر متعلق ہوا ہون خواہی اوسکو نوکری سمجھو خواہی مزدوری جانو اس فتنہ و آشوب مین کسی مصلحت مین مین نے دخل نہین دیا صرف اشعار کی خدمت بجالاتا رہا اور نظر اپنی بیگناہی پر شہر سے نکل نہین گیا میرا شہر مین ہونا حکام کو معلوم ہی مگر چونکہ میری طرف بادشاہی دفتر مین سے یا مخبرون کے بیان سے کوئی بات پائی نہین گئی لہذا طلبی نہین ہوئی ورنہ جہان بڑے بڑے جاگیردار بلائے ہوئے یا پکڑے ہوئے آئےہیں میری کیا حقیقت تھی - غرضکہ اپنے مکان مین بیٹھا ہون دروازہ سے باہر نکل نہین سکتا سوار ہونا اور کہین جانا تو بہت بڑی بات ہی رہا یہہ کہ کوئی میرے پاس آوے شہر مین ہی کون جو آوے گھر کے گھر بےچراغ پڑے ہین مجرم سیاست پاتے جاتے ہین جرنیلی بندوبست یازدہم مئی سے آجتک یعنی شنبہ پنجم دسمبر سنہ ۱۸۵۷ تک بدستور ہی کچھہ نیک و بد کا حال مجھکو نہین معلوم بلکہ ہنوز ایسے امور کی طرف حکام کو توجہ بھی نہین دیکھئے انجام کار کیا ہوتا ہی یہان باہر سے اندر کوئی بغیر ٹکٹ کے آنے جانے نہین پاتا تم زنہار یہان کا ارادہ نکرنا ابھی دیکھا چاہئے مسلمانون کی آبادی کا حکم ہوتا ہی یا نہین - بہرحال منشی صاحب کو میرا سلام کہنا اور یہہ خط دکھا دینا - اسوقت تمہارا خط پہنچا اور اسیوقت مین نے یہہ خط لکھکر

ڈاک کے ھرکارہ کو دیا * (۸۶)

ایضا

آج سنیچر ۱۰ر کو دوپہر کے وقت ڈاک کا ھرکارہ آیا اور تمہارا خط لایا میں نے پڑھا اور جواب لکھا اور کلیان کو دیا وہ ڈاک کو لیگیا خدا چاھے تو کل پہنچ جاے - میں تمکو پہلے ھي لکھہ چکا ھوں کہ دلي کا قصد کیون کرو اور یہان آکر کیا کروگے نقد گھر میں سے خدا کرے تمہارا روپیہ مل جاے - بھائي میرا حال یہہ ھی کہ دفتر شاھي مین میرا نام مندرج نہیں نکلا کسي مخبر نے بہ نسبت میرے کوئی خبر بد خواھي کي نہین دي حکام وقت میرا ھونا شہر میں جانتے ھین فراري نہین ھون رو پوش نہین ھون بلایا نہین گیا دار و گیر سے محفوظ ھوں کسیطرحکي باز پرس ھو تو بلایا جاؤں مگر ھان جیسا کہ بلایا نہیں گیا خود بھی سروي کار نہیں آیا کسي حاکم سے نہین ملا خط کسي کو نہیں لکھا کسي سے درخواست ملاقات نہین کي مئی سے پنشن نہیں پایا کہو یہہ نو دس مہینے کیونکر گذرے ھونگے انجام کچھہ نظر آتا نہین کہ کیا ھوگا زندہ ھون مگر زندگی وبال ھی - ھرگوبند سنگھہ یہان آئے ھوئے ھین ایکبار میرے پاس بھی آئے تھے - والدعا - غالب * روز شنبہ سی ام جنوري سنہ ۱۸۵۸ع وقت نیمروز * (۸۷)

ایضا

کیون صاحب روٹھے ھي رھوگے یا کبھي منوگے بھی اور اگر کسي طرح نہین منتے تو روٹھنے کي وجہ تو لکھو میں اس تنہائی مین صرف خطوںکے بھروسے جیتا ھون یعنے جسکا خط آیا میں

نے جانا کہ وہ شخص تشریف لایا خدا کا احسان هی [illegible]
دن ایسا نہیں ہوتا جو اطراف و جوانب سے دو چار خط نہیں
آرہتے ہوں بلکہ ایسا بھی دن ہوتا ہی کہ دو دو بار ڈاک کا
ہرکارہ خط لاتا هی ایک دو صبح کو ایک دو شام کو میری دلگی
ہو جاتی هی دن اونکے پڑھنے اور جواب لکھنے میں گزر جاتا
ہی۔ یہہ کیا سبب دس دس بارہ بارہ دن سے تمہارا خط نہیں
آیا یعنی تم نہیں آئے خط لکھو صاحب نہ لکھنے کی وجہ لکھو
آدہ آنے میں بخل نکرو ایسا هی هی تو بیرنگ بھیجو۔ غالب *

سوموار ۷ دسمبر سنہ ۱۸۵۸ع* (۸۸)

ایضا

مہاراج۔ آپکا مہربانی نامہ پہنچا دل میرا اگرچہ خوش ہوا
لیکن ناخوش بھی رہا بہر حال مجھکو کہ نالایق و نالیقترین
خلایق ہوں اپنا دعاگو سمجھتے رہو۔ کیا کروں اپنا شیوہ ترک نہین
کیا جاتا وہ روش ہندوستانی فارسی لکھنے والونکی مجھکو نہین
آتی کہ بالکل بھاٹونکی طرح بکنا شروع کرین میرے قصیدے
دیکھو تشبیب کے شعر بہت پاؤگے اور مدح کے شعر کمتر نثر مین
بھی یہی حال هی۔ نواب مصطفی خان کے تذکرے کی
تقریظ کو ملاحظہ کرو کہ اونکی مدح کتنی هی۔ مرزا رحیم الدین
بہادر حیا تخلص کے دیوان کے دیباچہ کو دیکھو وہ جو تقریظ دیوان
حافظ کی بموجب فرمایش جان جاکوب بہادر کے لکھی هی
اوسکو دیکھو کہ فقط ایک بیت میں اونکا نام اور اونکی مدح
آئی هی اور باقی ساری نثر میں کچھہ اور هی اور مطالب

هین و الله بالله اگر کسي شاهزادے یا امیر زادے کی دیوان کا
دیباچه لکهتا تو اوسکي اتني مدح نکرتا که جتني تمهاري مدح
کي هی همکو اور هماري روشکو اگر پہچانتے تو اتني مدح کو بهت
جانتے قصه مختصر تمهاري خاطر کي اور ایک فقره تمهارے نام
کا بدلکر اوسکي عوض ایک فقره اور لکهدیا هی اس سے زیاده
بهتني میري روشی نهین ظاهرا تم خود فکر نهین کرتے اور
حضرات کے بهکانے مین آجاتے هو وه صاحب تو بیشتر اس
نظم و نثر کو مهمل کهینگے کسواسطے که اونکے کان اس آواز سے
آشنا نهین جو لوگ که قتیل کو اچها لکهنے والو مین جانینگے
وه نظم و نثر کي خوبي کو کیا پہچانینگے - همارے شفیق منشي
نبي بخش صاحب کو کیا عارضه هی که جسکو تم لکهتے هو
ماء الجبن سے بهي نگیا ایک نسخه محمد حسین خاني مین
لکها هی اور بهت بے ضرر اور بهت سودمند هی مگر اثر اوسکا دیر
مین ظاهر هوتا هی وه نسخه یهه هی که پان سات سیر پاني لیوین
اور اوسمین سیر پیچهے توله بهر چوب چیني کوٹ کر ملاوین اور
اوسکو جوش کرین اسقدر که چهارم پاني جل جاوے پهر اوس
باقي پاني کو چهانکر کوري تهلیا مین بهر رکهین اور جب باسي
هو جاوے اوسکو پئین جو غذا کهایا کرتے هین کها یا کرین پاني
دن رات جب پیاس لگے یهي پئین تبرید کي حاجت پڑے
اسي پاني مین پئین زور جوش کرواکر چهنواکر رکهه چهوڑین برس
دن مین اسکا فایده معلوم هوگا - میرا سلام کهکر یهه نسخه عرض
کردینا آگے اونکو اختیار هی * (۸۹)

ایضا

تمہارا خط پہنچا مجکو بہت رنج ہوا واقعي اون چھوٹے لڑکون کا پالنا بہت دشوار ہوگا دیکھو مین بهي تو اسی آفت مین گرفتار ہون صبر کرو اور صبر نکروگے تو کیا کروگے کچھہ بن نهین آتي مین مسہل مین ہون یہہ نہ سمجھنا کہ بیمار ہون حفظ صحت کے واسطے مسہل لیا ہی- تمہارے اشعار غور سے دیکھکر بھائي منشي نبي بخش صاحب کے پاس لفافہ تمہارے نام کا بھیجدیا ہی جب تم آوگے تب وہ تمکو دینگے جہان جہان تردد و تامل کي جگہہ تھی وہ ظاہر کردي ہی اور باقي سب اشعار بدستور رہنے دئےہین - اب تمکو یہہ چاہئےکہ کول پہنچکر مجھکو خط لکھو اس لفافے کي رسید اور اپنا سارا حال مفصل لکھو اسمین تساہل نکرو- بابو صاحب کے خط کا جواب اجمیر کو روانہ کردیا جائیگا آپکی خاطر جمع رہے زیادہ اس سے کیا لکھون - اسد اللہ * (۹۰)

ایضا

صاحب - تمنے لکھا تھا کہ مین جلد آگرہ جاونگا تمہارے اس خط کا جواب نہ لکھہ سکا - جواب تو لکھہ سکتا تھا مگر کلیان کا پانو سوجھہ گیا تھا وہ چل نہین سکتا تھا - مسلمان آدمي شہر مین سڑک پر بن ٹکٹ پھر نہین سکتا ناچار تمکو خط نہ بھیج سکا - بعد چند روز کے جو کہار اچھا ہوا تو مین تمکو آگرہ مین سمجھکر سکندرآباد خط نہ بھیج سکا - مولوي قمر الدین خان کے خط مین تمکو سلام لکھا کل اونکا خط آیا وہ لکھتے ہین کہ مرزا تفتہ ابھي یہان نہین آئے اسواسطے آج یہہ رقعہ تمکو بھیجتا ہون میرا حال

بدستور هی دیکھئے خدا کو کیا منظور هی حاکم اکبر نے اگر کوئی دیا بندوبست جاری نہین کیا یہہ صاحب میرے آشنای قدیم هیں مگر مجھ مل نہین سکتا خط بھیجدیا هی هنوز کچھہ جواب نہین آیا تم لکھو که اکبر آباد کب جاؤگے - و الدعا - غالب * جمعه ٥ مارچ سنه ١٨٥٨ع * (۹۱)

ایضا

صاحب - میرٹھہ سے آکر تمکو خط لکھہ چکا هون شاید نه پہنچا هو اسواسطے از روی احتیاط لکھتاهون که نواب مصطفی خان کے ملنے کو بسبیل ڈاک میرٹھہ گیا اور سه شنبه کے دن دلی آگیا اور چارشنبه کے دن تمکو خط بھیجا کل آخر روز راجه امید سنگھہ بہادر میرے گھر آئے تھے تمہارا خط اونکے دکھانے کو رکھہ چھوڑا تھا وہ اونکو دکھایا پڑھکر یہہ فرمایا که کسی اور مندر مین قصد اقامت نہین هی دیا ایک تکیا بنایا چاهتا هون آدمی بندرابن گئے هین کوئی مکان مول لینگے وهاں اپنی وضع پر رهونگا میرا سلام کہنا اور یہہ پیام لکھنا که آپکا کلام بمبئی تک پہنچ گیا اب طہران کو بھی روانا هوجائیگا * شعر *

سواد هند گرمتی به نظم خود نه تنه * بیاکه نوبت شیراز و وقت تبریز است

صبح یکشنبه سی ام جنوری سنه ١٨٥٩ع * (۹۲)

ایضا

از عمر و دولت بر خوردار باشند - سنه کا دن تیسری تاریخ فروری کی ڈیوڑھ پہر دن باقی رہے ڈاک کا هرکاره آیا اور خط مع رجسٹری لایا خط کھولا سو روپیه کی هنڈوی نل جو کچھہ کہئے وہ ملا ایک

آدمی رسید مہری لیکر بیل کے کتر سے چلاگیا سو روپیہ چہرہ شاہی لے آیا آنے جانے کی دیر ہوئی اور بس (سعہ) چوبیس روپیہ داروغہ کے معرفت اونھے نیے وہ دئیے گئے (صہ) پچاس روپیہ محل میں بھیجدئے (عہ) چھبیس روپیہ باقی رہے وہ بکس میں رکھہ لئے روپیہ کے رکھنے کے واسطے بکس کھولا تہا سو یہہ رقعہ بھی لکھہ لیا کلیان سودا لینے بازار گیا ہوا ہے اگر جلد آ گیا تو آج ورنہ کل یہہ خط ڈاک میں بھیجدونگا خدا تمکو جیتا رکھے اور اجر دے - بھائی دری آ بنی ہے انجام اچھا نظر نہیں آتا - قصہ مختصر یہہ کہ قصہ تمام ہوا - غالب * چارشنبہ ۳ فروری سنہ ۱۸۵۸ع وقت دوپہر *(۹۳)

ایضاً

صاحب تمہارا خط میرٹھہ سے آیا میزان الصحایف کا تماشا دیکھا سنبلستان کا چھاپا خدا تمکو مدارک کرے اور خدا ہی تمہاری آبرو کا نگہبان رہے بہت گزر گئی ہے تہوڑی رہی اچھی گزری ہے اچھی گزر جائیگی - میں تو یہہ کہتا ہوں کہ عرفی کے قصاید کی شہرت سے عرفی کے کیا ہات آیا جو میرے قصاید کے اشتہار سے مجھکو نفع ہوگا سعدی نے بوستاں سے کیا پھل پایا جو تم سنبلستان سے پاؤگے الله کے سوا جو کچھہ ہے موہوم و معدوم ہے نہ سخن ہے نہ سخنور ہے نہ قصیدہ ہے نہ قصد ہے لا مَوْجُودَ اِلَّا اللّٰه - جناب بھائی صاحب یعنے نواب مصطفی خان بہادر سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہدینا - ہمشیرہ کی پنشن کا جاری ہوجانا بہت خوشی کی بات ہے مگر خوشی سے تعجب زیادہ ہے کیا عجب ہے کہ اس سے بھی زیادہ خوشی اور زیادہ

تعجب کي بات نہ وسے انکار آوے یعنے آپکا پنشن بھي وا گزاشت
ہوجاوے * اللہ اللہ اللہ صبح یک شنبہ ۲۰ جنوري * (۹۴)

ایضا از میرٹھ

بھائي میں نے دلي کو چھوڑا اور رامپور کو چلا پنجشنبہ ۱۹ کو
مرادنگر اور جمعہ ۲۰ کو میرٹھ پہنچا آج شنبہ ۲۱ کو بھائي مصطفی
خان کے گھر سے مقام کیا یہاں سے یہہ خط تمکو لکھکر بھیجا کل
شاہجہان پور پرسوں گڈہ مکتیسر رہونگا پھر مراد آباد ہوتا ہوا
رامپور جاونگا اب تم مجھکو خط بھیجو رامپور بھیجنا سرنامہ پر
رامپور کا نام اور میرا نام کافي ھی اب اسیقدر لکھنا کافي تھا باقي جو
کچھہ لکھنا ھی وہ رامپور سے لکھونگا - راقم غالب * مرقومۂ چاشتگاہ
شنبہ ۲۱ جنوري سنہ ۱۸۶۰ع (۹۵)

ایضا از رامپور

برخوردار سعادت آثار منشي هرگوپال سلمہ اللہ تعالی - اس سے
آگے تمکو حالات مجمل لکھہ چکا ہوں ہنوز کوئی رنگ قرار نہیں
پایا بالفعل نواب لفٹنٹ گورنر بہادر مرادآباد اور وہانسے رامپور
آینگے بعد اونکے جانیکے کوئي طور اقامت یا عدم اقامت کا ٹھہریگا
منظور مجکو یہہ ھی کہ اگر یہاں رہنا ہوا تو میرا تمکو بلا لونگا
جو دن زندگي کے باقي ہیں وہ باہم بسر ہو جائیں - و الدعا -
راقم غالب * یکم مارچ سنہ ۱۸۶۰ع * (۹۶)

ایضا

میرزا تفتہ کو دعا پہنچے - بہت دنسے خط کیوں نہیں لکھا آگرہ
میں ہو یا نہیں - میرزا حاتم علي صاحب کا شفقت نامہ آیا

یہاں سے اوسکا جواب بہیجا گیا وہاں سے اوسکا جواب آگیا - میرمکرم حسین صاحب کا خط پرسون آیا دو چار دنمین اوسکا جواب لکھونگا میرا حال بدستور ہی *ع* نہ نوید کامیابی نہ نہیب ناآمیدی * بہائی صاحب کا خط کئی دن ہوئے کہ آیا او وہ میرے خط کے جواب میں ہی دو ایک دنکے بعد جب جی باتین کرنیکو چاہیگا تب اونکو خط لکھونگا تم اگر ملو تو اوسے کہدینا کہ بہائی میر قاسم علی خان کے شعر نے مجکو بڑا مزا دیا حسن اتفاق یہہ کہ کئی دن ہوئے تہے جو مین نے ایک ولایتی چغہ اور ایک شال رومال ڈہائی گرا دلال کو دیا تہا اور وہ اوسوقت روپیہ لیکر آیا تہا مین روپیہ لیکر اور خط پڑھکر خوب ہنسا کہ خط اچھے وقت آیا -

عالب * ۱۸ جولائی سنہ ۱۸۵۸ع * (۹۷)

ایضاً

صاحب تم اچھے خاصے عارف ہو اور تمہارا کشف سچا ہی مین راہ دیکھہ رہا تہا کہ تمہارا خط آئے تو جواب لکھوں کل تمہارا خط شام کو آیا آج صبح کو جواب لکھا گیا بات یہہ ہی کہ نامور آدمی کے واسطے محلہ کا پتا ضرور نہین مین غریب آدمی ہوں مگر فارسی انگریزی جو خط مدرسے نام کے آتے ہین تلف نہین ہوتے بعض فارسی خط پر پتا محلہ کا نہین ہوتا اور انگریزی خط پر تو مطلق پتا ہوتا ہی نہین شہر کا نام ہوتا ہی تین چار خط انگریزی ولایت سے مجکو آئے جاے اونکے تلا کہ بلی ماروںکا محلہ کیا چیز ہی وہ تو نہ نسبت میرے بہت بڑے آدمی ہین سیکڑوں خط انگریزی ہر روز انکو آتے ہین خلاصہ یہہ کہ مین نے پھر اونکے

پاس آدمی بھیجا اور آپکا خط اپنے نام کا بھیجدیا اُنہوں نے میرے
آدمی سے کہا کہ نواب صاحب کو میرا سلام کہنا اور کہنا کہ میں
اسکا کیا جواب لکھوں خدا کا پتا آپ ہی لکھ بھیجئے سو میں
پہلے امر واقعی تمکو لکھکر تمہاری خواہش کے موافق لکھتا ہوں اودے
مکان کا پتا ملے یا ماروں کا محلہ دسویں کا کوچہ دستنبو کا حال یہ ہے
کہ میں نے ایکبار سات روپیہ کی ہنڈوی بھیجکر بارہ جلدیں اور
ایک ہنڈوی اودھ منگوائی پھر اونکو ۱۸/ کی ٹکٹ بھیجکر دو
جلدیں لکھنؤ کو اودھ کے ہاتوں وہیں سے بھجوائیں اور اوسکے
بعد پھر ۱۸/ کی ٹکٹ بھجواکر دو جلدیں وہیں سے سردھنے
کو بھجوائیں غرض اس تحریر سے یہہ ہے کہ میں بعد اوس پچاس
جلد کے سولہ جلدیں اور اودھ لیچکا ہوں مگر نقد ہرگز قرض میں نے
نہیں منگوائے ہیں ایکبار ہنڈوی اور دو بار ٹکٹ بھیج چکا ہوں تمکو
میری جان کی قسم سہل طور پر اونکو لکھ بھیجنا کہ غالب نے کتنی
کتابیں منگوائی ہیں اور نقد منگوائی ہیں یا قرض اور جو وہ لکھیں
مجھکو لکھ بھیجنا * شنبہ ۱۹ فروری سنہ ۱۸۵۹ع غالب * (۹۸)

ایضا

صاحب ہم تمہارے اخبار نویس ہیں اور تمکو خبر دیتے ہیں کہ
برخوردار میر سرداد شاہ آئے میں اونکو دیکھکر خوش ہوا وہ اپنے بھائیوں سے
ملکر شاد ہوئے تمہارا حال سنکر مجھکو رنج ہوا کیا کروں نہ اپنے
رنج کا چارہ کرسکتا ہوں نہ اپنے عزیزوں کے حمل لے سکتا ہوں خیر * ع *

ہر آنچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است

آج چوتھا دن ہے بعد منگل کے دن کوئی پہر بھر دن چڑھا ہوگا

کہ راجہ امید سنگھہ بہادر ناگاہ میرے گھر تشریف لائے پوچھا گیا کہ کہانسے آئے ہو فرمایا کہ آگرہ سے آتا ہون۔ بساونکی گلي مین جو حکیمونکي گلي کے قریب ہی ہی سورس صاحب کي کوٹھي آپہون نے مول لي هي اور اوسکے قریب کي زمین افتادہ بھی خریدي هي اور اوسکو بندوا رکھے هوئے تمہارا مین نے ذکر کیا کہ هر خط مین تمکو پوچھتے هین اور لکھتے هین که مین نے کئي خط بھیجے جواب نہین آیا بولے کہ ایک خط اونکا آیا تہا اوسکا جواب لکھہ چکا هون پھر اونکا کوئي خط نہین آیا۔ بہر حال میرے پھوڑے نکل رہے هین مین ناردید کو نہین گیا شاید وہ آج گئے هون یا جاوین پھر اکبر آباد کو جاوینگے مین آج آدمي اونکے پاس بھیجونگا۔ کل مرزا حاتم علی مہر کا خط آیا تہا تمکو بہت پوچھتے تہے کہ آیا مرزا تفتہ کہان هین اور کسطرح هین بہائي اونکو خط لکھہ بھیجو *

محررۂ ۱۷ جون سنہ ۱۸۵۹ع * (۹۹)

ایضا

صاحب۔ تمہارا خط آیا دل خوش هوا تمہاري تحریر سے ایسا معلوم هوتا تہا کہ تمکو آگرہ سے کتابونکا منگوانا بے ارسال قیمت منظور هي چنانچہ حق التصنیف تمنے لکھا هي۔ بہائي کیا مین تمکو جھوٹ لکھونگا اور شیونراین نے اگر ذکر ارسال قیمت کا نہین لکھا تو یہہ بھي تو نہین لکھا کہ بے ارسال قیمت منگوائي هین۔ تمکو میرے سر کي قسم اور میري جان کي قسم شیونراین سے اتنا پوچھو کہ اوس پچاس جلد کے بعد کئي جلدین غالب نے اور منگوائي اور قیمت بھیجکر منگوائین یا قیمت اوس سے لیني

هی - دیکھو میں نے قسم لکھی ہے یوں ہی عمل میں لانا - راجہ امید سنگھ صاحب یہیں ہیں مجھسے ان دنوں میں ملاقات نہیں ہوئی جو تمہارے خط کا ذکر آتا یقین ہی کہ پہنچ گیا ہوگا اور یہہ جو تمنے مجھکو لکھا تھا کہ اگر دسونکا کوچہ نملیگا تو وہ خط تیرے پاس آئیگا سو وہ میرے پاس نہیں آیا - صاحب تمکو وہم کیوں ہی ایک امیر نامور آدمی ہی اوسکے نام کا خط کیوں نہ پہنچیگا - اجی مرزا تفتہ بھائی منشی نبی بخش صاحب کو تمہارے حال کی بڑی پرسش ہی تمنے اونکو خط لکھنا کیوں موقوف کیا ہی وہ مجھکو لکھتے تھے کہ اگر آپکو مرزا تفتہ کا حال معلوم ہو تو مجھکو ضرور لکھئیگا - غالب * ایکشنبہ ۲۷ فروری سنہ ۱۸۵۹ع * (۱۰۰)

ایضاً

کیوں مرزا تفتہ - تم روٹھا یا میں گنہگار - یہہ بھی تو مجھکو نہیں معلوم کہ تم کہاں ہو ابھی ایک صاحب میری ملاقات کو آئے تھے تقریبا تمہارا ذکر درمیان آیا وہ کہنے لگے کہ وہ کول میں ہیں اب میں حیران ہوں کہ خط کول بھیجوں یا سکندرآباد اگر کول بھیجوں تو مسکن کا پتا کیا لکھوں بہر حال سکندر آباد بھیجتا ہوں خدا کرے پہنچ جاے - تمہارا دیوان بطریق پارسل میرے پاس آیا میں نے ہرکارے کو راجہ امید سنگھ بہادر کے گھر کا پتا بتا کر وہاں بھجوا دیا یقین ہی کہ پہنچ گیا ہوگا پانچ چار دن سے سنتاہوں کہ وہ متھرا اور اکبرآباد کی طرف گئے ہیں مجھسے ملکر نہیں گئے بہر حال اس خط کا جواب جلد لکھو اور ضرور لکھو - بھائی تم سیاح

آدمي ھو جہان جایا کرو مجھکو لکھہ بھیجا کرو کہ مدن وھان جاتا ھون یا جہان جاوٴ وھانسے خط لکھو تمھارے خط کے نہ آنے سے مجھے تشویش رھتي ھی میري تشویش تمکو کیون پسند ھی * محررۂ یکشنبہ ۲۷ مارچ سنہ ۱۸۵۹ ع - غالب * (۱۰۱)

ایضا

شنبہ ششم مئی سنہ ۱۸۹۰ ع ھنگام نیمروز - بھائي آج اسوقت تمھارا خط پہنچا پڑھتے ھی جواب لکھتا ھون ز سہ سالہ مجتمعہ ھزارون کھانسے ھوئے سات سو پچاس روپیہ سال پاتا ھون تین برس کے دوھزار دو سو پچاس ھوئے سو روپیہ مجھے مدد خرچ ملے تھے وہ کٹ گئے ڈیڑہ سو متفرقات میں گئے رھے دو ھزار روپیہ میرا مختار کار ایک بنیا ھي اور مین اوسکا قرضدار قدیم ھون اب جو وہ دوھزار لایا اوسنے اپنے پاس رکھہ لئے اور مجھسے کہا کہ میرا حساب کیجئے سات کم پندرہ سو اوسکے سود مول کے ھوئے قرض متفرق کا اوسي سے حساب کروایا گیارہ سو کئي روپیہ وہ نکلے پندرہ اور گیارہ ۲۶ سو ھوئے اصل مین یعني دوھزار مین چھہ سو کا گھاٹا وہ کہتا ھی پندرہ سو میرے دیدو پانسو سات روپیہ باقي کے تم لے لو مین کہتاھون متفرقات گیارہ سو چکا دے نو سو باقي رھے آدھے تو لے آدھے مجھکو دے پرسون چوتھي کو وہ روپیہ لایا ھی کل تک قصہ نہین چکا مین جلدي نہین کرتا دو ایک مہاجن بیچ مین ھین ھفتہ بھر مین جھگڑا فیصل ھو جائیگا خدا کرے یہہ خط تمکو پہنچ جاے جسدن برات سے پھر کر آوٴ اوسیدن مجھکو اپنے ورود مسعود کي خبر دیدا - والدعا - غالب * (۱۰۲)

ايضا

نور نظر و لخت جگر مرزا تفتہ - تمکو معلوم رہے کہ راي صاحب مکرم و معظم رلي اميد سنگهہ بہادر يہہ رقعہ تمکو بهيجينگے تم اسي رقعہ کو ديکهتے هي اونکے پاس حاضر هونا اور جبتک وهان رهين تب تک حاضر هوا کرنا اور دستنبو کي باميں جو اونکا حکم هو بجالانا اونکو پڑها بهي دينا اور في جلد کا حساب سمجها دينا پچاس جلد کي قيمت عنايت کرينگے وہ لے لينا جب کتاب چهپ چکے دس جلدين راي صاحب کے پاس اندور بهيجديا اور چالئس جلدين بموجب اونکے حکم کے ميرے پاس ارسال کرنا اور وہ جو ميں نے پانچ جلد کي آرايش کے بابميں تمکو لکها هي اوسکا حال مجهکو ضرور لکهنا - هان صاحب ايک رباعي ميرے سهو سے رہ گئي هي اوس رباعي کو چهاپا هونے سے پہلے حاشيہ پر لکهديا جهان يہہ فقرہ هي - بي بي اختر بخت حسرو در بلندي بجاي رسيد کہ رخ ار حاکيان بهفت * رباعي * جائيکہ ستارہ شوخ چشمي ورزد * اسپر امسار و گرزن ارزن ارزد هرشيد ز انديشهٔ چادر گردش * بر چرخ بہ بيني کہ چسان مي لرزد چونکہ حاشيہ معني لغايت سے بهرا هوا هي تو تم اس فقرے کے آگے نشان بناکر اوپر کے حاشيہ پر رباعي لکهديا اور حاشيہ يمين پر جهان اور معني لکهے هوے هين وهان رباعي کے لغات کے معني خفي قلم سے لکهديا امسر افسار گرزن بہ هر دو فتحہ چادر گردش (†) غالب * نگاشتہ ٢٨ اگست سنہ ١٨٥٨ع * (١٠٣)

(†) امسر تاج - افسار پوزيې گورزن تاج - چادر گردش تغير حال *

ایضا

مرزا تفتہ - تمہارا خط آیا فقیر کو حقیر کا حال معلوم ہوا خدا فضل کرے اگر تم اس راز کے اظہار کو منع نکرتے تو بھی میرا شیوہ ایسا لغو نہیں ہی کہ مین اونکو لکھتا - لکھتے ہو کہ مرزا مہر کے دو چار روپیہ زاید صرف ہوگئے تو کیا اندیشہ ہی حال یہہ ہی کہ مین نے اونسے استفسار کیا تہا اونہون نے مجھکو لکھا کہ کتابونکی درستی مین وہی بارہ روپیہ صرف ہوئے ہین محصول کی ایک رقم خفیف اگر مین نے اپنے پاس سے دی تو اسکا کیا مضایقہ مجھکو تمہارا قول مطابق واقع نظر آتا ہی البتہ اونکے دو تین روپیہ اوٹھہ گئے ہونگے - لالہ گنگا پرشاد شاد تخلص اپنے کو تمہارا شاگرد بتاتے ہین مگر ریختہ کہتے ہین کئی دن ہوے کہ یہان آئے اور بالمکرر بیصدر کی غزلین اصلاح کو لائے وہ دیکھکر اونکو حوالہ کر دین - هنري اسٹورٹ رِیڈ صاحب ممالک مغربی کے مدرسونکے ناظم اور گورمنٹ کے بڑے مصاحب ہین اس کے دنون مین ایک ملاقات میری اونکی ہوئی تہی مین نے اب ایک کتاب سادہ بے جلد اونکو بھیجی تہی کل اونکا خط مجھکو اوس کتاب کی رسید مین آیا بہت تعریف لکھتے تہے - اور ہان یہہ بہی ایک تماشہ اور ہی وہ مجھکو لکھتے تہے کہ یہہ دستنبو پہلے اس سے کہ تم بھیجو مطبع مفید خلایق نے ہمارے پاس بھیجدی ہی اور ہم اوسکو دیکھہ رہے اور خوش ہو رہے تہے کہ تمہارا خط مع کتاب کے پہنچا - اونکے اس لکھنے سے یہہ معلوم ہوا کہ مطبع مین سے گورنر کی نذر بہی ضرور گئی ہوگی کیا اچھی بات ہی کہ وہان بہی

میرے بھیجنے سے پہلے میرا کلام پہنچ جائیگا ۔ میں چیف کمشنر پنجاب کو یہہ کتاب بھیج چکا ہوں اور نواب گورنر کی نذر اور ملکہ کی نذر اور سکرتروں کی نذر یہہ پارسل انشا اللہ تعالی آج روانہ ہو جائینگے - دیکھوں چیف کمشنر کیا لکھتے ہیں اور گورنر کیا فرماتے ہیں * شعر

تا نہال دوستی کی بر دھد * حالیا رفتیم و تخمی کاشتیم

شنبہ ۲۷ نومبر سنہ ۱۸۵۸ع* (۱۰۴)

ایضا

مرزا تفتہ صاحب - پرسوں تمہارا دوسرا خط پہنچا تمسے پردا کیاہی ایک فتوح کا منتظر ہوں اوسمیں میں نے اپنے ضمیر میں تمکو شریک کررکھا ہی زمانا فتوح کے آنیکا قریب آگیا ہی انشا اللہ خط میرا مع حصہ فتوح جلد پہنچیگا - پنڈت بدری ناتھہ یا بدری داس ڈاک منشی کرنال ہاانکہ مجھسے اوس سے ملاقات ظاہری نہیں ہی مگر میں جب جیتا تھا تو وہ اپنا کلام میرے پاس اصلاح کے واسطے بھیجتا تھا بعد اپنے مرنے کے میں نے اسکو لکھہ بھیجا کہ اب تم اپنا کلام منشی ہرگوپال تفتہ کے پاس بھیجدیا کرو اب تمکو بھی لکھتا ہوں کہ تم میرے اس لکھنے کی اونکو اطلاع لکھو - میں زندہ ہوں اوپر کے نمبرمیں جو اپنے کو مردہ لکھا ہی وہ باعتبار ترک اصلاح نظم لکھا ہی ورنہ زندہ ہوں مردہ نہیں بیمار بھی نہیں بوڑھا ناتوان مفلس قرضدار کانونکا بہرہ قسمت کا بے بہرہ زیست سے بیزار مرگ کا امیدوار - غالب * (۱۰۵)

ایضا

بھائي، تم سچ کہتے ہو کہ بہت مسودے اصلاح کے واسطے فراہم ہوئے ہیں مگر یہہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ہي قصاید پڑے ہیں نواب صاحب کی غزلین بھی اسیطرح دھری ہوئی ہیں - برسات کا حال تمہین بھی معلوم ہی اور یہہ بھی تم جانتے ہو کہ میرا مکان گھر کا نہین ہی کرایہ کی حویلی میں رہتا ہون جولائی سے مینہہ شروع ہوا شہر میں سیکڑون مکان گرے اور مینہہ کی نئي صورت دنرات مین دو چار بار برسے اور ہر بار اس زور سے کہ ندی نالے بہہ نکلین بالاخانہ کا جو دالان میرے بیٹھنے اوٹھنے سونے جاگنے جینے مرنیکا محل اگرچہ گرا نہین لیکن چھت چھلنی ہوگئی کہیں لگن کہیں چلمچی کہیں اوگالدان رکھدیا قلمدان کتابیں اوٹھا کر توشہ خانے کی کوٹھري مین رکھدئے مالک مرمت کي طرف متوجہ نہیں کشتی نوح میں تین مہینے رہنے کا اتفاق ہوا اب نجات ہوئي ہی نواب صاحب کی غزلین اور تمہارے قصاید دیکھے جاینگے - میر باد شاہ میرے پاس آئے تھے تمہاری خیر و عافیت اونسے معلوم ہوئي تھي - میر قاسم علی صاحب مجھسے نہیں ملے - پرسوں سے نواب مصطفی خانصاحب یہان آئے ہوئے ہیں ایک ملاقات اونسے ہوئي ہی ابھي یہین رہینگے بیمار ہیں احسن اللہ خان معالج ہیں فصد ہوچکي ہی جونکین لگ چکي ہیں اب مسہل کی فکر ہی سوا اسکے سب طرح خیر و عافیت ہی - میں ناتوان بہت ہو گیا ہون گویا صاحب فراش ہون کوئي شخص نیا تکلف کي ملاقات کا آ جاے تو اوٹھہ بیٹھتا ہون

ورنہ پڑا رہتا ہوں۔لیٹے لیٹے خط لکھتا ہوں لیٹے لیٹے مسودات دیکھتا ہوں اللہ اللہ اللہ * صبح جمعہ ۱۴ ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ع* (۱۰۶)

ایضا

پرسوں تمہارا خط آیا حال جو معلوم تھا وہ پھر معلوم ہوا - غزلیں دیکھہ رہا تھا آج شام کو دیکھنا تمام ہوا تھا غزلوںکو رکھدیا تھا چاہتا تھا کہ اونکو بند کرکے رہنے دوں کل نو بجے دس بجے ڈاک میں بھیجدوں خط کچھہ ضرور نہیں - میں اسی خیالمیں تھا کہ ڈاک کا ہرکارہ آیا جانی جی کا خط لایا اوسکو پڑھا اب مجھکو ضرور ہوا کہ خلاصہ اوسکا تمکو لکھوں یہہ رقعہ لکھا خلاصہ نظریں ایجاز یہہ ہی کہ عرضی گذری دیوان گذرا راولجی کے نام کا خط گذرا راجہ صاحب دیوان کے دیکھنے سے خوش ہوئے جانی جی نے جو ایک معتمد اپنا سعد اللہ خاں وکیل کے ساتھہ کردیا ہی وہ منتظر جواب کا ہی راولجی نئے اجنٹ کی استقبال کو گئے ہیں اور اب اجنٹ علاقۂ جیپور کی راہ سے نہیں آتا آگرہ اور گوالیار کرولی ہوتا ہوا اجمیر آئیگا اور اس راہ میں جیپور کا عمل نہیں پس چاہئے کہ راولجی اولٹے پھر آویں آنکے آنے پر عرضی کا جواب ملیگا اور اسمیں دیوان کي رسید بھي ہوگي - بھائي جاني جي تمکو بہت ڈھونڈھتے اور تمہارے تغیر بہت بے چین ہیں میں نہ تمکو کچھہ کہہ سکتا ہوں نہ اونکو سمجھا سکتا ہوں تم وہ کرو کہ جسمیں سانپ مرے اور لاٹھي نہ ٹوٹے - ہاں یہہ بھي جاني جي نے لکھا تھا کہ کل بہت دنکے بعد منشي جي کا خط آیا ھي - اسد * (۱۰۷)

ایضا

بھائی - پرسون شام کو داک کا ھرکارہ آیا اور ایک خط تمہارا اور ایک خط جانی جی کا لایا تمہارے خط مین اوراق اشعار اور بابو صاحب کے خط مین جیپور کے اخبار - دو درسے مجھکو وجع الصدر ھي اور مین بہت بےچین ھون ابھي اشعار کو دیکھہ نہین سکتا بابو صاحب کے بھیجے ہوئے کواعد تمکو بھیجتا ھون اشعار بعد دو چار روز کے بھیجے جاوینگے - اسد الله * مرسلهٔ جمعه ۲۵ فروري سنه ۱۸۵۳ع * (۱۰۸)

ایضا

صاحب تمہارا خط آیا حال معلوم ھوا * شعر *

جہانیان ز تو سرگشته اند گر غالب * ترا چه باک خدائي که داشتي داري

خدا کے واسطے میرے باب مین لوگون نے کیا خبر مشہور کي ھي یه بہتت حکیم احسن الله خان کے حویلیات مشہور ھي وه محض غلط - ھان مرزا الهي بخش جو شاھزادون مین ھین اونکو حکم کراچي بدر جانیکا ھي اور وه انکار کر رہے ھین دیکھئے کیا ھو - حکیم جي کو اونکي حویلیان مل گئي ھین اب وه مع قبائل اون مکانون مین جا رہے ھین اندا حکم اونکو ھي که شہر سے باھر نجائین - رہا مین

(ع) تو بیکسي و غریبي ترا که مي پرسد *

نه جزا نه سزا نه نفرین نه آفرین نه عدل نه ظلم نه لطف نه قہر ۱۵ دن پہلے تک دنکو روٹي راتکو شراب ملتي تھي اب صرف روٹي ملي جاتي ھي شراب نہین کپڑا ایام تدعم کا بنا ہوا ابھي ھی اسکي کچھہ فکر نہین ھی مگر تمکو میرے سر کي قسم یہہ

لکھہ بھیجو کہ میری خبر تمنے کیا سنی مجھے اوسکے معلوم ہونے سے مزا ملیگا - غالب * ۵ نومبر سنہ ۱۸۵۹ع * (۱۰۹)

ایضا

صاحب عجب اتفاق ہی آج صبح کو ایک خط تمکو اور ایک خط جاگیر کے گانو کی تہنیت میں اپنے شفیق کو ڈاک میں بھیج چکا تھا کہ دو پہر کو رضی الدین نیشاپوری کا کلام ایک شخص بیچتا ہوا لایا میں تو کتاب کو دیکھہ لیتا ہوں مول نہیں لیتا قضارا جب میں اسکو کہولا اوسی ورق میں یہہ مطلع نکلا * مطلع *

اگر بگذم گہر معلم اوفتاد چہ باک * کعب جواد مرا از برای آن دارم

چاہتا تہا کہ تمکو لکھوں کہ ناگاہ تمہارا خط آیا مجھکو لکھنا ضرور ہوا آج تمہیں دو خط بہیجے ہیں ایک تو صبح کو پوسٹ پیڈ اور ایک اب بارہ بجنے نہیں پاے ہیں کہ اس شعر کو اب چاہو رہنے دو - ہاے ہاے تم بہائی سے ملے غیاث اللغات دکہلوائی جواد کا لغت دکہا مگر میرا ذکر کیا کہ وہ تمہارے جوائی حال ہی - دستنبو اور اوسکے چہاپے کا ذکر نکیا البتہ اگر تم ذکر کرتے تو وہ دونوں باب میں کچہہ فرماتے اور مجھکو دعا سلام دیتے چونکہ تمنے اپنے خط میں کچہہ نہیں لکہا اس سے معلوم ہوا کہ بہائی نے کچہہ نہیں کہا اگر اونہوں نے کچہہ نہیں کہا تو اونکا ستم اور اگر اونکا کہا ہوا تمنے نہیں لکہا تو تمہارا کرم بہرحال خوب مصرع حافظ کا تمنے مجھکو یاد دلایا ہی (ع) یا رب مباد کس را مخدوم بے عنایت

خواہی تم چاہی مفتی بخش سلمہ اللہ تعالی یہہ یاد رہے یہہ مصرع اگر مجہپر رحیر سے یاد ہوگی تو بہی تو نہیں

بندهنگا - اگر دستنبو کو سراسر غور سے دیکھوگے تو اپنا نام پاؤگے اور یہہ بھي جانوگے که وہ تحریر تمہاري اس تحریر سے سو برس پہلے کي هی * آخر روز دوشنبه ۲۳ اگست * (۱۱۰)

ایضا

جان من و جانان من - کل میں نے تمکو سکندر آباد میں سمجھکر خط بھیجا شام کو تمہارا خط آیا معلوم هوا که اکبر آباد پہنچے جبہر وہ خط پوسٹ پڑ گیا هی شاید الٹا نہ پھرے اگر پھر آئینا تو خبر آج یہہ خط تمکو اکبر آباد بھیجتا هوں پہنچنے پر جواب لکھنا - تقطیع رباعي کي بہت خوب مگر جدہر هوا ایک بات کا نہ رابک وقت هی هکو نہ طرح لطف صاحب اور لطف بہر اوپہا لکھا بھائی منشي نبي بخش صاحب کے نام کا خط پڑہکر اونکو دے دینا اور اوسکا مضمون معلوم کر لینا - جس حاکم کو میں نے خط اور قطعه بھیجا هی اوسکے سررشته دار کوئي صاحب هیں من پھول اونکا نام هی مجھسے نا آشنائے محض ہوں اگر تعارف هوتا تو استدعا کرتا که اس تحریر کو پیش کیجئے کاش تمہے آشنائي هوتي تو تمہیں اوپر اوپر خط لکھکر اونکو بھیجدیتے که غالب ایک مفلس گوشه نشین اور بیگناہ محض اور واجب الرحم هی آسکے حصول مطالب میں سعي دریغ نکرنا * بدست * مدتوان آورد استعداسفارش نامۂ * چرخ گجرو را اگر دانم کہ بنارل گذشت بافي جو حال هی وہ بھائي کے نام کے ورق میں لکھہ چکا هوں تم پڑھہ لوگے دوبارہ لکھنا کیا ضرور * شنبه ۲ مارچ سنه ۱۸۵۸ ع جواب طلب * (۱۱۱)

ایضا

میرے مہرباں میری جان مرزا تفتہ سخندان - تمہارا سکندر آباد اور میرے خط کا تمہارے پاس پہنچنا تمہاری تحریر سے معلوم ہوا زندہ رہو اور خوش رہو میں نثر کی داد اور نظم کا صلہ مانگنے نہیں آیا ہوںبھیک مانگنے آیا ہوں روٹی اپنے گرہ سے نہیں کھاتا سرکار سے ملتی ہی وقت رخصت میری قسمت اور منعم کی ہمت - نواب صاحب از روی صورت روح مجسم اور باعتبار اخلاق آیت رحمت ہین خزانہ فیض کے تحویلدار ہیں جوشخص دفتر ازل سے جو کچھ لکھوا لایا ہی اوسکے پانے مین دیر نہین لگتی ایک لاکھ کئی ہزار روپیہ سال غلہ کا محصول معاف کردیا ایک اہل کار پر ساٹھہ ہزار کا محاسبہ معاف کیا اور بیس ہزار روپیہ نقد دیا منشی نولکشور صاحب کی عرضی پیش ہوئی خلاصہ عرضی کا سنادیا واسطے منشی صاحب کے کچھہ عطیہ بتقریب شادی صبیہ تجویز ہو رہا ہی مقدار مجھپر نہین کھلی- بھائی مصطفی خانصاحب بتقریب تہنیت مسندنشینی و شمول جشن آنے والے ہین اسوقت تک نہین آئے جشن یکم دسمبر سے شروع ۵ دسمبر کو خلعت کا آنا مسموع - نجات کا طالب غالب * دوشنبہ ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۶۵ع وقت چاشت * (۱۱۲)

ایضا

میرزا تفتہ - جو کچھہ تمنے لکھا یہہ بیدردی ہی اور بدگمانی معاذ اللہ تمسے اور آزردگی مجھکو اسپر ناز ہی کہ مین ہندوستان مین ایک دوست صادق الولا رکھتا ہوں جسکا ہرگوپال نام اور

تمتہ تخلص هی تم ایسی کونسی بات لکھوگے کہ موجب ملال هورها عمار کا کہنا اوسکا حال یہہ هی کہ میرا حقیقی بهائی کل ایک تها کہ وہ تیس برس دیوانہ رهکر مرگیا مثلا وہ جیتا هوتا اور هوشیار هوتا اور تمهاری برائی کہتا تو مین اوسکو جهڑک دیتا اور اوس سے آزردہ هوتا - بهائی مجهہ میں کچهہ اب باقی نہین هی برسات کی مصیبت گزر گئی لیکن بڑهاپے کی شدت بڑهگئی تمام دن پڑا رهتا هون بیٹهہ نہین سکتا اکثر لیٹے لیٹے لکهتا هون مدعا یہہ بهی هی کہ اب مشق تمهاری پختہ هوگئی خاطر میری جمع هی کہ اصلاح کی حاجت نپاونگا اس سے بڑهکر یہہ بات هی کہ قصائد سب عاشقانہ هین نکار آمدنی نہین خیر کبهی دیکهہ لونگا جلدی کیا هی تین بات جمع هوئین میری کاهلی - تمهارے کلام کا محتاج نہ اصلاح نہونا - کسی قصیدہ سے کسیطرح کے نفع کا تصور نہونا - نظر ان مراتب پر کاغذ پڑے رهے - لالہ بالمکند بے صبر کا ایک پارسل هی کہ اوسکو بہت دن هوئے آج تک سرنامہ بهی نہیں کهولا - نواب صاحب کی دس پندرہ غزلین پڑی هوئی هدں * شعر *

ضعف سے غالب نکما کردیا * ورنہ هم بهی آدمی تهے کام کے

یہہ قصیدہ تمهارا کل آیا آج اسوقت کہ سورج بلند نہین هوا اسکو دیکها لفافہ کیا آدمی کے هاتهہ ڈاک گهر بهجوایا - غالب *

۲۷ نومبر سنہ ۱۸۶۲ع * (۱۱۳)

ایضا

منشی صاحب - مین سال گزشتہ بیمار تها بیماری مین خدمت

اعصاب سے مقصر نہیں رہا اب مردہ ہون مُردہ کچھہ کام نہین کر
سکتا کمشنر و ڈپٹی کمشنر وعدہ حکام شہر سے ترک ملاقات ہی
مگر ڈپٹی کلکٹر شہر سے کہ وہ مہتمم خزانہ ہی ہر مہینے مین
ایکبار ملنا ضرور ہی اگر نہ ملوں تو مختار کار کو تنخواہ نملے - ڈکروڈر
صاحب ڈپٹی کلکٹر چھہ مہینے کی رخصت لیکر پہاڑ پرگئے اونکی
جگہہ رینیکن صاحب مقرر ہوئے اونسے ناچار ملنا پڑا وہ تذکرہ
شعرای ہند کا انگریزی مین لکہتے ہین مجھسے بہی اونہون نے
مدد چاہی مین نے سات کتابین بھائی ضیاءالدین خان صاحب
سے مستعار لیکر اونکے پاس بہیجدین پہر اونہون نے مجھسے کہا
کہ جن شعرا کو تو اچھی طرح جانتا ہی اونکا حال لکہہ بہیج مین
نے سولہ آدمی لکہہ بہیجے قبل اسکے کہ اب زندہ موجود ہین اور
اوس سواد کی صورت یہہ ہی - نواب ضیاءالدین احمد خان بہادر
رئیس لوہارو فارسی اور اردو دونون زبانون مین شعر کہتے ہین
فارسی مین نیّر اور اردو مین رخشان تخلص کرتے ہین اسداللہ
خان غالب کے شاگرد - نواب مصطفی خان بہادر علاقہ دار
جہانگیر آباد اردو مین شیفتہ اور فارسی مین حسرتی تخلص
کرتے ہین اردو مین مومن خان کو اپنا کلام دکہاتے تہے - منشی
ہرگوپال معزز قانون گو سکندر آباد کے فارسی شعر کہتے ہین تفتہ
تخلص کرتے ہین اسد اللہ خان غالب کے شاگرد - ظاہرا بعد اس
فہرست کے بہیجنے کے اونہون نے کچھہ اپنے منشی سے تمکو لکھوایا
ہوگا پہر کچھہ آپ لکہا ہوگا مجھکو اس حال سے کچھہ اطلاع نہین
تمہارے خط کے روسے مین نے اطلاع پائی اب مین سواے مظہر

لحق اونکے منشی کو بلواؤنگا اور سب حال معلوم کرونگا اصل یہہ
ہی کہ تذکرہ انگریزی زبان میں لکھا جاتا ہی اشعار ہندی اور فارسی
ا ترجمہ شامل نکیا جائیگا صرف شاعر کا اور اوسکے اوستاد کا نام
ور شاعر کے مسکن و موطن کا نام مع تخلص درج ہوگا خدا کرے
کچھہ تمکو فایدہ ہوجاے ورنہ بظاہر سوای درج ہونے نام کے اور
سی بات کا احتمال نہیں ہی - رنفنگن صاحب اب عدالت
مفعہ کے جج ہوگئے ڈاکٹر صاحب پہاڑ سے آئے اپنا کام کرنے
گے رنفنگن صاحب شہر سے باہر دو کوس کے فاصلہ پر جا رہے
پہنا جاڑے کا موسم بڑھاپے کا عالم وہاں تک جانا دشوار اور
ھر کوئی مطلب نکلتا ہوا نظر میں نہیں بہر حال مولوی مظہر
حق پرسون پنجشنبہ کے دن میرے پاس آئینگے حال معلوم کرکے
گر میرا جانا یا لکھنا تمہاری فلاح کا موجب ہوگا تو ضرور جاؤنگا -

غالب * روز جمعہ ۹ دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع * (۱۱۴)

ایضا

بھائی - آج صبح کو دست حکیم صاحب کے نقصان کے شکوہ آمیز
خط جناب مرزا صاحب کی خدمت میں لکھکر بھیجا کلیان
خط ڈاک میں ڈالکر آیا ہی تھا کہ ڈاک کا ہرکارہ ایک خط
تمہارا اور ایک خط مرزا صاحب کا لایا - اب کیا کرون خیر چپ
ہو رہا شکوہ محبت ہوگا یہ کا مرزا صاحب کی عنایت کا شکر
بجا لاتا ہون یقین ہی کہ جانبین میری خاطر خواہ بن جاینگے
سواسطے کہ جو آجکے خط میں اونہون نے لکھا ہی وہ بعینہ
میرا مکنون ضمیر ہی خدا اونکو سلامت رکھے - میرا سلام

کہدینا اونکے خط کا جواب کل پرسوں بھیجونگا - راجہ امید سنگھہ بہادر جوہان روزگار میں سے ہیں مقدر کا سلام دینا اونکو کہدینا خدا کرے اونکے سامنے کتابیں چھپ چکیں ڈارسے جب وہ گوالیار کو تشریف لے جائیں تو مجھکو اطلاع لکھنا - بہیت کے بوا بن جانے سے خاطر جمع ہوگئي - بھائي میں فارسي کا محقق ہوں کانٹ اون اجزا کا جن کے روسے کاپي لکھي جاتي ہی فارسي کا عالم ہی علم اوسکا غیاث الدین رامپوري اور حکیم محمد حسین دکني سے زیادہ ہی تصحیح سے غرض یہہ ہی کہ کاپي سراسر موافق ان اوراق کے ہو نہ یہہ کہ فرہنگوں میں دیکھا جاے آگے اس سے تمکو بھي اور بھائي کو بھي لکھہ چکا ہوں اب صرف اوس تحریر کا اشارہ لکھنا منظور تھا - آج جسطرح مجھکو تمہارا اور مرزا صاحب کا خط پہنچنا لازم تھا کہ حکیم صاحب کو بھي لفافہ اخبار پہنچ جاتا مگر اسوقت تک نہیں پہنچا اور یہہ دو پہر کا وقت ہی خیر پہنچ جائیگا میں نے تمہارا خط اونکے پاس بھجدیا تھا آنہوں نے تمہاري راے منظور کي اب تم وہ اخبار جسطرح کہ تمنے لکھا ہی اونکے پاس بھجدو اور صاحب مطبع قیمت اخبار اور اجرت کاتب اونکو لکھہ بھیجے اپنا نام اور مسکن سے اونکو اطلاع دے بس اوسکو اپنے طور پر روپیہ بھجدینگے ہم تم واسطہ شناسائي ہمدگر ہوگئے ہاں اگر احیانا روپیہ کے بھیجنے میں دیر ہوگي تو میں کہکر بھجوا دونگا یہہ البتہ میرا ذمہ ہی * (۱۱۵)

ایضا

مشفق میرے کرم فرما مدیرے - تمہارا خط اور تین دو ورقہ چھاپے

کے پہنچے شاید میرے دکھانے کے واسطے بھیجے گئے ہیں ورنہ رسم
تو یوں ہی کہ پہلے صفحہ پر کتاب کا نام اور مصنف کا نام اور مطبع
کا نام چھاپتے ہیں اور دوسرے صفحہ پر لوح سیاہ قلم سے بنتي ہی
اور کتاب لکھي جاتي ہی اسکا بھی چھاپا اسطرح ہوگا عرض کہ
تقطیع اور شمار سطور اور کاپي کا حسن خط اور الفاظ کي صحت
سب میرے پسند صحت الفاظ کا کیا کہنا ہی واللہ بے مبالغہ
کہتا ہوں اگر بھائي منشی نبي بخش صاحب بدل متوجہ ہوں
تو اگر احیانا اصل نسخہ میں سہو کاتب سے غلطي واقع ہوئي ہو
تو اوسکو بھي صحیح کردیدیگے تم میري طرفسے اونکو سلام کہنا بلکہ
یہہ خط دکھا دینا خدا کرے انجام تک یہي قلم اور یہی خط
اور یہي طور تصحیح چلي جاے جدول بھي مطبوع ہی پہلے صفحہ
کي صورت اور دوسرے صفحہ کي لوح بھي جدا چاہئے تو دل
پسند اور نظر فریب ہوگي کاغذ کے باب میں یہہ عرض ہي کہ
فرنچہ کاغذ اچھا ہی چھہ جلدین جو نذر حکام ہیں وہ اس کاغذ
پر ہوں اور باقي چاہو شیورامپوري پر اور چاہو نیلے کاغذ پر چھاپو
اوریہہ بات کہ دو جلدین جو ولایت جانے والي ہیں وہ اوس
کاغذ پر چھاپے جائین اور باقی شیورامپوري پر یا نیلے کاغذ
پر یہہ تکلف محض ہی یہاں کے حاکموں نے کہا کیا ہی کہ
اونکي نذر کي کتابین اچھے کاغذ پر ہوں مگر جو ایسا ہي
صرف اور خرچ زاید پڑتا ہو تو خیر دو جلدین اس کاغذ
پر اور چار جلدین شیورامپوري پر ہوں باقي جلدوں میں تمہین
اختیار ہی - ہانصاحب اگر ہوسکے تو کاپي کي سیاہی ذرا اور

سیاه اور رخشندہ ہو اور آخر تک رنگ نہ بدلے - آگے اس سے میں نے برخوردار منشي عبداللطیف کو لکھا تھا کہ ان چھہ کتابونکی کچھہ تزئین اور آرایش کي فکر کرین معلوم نہین تمنے وہ پیام اونکو پہنچایا یا نہین آپ اور منشي عبداللطیف اور مرزا حاتم علي صاحب مہر باہم صلاح کرین اور کوئي بات خیال مین آوے تو بہتر ورنہ ان چھہ نسخونکي جلدین انگریزي ڈیڑہ ڈیڑہ دو دو روپیہ کي لاگت کي بنوا دینا اور اسکا روپیہ تیاري سے پہلے مجھسے منگوا لینا - آنکه همه را در یکدم بنوید بشر پدید آورد اگر دردم دیگر به نهیب معاش بیم زند الخ اسمین نہیب کا لفظ کچھہ میري سہل انگاري سے اور کچھہ سہو کاتب سے رہگیا هي اسکو تیز چاقو سے چھیلکر بنواي لکھدینا یعنے بنواي معاش بیم زند ضرور ضرور اوسکا انتظار دیکھو کہ جب یہان چھاپا آئیگا تو بنادینگے نہ اصل کتاب مین غلط رہے نہ چھاپے مین غلط ہو اگر اجزاي اصل مرزا امیر علي صاحب کاپي نویس کے پاس ہون تو اونکو یا بھائي منشي نبي بخش صاحب کو یہہ رقعہ دکھا کر سمجھا دینا اور بنوادینا

از غالب * روز سه شنبه هفتم ستمبر سنه ۱۸۵۸ع (۱۱۶)

ایضا

جیتے رہو اور خوش رہو * ع *

* ای وقت توخوش که وقت ما خوش کردي *

زیادہ خوشي کا سبب یہہ کہ تمنے تحریر کو تقریر کا پیرایہ دیدیا تہا گرمي ہنگامۂ انطباع دیوان وغیرہ مین پہلے سے جانتا ہون بلکہ گھر کا روپیہ مصرف کاغذ و کاپي هي - خدا تمکو سلامت رکھے

معتمدمات سے هو رجب علي بیگ سرورنے جو افسانۂ عجایب لکھا
هی اغاز داستان کا شعر اب مجھکو بہت مزا دیتا هی * شعر *

یادگار زمانہ هین هم لوگ * یاد رکھنا فسانہ هین هم لوگ

مصرع ثانی کتنا گرم هی اور یاد رکھنا فسانہ کیواسطے کتنا مناسب -
منشی عبد اللطیف کے گھر مین لڑکے کے پیدا هونے کی خبر
مجھکو هوچکي هي اور تہنیت منشی بہائی کو خط لکھہ چکا هون
اب جو اونسے ملو تو میرا سلام کہکر اوس خط کے پہنچنے کی اطلاع
لے لینا - مولوی معنوي جب کانپور سے معاودت فرمائین مجھکو
اطلاع دینا - میرا حال بدستور * ع * همان پہلو همان بستر همان درد *
شنبہ ۲۶ جون روز ورود نامہ * (۱۱۷)

ایضا

برخوردار - تمہارا خط پہنچا اصلاحی غزلونکي رسید معلوم هوئي
مقطع اب اچھا هوگیا رهنے دو کل جمعہ کے دن ۱۹ نومبر کو سات
کتابونکا پارسل بھیجا هوا مولانا مہر کا پہنچا زبان نہین جو تعریف
کرون - شاهانہ آرایش هی آفتاب کی سی نمایش هی مجھے یہہ
فکر کہ کہیں اونکا روپیہ تیاری مین صرف نہوا هو اچھا میرے
بہائي اسکا حال جو تمکو معلوم هو مجھکو لکھہ بھیجو - رقعات کے
چھاپے جانے میں هماري خوشي نہین هی لڑکون کیسي ضد
نکرو اور اگر تمہاري اسی مین خوشي هی تو صاحب مجھسے
نپوچھو تمکو اختیار هی یہہ امر میرے خلاف راي هی - مہر
بادشاہ کی اور اپنی ناشناسائي آگے تمکو لکھہ چکا هون اب تمہارے
اس خط سے معلوم هوا کہ وہ تمہارے اور امراؤ سنگہ کے آشنا هیں

کچھہ اونکے خاندان کا نام و نشان دریافت ہو تو مجھکو بھی لکھہ بھیجو تاکہ میں جانون کہ یہہ کس گروہ میں سے ہیں میاں وہ (راست دروغ بہ گردن راوی) نے مجھکو بہت پریشان کیا ہی واسطے خدا کے جو راوي نے روایت کی ہی وہ مجھکو ضرور لکھو اور تاج گنج کے رہنے والونکي انتري کي حقیقت سے بھي اطلاع دو حکم عفو تقصیر عام ہوگیا ہی لوگ رہے والے آتے جاتے ہیں اور آلات حرب و پیکار دیگر توقیع آزادي پاتے ہیں یہہ دو شخص کدھر محرم تھے جو مقید ہوئے* محررہ صبح شنبہ ۲۰ نومبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۱۱۸)

ایضا

بھائي - وہ خط پہلا تمکو بھیج چکا تھا کہ بیمار ہوگیا بیمار کیا ہوا توقع زیست کي نرھي قولنج اور پھر کیسا شدید کہ پانچ پہر مرغ نیم بسمل کي طرح تڑپا کیا آخر عصارہ ریوند اور ارنڈي کا تیل پیا اوسوقت تو بچگیا مگر قصہ قطع نہوا مختصر کہتاہون میري غذا تم جانتے ہو کہ تندرستي میں کیا ہی دس دامین دوبار ادھی ادھي غذا کھائي گویا دس دامیں ایک بار غذا تناول فرمائي گلاب اور املي کا پنا اور آلوبخارا کا افسردہ اسپر مدار رہا کہ سے خوف مرگ گیا ہی از صورت زیست کي نظر آئي ہی آج صبح کو بعد دوا پینے کے تمکو یہہ خط لکھا ہی یقین تو ہی کہ آج پتے بھر کر روٹی کہا سکوں صاحب وہ جو میں نے ۲۲ شعر مرثیہ کے لکھکر تمکو بھیجے اس سے مقصود یہہ تھا کہ تم اپنے اشعار دوسرے ماتم زدہ کو دیدو کسواسطے کہ تمہاری تحریر سے معلوم ہوا تھا کہ کوئي اور بھي ملک زدہ ہی اور یہہ جو تم

لکھتے ہو کہ کچھہ اوپر اسي ۸۰ شعر میں سے[۱] ایک شعر بھي تو لےلیا اسکا حال یہہ کہ وہ شعر سب دست و گریبان تھے ایک کو ایک سے ربط ایک یا دو شعر اسمیں سے کیونکر لئے جاتے اشعار سب میرے پسند بے سقم بے عیب وہ جو تم لکھتے ہو کہ صرف بانو برج موہن میرزم اور اسکا دوسرا مصرع میں بھول گیا ہوں مگر قافیہ میں من ہی یہہ شعر غالب کو برا معلوم ہوا ہوگا واللہ باللہ جبتک کہ تمنے نہیں لکھا میرے خیال میں بھي یہہ بات نتھي - بہر حال بات وہي ہی جو میں اوپر لکھہ آیا ہوں - بارے اب کہئیے بھائي منشی نبي بخش صاحب اور مولوي قمر الدین خانصاحب رورروکے متوالے ہوش میں آئے یا نہیں آئے آج ۱۰ شوال کی ہی ششۂ عید کا بھي زمانا گزر گیا خداکے واسطے اونکي خیر و عافیت لکھو اور یہہ عبارت بھائي صاحب کي نظر انور سے گزرانو شاید وہ مجھکو خط لکھیں- غالب * محررۂ و مرسلۂ دو شنبہ ۲۴ مئي سنہ ۱۸۵۸ع * (۱۱۹)

ایضا

اللہ اللہ ہم تو کول سے تمہارے خط کے آنیکے منتظر تھے ناگاہ کل جو خط آیا معلوم ہوا کہ دو دن کول میں رہکر سکندر آباد آگئے ہو اور وہاں سے تمنے خط لکھا ہی - دیکھئے اب یہاں کب تک رہو اور آگرہ کب جاؤ پرسوں برخوردار شیو نراین کا خط آیا تہا لکھتے تہے کہ کتابونکي شیرازہ بندي ہو رہي ہی اب قریب ہی کہ بھیجي جائیں - مرزا مہر بھي ایک ہفتہ بتاتے ہیں دیکھئے کس دن کتابیں آجائیں خدا کرے سب کام دلخواہ بنا ہو-

ھاںصاحب منشی بالمکند بسمر کے ایک خط کا جواب ہم پر فرض ہی میں کیا کروں اوس خط میں اونہوں نے اپنا سفر سمر میں مصروف ہونا لکھا تھا پس میں اونکے خط کا جواب کہاں بھیجتا اگر تمسے ملیں تو میرا سلام کہدینا اور مطبع آگرہ سے کتابونکا حال تو تم خود دریافت کرتے لوگے میرے کہنے اور لکھنے کی کیا حاجت * چار شنبہ سیوم نومبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۱۲۰)

ایضا

یکشنبہ سیوم ذی القعدہ و پنجم جون سال حال

صاحب - آج تمہارا خط صبح کو آیا میں دو پہر کو جواب لکھتاہوں تمہاری ناسازگاری طبیعت سنکر دل کوڑھا حق تعالی تمکو زندہ اور تندرست اور خوش رکھے - اوراق منثوی بھیجے ہوئے بہت دن ہوئے جسمیں حکایت طالب علم اور سنار کی تھی واقعہ بلند شہر کا اور وہ اوراق میں نے بیرنگ پاکٹ نہیں بھیجے خط میں لپیٹ کرچونکہ خط ثقیل تھا دو ٹکٹ لگاکر ارسال کئے ہیں رسید ملے تو اوسکو دیکھکر تاریخ معلوم ہوجاے قیاس سے ایسا جانتا ہوں کہ پانچ سات دن ہوے ہونگے - منشی نبی بخش کا خط بہت دن سے نہیں آیا گھر اونکا تاج گنج وہ خود مع بعض متعلقین آگرہ - ایکبار تاج گنج کے پتے سے خط اونکو بھیجا تھا جواب نہ آیا اب ناچار برخوردار شیونراین سے اونکا حال پوچھونگا - تم باہمہ کمالات حقانی بھی ہو رہی امید منگنہ سے خط کی امید کیوں رکھتے ہو جب آگرہ جاؤگے اور وہ وہاں ہونگے تو ملاقات ہوجائیگی میں خود واقف نہیں کہ وہ کہاں ہیں ار روے قیاس

کہہ سکتا ہوں کہ آگرہ یا مدراس - کبھی کہیں سے اونکا کوئی خط مجھکو آیا ہو تو میں گنہگار - غالب * (۱۲۱)

ایضا

لو صاحب کھچڑی کھائی دن بہلائے کپڑے پہائے گھر کو آئے *

۸ جنوری ماہ و سال حال دو شنبہ کے دن عصب الہی کی طرح اپنے گھر پر نازل ہوا تمہارا خط مصامین دردناک سے بھرا ہوا رامپور میں میں نے پایا جواب لکھنے کی فرصت نملی بعد روانگی کے مراد آباد میں پہنچکر بیمار ہوگیا پانچ دن صدرالصدور صاحب کے ہاں پڑا رہا اونھوں نے بیمارداری اور غمخواری بہت کی - کیوں ترک لباس کرتے ہو پہننے کو تمہارے پاس ہی کیا جسکو اوتار کر پھینکوگے ترک لباس سے قید ہستی مٹ جائیگی بغیر کھائے پئے گزارا نہوگا سختی و سستی رنج و آرام کو ہموار کردو جسطرح ہو اسی صورت سے بہر صورت گزرے دو * بندت تاب لاے ہی بنیگی غالب * واقعہ سخت ہی اور جان عزیز اس خط کی رسید کا طالب غالب * (۱۲۲)

ایضا

میرزا تفتہ کہ پیوستہ بدل جا دارد * ہر کجا هست خدایا بسلامت دارش

صاحب کئی بار جی چاہا کہ تمکو خط لکھوں مگر متحیر کہ کہاں بھیجوں اب جو تمہارا خط آیا معلوم ہوا کہ حضرت ابھی لکھنؤ میں رونق افروز ہیں خط نہ بھیجوں تو گنہگار - میں نے یہہ عرض کیا ہی کہ مجھہ میں اصلاح کی مشقت کی طاقت نہیں رہی معہذا تمہارا کلام پختگی کو پہنچ گیا ہی اصلاح طلب نہیں رہا

هی شیر اپنے بچے کو ایکمدت تک آئین شکار سکھاتا هی جب وہ جوان هوجاتا هی تو خود بے اعانت شیر شکار کیا کرتا هی یہہ مین نے نہین کہا کہ تم مجھے اپنے کلام کے دیکھنے سے محروم رکھو جو غزل قصیدہ لکھا کرو نہ مسودہ بل ایک نقل اوسکی ضرور مجھکو بھیجا کرو * (۱۲۳)

ایضاً

سہ شنبہ ۳ ربیع الثانی و ششم ستمبر

صاحب - کل پارسل اشعار کا ایک آنہ کا ٹکٹ لگا کر اور اوسپر یہہ لکھکر کہ یہہ پارسل هی خط نہین هی ڈاک مین بھیجدیا ڈاک منشی نے کہا کہ خطونکے صندوق مین ڈال دو خدمتگار ناخواندہ آدمی اوسکا حکم بجالایا اور اوسکو خطونکی صندوق مین ڈال آیا وہ لفظ کہ یہہ خط نہین هی پارسل هی دست آویز معقول هی اگر وهان کے ڈاکیے تمسے خط کا محصول مانگین تو تم اوس جملہ کے ذریعہ سے گفتگو کرلینا - مکان میرے گھر کے قریب حکیم محمود خان کے گھر کے نزدیک عطار بہی پاس بازار بہی قریب ڈھائی روپیہ کرایہ کو موجود مگر مالک مکان سے یہہ وعدہ هی کہ هفتہ بہر کسی اور کو ندونگا بعد ایک هفتہ کے اگر تمہارا مسافر نہ آیا تو مجھے اور کرایہ دار کے دینے کا اختیار هی - رامپور کے باب مین مختصر کلام یہہ هی کہ نہ مین والی رامپور کو لکھہ سکتا هون نہ اس نہ لکھنے کی وجہ تمکو لکھہ سکتا هون اگر کبھی ریل مین بیٹھہ کر آجاؤگے تو زبانی کہدونگا - غالب * (۱۲۴)

ایضا

منشي صاحب سعادت و اقبال نشان منشي هرگوپال صاحب سلمه الله تعالی - غالب کي دعاي درویشانه قبول کریں هم تو آپکو سکندرآباد فادونگوون کے محله میں سمجھے هوئے هیں اور آپ لکھنؤ راجه مان سنگهه کی حویلي مطبع اوده اخبار میں بیٹھے هوئے مداریه حقه لکھنؤ کا پي رهے هیں اور منشي نول کشور صاحب سے باتیں کر رهے هیں - بھلا منشي صاحب کو میرا سلام کهنا آج یکشنبه هی اخبار کا لفافه ابھی تک نهیں پهنچا هرهفتے کو پنجشنبه حد جمعه کو پهنچتا تها - مرزا تفته کیا فرماتے هو کسے رینگتن صاحب - کهاں رینگتن صاحب - پنجشنبه کے دن ۱۹ جنوري سنه حال کو وه پنجاب کو گئے ملتان یا پشاور کے ضلع میں کهیں کے حاکم هوئے هیں میں اپني ناتواني کے سبب اونکي ملاقات تودیع کو نهیں گیا - انوار الحق گهاٹ پر نوکر هیں عـــه مشاهره پاتے هیں - زیاده زیاده - نجات کا طالب غالب * صبح یکشنبه ۱۲ فروري سنه ۱۸۶۵ع * (۱۲۵)

ایضا

نور چشم غالب از خود رفته میرزا تفته خدا تمکو خوش اور تندرست رکهے - نه درست تخیل نه میں کاذب مگر بقول میرتقي (ع) اتفاقات هیں زمانے کے * بهر حال کچهه تدبیر کي جائیگي اور انشا الله صورت وقوع جلد نظر آئیگي - تعجب هی که اس سفر میں کچهه فایده نهوا * بیت *

یا کرم خود نماند در عالم * یا مگر کس درین زمانه نکرد

اعنیاي دهرکی مدح سرائي موقوف کرو اسعار عاشقانه بطریق

عمل کیا کرو اور خوش رہا کرو - نجات کا طالب غالب * سہ شنبہ

۲۴ نومبر سنہ ۱۸۶۳ع * (۱۲۶)

ایضا

صاحب بندہ - میں نے نکس کا ایک ایک خانہ دیکھا سیوای تین کاغذونکے کوئی کاغذ تمہارا نہ نکلا اور اسوقت بسبب کم فرصتی کے میں ردیف اون تینوں قصیدونکی نہیں بنا سکتا اور وہ مقدمہ (ص) کا نہ اقتضاي حالات زمانہ سست ہوگیا ہی مت سمہجو گیا دیر آید درست آید انشا اللہ - اب میرا حال سنو * بیت *

در نومیدي بسے امید است * پایان شب سیہ سپید است

ہمیشہ نواب گورنر جنرل کی سرکار سے دربار میں مجہکو ۷ پارچے اور تین رقم جواہر خلعت ملتا تہا لارڈ کیننگ صاحب میرا دربار و خلعت بند کر گئے میں نا امید ہوکر بیٹہہ رہا اور مدت العمر کو مایوس ہو رہا - اب جو یہاں لفٹنٹ گورنر پنجاب آئے میں جانتا تہا کہ یہہ بہی مجہسے نملینگے کل اونہوں نے مجہکو بلا بہیجا بہت سی عنایت فرمائی اور فرمایا کہ لارڈ صاحب دلي میں دربار نکرینگے میرٹ ہوتے ہوئے اور میرٹ میں اون اضلاع کے علاقہ داروں اور مالگزاروں کا دربار کرتے ہوے انبالہ جائینگے دلي کے لوگونکا دربار وہاں ہوگا تم بہي انبالہ جاؤ شریک دربار ہو کر خلعت معمولي لے آؤ - بہائي کیا کہوں کہ کیا میرے دلپر گزري گویا مردہ جي اوٹہا مگر ساتہہ اوس مسرت کے یہہ بہي سنانا گزرا کہ سامان سفر انبالہ و مصارف بے انتہا کہاں سے لاؤں اور طرہ یہہ کہ نذر معمولي میري قصیدہ ہی اودہر قصیدہ کے نکر ادہر روپیہ کي تدبیر حواس

ٹھکانے دہیں شعر کام دل و دماغ کا ھی وہ روپیہ کی فکر میں پریشان
میرا خدا پہر مشکل بھی آسان کریگا لیکن اندنوں میں نہ دلکو چین
ھی نہ راتکو نیند ھی - یہہ کئی سطریں تمھیں اور ایسی ھی کئی
سطریں جناب نواب صاحب کو لکھکر بھیجدیں ھیں - جیتا رہا تو
الہ‌آباد سے آکر خط لکھونگا * روز چار شنبه ۱۳ رمضان ۴ فروری (۱۲۷)

ایضا

بھائی - تمنے مجھے کیوں سا دو چار سو روپیہ کا نوکر یا پنشن دار فرار
دیا ھی جو دس بدس روپیہ مہینا قسط آرزو رکھتے هو تمہاری
باتوں پر کبھی کبھی ہنسی آتی ھی اگر احیانا تم دہلی کے
ڈپٹی کلکٹر یا وکیل کمپنی ہوتے تو مجھکو بڑی مشکل پڑتی -
بہر حال خوش رهو اور متفکر نہو - پانچ روپیہ مہینا پنشن
انگریزی میں سے قسط مقرر هوگیا تا ادائی زر ابتدای جون سنه
۱۸۵۳ یعنی ماہ آینده سے یہہ قسط جاری هوگی - بابو صاحب کا
خط تمہارے نام کا پہنچا عجب تماشا ھی وہ درنگ کے ہونے
سے خجل ہوتے هیں اور میں اونکے عذر چاہنے سے مرا جاتا هوں -
هاں اتفاق آج میں نے اونکو لکھا اور کل راجه کے مرنے کی خبر
سنی و الله بالله اگر دو دن پہلے خبر سن لیتا تو اگر میری جان پر
آبنتی تو بھی اونکو نہ لکھتا - بھرتپور کے آئے ہوے روپیہ کی
ہنڈوی اسوقت تک نہیں آئی شاید آج شام تک یا کل تک
آجاوے خدا کرے وہ آسو پہاڑ پر سے ہنڈوی روانہ کردیں ورنہ پھر
خدا جانے کہاں کہاں جائینگے اور روپیہ پہنچنے میں کتنی دیر
ہو جائیگی - خدا کرے زر مصارف ہردیو سنگھہ اسی میں سے

مجهرا لین میری کمال خوشي هی اور یهه بهو تو ع۔ه روپیه هردیو سنگهه کو میري طرفسے ضرور دین - منشي صاحب کا ایک خط هاترس سے آیا تها کل اوسکا جواب هاترس کو روانا کرچکا هون - والدعا - از اسد الله * محررهٔ دو شنبه ۳ مئی سنه ۱۸۵۳ع * (۱۲۸)

ایضا

کل تمهارا خط آیا راز تمهاري مجهپر آشکارا هوا مین سمجها هوا تها که تم دیوانگي اور شورش کررهے هو اب معلوم هوا که حق بجانب تمهارے هی مین جو اپنے عزیز کو نصیحت کرتا هون تو اپنے نفس کو مخاطب کرکے کهتا هون که اےدل تو اپنے کو اس عزیز کي جگهه سمجهکر تصور کر که اگر تجهپر یهه حادثه پڑا هوتا یا تو اس بلا مین گرفتار هوا هوتا تو کیا کرتا - عیاذا بالله اب مین تمکو کیونکر کهون که یهه بےحرمتي گوارا کرو اور رفاقت چهوڑو بلکه یهه بهی رائے هي جو دوست سے کهئے که تو همارے واسطے اسکو ترک کر - بهر حال دوست کی دوستي سے کام هی اوسکے افعال سے کیا غرض جو محبت و اخلاص اون مین تم مین هي بدستور بلکه روز افزون رهے ساتهه رهنا اور پاس رهنا بهتر هی نه سهي * شعر *

وصالے که در آن ملال باشد * هجران نه ازان وصال باشد

آمدم برسر مدعا تمهاري رائے همکو اس بات مین پسند - عجب طرحکا پیچ پڑا که نکل نهین سکتا نه تمکو سمجها سکتا هون اور نه اونکو کچهه کهه سکتا هون مجهے تو اس موقع مین سوائے اسکے که تماشائی نیرنگ قضا و قدر بنارهون کچهه بن نهین آتي * بیت *

نه دنم که تا کردگار جهان * درین آشکارا چه دارد نهان

چھ پور کا امر محض اتفاقي هی ہے مقصد رہے مگر درپیش آیا هی هوسناکانہ ادھر متوجہ هوا هون بوڑھا هو گیا هون بہرا هو گیا هون سرکار انگریزي میں بہت بڑا پایہ رکھتا تھا رئیس زادوںمیں گنا جاتا تھا پورا خلعت پاتا تھا اب بدنام هو گیا هون اور ایک بہت بڑا دھبا لگ گیا هی کسي ریاست میں دخل کر نہیں سکتا تھا مگر هان استاد یا پیر یا مداح بنکر راہ و رسم پیدا کرون کچھ آپ فایدہ اوٹھاوں کچھ اپنے کسي عزیز کو وهاں داخل کردوں دیکھو کیا صورت پیدا هوتي هی * شعر *

تا بہال دوستي کي بر دهد * حالیا رفتیم و تخمي کاشتیم

صاحب کے هاں سے دیوان ابھي نہیں آیا آج کل آجائیگا پھر اوسکي جزو دان کي تیاري کرکے روانہ کرونگا ابھی کول میں آرام کرو اپنے بچوں میں اپنا دل بہلاؤ اگر جي چاہے تو اکبرآباد چلے جائیو وهاں اپنا دل بہلائیو دیکھو اس خود داري میں اودھر سے کیا هوتا هی اور وہ کیا کرے هیں و السلام ۔ اسد اللہ * جمعہ دهم دسمبر سنہ ۱۸۵۲ع * (۱۲۹)

ایضا

صبح دوشنبہ پنجم جمادي الاول و نوزدهم دسمبر سال حال میرزا تفتہ ۔ کل تمہارا خط مع کاغذ اشعار آیا آج تمکو یہہ خط لکھتا هون اور اسي خط کے ساتھہ خط موسومہ مہر بادشاہ بھیجتا هون کاغذ اشعار کل یا پرسوں روانہ هوگا ۔ میں تاریخ کو دون مرتبۂ شاعري جانتا هون اور تمہاري طرح سے یہہ بھی عقیدہ میرا نہیں هی کہ تاریخ وفات لکھنے سے اداي حق محبت هوتا هی ۔ بہرحال

میں نے منشی نبی بخش مرحوم کی تاریخ رحلت میں
یہہ قطعہ لکھکر بھیجا - منشی قمرالدین خان صاحب نے ناپسند
کیا قطعہ یہہ هی

شیخ نبی بخش که باحسن خلق * داشت مذاق سخن و فهم تذر
مرگ ستم پیشه اماںش نداد * کیست که با مرگ بسنجد ستذر
سال وفاتش ز پئ یادگار * با دل زار و مژۂ دجله ریز
خواستم از غالب آشفته سر * گفت مدہ طول و بگو رستخیز
ایک قاعدہ یہہ بھی هے که کوئی لفظ جامع اعداد نکال لیا کرتے
هیں بلکه قید معنی دار هونیکی بھی مرتفع هی جیسا که
یہہ مصرع (ع) درسال عرس هرآنکه مادہ بیند * انوری
کے قصاید کو دیکھو دوچار جگہه ایسے الفاظ قصیدہ کے آغاز
میں لکھے هیں جسمیں اعداد سال مطلوب نکل آتے هیں اور
معنی کچھه نہیں هوتے لفظ رستخیز که ناکرہ معنی دار لفظ هی
اور پھر واقعہ کے مناسب اگر تاریخ ولادت یا تاریخ شادی میں یہہ
لفظ لکھتا تو بیشبہه نامستحسن تھا قصہ مختصر اگر تاریخ کی
فکر موجب ادای حق مودت هی تو میں حق دوستی ادا کرچکا
زیادہ کیا لکھوں - داد کا طالب غالب * (۱۳۰)

ایضا

کیوں مہاراج - کول میں آنا اور جناب منشی نبی بخش
صاحب کے ساتھه غزل خوانی کرنی اور همکو یاد نہ لانا مجھسے
پوچھو که میں نے کیونکر جانا که تم مجھکو بھول گئے کول میں
آئے اور مجھکو اپنے آنیکی اطلاع نہ لکھا که میں کیونکر آیا

هون اور کب آیا هون اور کبتک رهونگا اور کب جاونگا اور بابو صاحب سے کہان جا ملونگا - خیر اب جو مین نے بیجیائی کرکے تمکو خط لکھا هی لازم هی که میرا قصور معاف کرو اور مجھکو ساری اپنی حقیقت لکھو - تمہارے هات کی لکھی هوئی غزلین بابو صاحب کی میرے پاس موجود هیں اور اصلاح پاچکی هیں اب مین حیران هون که کہان بھیجون هرچند اونهون نے لکھا هی که اکبرآباد هاشم علی خان کو بھیجدو لیکن مین نه بھیجونگا جب وه اجمیر یا بهرتپور پہنچکر مجھکو خط لکھیںگے تو مین اونکو وه اوراق ارسال کرونگا یا تم جو لکھوگے اوسپر عمل کرونگا - بهائی ایک دن شراب نه پیو یا کم پیو اور همکو دو چار سطرین لکھه بھیجو که همارا دهیان تم مین لگا هوا هی - اسد الله * روز دو شنبه چارم جنوری سنه ۱۸۵۲ع * (۱۳۱)

ایضا

صاحب - تمہاری سعادتمندی کو هزار هزار آفرین تمکو یون هی چاهئے تها لیکن مین نے تو ایک بطریق تمنا لکھی تهی تمنا که عربی مین لیت اور فارسی مین کاشکے - اب تم روداد سنو عرضی میری سر جان لارنس چیف کمشنر بهادر کو گزری اوسپر دستخط هوئی که یهه عرضی مع کواغذ ضمیمه سایل کے پاس بھیجدی جاے اور یهه لکھا جاے که معرفت صاحب کمشنر دهلی کے پیش کرو اب سر رشته دارکو لازم تها که میرے نام موافق دستور کے خط لکھتا یهه نهوا وه عرضی حکم چڑهی هوئی میرے پاس آگئی مین نے خط صاحب کمشنر دهلی چارلس

سانڈرس کو لکھا اور وہ عرضي حکم چڑھی ہوئي اوسمین ملفوف کرکے بھیجدی صاحب کمشنر نے صاحب کلکٹر کے پاس یہہ حکم چڑھا کربھیجي کہ سایل کی پنشن کي کیفیت لکھو اب وہ مقدمہ صاحب کلکٹر کے ہان آیا ہی ابھي صاحب کلکٹرنے تعمیل اوس حکم کي نہدن کي پرسون تو اونکے ہاں یہہ روبکاري آئي ہی دیکھئے کچھہ مجھسے پوچھتے ہیں یا اپنے دفترسے لکھہ بھیجتے ہیں دفترکہان رہا ہی جو اوسکو دیکھینگے - بہر حال یہہ خدا کا شکرہی کہ بادشاہي دفترمین سے میرا کچھہ شمول وفساد مین پایا نہدن گیا اورمیں حکام کے نزدیک یہان تک پاک ہون کہ پنشن کي کیفیت طلب ہوئي ہی اور میري کیفیت کا ذکر نہین ہی بعدے سب جانتے ہدن کہ اسکو لگاؤ نتھا - مولوي قمرالدین خان کا کول نجانا اور راہ سے پھر آنا معلوم ہوا حق تعالی اونکو زندہ اور تندرست رکہے - میرا سلام کہنا اوریہہ خط پڑھا دینا۔ بھائي منشي نبي بخش صاحب کو سلام اور آنکے بچونکو دعا کہنا اور یہہ خط ضرور ضرور پڑھا دینا اور کہنا بھائي ہدایت تو اچھي ہی نہایت ہي خدا اچھي کرے وہ عرب اور وہ ربط و ضبط جو ہم رئیس زادونکا تہا اب کہاں روٹی کا ٹکرا ہی ملجاے تو غنیمت ہي گورنري کلکتہ اورگورنري آکرہ اور احنٹی و کمشنري و دیواني و فوجداري و کلکٹري دھلي سے جو حکم میرے خط اور عرضي پر ہوا ہی مشتمل اوس حکم پر خط میرے نام آیا ہی حاکم نے اب بھي یہي حکم دیا تہا کہ لکھا جاوے کہ یون کرو عملہ نے خط نہ لکھا صرف وہ عرضي حکم چڑھی ہوئي بھیجدي خیر (ع)

هرچه از دوست می رسد نیکو ست *

سنو مرزا تفته اب مین جو اپنا حال تمکو لکھا کرون وہ تم میرے بھائی کو اور مولوي قمرالدین خانکو دکھا دیا کرو تیں تین جگہہ ایک باتکو کیوں لکھوں * جمعه ۱۲ ماہ مارچ سنه ۱۸۵۸ع * (۱۳۲)

ایضا

بھائي - هان میں نے زبدة الاخبار میں دیکھا کہ راني صاحب مرگئیں کل ایک دوست کا خط اکبر آباد سے آیا وہ لکھتا هے کہ راجه مرزا راني مري ابھي ریاست کا کوئي رنگ قرار نہیں پایا صورت انتظام جا دي بخدمتھه کے آنے پر موقوف هے یہاں تک اوس دوست کی تحریر هے طهرا اوسکو بابو صاحب کا نام نہیں معلوم اونکے بھائي کا نام یاد رهگیا صرف اوس دوست نے بطریق اخبار لکھا هے اوسکو میري اور جاني کي دوستي کا بھي حال معلوم نہیں حاصل اس تحریر سے یہه هے کہ اگر یہه خبر سچ هے تو همارے تمہارے دوست کا کام بنا رهیگا آمین یا رب العالمین صاحب جیپور کا مقدمه اب لایق اسکے نہیں هے کہ هم اوسکا خیال کریں ایک بنا ڈالي تھي وہ نہ اوٹھي راجه لرکا هے اور چھچورا هے راول جي اور سعد الله خان بنے رهتے تو کوئي صورت نکل آتي - اور یہه جو آپ لکھتے هیں کہ راجه تیرے دیوان کو پرها کرتا هے اور پیش نظر رکھتا هے یہه بھي تو آپ از روے تحریر منشي هردیو سنگھه کہتے هیں اونکا بیان کیونکر دلنشیں هو وہ بھي جو بابو صاحب لکھه چکے هیں کہ پانسو روپیه نقد اور خلعت مرزا صاحب کیواسطے تجویز هوچکا هے ہولي هوچکي اور میں

لیکر چلا پھاگن چیت بیساکھ نہین معلوم ہولی کس مہینے میں
ہوتی ہی آگے تو پھاگن میں ہوتی تھی - بندہ پرور بابو صاحب
نے پہلے بار تو مجھکو دو ہنڈویاں بھیجی ہین سو سو روپیہ کی
ایک تو میر احمد حسن میکش کے واسطے راجہ صاحب کی طرفسے
تاریخ تولد کنور صاحب کے انعام میں اور ایک اپنی طرف سے
مجھکو بطریق نذر شاگردی بعد اوسکے دو ہنڈویاں سو سو روپیہ کی
بعد چار چار پانچ پانچ مہینے کے آئیں مع میر احمد حسین کے صلے
کے روپیونکی چارسو اور اوس سے علاوہ تین سو اور یہہ کہ چار سو یا
تین سو کتنے دن میں آے اسکا حساب کنور صاحب کے عمر بھر
حوالہ ہی اگر وہ دو برس کے ہین تو دو برس میں اور اگر وہ تین
برسکے ہیں تو تین برسمین - ہاں صاحب یہہ وہی میر قاسم علی
صاحب ہیں جو میرے پرانے دوست ہین پرسوں یا اترسوں جو
ڈاک کا ہرکارہ تمہارا خط لایا تھا وہ ایک خط میر صاحب کے نام
کا کوئی میان حکمت اللہ ہیں اونکا میرے مکان کے پتےسے لایا تھا
وہ مینے لیکر رکھہ لیا ہی جب میر صاحب آجاویں تو تم اونکو میرا
سلام کہنا اور کہنا کہ حضرت اگر میرے واسطے نہین تو اس خط
کے واسطے دلی آپ آئیے * (۱۳۳)

ایضاً

عجب تماشا ہی - بابو صاحب لکھہ چکے ہیں کہ ہردیو سنگھہ
آگیا اور پانسو روپیہ کی ہنڈوی لایا مگر اوسکے مصارف کی بابت
اونیس کئی آیے اوس ہنڈوی میں محسوب ہو گئے ہین سو میں
اپنے پاس سے ملاکر پورے پانسو کی ہنڈوی تجھکو بھیجتا ہون

مین نے انکو لکھا کہ مصارف ہردیو سنگھہ کے مین مجرا دونگا تکلیف نکرو ۲۵ یہہ میری طرف سے ہردیو سنگھہ کو اور دیدو اور باقی کچھہ کم ساڑھے چار سو کی ہنڈوی جلد روانہ کرو سو بہائی آجتک ہنڈوی نہین آئی مین حیران ہون وجہ حیرانی کی یہہ ہی کہ اس ہنڈوی کے بھروسے پر قرضدارون سے وعدہ جون کے اوایل کا کیا تھا آج جون کی پانچویں ہی وہ تقاضا کرتے ہیں اور مین آج کل کر رہا ہون شرم کے مارے بابو صاحب کو کچھہ نہیں لکھہ سکتا جانتا ہون کہ وہ سیکڑا پورا کرینگے مگر مدت ہوگئی پھر وہ کیون اتنا تکلیف کرین تیس روپیہ کی کونسی ایسی بات ہی اگر مصارف ہردیو سنگھہ میرے ہان سے مجرا ہوئے تو کیا غضب ہوا ایس ۲۵ اور پچیس ۲۵ پچاس ۵۰ روپیہ نکال ڈالیں اور باقی ارسال کرین لفافے خطوط کے جو مین نے بھیجے تھے وہ بھی ابھی نہین آئے با این ہمہ یہہ کیسی بات ہی کہ مین یہہ بھی نہیں جانتا کہ بابو صاحب کہان ہیں پہاڑ پر ہیں یا بھرتپور آئے ہیں اجمیر آئینگے تو ٹھیرا کوئی وجہ نہین ہی ناچار کثرت انتظار سے عاجز آکر آج تمکو لکھا ہی تم اسکا جواب مجھکو لکھو اور اپنی راے لکھو کہ وجہ درنگ کی کیا ہی زیادہ زیادہ - اسد اللہ * مرقومہ پنجم جون سنہ ۱۸۵۳ع روز پنجشنبہ جواب طلب * (۱۳۴)

ایضا

میرا سلام پہنچے خط اور کاغذ اشعار پہنچا سانپ و حال ابھی سب یون ہی دھرے رہینگے اگرچہ گرمی رفع ہوگئی مینہہ برسنے

لگی ہواے سرد چلنے لگی مگر دل مکدر ہی اور حواس ٹھکانے نہیں - بادشاہ کا قصیدہ سارا اور ولیعہد کا قصیدہ بے خاتمہ آگے سے کہہ رکھا تھا اوسکا خاتمہ بہوار مشقت رمضان میں کہہ لیا اور عید کو دونوں پڑھہ دیئے - بھائي منشي نبي بخش صاحب کو پرسوں یا اترسوں بھیجونگا اونسے لیکر تم بھي دیکھنا میں نے اونکو لکھہ بھیجا ہی کہ منشي ہرگوپال صاحب کو بھي دینا کہ وہ پڑھہ لیں اور چاہیں تو نقل لے لیں اسکے سوا اور جو کچھہ تمہارے خط میں لکھا تھا وہ جواب طلب نہیں اور یوں ہي ہے جو تم سمجھے ہو - اسد اللہ * (۱۳۵)

ایضا

کیوں صاحب - اسکا کیا سبب ہی کہ بہت دن سے ہماري آپکي ملاقات نہیں ہوئي نہ مرزا صاحب ہی آئے نہ منشي صاحب ہي تشریف لائے ہاں ایکبار منشي شیو نراین صاحب نے کرم کیا تھا اور خط میں یہہ رقم کیا تھا کہ اب ایک فرمہ باقي رہا ہی اس راہ سے میں یہہ تصور کررہا ہوں کہ اگر ایک فرمہ نثر کا باقي تھا تو اب قصیدہ چھاپا جاتا ہوگا اور اگر فرمہ قصیدہ کا تھا تو اب جلد بندي شروع ہو گئي ہوگي - تم سمجھے میں تمہارے اور بھائي منشي نبي بخش صاحب اور جناب مرزا حاتم علي صاحب کے خطوط کے آئینہ تمہارا اور انکا آنا سمجھتا ہوں تحریر گویا وہ مکالمہ ہی جو باہم ہوا کرتا ہی پھر تم کہو مکالمہ کیوں موقوف ہی اور اب کیا دیر ہی اور وہاں کیا ہو رہا ہی - بھائي صاحب کو کاپي کي تصحیح سے فراغت ہو گئي مرزا صاحب نے جلدیں صحاف

کو دیدین میں اب اون کتابون کا آنا کب تک تصور کرون دسہرے
میں ایک دو دن کی تعطیل مقرر ہوئی ہوگی کہیں دوالی کی
تعطیل تک نوبت نہ پہنچ جاے ۔ ہاں صاحب تمنے کبھی کچھہ
حال قمر الدین خان صاحب کا نلکھا آگے اس سے تمنے اگست سپتمبر
میں اونکا آگرے کا آنا لکھا پھر وہ اکتوبر تک کیون نہ آئے وہان تو
منشی غلام غوث خان صاحب اپنا کام بدستور کرتے ہیں پھر یہہ اوس
دفتر میں کیا کر رہے ہیں کہیں کسی اور کام پر معین ہوگئے ہیں
اسکا حال جلد لکھو مجھکو یاد پڑتا ہی کہ تمنے لکھا تھا کہ منشی
غلام غوث خان صاحب کو ایک گانو جاگیر میں ملا ہی مولوی
قمر الدین خان صاحب اوسکے بندوبست کو آیا چاہتے ہیں اوسکا
ظہور کیون نہوا ان سب باتوں کا جواب جلد لکھئے ۔ جناب مرزا
صاحب کو میرا سلام کہئے اور یہہ پیام کہئے کہ کتاب کا حسن کانون
سے سنا دل کو دیکھنے سے زیادہ یقین آیا مگر آنکھوں کو رشک ہی
کانون پر اور کان چشمک زنی کر رہے ہیں آنکھون پر یہہ ارشاد ہوکہ
آنکھون کا حق آنکھوں کو کب تک ملیگا ۔ بھائی صاحب کو بعد از
سلام کہئیگا کہ حضرت اپنے مطلب کی تو مجھکو جلدی نہین ہی
آپکی تحفیف تصدیع چاہتا ہوں یعنی گر کاپی کا قصہ تمام ہوجاے
تو آپ کو آرام ہوجاے ۔ جناب منشی شیونراین صاحب کی
عنایتوں کا شکر میری زبانی ادا کیجئیگا اور یہہ کہئیگا نہ آپ کا خط
پہنچا چونکہ میرے خط کا جواب تھا اور معہذا کوئی امر جواب طلب
نتھا اس واسطے اوسکا جواب نہین لکھا ۔ زیادہ زیادہ * نگاشتہ و روان
داشتہ صبح شنبہ ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۸۵۸ع ۔ راقم غالب * (۱۳۶)

ایضا

صاحب عجب تماشا هی تمهارے کهنے سے منشی شیونراین صاحب کو خط لکها تها سو کل اونکا خط آیا اور اونهوں نے دستنبو کی رسید لکهی ڈاک کا هرکاره تو اونکے پاس لیگیا هوگا آخر تمهیں نے بهیجا هوگا یهه کیا که تمنے مجهکو اوسکی رسید اور میرے خط کا جواب نلکها اگر یهه گمان کیا جاے که تمنے راے امید سنگه کی ملاقات هونیپر خط کا لکهنا منحصر رکها هی تو وه بهی هوچکی هوگی مجهے تو صورت ایسی نظر آتی هی که گویا تم الگ هوگئے هو کتاب مطبع میں حواله کردی اب اوسکی ترئین و تصحیح سے کچهه غرض نهیں پس اشرفوں هی تو میں اس اطلاع سے درگذرا سیکڑوں مطالب و مقاصد رهجاینگے اور پهر اس وحشت کی وجه کیا اگر کها جاے که وحشت نهیں هی تو اوس کتاب اور مندوی کی رسید نلکهنے کی وجه کیا ہے تکلف میاں چاهتا هی که تم مجهسے خفا هوگئے هو خدا کے واسطے خفگی کی وجه لکهو صبح کو میں نے یهه خط روانه کیا هی بدهه کا دن ستمبر کی پہلی تاریخ اگر شام تلک تمهارا خط آیا تو خیر ورنه تمهاری رنجش کا بالکل یقین هوجائیگا اور سبب وجه نه معلوم هونیکے سبب گهبرائیگا میں تو اپنے نزدیک کوئی سبب ایسا نهیں پاتا خدا کے واسطے خط جلد لکهو اگر خفا هو تو خفگی کا سبب لکهو جانتا هوں که تم راے امید سنگهه سے بهی نملے هوگے عیادالله میں اپنے شرمنده رها که میں نے کها تها که هاں میرا نقشه دستنبو تمکو اچهی طرح پڑهادینگے اگرچه اسے حال میں

ہ مجھکو تم پر الگ ہوے اور پہلو تہی کریگا گمان گذرا ہی کوئي مطلب تمکو لکھنا نچاہئے مگر ضرورت کو کیا کرون ناچار لکھتا ہون - صاحب مطبع نے خط کے لفافہ پر لکھا ہی مرزا نوشہ صاحب غالب للہ غور کرو یہہ کتنا بے جوڑ جملہ ہی ڈرتا ہون کہ کہین صفحۂ اول کتاب پر بھي نلکھدیں آیا فارسي کا دیوان یا اردو یا پنج آہنگ یا مہر نیمروز چھاپے کی یہہ کوئي کتاب اوس شہر میں نہیں پہنچے جو وہ میرا نام لکھتے تمنے بھی اونکو میرا نام نہیں بتایا صرف اپني نسبت عرف سے وجہ اس واویلا کي نہیں ہی بلکہ سبب یہہ ہی کہ دلي کے حکام کو تو عرف معلوم ہی مگر کلکتہ سے ولایت تک یعنے وزرا کے محکمہ میں اور ملکۂ عالیہ کے حضور میں کوئي اس نالایق عرف کو نہین جانتا پس اگر صاحب مطبع نے مرزا نوشہ صاحب غالب لکھدیا تو میں غارت ہوگیا میري محنت رایگاں گئي گویا کتاب کہي اور کی ہوگئي لکھتا ہون اور پھر سوچتا ہون کہ دیکھون تم یہہ پیام مطبع میں پہنچا دیتے ہو یا نہین * نومبر کا دن ستمبر کي پہلي تاریخ * (۱۳۷)

ایضا

بھائي صاحب - ۳۳ کتابیں بھیجي ہوئي بر خوردار منشی شمونراین کي کل جمعہ کے دن ۱۲ نومبر کو پہنچیں کاغذ اور سیاهي اور خط کا حسن دیکھکر میں نے از روے یقین جانا کہ طلائي کام پر یہہ کتابیں طاؤس بہشت بلکہ حوریں انکو دیکھکر شرمایگي یہہ تو سب درست مگر دیکھئے مجھکو انکا

دیکھا دب تک میسر ہو آپ پر گمان تساہل کا گزرے یہہ تو
کیونکر ہو - ہاں صاحب جلد کے بندھائیکی نسبت سے میرے
جی کا چاہتا نہ بندھائے یعنی مدت مناسب سے زیادہ دیر لگائے -
ور ہاں حضرت کچھہ ایسی بندگی ارسال کے وقت کر لیجئیگا کہ
وہ پارسل آشوب تلف سے محفوظ رہے بہت عزیز اور بہت کام
کی چیز ہی مجھکو وہ ا یک ایک جلد اپنی جان سے زیادہ عزیز
ہی - یا الہی یہہ خط راہ میں ہو اور وہ ساتوں کتابونکا پارسل
تیرے حفظ و آمان میں مجھہ تک پہنچ جائے اور یہہ بہو تو
بھلا یہہ ہو کہ اس خط کا جو جواب لکھئے اوسمیں یہہ مرقوم ہو
کہ آج ہمنے کتابونکا پارسل روانا کیا ہی * بیت *
یارب این آرزوی من چہ خوشست * تو بدین آرزو مرا برسان
مرسلۂ شنبہ ۱۳ نومبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۱۳۸)

ایضا

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف
آج کچھہ درد میرے دل میں سوا ہوتا ہی

بندہ پرور - پہلے تمکو یہہ لکھا جاتا ہی کہ میرے دوست قدیم میر
مکرم حسین صاحب کی خدمت میں میرا سلام کہنا اور یہہ
کہنا اتنک جیتا ہوں اور اس سے زیادہ میرا حال مجھکو بھی
معلوم نہیں - مرزا حاتم علی صاحب مہر کی جناب میں میرا
سلام کہنا اور یہہ میرا شعر میری زبان سے پڑھنا * شعر
شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب
ای تو غایب ز نظر مہر تو ایمان منست

تمہارے پہلے خط کا جواب بھیج چکا ہوں کہ اوسکے دو دن یا تین
دن کے بعد دوسرا خط پہونچا - سنو صاحب جس شخص کو جس
شغل کا ذوق ہو اور وہ اوسمیں بے تکلف عمر بسر کرے اوسکا نام
عیش ہے تمہاری توجہ مفرط بطرف شعر و سخن تمہاری
شرافت نفس اور حسن طبع کی دلیل ہے اور بھائی یہہ جو
تمہاری سخن گستری ہے اوسکی شہرت میں میری بھی تو نام
آوری ہے - میرا حال اس فن میں اب یہہ ہے کہ شعر کہنے
کی روش اور اگلے کہے ہوئے اشعار سب بھول گیا مگر ہاں اپنے
ہندی کلام میں سے ڈیرہ شعر یعنی ایک مقطع اور ایک مصرع
یاد رہگیا ہے سو گاہ گاہ جب دل اولٹنے لگتا ہے تب دس پانچ
بار یہہ مقطع زبان پر آجاتا ہے * شعر

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب
ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے

پھر جب سخت گھبراتا ہوں اور تنگ آتا ہوں تو یہہ مصرع پڑھکر
چپ ہوجاتا ہوں * ع * اے مرگ ناگہاں تجھے کیا انتظار ہے *
یہہ کوئی نہ سمجھے کہ میں اپنی بے رونقی اور تباہی کے غم میں
مرتا ہوں جو دکھہ مجھکو ہے اوسکا بیان تو معلوم مگر اوس بیان
کی طرف اشارہ کرتا ہوں - انگریز کی قوم میں سے جو ان روسیاہ
کالوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے اوسمیں کوئی میرا امید گاہ تھا اور
کوئی میرا شفیق اور کوئی میرا دوست اور کوئی میرا یار اور کوئی
میرا شاگرد ہندوستانیوں میں کچھہ عزیز کچھہ دوست کچھہ شاگرد کچھہ
معشوق سو وہ سب کے سب خاک میں مل گئے ایک عزیز کا ماتم

کتنا سخت ہوتا ہی جو اندے عزیزونکا ماتم دار ہو اسکو زیست کیونکر نہ دشوار ہو - ہای اتنے یار مرے کہ جو اب مین مرونگا تو میرا کوئي رونے والا بھی نہوگا- انا للہ و انا الیہ راجعون * (۱۳۹)

بنام شاہزادہ بشیر الدین صاحب

حضرت پیر و مرشد برحق سلامت - تقصیر معاف مین مدعی اور آپ مدعا علیہ بھی اور حاکم بھی وجہ استغاثہ یہہ کہ آپنے مجھے اپنے حلقۂ ارادت سے خارج کردیا عرایض جوابطلب کا جواب نہین ایک ہدایت نامہ سادہ میں - آپ رلہل میرود سر بر چنگ - یہہ جملۂ مرکبہ لکھا ہوا تہا مین اسکو پڑہ بھی نسکا معنے سمجہہ تو علاوہ رہے - مین نے عریضہ لکھا اور جملہ کی حقیقت حال کا انکشاف چاہا اتنک جواب نہین پہنچا ہی گھبرا رہا ہی جبتک اسکا جواب نپاؤنگا آرام نہ آئیگا- برخوردار اقبال نشان مرزا شہاب الدین خان بہادر کی زبانی آپکے مزاج مبارک کی خیر و عافیت سنی مگر وہ جو تحریر دستخطی سے تسلی ہوتی ہی وہ کہاں - حضرت اتنو خالصا للہ و الرسول میرا گناہ معاف اور دستخط خاص سے مجھکو اس جملہ کے معنے لکھ بھیجئے - زیادہ حد ادب -

عفو جرم کا طالب غالب * (۱۴۰)

ایضا

در پرستش سستم و در کامجوئي استوار

سادسہ را بندۂ کم خدمت پرخوار هست

حضرت پیر و مرشد برحق - زور افزونی کاهش اب اس حد کو پہنچی ہی کہ * ع * تقسم جبرو لا یخبرا مُحال ہی * آگے یاد

تو و تقصیر نہر کر

رمہریرے لہو حشک کر دیا تہا اب آتش دوزخ ے رہا سہا جلادیا -
کل آپکا عنایت نامہ آیا آپ جو رقم فرماتے ہیں کہ دوے میرے
خط کا جواب نہیں بہیجا مجھکو نا وصف استدلاے نسیان خیال
میں آتا ہی کہ میں حضرت کے فرماں کا جواب لکھہ چکا ہوں ڈاکئے
اب ڈاکو ہوگئے ہیں اگر وہ لفافہ ڈاک میں تلف ہوگیا ہو تو کچھہ
بعید نہیں متوقع ہوں کہ اوسکا نہ پہنچنا میری نارسائی بخت کی
تاثیر سمجھا چاہئے میں مجرم نہ ٹھہروں - زیادہ حد ادب - نجات کا
طالب غالب * روز دوشنبہ ۱۱ اپریل سنہ ۱۸۴۸ع * (۱۴۱)

ایضا

تم سلامت رہو ہزار برس * ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار
آج منگل ۱۶ جون سنہ ۱۸۶۷ع ۱۲ بجے عنایت نامہ آیا سرنامہ
دیکھکر سعیدۂ صدمہ مراد سمجھا - بندہ ایک چھوٹی سی جس کی
تپی کے پاس بیٹھا ہوا تہا خط پڑھکر وہ حال طاری ہوا کہ اگر بندہ
نہوتا تو گریبان پہاڑ ڈالتا اگرچاں عزیز نہوتی تو سر پہوڑتا اورکیونکر
اس غم کی تاب لاتا کہ میں نے اپنےکو کھچڑا کر بصورت تصویر آپکی
خدمت میں بھیجا - لفافہ انگریزی افدالفشان شہاب الدین خان
سے لکھوا کر بیرنگ ارسال کیا اس فرمان میں اوس لفافے کی
رسید نپائی ظاہرا ڈاک پر ڈاکو گری اور مدرسے پکڑے روح کے
ٹکڑے اوڑادئے - بیتاب ہوکر یہہ عبارت حضرت کی بھیجی ہوئے لفافہ
میں لپیٹ کر روانہ کی اب جب آپ اور لفافہ بھیجینگے تو مطالب
باقی کا جواب مع اوراق اشعار بھیجونگا - زیادہ حد ادب * (۱۴۲)

بنام سید بدر الدین احمد المعروف بفقیر صاحب

حضرت مخدوم مکرم و معظم جناب فقیر صاحب دامت برکاتہم -
بعد بندگی عرض کیا جاتا ہے کہ آپکا عنایت نامہ پہنچا حال
معلوم ہوا بابو صاحب کے واسطے میرا دل بہت جلا زمانہ
اندنوں میں اونسے برسر امتحان ہے پروردگار اونکو سلامت رکھے اور
صبر و طاقت عطا کرے۔ علاوہ مساعدت روزگار کی وہ صورت شدائد
رنج سفر کی وہ حالت ناسازئی مزاج کا وہ رنگ ان سب باتوں
سے علاوہ یہہ کتنی بڑی مصیبت ہے کہ جوان داماد مرجاوے
اور بیٹی بیوہ ہوجاوے مرگ و زیست کا سررشتہ خدا کے ہاتھہ
ہے آدمی کیا کرے ناپر میرے جو گزری ہے وہ میرا دل جانتا
ہے ہاں بحسب ظاہر تعزیت نامہ لکھا چاہئے حیران ہوں کہ اگر
خط لکھوں تو کس پتے سے لکھوں ناچار ابھی تامل ہے جب وہ
بھرتپور آجائنگے تو آپ اونکے آنیکی مجھکو اطلاع دیجئےگا کچھہ لکھہ
بھیجونگا - نواب علی نقی خانصاحب کے خط کے جواب میں
جو آپنے مجھکو لکھا تھا وہ مجھکو یاد رہیگا جب نواب صاحب
آجاینگے میں اونکو سمجھا دونگا - آپ ہندی اور فارسی غزلین
مانگتے ہیں فارسی غزل تو شاید ایک بھی نہیں کہی ہاں ہندی
غزلیں قلعہ کے مشاعرہ میں دو چار لکھی تھیں سو وہ یا تمہارے
دوست حسین میرزا صاحب کے پاس ہونگی یا ضیاء الدین خان
صاحب پاس میرے پاس کہاں آدمی کو یہاں اتنا توقف نہیں
کہ وہاں سے دیوان منگوا کر نقل اوترواکر بھیجدوں- سید محمد صاحب
کو اور اونکے دونوں بھائیونکو میری دعا پہنچے - اسد اللہ * نگاشتہ

چارشنبه ۱۳ ربیع الثانی سنه ۱۲۷۱ هجری مطابق ۳ جنوری سنه ۱۸۵۵ع (۱۴۳)

ایضا

مخدوم و مکرم جناب نقدر صاحب کی خدمت عالی میں عرض کیا جاتا ہی کہ بہت دنسے آپنے مجھکو یاد نہیں کیا اور مجھکو کچھہ آپکا حال معلوم نہیں ۔ بابو صاحب خداجانے کہاں ہیں اور کس کام میں ہیں اونکا بھی کچھہ حال مجھکو معلوم نہین ۔ مدتسے ہرگوپال تفتہ کی تحریر سے بابو صاحب کا حال اکثر اور تمہاری خیر وعافیت گاہ گاہ دریافت ہوجاتی تھی سو وہ بہت دنسے علیگڑہ میں ہیں اگرچہ خط اونکے آتے رہتے ہیں مگر اونکو بھی بابو صاحب کا حال معلوم نہین اور تمسے تو بعد ہی ہی پھر تمہاری خیر و عافیت کیا لکھیں ۔ بہر حال مقصود اس تحریر سے یہہ ہی کہ نواب میر علی نقی خانصاحب آپسے ملینگے یہہ بہت عالیخاندان ہیں نواب ذوالفقار خان اور نواب اسد خان کی اولاد میں سے ہیں اور تمہارے ماموںصاحب یعنی نواب محمد میر خان مغفور کے بڑے دوست ہیں اب یہہ نوکری کی جستجو کو نکلے ہیں آپ انکی تعظیم و توقیر میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نکریں اور راج کا حال سب ان پر ظاہر کریں اور اہالی سرکار سے انکو ملوادیں اور بابو صاحب سے جو انکو ملواؤ تو یہہ میرا خط جو آپکے نام کا ہی جناب بابو صاحب کو پڑھوا دیجئے کیا خوب ہو کہ یہہ اوس سرکار میں نوکر ہوجاویں اور اگر نوکری کی صورت نہ نبنے تو راج سے انکی رخصت ایسی شایستہ عمل میں آوے

نواب اسد خان عالمگیر کے وزیر تھے اور فرخ سیر ان کا نواسا یا ہوا تھا جب فرخ سیر نے ذوالفقار خان کو مار ڈالا تو از روے کتب تواریخ ظاہر ہی کہ سلطنت کیسی برہم ہوگئی اور خود فرخ سیر پر کیا گزری قصہ کوتاہ انکی تقریب فہمی خوش مزاج آپ صرف کرینگے اور جس قدر آپ انکے بہبود میں کوشش کرینگے احسان مجھ پر ہوگا -

زیادہ زیادہ * اسد اللہ * (۱۴۴)

ایضا

سید صاحب جمیل المناقب عالیخاندان سعادت و اقبال توامان - مجھکو اپنی یاد سے غافل اور سید احمد کی خدمتگزاری سے فارغ نہ سمجھیں پر کیا کروں صورت مقدمہ عجب و غریب ہی یہہ بھی ار انکا بھائی باہم موافق رہینگے تو کوئی صورت نکل آئیگی - صاحب و ناظر سہم و زر رویہہ اسری سمجھتا ہوں کہ کچھہ نہیں ہاں خانداد سوسید کے اظہار سے معلوم ہوا کہ وہ تقسیم نہوگی کرایہ اسکا تقسیم ہوجائیگا میں رائے کیا دوں اور سمجھاؤں کیا کئی دن ہوئے کہ میں حسین مرزا صاحب کے ہاں گیا تھا وہاں میاں بھی بیٹھا تھا باہم ان دونوں صاحبوں میں بھی باتیں ہو رہی تھیں وہ بھی میرے مانند حیرت زدہ تھے - وفا و قدر بر چھوڑو نیرنگ تقدیر کے تماشائی رہو گھاٹا نہیں ٹوٹا نہیں نقد مال کا پیدا نہیں املاک کا کرایہ بٹ رہیگا گھبراتے کیوں ہو یہہ دلی والونکی حقانیت کی حالات ہیں - تمہارا بھتیجا یعنی حیدر حسن خان بچ گیا عوارض کی آندھی دفع ہوگئی توقع زیست کی قوی ہی صرف طاقت کا آنا باقی ہی صدمہ بڑا اوٹھایا ہی مہینا

پھر میں جدھر تھے وہیں ہوجاینگے انشاءاللہ العلی العظیم * صبح
دوشنبہ ۲۵ مئی سنہ ۱۸۶۳ع * (۱۴۵)

ایضا

پیر و مرشد - آج نواں دن ھی حسین مرزا صاحب کو الور گئے اگر
ہوتے تو اون سے پوچھتا کہ حضرت مرزا دیوان کس مطبع میں طبع ہوا
اور حاشیہ اوسپر کسنے چڑھائے جدا جاے حسین مرزا نے کیا کہا اور
حضرت کیا سمجھے اب یہہ حقیقت سمجھیے سنئے سنہ ۱۸۶۲ع یعنے
سال گذشتہ میں قاطع برہان چھپی پچاس جلدیں میں نے
مول لیں اور یہہ وہ زمانہ ھی کہ آپ دلی آئے ہوئے تھے میں نے یہہ
سمجھکر کہ یہہ تمہارے کس کام کی ھی تمہیں نہ دی تم مانگتے
اور میں نہ دیتا تو گنہگار تھا اب کوئی جلد باقی نہیں ھی رہا دیوان
اگر ریختہ کا صاحب کہتے ہو تو وہ اس عرصہ میں دلی اور کانپور
دو جگہہ چھاپا گیا اور تیسری جگہہ آگرہ میں چھپ رہا ھی
فارسی کا دیوان میں پچیس برس کا عرصہ ہوا جب چھپا تھا
پھر نہیں چھپا مگر ہاں سال گذشتہ میں منشی نول کشور نے
شہاب الدین خان کو لکھکر کلیات فارسی جو ضیاء الدین خان نے
غدر کے بعد بڑی محنت سے جمع کیا تھا وہ منگالیا اور چھاپنا
شروع کیا وہ پچاس جزو ہیں یعنے کوئی مصرع میرا اوس سے
خارج نہیں اب سنا ھی کہ وہ چھپکر تمام ہوگیا ھی روپیہ کی
فکر میں ہوں ہاتھ آجاے تو روپیہ بھیجکر دس جلدیں منگواؤں
جب آجاینگی ایک آپکو بھیجدونگا - نواب محی الدین
خانصاحب کا حال سنکر جی بہت خوش ہوا مدتوں طرح سے

سلام دیدار کے بعد مبارک باد دینا * (١٤٦)

حضرت - آپکے خط کے جواب لکھنے میں درنگ اس راہ سے ہوئي که میں منتظر رہا منان کے آنیکا اب وہ مجھسے مل گئے اور اونکي زباني سارا حال سن لیا تو جواب لکھنے بیٹھا - سنو صاحب ایک منشي محمد تقي هی تو نہیں یہاں تو ساتا روهن هی محمد تقي ایک اوسکي دو بهنیں تین منشي آغاجان کي تین بیٹیاں اور ایک بیٹا چار یہه سات مدعي ایک اودمیں سے سیده کي بیٹي بهي سہي - یہ وه حکام هیں جنکو میں جانتا تها نه وه عمله هی جس سے میری ملاقات تهی نه وه عدالت کے قواعد هیں جنکو پچاس برس میں نے دیکها هی ایک کونے میں بیٹها هوا بدرنگ روزگار کا تماشا دیکهه رها هوں یا حافظ یا حفیظ ورد زبان هی - تمہارے بهائي غلام حسین خان مرحوم کا بیٹا حیدر حسن خان جدا هی هی جو مجهے آج تیرهواں دن هی که نه تپ مفارقت کرتي هی نه دست بند هوتے هیں نه قی موقوف هوتي هی چارپائي کاٹ دي هی حواس زائل هوگئے هیں انجام اچها نظر نہیں آتا کام تمام هی - و السلام و الاکرام *

مرقومه ۲۴ ذیقعده سنه ۱۲۷۹ هجري - عافیت کا طالب غالب * (١٤٧)

بنام چودهری عبدالغفور المتخلص به سرور

جناب چودهری صاحب - آپکا عنایت نامه اِس وقت پہنچا اور یہه وقت صبح کا هی دن شنبه کا ربیع الثاني کي چوبیسویں اور دسمبرکي پہلي - کتاب کے پارسل کي رسید معلوم هوئي حکیم عبد الرحیم خان کوئي نامي اور نامور آدمي نہیں هیں یہاں کے

قاضي زادون مين سے ایک شخص هین طبابت کرنے لگے هین میرے بهي آشنا هین صرف سلام علیک زیادہ ربط نہین هی سو اونکا حال مجھکو معلوم نہین که وہ کہان هین اور کسطرح هین آگے حضرت صاحب کي خدمت مین عرض کیا تہا که آپ جوکچهه لکهین وہ بنقلم چودهري صاحب لکها جاے حضرت نے نمانا اور پهر عبارت بدستخط خاص لکهي والله بالله نه مجهسے نه ارر کسي سے پڑهي گئي ناچار آپکا خط پهر آپکو بهیجتا هون حضرت سے کچهه نفرمائیگامگر اس عبارت کو اپنے هاتهه سے نقل کرکے مجهکو بهیجوائیگا ضرور اور جان - شفیق مکرم جناب چودهري غلام رسول صاحب کي خدمت مین سلام پہنچے * (۱۴۸)

ایضا

جناب عالي آج آپ کا تفقد نامه مرقومۂ یازدهم شعبان مطابق پنجم مارچ بقید روز دو شنبه پہنچا جلے تو ان تاریخون کے حساب کے تطابق مین مین الجها پهر خط کے جلد پہنچنے سے بہت خوش هوا ڈاک کیا هی جالاک هی جیدر ادهر پڑها اودهر جواب لکها خدا کرے یهه میرا خط جلد پہنچے ورنه یهه آپکو خیال هوگا که غالب نے همارے خط کا جواب دیر لکها حقیقت میري مجملا یهه هی که راہ و رسم مراسلات حکام عالي مقام سے بدستور جاري هوگئي هی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر غرب و شمال کو قصیدۂ دستنبو بسبیل ڈاک بهیجا تها اونکا خط فارسي مشعر تحسین عبارت و معنی صدق ارادت و مودت بسبیل ڈاک آگیا پهر قصیدۂ بہارثه تہنیت و مدحت مین بهیجا گیا اوسکي بهي رسید آگئي وهي جان صاحب

بسیار مہربان دوستان القاب اور قاعدہ آشنایی اران بعد ایک قصیدہ
جناب رابرٹ منتگمری صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر قلمرو پنجاب
کی مدح میں بتوسط صاحب کمشنر بہادر دہلی گیا اوسکے جواب
میں بہی خوشنودي نامہ بتوسط کمشنر بہادر کل مجھکو آ گیا
پنشن ابھي تک مجھکو نہیں ملي جب ملیگي حضرت کو
اطلاع دي جائیگی پیر و مرشد عالم ہیں اور میں جاہل ہوں
اونکی تسلیم بکرییکو میں نے تسلیم کیا اور پھر تسلیم بجا لایا ۔
اي حضرت جناب مخدوم مکرم چودھري غلام رسول صاحب
کي خدمت میں انہیں الفاظ میں رسم مبارکباد ادا کي گئی
تھي نہ عبارت آرائي نہ طبع آزمائي کچھہ عجب نہیں کہ وہ
خط بہي مئي ر جوں میں آپکو پہونچ جاے آپکا بہي تو مارچ
کا خط مجھکو اب آخر اپریل میں پہونچا ہی - جناب شیخ
صاحب کیوں مجھکو محجوب کرتے ہیں اس باب میں اس سے
زیادہ عرض نہیں کرسکتا کہ اتحادہ مشترک ہی - قصیدہ و مثنوی
بھیجدیجئے لطف اوٹھاونگا اور جو کچھہ میرے خیال میں آئیگا
بے تکلف عرض کردونگا میرا سلام کہئے اور مثنوي اور قصیدہ اونسے
لیکر جلد بھیجدیجئے ۔ اپنے عم عالي مقدار کي خدمت میں
میرا سلام پہنچائے اور کہئے کہ حضرت خلاصۂ مکتوب سابق یہی
الفاظ ہندی تھے شاید کچھہ تعبیر بالمرادف ہو تو ہو یہہ شادي
بصد ہزار مسرت آپکو مبارک ہو اور اونکي اولاد دیکھیے اور اسیطرح
اونکي شادي کریے نصیب ہو ۔ فیض علي خان صاحب کو میرا
سلام پہنچے میں بہي آپکی ملاقات کا مشتاق اور آپکا مداح رہونگا

خط کا لفافہ اس خط مین ملفوف کرکے بھیجتا ہون - یہہ آج
پہنچا اور آج ہی مین نے اسکا جواب لکھا - کاتب وہی ہی جو
لفافۂ ملفوفہ کا مکتوب الیہ ہی * (۱۴۹)

ایضا

جناب چودھري صاحب - آپکے تلطف نامہ کے ورود کي مسرت
اور پارسل کے نہ پہنچنے کي حیرت باعث اسکي ہوئي کہ آپ کو
پھر تکلیف دون اور نا آدمہ خط جواب طلب تھا جواب لکھون
بندہ پرور مین نے پارسل کي رسید لے لي تھي اب آپکے خط
کو پڑھکر کار پردازان ڈاک کے پاس وہ رسید بھیجوائي اونھون نے
کتاب دیکھکر میرے آدمي سے کہدیا کہ سکندرہ راو کی رسید یہہ
موجود ہی اب اس پارسل کي جوابدہي وہان والون کے ذمہ
ہی یہہ سنکر مین نے یون مناسب جانا کہ وہ رسید آپکے پاس
بھیجدون آپ سکندرہ راو کے ڈاکخانہ مین بھیجواکر اون سے پارسل
منگوا لین اور اب اس رسید کا میري طرف راجع ہونا کسي
صورت مین ضرور نہین - والسلام * (۱۵۰)

ایضا

جناب چودھري صاحب کي یاد آوري اور مہر گستري کا شکر بجا لاتا
ہون - آپکا خط مع قصیدہ و مثنوي پہنچا مثنوي کو جداگانہ بطریق
بُک پاکٹ بھیجتا ہون اور یہہ خط جداگانہ ارسال کرتا ہون
لفافہ اوسکا بھي آپکے نام کا ہي آپکے جواب کا ماجرا اور صبح کو
ادھر کا قصد اور پھر اپنے چچا صاحب کے کہنے سے نظر تابستان پر
اس عزم کا ملتوي رکھنا معلوم ہوا آپکے چچا صاحب نے کرامت

کي که جو آپکو مع کدا ڈاک کي سواري پر اگر آپ اس شہر
مین میرے مکان تک آجاتے تو ممکن تها مگر رهنا شهر مین
بے حصول اجازت حاکم احتمال ضرر رکهتا هی اگر خبر هو تو هو
اور اگر خبر هوجاے تو البته مباحث هی رنهار کبهی یهه گمان
دکیجئیگا که دلي کي عملداري میرٹهه اور آگره اور بلاد شرقیه کي
مثل هی یهه پنجاب احاطه مین شامل هی نه قانون نه آئین جس
حاکم کي جو راي مین آوے وه ویسا هی کرے بهرحال (ع)
اے واے ز محرومی دیدار دگر هیچ * انشا الله العظیم دو تین
مهینے مین یہان بهي صورت امن و آمانکي هوجائیگي مگر میري
آرزو باستیفا اوس صورت مین بهي نه آئیگی مین یهه تاکے
هوئے هوں که میري اور تمهاري ملاقات اسطرح هو که هم تم هون
اور حضرت صاحب عالم صاحب هوں اور باهم حرف و حکایت
کرین اگر زمانه میري خواهش کے موافق نقش قبول کرتا هی تو
مین مارهره کو آتا هون حضرت پیر و مرشد کا استدراک اور اوسی
جلسه مین تمهاري دیدار کا شوق ایسا نهین هی که مجهکو آرام
سے بیٹها رهنے دیگا - صاحب یهه مثنوي تو میرے واسطے ایک
مرثیه هوگئي هی هی اس بزرگوار کے جگر مین کیا کیا گهاؤ
پڑے هونگے تب یهه تراوش جریانه ظهور مین آئي هوگي مرا
یهه هی که عنوان بیان سے حق بجانب اونهین کے معلوم هوتا هی
چونکه اصل کاغذ میري نظر مین نهین اور حقیقت حال مجهپر
مجهول هی اسواسطے ادغام و آغاز اندازه و انداز کچهه نهین سمجها
حک و اصلاح کو آپ بنظر اصلاح ملاحظه فرمائین مین نے بحسب

دستور هر جگہہ حسب منشاء اصلاح لکھتا ھی - شیخ صاحب سے میرا
سلام کہئیگا اور کہئےگا کہ کیا کروں دور ھوں معذور ھوں مدد نہیں
کرسکتا اعانت کے مراسم تقدیم کو نہیں بہنچا سکتا خدا تمہارا
نگہبان رہے - و السلام * (۱۵۱)

ایضاً

شفیق مکرم مظہر لطف و کرم جناب چودھری صاحب کی خدمت
میں بعد سلام یہہ عرض کرتا ہوں کہ آپکا مہربانی نامہ آیا میرا
رنج و تشویش مٹایا میری خدمت معمول ہوئی خوشی حصول
ہوئی - میر امداد علی شاہ کو میری دعا کہنا انکا باپ میرا بڑا یار
تھا میری طرف سے خاطر جمع کردیجئیگا اب سبیل اچھی نکل آئی
چودھری صاحب کے ذریعہ سے جوکچھہ مجھکو لکھنا ہوگا لکھوا دونگا
جناب چودھری صاحب آج کا میرا خط کاسۂ گدائی ھی یعنی
تمسے کچھہ مانگتا ہوں تفصیل یہہ کہ مولوی محمد باقر دهلوی
کے مطبع میں سے ایک اخبار ہر مہینے میں چار بار نکلا کرتا تھا
مسمی بہ دهلی اردو اخبار بعض اشخاص سنین ماضیہ کے اخبار
جمع کر رکھا کرتے ہیں اگر احیاناً آپکے یا کسی آپکے دوست کے
ہاں جمع ہوتے چلے آئے ہوں تو اکتوبر سنہ ۱۸۳۷ عیسوی سے دو
چار مہینے کے آگے کے اوراق دیکھے جائیں جسمیں بہادر شاہ کی
تخت نشینی کا ذکر اور میاں ذوق کے دو سکہ اونکے نام کے کہکر
نذر کرنے کا ذکر مندرج ہو بے تکلف وہ اخبار چھاپا کا اصل بجنسہ
میرے پاس بھیجدیجئے آپکو معلوم رہے کہ اکتوبر کی ساتوین آٹھوین
تاریخ سنہ ۱۸۳۷ عیسوی میں یہہ تخت پر بیٹھے ہیں اور ذوق نے

اوسي مهيدے ميں يا دو ايک مهيدے کے بعد سکے کهکر گزرانے هيں
احتياطا پانچ چار مهيدے تک کے اخدار دکهه لئے جائيں يہاں تک
ميري طرفسے ابرام هى كه اگر دمتل كسي اور شهرميں كوئي آپكا
درست جامع هو اور آپكو اوسپر علم هو تو رهاں سے منگواكر بهيجئے
والسلام مع الاكرام * (۱۵۲)

ايضا

بندي- ميرے عنايت فرما تمهاري مهربانى كا شكر بجا لاتا هون
نهايت سعي يهه تهى كه آپكي طرفسے ظهور ميں آئي ميں نے
كلكته ميں مهتمم مطبع جام جهاں نما كو لكهه بهيجا هى اور ترک
سعي كيا هى آپ بهى اب فكر نكيجئے اگر كهيں سے آپكے پاس
آجائے تو مجهكو بهيجديجئے ميرے پاس آئيگا تو ميں تمكو اطلاع
دونگا - عنايت الهي كا كون شخص مستان بهوكا اسكى پرسش
رايد - ميں خدمتگزاري كو حاضر هوں وه جب چاهيں اپنا كلام
بهيجديں ميرا سلام اور يهه پيام كهدېجئيگا - صاحب تمنے همارے
پير و مرشد كو هم پر خفا كرديا بهلا وه خط نه لكهيں نه لكهيں كبهي
تمكو تو فرماويں كه غالب كو ميري دعا لكهه بهيجنا - بهرحال ميرا
سلام نيار عرض كيجئے اور اونكے مزاج مبارک كي خير و عافيت لكهئے
اور يهه بهي لكهئے كه اگر خدانخواسته وه مجهسے ناخوش هيں تو
ناخوشي كى وجه كيا هي - اپنے چچا صاحب كي خدمت مين
سلام نيار پهنچائيگا - اور مولانا عطا كو سلام شوق كهئيگا * (۱۵۳)

ايضا

ميرے مشفق دلي چودهري عبد الغفور صاحب كو خدا سلامت

رکھی - دیکھو میرے حواس کا اب یہہ عالم ہی کہ تمہارے نام کی جگہہ تمہارے چچا صاحب کا نام لکھتا تھا اسیطرح سادی کے خط میں سرنامہ پر یہہ لکھا گیا ہوگا * شعر *

بہار پیشہ حوائے کہ عالمش نامند
کنون نہ بین کہ چہ خون میچکد ز ہر نفسش

جو خطوط کہ اپکے خطوط کے جواب میں آئے ہیں اونکے بھیجنے کی کیا حاجت تہی آپکی سعی اور اپنی ناکامی پہلے سے میرے دلنشین اور خاطرنشان ہی جیسا کہ کوئی اوستاد کہتا ہی * شعر

تہیدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

وہ اخبار نہ کہیں سے ہاتھہ آیا اور نہ آئیگا میں اپنے خدا سے امیدوار ہوں کہ میرا کام بعد اوسکے نکل جائیگا - بندہ پرور میرا کلام کیا نظم کیا نثر کیا اردو کیا فارسی کبھی کسی عہد میں میرے پاس فراہم نہیں ہوا دو چار دوستوں کو اسکا التزام تہا کہ وہ مسودات مجھسے لیکر جمع کرلیا کرتے تھے سو اونکے لاکھون روپیہ کے گھر لٹ گئے جسمین ہزارون روپیہ کے کتابخانے بھی گئے اوسمیں وہ مجموعہ ہاے پریشان بھی غارت ہوئے میں خود اس مثنوی کے واسطے خون در جگر ہوں ہاے کیا چیز تھی - پارسل میں خطوط بھیجنے محل اندیشہ ہی خدا نے بچایا چونکہ اب وہ خط آپکے کچھہ کام کے نہ سمجھا از راہ احتیاط پارسل میں سے نکال لئے * (۱۵۴)

ایضا

میرے کرم فرمائے شفیق * شعر *

شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب
اي تو غایب زنظر مهر تو ایمان منست

آپنے اس خط کا جواب بعد لکھنے اس شعر کے مقتضای التماس پر
هي که میري طرف سے تحریر جواب خط میں کبھی تقصیر نہوگي
لیکن اسباب و اکثر اتفاقا بتحریر نہوگی - یہہ خط ناچار از روے
اضطرار واپس بھیجتا هون واسطے خدا کے میرے پیر و مرشد کے
ارشادات کو ایک اور کاغذ پر اپنے هاتھہ سے نقل کرکے بھیجدیجئے
تاکہ مجھہ بدنصیب کو معلوم هو کہ حضرت نے کیا لکھا هی -
جناب چودھري غلام رسول صاحب کی خدمت میں سلام نیاز -
اوستاد شیخ عطا حسین صاحب کي جناب میں سلام * (۱۵۵)

ایضا

میرے شفیق دلي کو میرا سلام پہونچے - کل انشا کا پارسل پہونچا
اور آج خط انشا کا نام بہارستان اور آپکا تخلص سرور بہارستان مصاب
اورسرور مصاب الله بہارستان سرور اچھا نام هی قطعہ کاوعدہ نہیں
کرتا کسواسطے کہ اگر نے وعدہ پہونچ جائیگا تو لطف زیادہ دیگا اور
اور اگر نہ پہونچیگا تو محل شکایت نہوگا - رفع فتنہ و فساد اور الله
میں مسلم یہان کوئي طرح آسایش کي نہین هی اهل دهلي
عموما بیسر و پا ہوگئے یہہ داغ انکے جبین حال سے مٹ نہین سکتا
میں اموات میں هوں مردہ شعر کیا کہیگا غزل کا ڈھنگ بھول گیا
معشوق کسکو قرار دون جو غزل کي روش ضمیر میں آئے رها قصیدہ
ممدوح کون هی هاے انوري گویا میري زبان سے کہتا هی * بیت *

اى دريغا نيست ممدوحے سزاوار مديح

ای دریغا نیست ممشوفے سراوار عرل

گورنمنٹ کي دربار مین همیشه سے میري طرف سے قصیدہ نذر
گزرتا هی اشرفیاں نہیں اور خلعت راست دودمانی کا سات
پارچہ اور تین رقم جیغہ سرپیچ مالاے مروارید مجھکو ملا کرتا هی
اب نواب گورنر جنرل بہادر یہاں آتے هیں دربار میں بلائے جانے
کی توقع نہین پھر کس دلسے قصیدہ لکھوں - صناعت شعر اعضا
و جوارح کا کام نہین دل چاهئے دماغ چاهئے ذوق چاهئے اومنگ
چاهئے یہہ سامان کہاںسے لاؤں جو شعر کہوں چونسٹھ برسکي عمر
ولولۂ شباب کہاں رعایت فن اوسکے اسباب کہاں انا للہ و انا الیہ
راجعون - پیر و مرشد کو سلام نیاز پہنچے - کف الخضیب صور
جنوبي میں سے ایک صورت هی اوسکے طلوع کا حال مجھکو کچھہ
معلوم نہیں اختر شناساں هند کو اسکا حال کچھہ معلوم نہین اور
اونکي زبان مین اسکا نام بھي یقین هی که نہوگا قبول دعا وقت
طلوع منجمله مضامین شعري هی جیسے کتاں کا پرتو ماہ مین
پھٹجانا اور زمرد سے افعی کا اندھا هوجانا - آصف الدولہ نے
افعی تلاش کرکے منگوایا اور قطعات زمرد اوسکے محاذي چشم رکھے
کچھہ اثر نہوا ایران و روم وفرنگ سے انواع کپڑے منگواے چاندني
میں پھیلاے مسکا بھي نہین - تحویل آفتاب بحمل کے باب میں
موئي بات یہہ هی که ۲۲ مارچ کو واقع هوتي هی کبھي ۲۱
کبھي ۲۳ بھي آ پڑتي هی اس سے تجاوز نہیں رہا طالع وقت
تحویل درست کرنا نے کتب فن اور مبلغ علم ممکن نہین میرے
پاس یہہ دو باتیں نہیں * نیست *

ندانم که گیتي چسان مدرود * چه نیکو چه بد در جهان مدرود
مین تو اب روز و شب اس فکر مین هون که زندگي تو یون گرزي *
اب دیکهئے موت کیسي هو * شعر *

عمر بهر دیکها کیا مرنکي راه * مرگئے پر دیکهئے دکهلائین کیا

میرا هی شعر هی اور مدرسه هي حسب حال هی - سکه کا وار تو سپهر
ایسا چلا جیسے کوئی چهرا یا کوئی گراب کس سے کهون کسکو
گواه لاؤن یهه دونون سکے ایک وقت مین کہے گئے هین بعد جب
بهادر شاه تخت پر بیٹهے تو ذوق نے یهه دوسکے کهکر گزرانے بادشاه
نے پسند کئے مولوي محمد باقر جو ذوق کے معتقدین مین تهے
انهون نے دلي اردو اخبار مین یهه دونون سکے چهاپے اس سے
علاوه اب وه لوگ موجود هین که جنهون نے اوس زمانه مین
مرشدآباد اور کلکته مین یهه سکے سنے هین اور اونکو یاد هین اب
یهه دونون سکے سرکار کے نزدیک میرے کہے هوئے اور گزرانے هوئے
ثابت هوئے مین نے هرچند ملکو هند مین دلي اردو اخبار کا
پرچه ڈهونڈها کهین هاتهه نه آیا یهه دهبا سپهر رها پنشن بهی
گئي اوروه ریاست کا نام و نشان خلعت و دربار بهی مقاخیر جو
کچهه هوا چونکه موافق رضاے الهي کے هی اوسکا گله کیا * شعر *

چون جنبش سپهر بفرمان داور است
بیداد نبود آنچه نما آسمان دهد

یهه تحریر بطریق حکایت هی نه بسبیل شکایت - (گویند از
ابوالحسن خرقاني رحمه الله علیه پرسش رفت که چه حال داري
فرمود کدام حال خواهد بودکسي را که خدا ازوے فرض طلبد و پیغمبر

سدت و زن بان‌خواهد و ملك‌الموت جان) وصه مختصر اب رهے نامید مرگ هی - قاطع برهان چودهري صاحب کي نذر کے احرا کے ساتهه بهیجا جائیگا بمقابله برهان قاطع مطبوعه دیکها جاے اور بے حنف و بے مدل ار راه انصاف دیکها جاے - مرشد زادونکو سلام مسنون اور دعای افزونی عمر و دولت پہنچے * (۱۵۶)

ایضا

میرے مشفق آپکا خط آیا اور اوسکے آپے نے تمہاری رنجش کا وسوسه میرے دلسے مٹایا ایک قاعده آپکو بتاتا هوں اگر اوسکو منظور کیجئیگا تو خطوط کے نه پہنچنے کا احتمال اوٹهه جائیگا اور رجسٹری کا درد سر جاتا رهیگا آده آنه نه سہي ایک آنه سہي آپ بهي خط بیرنگ بهیجا کیجئے اور میں بهي بیرنگ بهیجا کروں پهر خطوط تلف بهي هوتے هیں اس قاعده کا جیسا که میں واضع هوا هوں بادي بهي هوا اور یہه خط بیرنگ بهیجا - پنشن جاري هوگیا تین برس کا چڑها هوا روپیه ملگیا بعد اداے قرض معلے ۱۱/ بچے اب ماه بماه روپیه ملتا هی مگر بهي تین مہینے ستمبر اکتوبر نومبر ملینگے دسمبر سنه ۱۸۶۰ سے تنخواه ششن ماهي هوجایگی اس سے بڑهکر یہه بات هی که چار روپیه سیکڑه سالانه عموما وضع هوا کریگا اوس حساب سے میرے حصه میں تهائي روپیه مہینا آیا 62/6 معه ۸/ کے ساتهه رهینگے کچهه رام پور سے ماه بماه آتا هی یهه دونو آمدنئیں ملکر خوش و ناخوش گزارا هوجاتا هی - یہاں شہرته رها هی بڑے بڑے نامی بازار خاص بازار اور اردو بازار اور خانم کا بازار که هر ایک بجاے خود ایک قصبه تها اب

پتا نہیں کہ کہاں تھے صاحبان امکنہ اور دکانیں نہیں بتا سکتے کہ ہمارا مکان کہاں تھا اور دوکاں کہاں تھی - برسات بہر مینہ نہیں برسا اب تیشہ اورکلند کی طغیانی سے مکانات گرگئے غلہ گران ہی موت ارزان ہی میوہ کے مول اناج بکتا ہی ماش کی دال ۸ سیر باجرا ۱۲ سیر گیہوں ۱۳ سیر چنے ۱۶ سیر گھی ۱۰ سیر ترکاری مہنگی ان سب باتوں سے بڑھکر یہہ بات ہی کہ بوار کا پہنا جسے حارے کا دوار کہتے ہیں پانی گرم دھوپ تیز لو چلتی ہی جیتہ آساڑ کی سی گرمی پڑتی ہی -

حضرت روعت درجت جناب صاحب عالم کی خدمت میں دوستانہ سلام اور مریدانہ بندگی بانکسار تمام عرض کرتا ہوں حضرت کو کس راہ سے میرے آنیکا انتظار ہی میں نے مرشدزادہ کے خط میں کب اپنا عزم لکھا تھا کسیسے آپسے میری زبانی کہا کہ آپ روز روانگی کے تقرر سے اطلاع چاہتے ہیں ہاں آپکی قدمبوسی کی تمنا اور ابو الدولہ کے دیدار کی آرزو حد سے زیادہ ہی اور ایسا جانتا ہوں کہ یہہ آرزو گور میں لیجاونگا - تنخواہ کے اجرا کا حال اور مستقبل میں اوسکے وصول کی صورت اون سطرونسے جو آغاز مکتوب میں چودھری عبدالغفور صاحب کی خدمت میں لکھی گئی ہیں مع روداد شہر معلوم کرلیجئیگا - لالہ گوبند پرشاد صاحب ہنوز میرے پاس نہیں آئے ہیں دیدار نہیں میسر جانکسار ہوں بواسطہ میری جو ہی انجاح مقاصد حلق میں حتی الوسع کمی کروں تو ایمان نصیب نہو انشا اللہ العزیز وہ سرو دمقرر سے راضی و خوشنود رہینگے - جناب مستطاب حضرت محمد

امدر صاحب کی خدمت میں بعد سلام دیا یہہ گزارش ھی کہ میرے پاس حضرت کا سلام پیام سوائے انکی بار کے کبھی نہیں پہنچا اب ان سطور کو اپنا ذریعۂ افتخار سمجھا اور نوید مقدم مبارک سے بہت خوش ہوا یہہ جو جادہ کوچی و گریز پائی اور بے اطمینانی کا آپکو سمجھ رکھا ہی اور اوسکا رنج ہی یہہ خلاف واقع کسیدے آپسے کہا ھی میں مع زن و فرزند ھر وقت اسی شہر میں ملزم ھوں کا سداور رھا ھوں دروازے سے باھر قدم نہیں رکھا نہ پکڑا گیا نہ نکالا گیا نہ قید ھوا نہ مارا گیا کیا عرض کروں کہ میرے خدا نے سمجھ رکیسی عنایت کی اور کیا نفس مطمئنہ بخشا جان و مال و آبرو میں کسی طرحکا فرق نہیں آیا تنخواہ جسکو حضرت نے یومیہ لکھ دیا ھی اوسکا حال اوپر کی تحریر سے دریافت ھوگا - فقیر کو اپنا دوست اور معتقد اور مشتاق تصور فرماتے رھئیگا - مرشد زادۂ مرتضوی دودمان سید شاہ عالم کو سلام و دعا - ڈپٹی صاحب سے مجھسے ملاقات کثرت سے نہیں ھی اونکو کثرت اشتغال سے فرصت نہیں مجھکو افراط ضعف سے طاقت نہیں اگر بحسب اتفاق کہیں ملاقات ھوگئی تو آپکا سلام کہدونگا - آپ اپنے احوال عالیشان کو میرا سلام پہنچا دیجئیگا * (ع)

سید شاہ شمائیم رفیا حوال شما * (۱۵۷)

ایضا

میرے مشفق چودھری عبدالغفور صاحب - اپنے خط اور قصیدۂ بھیجنیکا مجھکو شکرگزار اور قصیدۂ سابق کی ایک اصلاح نپانے سے شرمسار تصور فرمائیں اور ان دونوں قصیدونکے ساتھ پہنچنیکا انتظار کریں *

نوید وصل و بزم می دهد ستاره شناس
که ست دیده ز ژرف نگاهی مگر در احترام من

تخمین کہ از روے سخن خدا نہیں بلکہ مرتبہ جامع مدارج جمع الجمع بوم وحدت کے دروازہ سمع مستغرق مشاہدۂ شاہد ذات حضرت صاحب عالم صاحب قدسی صفات کی طرف ہی اور یہہ شعر افتتاح کلام ہی پہلے کچھہ باتیں کہ بادی النظر میں خارج از مبحث معلوم ہونگے لکھی جاتی ہیں - میں پانچ برس کا تھا کہ میرا باپ مرا دو برس کا تھا کہ چچا مرا اوسکی جاگیر کے عوض میری اور میرے شرکاء حقیقی کے واسطے شامل جاگیر نواب احمد بخش خاں دس ہزار روپیہ سال مقرر ہوئے اونہوں نے نہ دئے مگر تین ہزار روپیہ سال اوسمیں سے خاص میری ذات کا حصہ ساڑھے سات سو روپیہ سال میں نے سرکار انگریزی میں یہہ غبن ظاہر کیا کولبرک صاحب بہادر ریذیڈنٹ دہلی اور اسٹرلنگ صاحب بہادر سکرتر گورنمنٹ کلکتہ متفق ہوئے میرا حق دلانے پر ریذیڈنٹ معزول ہوگئے سکرتر گورنمنٹ بمرگ ناگاہ مرگئے بعد ایک زمانے کے بادشاہ دہلی نے پچاس روپیہ مہینا مقرر کیا اونکے ولیعہد نے چارسو روپیہ سال ولیعہد اس تقرر کے دو برس بعد مرگئے واجد علی شاہ بادشاہ اودہ کی سرکار سے بصلۂ مدح گستری پانسو روپیہ سال مقرر ہوئے وہ بھی دو برس سے زیادہ نہ جئے یعنے اگرچہ ابتک جیتے ہیں مگر سلطنت جاتی رہی اور تباہی سلطنت دوہی برس میں ہوئی دلی کی سلطنت کچھہ سخت جان تھی سات برس مجھکو روٹی دیکر بگڑی ایسی طالع مربی کش

اور محسن سور کہان پیدا ہوتی ہین اس مین جو والی دکن کی
طرف رجوع کرون یاد رہے کہ متوسط یا مرجائیگا یا معزول ہو
جائیگا اور اگر یہہ دونون امر واقع نہوئے تو کوشش اوسکی ضایع
جائیگی اور والی شہر مجھکو کچہہ نہ دیگا اور احیانا اگر اوسنے سلوک
کیا تو ریاست حاکمین مل جائیگی اور ملک مین گدھے کے ہل
پھر جائینگے - ای خداوند بندہ پرور یہہ سب باتین وقوعی اور
واقعی ہین اگر اوسے قطع نظر کرکے قصیدہ کا قصد کرون قصد تو
کرسکتاہون تمام کون کریگا سوائے ایک ملکہ کے کہ وہ پچاس پچپن
برسکی مشق کا نتیجہ ہی کوئی قوت باقی نہین رہی کبھی
جو سابق کی اپنی نظم و نثر دیکھتا ہون تو یہہ جانتا ہون کہ یہہ
تحریر میری ہی مگر حیران رہتا ہون کہ مین نے یہہ نثر کیونکر
لکھی تھی اور کیونکر یہہ شعر کہے تھے عبد القادر بیدل کا یہہ مصرع
گویا میری زبان سے ہی * (ع) عالم ہمہ افسانۂ ما دارد و ما ہیچ *
پایان عمر ہی دل و دماغ جواب دیچکے ہیں سو روپیہ رام پور کے
ساتھہ روپیہ پنشن کے روٹی کھانیکو بہت ہین گرانی اور ارزانی امور
عامہ مین سے ہی دنیا کے کام ہوتی و ناہوتی چلے جاتے ہین
قافلے کے قافلے آمادۂ رحیل ہین دیکھو منشی نبی بخش مجھسے
عمر مین چھوٹے تھے ماہ گزشتہ مین گزر گئے - مجھہ مین قصیدہ
کے لکھنے کی قوت کہان اگر ارادہ کرون تو فرصت کہان قصیدہ
لکھون آپکے پاس بھیجون آپ دکن کو بھیجین متوسط کب پیش
کریگا موقع پائے برس کئی پر کیا پیش آئے ان مراحل کے طی
ہوے تک مین کیونکر جیونگا - انا للہ و انا الیہ راجعون لا الہ الا اللہ

ولا معبود الا الله ولا موجود الا الله کان الله و لم یکن شئی والله الآن کما کان * (۱۵۸)

ایضا

جناب چودھری صاحب کو سلام پہنچے - آپنے اپنے مزاج کی ناسازی کا حال کچھ نلکھا اگر پدر و مرشد بھی نلکھتے تو مین کیونکر اطلاع پاتا اور اگر اطلاع نپاتا تو حصول صحت کی دعا کیونکر مانگتا دل سے رو بحاضر میں میں دعا مانگ رہا ہوں یقین ہی که پہلے تم تندرست ہوجاؤگے اوراں بعد یہہ خط پاؤگے - اکثر صاحب اطراف و جوانب سے مہ نیم ماہ بھیجنے کا حکم بھیجتے ہیں اور میں جی میں کہتا ہوں که جب مہر نیمروز کی عبارت کو نہیں سمجھے تو ماہ نیم ماہ کو لیکر کیا کرینگے صاحب مہر نیمروز کے دیباچه میں میں نے لکھدیا ہی که اس کتاب کا نام پرتوستان ہی اور اسکے دو مجلد ہین پہلی جلد میں ابتدای خلقت عالم سے ہمایون کی سلطنت تک کا ذکر دوسرے حصه میں اکبر سے بہادر شاہ تک کی سلطنت کا بیان پہلے حصه کا نام مہر نیمروز دوسرے حصه کا اسم ماہ نیم ماہ بارے پہلا حصه تمام ہوا چھاپا گیا تھا لکھا نہیں گیا قصد تھا جلال الدین اکبر کے حالات کے لکھنے کا که امیر تیمور تک کا نام و نشان مٹ گیا (آن دفتر را گاؤ خورد و گاؤ را قصاب برد و قصاب در راہ مرد) جو کتاب میں نے لکھی ہی تھو وہ بھیجوں کہاں سے- پدر و مرشد کو میری بندگی اور صاحبزادونکو دعا - خداوند مجھے مارہرہ بلاتے ہیں اور میرا قصد مجھے یاد دلاتے ہیں اُنکو نہیں معلوم کہ دل بھی تھا اور طاقت بھی تھی شیخ محسن

الدین مرحوم سے بطریق تمنا کہا گیا تھا کہ جی یون چاہتا ھی کہ برسات میں مارہرہ جاؤں اور دل کھولکر اور پیٹ بھرکر آم کھاؤں اب وہ دل کہاںسے لاؤں طاقت کہاں سے پاؤں نہ آموںکی طرف وہ رغبت نہ معدہ میں اوتنی آموںکی گنجایش بہار معدہ میں آم نکھاتا تھا کھانیکے بعد میں آم نکھاتا تھا رات کو کچھہ کھاتا ھی نہین جو کہوں بیس الطعامین هاں آخر روز بعد هضم معدی آم کھانے بیٹھہ جاتا تھا بے تکلف عرض کرتا هوں اتنے آم کھاتا تھا پیٹ بھر جاتا تھا اور دم پیٹ میں نہ سماتا تھا اب بھی اوسیوقت هوں مگر دس بارہ اگر پیوندی آم بڑے هوئے تو پانچ سات * بیت *

دریغا کہ عہد جوانی گذشت * جوانی مگو زندگانی گذشت

اب اسکے واسطے کیا سفر کروں مگر حضرت کا دیکھنا اوسکے واسطے متحمل رنج سفر هوں تو جاڑے میں نہ برسات میں * (ع)

اے وای ز محرومی دیدار دگر هیچ* (١٥٩)

ایضا

بندہ پرور - بہت دنکے بعد برسوں آپکا خط آیا سرنامہ پر دستخط اورکے اور نام آپکا پایا دستخط دیکھنے سے مفہوم هوا خط کے پڑھنے سے معلوم هوا کہ تمہارے دشمن بعارضۂ تپ و لرزہ رنجور هیں اللہ اللہ ضعف کی یہہ شدت کہ خط کے لکھنے سے معذور هیں خدا وہ دن دکھائے کہ تمہارا خط تمہارا دستخطی آئے سرنامہ دیکھکر دلکو فرحت هو خط پڑھکر دونی مسرت هو جب تک ایسا خط نہ آئیگا دل سودا زدہ آرام نہ پائیگا واصل ڈاک کی راہ دیکھتا رهونگا جناب ایزدی میں سرگرم دعا رهونگا - آپکے عم عالیمقدار اور بزرگ آموزگار

کو میرا سلام مع صنوف اشتیاق و الوف احترام - جناب چودھری
صاحب آؤ ہم تم حضرت صاحبعالم کے پاس چلیں اور اپنی
آنکھیں اونکے کف پاے مبارک سے ملیں میں سلام کرونگا تم معروض
ہونا کہ غالب یہی ہی اہل دہلی میں آپکی دیدار کا طالب
یہی ہی میں نے عرض مدعا کیا پیر و مرشد نے گلے لگایا فرماتے
ہیں کہ غالب تو اچھا ہی عرض کرتا ہوں کہ الحمد للہ حضرتکا
مزاج مقدس کیسا ہی ارشاد ہوا کہ مولوی سید برکات حسین
تیری بہت تعریف کرتے رہے ہاں - جناب یہہ اونکی خوبیاں ہین
میں ایسا نہیں ہوں جیسا وہ کہتے ہیں کاش وہ میرے رنجوری کا
حال کہتے ضعف قوی و اضمحلال کہتے تاکہ میں اونکے کلام کی تصدیق
کرتا اونکی غمخواری اور دردمند نوازیکا دم بھرتا ہی ہی * بیت *
درکشاکش ضعفم نگسلد روان ازتن * اینکه من همی میرم هم زناتوانیهاست
حضرت نے میری گرفتاری کا نیا رنگ نکالا بوستان خیال کے دیکھنے
کا دانہ ڈالا مجھہ میں اتنی طاقت پرواز کہاں کہ لالے اگر پھنس
جاؤں دام پرگرکے دانہ زمین سے اوٹھاؤں حضرت سچ تو یوں ہی کہ
غمہای روزگار نے مجھکو گھیر لیا ہی سانس نہیں لے سکتا اتنا تنگ
کر دیا ہی ہر بات سو طرحسے خیال میں آتی ہی پر دلکی کسی طرح
تسلی نپاتی اب دو باتیں سوچا ہوں ایک تو یہہ کہ جبتک جیتا
ہوں یونہی رویا کرونگا دوسری یہہ آخر ایک نہ ایک دن مرونگا یہہ
صغری و کبری دلنشین ہی نتیجہ اسکا تسکین ہی ہیہات * بیت *
منحصر مرنے پہ ہو جسکی امید * نا امیدی اوسکی دیکھا چاہئے
ای حضرت شاہ عالم صاحب میرا سلام لیجئے کاغذ باقی نہیں رہا

اپنے سب بھائیوں کو مع میر وزیر علی صاحب میرا سلام کہدیجئے *(۱۶۰)

ایضا

جناب چودھری صاحب - سیاہی پھیکی کاغذ پتلا پیر و مرشد کی عبارت ایک طرف آپکی تحریر بھی معشوق ہوگئی بہرا ہوگیا ہوں مگر حضرت نصرہدور بادی ہے تمہاری عبارت کا جو لفظ پڑہ لیا قرینہ سے اوسکا محاورہ بھی معلوم ہوگیا حضرت کی تحریر کا ایک لفظ سوای سعادت توام شاہ عالم کے اگر پڑھا گیا ہو تو دیدے پھوٹیں اسماں بصدمت بہورہ خط بدستور آپکے پاس واپس بھیجتا ہوں اوراپی کاغذ سفید پر حرف بحرف اسکی نقل کرکے پھر مجھکو بھجدیجئے تاکہ اوسکے جواب لکھنے میں سعادت حاصل کروں لیکن بہت جلد - آپکی نگارش سے اتنا دریافت ہوگیا که اب آپ اچھے ہیں الحمد لله * (۱۶۱)

ایضا

بندہ پرور - پرسوں تمہارا خط آیا آج جواب لکھہ رکھتا ہوں کل ڈاک میں بھجوا دونگا - میرا حال کیوں پوچھو اپنے کو دیکھو جو تمہارا ڈھنگ ہی وہ ہی میرا رنگ ہی بتور و اورام مرض خاص اور رنج عام یہہ ایک اجمال دوسرا اجمال سنو کہ مہینا بھر سے صاحب فراش ہوں صبح سے شام تک شام سے صبح تک پلنگ پر پڑا رہتا ہوں محل سرائے اگرچہ دیوانخانہ کے بہت قریب ہی پر کیا امکان جو جاسکوں صبح کو نوبجے کھانا یہیں آ جاتا ہی پلنگ پر سے کہسل پڑا ہاتھہ موبھہ دھوکر کھانا کھایا پھر ہاتھہ دھوئے کلی کی پلنگ پر جا پڑا * * تصور کرو ایک پھوڑا دائیں

پہونچے مین جسکو ساعد کہتے ہین دو پھوڑے بانٹن پہونچے مین یہہ
سہل ہین بائین پانو مین کف پا و پشت پا سے لیکر آدھی پنڈلی
تک ورم اور ورم بھی سخت زائدات و مختلاف سے کچہہ ہوا اب
تحریر ہی کہ بدن کا پھوڑنا باندھئے جب پکے پہونچے تب مرہم
لگائے کہو جب دف پا مین جراحت کا عمل ہوا تو قیام کا کہان
ٹھکانا یہہ حال جیسا کہ مین اوپر لکھہ آیا ہون مجمل و جزوی
ہی میرا قیاس اسکا مقتضی ہی کہ پیر و مرشد حضرت صاحب
عالم مجھسے آزردہ ہین اور وجہ اوسکی یہہ ہی کہ مین نے ممتاز
و اختر کی شاعری کو ناقص کہا تھا اس رقعہ مین ایک میرا
عرض کرتا ہون حضرت صاحب ان صاحبون کے کلام کو بعید ہندیونکے
اشعار کو قتیل اور واقف سے لیکر بیدل اور ناصر علی تک اس
مضمون مین تولین رودکی و فردوسی سے لیکر خاقانی و سنائی
و انوری و غیرہم تک ایک گروہ ان حضرات کا کلام تھوڑے تھوڑے
تفاوت سے ایک وضع پر ہی پھر حضرت سعدی طرز خاص کے
موجد ہوئے معانی اور ایک شیوۂ خاص کا مبدع ہوا خیالہاے
نازک و معانی بلند لایا اس شیوہ کی تکمیل کی ظہوری و نظیری
و عرفی و نوعی نے * سبحان اللہ و ان سخن مین جان پڑگئی -
اس روش کو بعد اسکے صاحبان طبع نے سلاست کا چربا دیا
صائب و کلیم و سلیم و قدسی و حکیم شفائی اس زمرہ مین ہین
رودکی و اسدی و فردوسی یہہ شیوہ سعدی کے وقت مین ترک
ہوا اور سعدی کی طرز نے بسبب سہل ممتنع ہونیکے رواج نپایا
معانی کا انداز پھیلا اور اوسمین نئے نئے رنگ پیدا ہوتے گئے تو اب

طرزین تھی تھوڑتی ھوئی حالانکہ اوسکے افراط طھواری اوسکی امثال
صائب اوسکے نظائر حالصا لله ممتاز و احتر وعیرھم کا دلام ای تدی
طرز ن مدی سے کس طرز پر ھي ے شعہه فرماوگے که یهه طرز ارر
ھي پس تو همنے جانا که انکي طرز چوتھي ھی کیا کہنا ھي
حوب طرز ھي اچھي طرز ھی مگر فارسي نهیں ھي ھندی ھي
دار الضرب شاھي کا سکه نهیں ھی ٹکسال باھر ھی داد داد
انصاف انصاف * قطعه *
اگرچه شاعران نغز گفتار * زیک جام اند در بزم سخن مست
ولی بادۂ بعضی حریفان * خمار چشم ساقي نیز پیوست
مسو مدکر که در اشعار این قوم * ورای شاعري چیزي دیگر هست
وه چیز دیگر پارسیونکے حصه میں آئي ھی ھاں اردو زباں میں
اھل ھند نے وه چیز پائي ھي - میر تقي علیه الرحمه * بیت *
بد نام ھوگے جانے بھي دو امتحان کو * رکھیگا کون تمسے عزیز اپنی جان کو
* سودا *
دکھلائیے لیجا کے تجھے مصر کا بازار
خواھاں نہیں لیکن کوئي واں جنس گراں کا
* قایم *
قایم اور تجھسے طلب بوسے کي کیونکر مانوں
ھی تو نادان مگر اتنا بھي بدآموز نہیں
مومن خان
تم میرے پاس ہوتے ہو گویا * جب کوئي دوسرا نہیں ہوتا
ناسخ کے ھاں کمتر اور آتش کے ھاں بیشتر یهه نشتر ھیں مگر

مجھے انکا کوئي شعر اسوقت یاد نہیں آتا یاد کیا آوے لیٹا ہوا ہوں دمبدم پانو کے ورم کی تپش ہوش اوڑائے دیتی ہے- انا لله و انا الیه راجعون * (۱۶۲)

ایضا

ایک عبارت لکھتا ہوں چونکه لفافه جناب چودھري عبدالغفور صاحب کے نام کا ہوگا پہلے وہ پڑھیں پھر میرے پدر و مرشد کي نظر سے گذرانیں پھر مرشد زادہ شاہ عالم صاحب کو دکھائیں برس دن سے فساد خون کے عوارض میں مبتلا ہوں ندور اور آرام میں لیٹ رہا ہوں برس دن میں اوجاع سہتے سہتے روح تحلیل ہوگئي نشست و برخاست کي طاقت نرھي اور پھوڑے تو خیر مگر دونوں پنڈلیوں میں ہڈیوں کے قریب دو پھوڑے ہیں گھرا ہوا اور پنڈلیوں کي ہڈیاں چراغے لیتی اور رگیں پھٹنے لگیں بائیں پانوں پرکف پا سے جہاں وہ پھوڑا ہے پنڈلی پرورم ہے رات دن پڑا رہتا ہوں * * * * اشعار کي اصلاح یکقلم موقوف خطوط ضروري لیٹے لیٹے لکھتا ہوں دو خط چودھري صاحب کے آئے اور ایک خط شاہ عالم صاحب کا اور دو خط حضرت صاحب کے آئے جواب نه لکھه سکا آج اپنے کو طعمئہ دیگر مرد انمایا جب یہه عبارت لکھي - چودھري صاحب کو سلام شاہ عالم صاحب کو سلام حضرت صاحب کو بندگي * (۱٦۳)

بنام میر سرفراز حسین صاحب

میري جان کے چین - مجتہد العہد میر سرفراز حسین - تمکو اور تمہارے بھائي اور تمہارے دوست کو دعا اور پھر یہه بیاں که میں

غدر سے پہلے ہر دربار میں خلعت پاتا تھا بعد غدر و دربار اور
خلعت اور وہ القاب سکرتروں کي یہہ سب موقوف اب جو لفتنٹ
گورنر بہادر پنجاب آئے اونہوں نے خود مجھے بلا بھیجا اور خلعت دیا
اور فرمایا کہ یہہ ہم اپني طرف سے از راہ محبت دیتے ہیں اور
یہہ نوید علاوہ کہ گورنر جنرل بہادر کے ہاں کا بھي دربار اور خلعت
کھل گیا انبالے جاوگے تو پاوگے ـ میں انبالے نہ جا سکا بالفعل
نایب گورنر کے خلعت پر قناعت کي اوس خلعت کو بشرط حیات
اور وقت پر موقوف رکھا - ہملٹن صاحب الور آگئے - راجہ صاحب
دربار رر کرتے ہیں اہل اغراض کے عرائض ہو حضور میں گزرتے
ہیں وہ حضور پہنچونکے پاس بھیجدیتے ہیں خریطہ یعني حکم
تحریري اختیار پانیکا ابھی نہیں آیا یقین ہے کہ لارڈ صاحب
بعد اختتام سفر جب شملے پہنچینگے تو خریطہ جاري ہوگا - آج
جمعہ ساتوین شوال کي اور ستائیسویں مارچ کي ہے چار گھڑي
دن چڑھا ہے میں یہہ خط لکھکر بھیجتا ہوں تم بھي پڑھو اور میر
مہدي کو بھي پڑھادو اب شاید تھوڑے دنوں تک میں خط نہ لکھہ
سکوں تفصیل اسکی یہہ کہ رجب کے مہینے میں سیدھے ہات پر
ایک پھنسي ہوئي پھنسي پھوڑا ہوگئي پھوڑا پھوٹ کر زخم بنا زخم
بگڑ کر غار ہوگیا اب قدر ایک کف دست وہ گوشت مردار ہوگیا
انبالے نجانے کي بھي یہي وجہ ہوئي دو ہفتہ سے انگریزي علاج ہوتا
ہے کالا ڈاکٹر روز آتا ہے آج اوسنے ارادہ اوس مردار گوشت کے کاٹنے
کا کیا ہے اب وہ آتا ہوگا میں جلد جلد یہہ لکھکر روانہ کرتا ہوں
تاکہ پھر ہاتھہ کے پرزے اوڑا دوں - نجات کا طالب غالب * (۱۹۶)

ایضا

نور چشم راحت جان میر سرفراز حسین جیتے رہو اور خوش رہو ۔
تمہارے دستخطي خط نے میرے ساتھہ وہ کیا جو بوي پیرهن نے
یعقوب کے ساتھہ کیا تھا ۔ میاں یہہ هم تم بڈھے هیں یا جوان
هیں توانا هیں یا ناتوان هیں بوي بڑي قیمت هیں یعني بهرحال
غنیمت هیں کوئي بھلا بھلا کہتا هی * شعر *

یادگار زمانہ هیں هم لوگ * یاد رکھنا فسانہ هیں هم لوگ

وهي بالاخانہ هی اور وهي میں هوں سیڑھیوں پر نظر هی کہ وہ
میر مہدي آئے وہ میر سرفراز حسین آئے وہ یوسف میرزا آئے وہ میرن
آئے وہ یوسف علیخاں آئے مرے هوونکا نام نہیں لیتا بچھڑے هووونمیں
سے کچھہ گئے هیں ۔ الله الله الله هزاروںکا میں ماتم دار هوا میں
مرونگا تو مجھکو کون روئیگا ۔ سنو غالب رونا پڑتا کما کچھہ اخلاط
کي باتیں کرو کہو میر سرفراز حسین سے کہ یہہ خط میر مہدي
کو پڑھواو اور میرن صاحبکو بلا کل شام کو یا پرسوں شام کو ۔ میر
اشرفعلي صاحب میرے پاس آئے تھے کہتے تھے کہ کل یا پرسوں
پانی پت جاونگا میرن نے اونکی زباني کچھہ پیام میرن صاحب
کو بھیجا هی اگر بھول نجائیگے پہنچادیگے خلاصہ اوسکا یہہ هی کہ
صاحب اُنکی بہن هی نہ غلام اشرف بہن هی بہو اگر منظور
کیجئے تو میں صوفي هوں همہ اوست کا دم بھرتا هوں بموجب
مصرع کے (ع) دل بدست آور کہ حج اکبر است *
تم سے کب انکار کرتا هوں اگر میرا کہنا کرکي جگہہ مانو تو خوش اگر
غلام اشرف جاوے تو راضی راتکو اپنے گھر میں جانیں بداؤ نہ کو

مجھسے جي بہلاؤ قصہ مختصر آؤ اور جلد آؤ سید انور کا جو
حال لکھتے ہو وہ سچ هي راجپوت ایسا هي کچھہ کرتے هین مگر
مہاراجہ مسلمانوںکا دم بھرتے هیں کچھہ دن جاتے هیں کہ یہہ لوگ
پھر وهان آتے هین کدا مجمع بڑہم هوا هی مجھکو کیسا غم هوا هي
تم اس حرکتسے جدا هو تمکو اندیشہ کیا هی میر دامرعلي صاحب
جیسا لکھیں ویسا کرو - میر مہدي صاحب سارا خط پڑھکر کہینگے
مجھکو دعا بھي نہ لکھی بھائي میري دعا پہنچے - میر نصیر الدین
ایک دن میرے هان آئے تھے اب میں نہین جانتا یہان هین یا
وهان وهان هون تو دعا کہنا - میرن صاحب کے نام تو اتنا کچھہ پیام
هي دعا سلام کي حاجت کیا - دیکھو هم اپنا نام نہین لکھتے بھلا
دیکھیں تو سہي تم جان جاتے هو کہ یہہ خط کسکا هی * (۱۶۵)

بنام میر مہدي حسین صاحب مجروح

بھائي تم سچ کہتے هو * (ع) سرسری دد آدم هرچہ آید بگزرد *
لیکن مجھے افسوس اسبابکا هي کہ یہہ ریوناري میري تحریر کے
بھروسے پر هوئي اور خلاف میري مرضي کے هوئي جسطرحسے
یہہ آئے هیں اگرچہ میري طبیعت اور میري خواهش کے منافي
هی لیکن واللہ میرے عقیدہ اور تصور اور قیاس کے مطابق هي یعنی
مین یہي سمجھا تھا کہ البتہ یوں هی هوگا - دیوان اردو چھپ چکا
هاے لکھنو کے چھاپے خانے نے جسکا دیوان چھاپا اوسکو آسمان پر
چڑھا دیا حسن خط سے الفاظ کو چمکا دیا دلي پر اور اوسکے پانی
پر اور اوسکے چھاپے پر لعنت صاحب دیوان کو اسطرح یاد کرنا
جیسے کوئي کتے کو آوارہ دے هر کاپي دیکھتا رہا هون کاپي نگار اور

تھا متوسط جو کاپی میرے پاس لادا کرتا تھا وہ اور تھا اب جو دوان
چھپ چکے حق التصدیق ایک مجھکو ملا غور کرتا ہوں تو وہ اغلاط
غلط جون کے تون ہیں یعنی کاپی نگار نے نہ بنائے ناچار غلط نامہ
لکھا وہ چھپا بہرحال خوش و ناخوش کئی جلدین مول لونگا اگر
خدا چاہے تو اسی ہفتہ میں تین مجلد اصحاب ثلثہ کے پاس پہنچ
جائینگے نہ مانا جو [illegible] اہوں نہ تم خوش ہوگے اور یہہ جو لکھتے
ہو کہ یہاں خریدار ہیں ومنت اٹھہ لکھنو میں دلال نہیں سوداگر
نہیں مہتمم مطبع نہیں مطبع احمدی کے مالک محمد حسین خان
مہتمم مرزا امیر خان مطبع شاہدرہ میں محمد حسین خان دلی
شہر رای مان کے کوچے میں مصورونکی حویلی کے پاس ومنت
کتاب ۴ر محصول ڈاک خریدار کے ذمے طالبان کتاب کو اطلاع دو
دو چار دس پانچ جلدیں جسکو منگوانی ہوں محمد حسین خان کے
نام پر دلی رای مان کے کوچہ مصورونکی حویلی کا پتا لکھکر خط
ڈاک میں بھیجوا دو کتاب ڈاک میں پہنچ جائیگی ومنت
چاہو نقد چاہو ٹکٹ ارسال کرو مجھکو کیا اور تمکو کیا جو کچھ
اوسکو یہہ جواب دیدو - ونا تھی کہاں جو میں لکھوں کہ اب کم
ہی یا زیادہ ایک چھیاسٹھہ برس کا مرد ایک چونسٹھہ برس کی
عورت ان دونوں میں سے ایک بھی مرتا تو ہم جانتے کہ ہاں ونا
آئی تھی تف برین ونا پنجشنبہ ۸ ماہ اگست کی مہینے کا
حال کچھہ معلوم نہیں - کل شام کو دو دو موندھے رکھکر کئی آدمی
دیکھا کئے ہلال نظر نہین آیا - نجات کا طالب غالب * (۱۶۶)

ایضاً

بھائی - نہ کاغذ ہی نہ ٹکٹ ہی اگلے لفافوں میں سے ایک بیرنگ
لفافہ پڑا ہی کتاب میں سے یہہ کاغذ پھاڑ کر تمکو خط لکھتا ہوں
اور بیرنگ لفافہ میں لپیٹ کر بھیجتا ہوں غمگین نہونا کل شام کو
کچھہ فتوح کہیں سے پہنچ گئی ہی آج کاغذ و ٹکٹ منگا لونگا -
سہ شنبہ ۸ نومبر صبح کا وقت ہی جسکو عوام بڑی فجر کہتے
ہیں پرسوں تمہارا خط آیا تہا آج جی چاہا کہ ابھی تمکو خط
لکھوں اسواسطے یہہ چند سطریں لکہیں - برخوردار میر نصیر الدین
پر اونکی بیٹی کا قدم مبارک ہو نام تاریخی تو مجھسے ڈھونڈھا
جائیگا ہاں عظیم النساء بیگم نام اچھا ہی کہ اسمیں ایک رعایت
ہی شاہ محمد اعظم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی - مجتہد
العصر کو میری دعا کہنا تمکو کیا ہوا ہی کہ تم اونکو اپنا چہوٹا
بھائی جانکر مجتہد العصر نہیں لکھا کرتے یہہ بےادبی اچھی
نہیں - میرن صاحبکو بہت بہت دعا کہنا اور میری طرفسے پیار
کرنا - شہر کا حال میں کیا جانوں کیا ہی پونڈ ٹکٹ کوئی چیز
ہی وہ جاری ہوگئی ہی سوائے اناج اور اوپلے کے کوئی چیز
ایسی نہیں جسپر محصول نہ لگا ہو - جامع مسجد کے گرد
پچیس پچیس فٹ گول میدان نکلیگا دکانیں حویلیاں ڈھائی
جائینگی دارالبقا فنا ہوجائیگی رہے نام اللہ کا خانچند کا کوچہ
شاہ بولا کے بڑ تک ڈھئیگا دونوں طرفسے پھاوڑہ چل رہا ہی -
باقی خیر و عافیت ہی - حاکم اکبر کی آمد آمد سن رہے
ہیں دیکہئے دلی آئیں یا نہیں - آئیں تو دربار کریں یا نہیں - دربار
کریں تو میں گنہگار بلایا جاؤں یا نہیں - بلایا جاؤں تو خلعت پاؤں

یا نہیں - پنشن کا تو نہ کہیں ذکر ہی نہ کسیکو خبر ہی - ۔

غالب سنہ شنبہ ۸ نومبر سنہ ۱۸۵۹ع * (۱۶۷)

ایضا

میاں - آج یکشنبہ کا دن ساتویں فروری کی اور شاید بائیسوین جمادي الثاني کی ہی دن پہر کے وقت شیخ مشرف علي رہنے والے استاحامد کے کوچہ کے میرے پاس آئے اور انہوں نے تمہارا خط لکھا ہوا ۱۵ جمادي الثاني کا دیا ڈاک کا خط ہرگز مجھہ تک نہین پہنچا اور نہ میں شہر سے کہیں گیا جہاں رہتا تھا وہیں ہوں خدا جانے وہ خط مستقر کیوں ہوا بھلا یہہ ہوسکتا ہی کہ تمہارا خط آوے اور میں پھیر دوں تم خود کہتے ہو کہ اوسپر یہہ لکھا ہوا آیا کہ مکتوب الیہ یہاں نہیں ہی میں ہوتا اور یہہ لکھتا کہ میں نہیں ہوں آگرہ اور الور اور کول سے برابر خط چلے آتے ہیں - تمہاری والدہ کا مرنا سنکر مجھکو بڑا غم ہوا خدا تمکو صبر دے اور اوس عفیفہ کو بخشے - میرا حقیقي بھائي مرزا یوسف خاں دیوانہ بھي مرگیا - کیسا پنشن اور کہاں اوسکا ملنا یہاں جان کے لالے پڑے ہیں - بقول

ہی موج زن اِک قلزم' خون کاش یہي ہو
آتا ہی ابھی دیکھئے کیا کیا مرے آگے

اگر زندگی ہی اور پھر مل بیٹھینگے تو کہانی کہی جائیگي تم کہتے ہو کہ آیا چاہتا ہوں اگر آؤ تو بے تکلف کے نہ آنا - میراحمدعلي صاحب کو لکھتے ہو کہ یہاں ہین مجھکو نہیں معلوم کہ کہاں ہین مجھسے ملتے تو اچھا کرتے میں مخفي نہیں ہوں روپوش نہیں ہون

حکام جانتے ہیں کہ یہہ یہاں ہی مگر نہ بار پرس و گیر و دار میں آیا ہوں نہ خود اپنی طرف سے بقصد ملاقات کیا ہی ناایں ہمہ ایسی بھی نہیں ہوں دیکھئے انجام کار کیا ہی - دفتر کیا لکھونگا اور نظم کیا کہونگا وہ دفتر جو تم دیکھہ گئے ہو وہی دو چار ورق اور بھی سیاہ کئے گئے ہیں بھیجدا ممکن نہیں جب آرگے اور مجھکو جیتا پاؤگے تو دیکھہ لوگے - منشی جیون سنگھ میں ہی نہیں بنانا پھرتا ہی ،ورمہ
سلطانجی میں تھا اب شہر میں آگیا ہی دو تین بار میرے پاس بھی آیا پانچ سات دن سے نہیں آیا کہتا تھا کہ بیٹی کو اور لڑکے کو بہرام پور مدد ویر علی کے پاس بھیجدیا ہی خود یہاں لوٹ کی کتابیں خریدتا پھرتا ہی - میرن صاحب کی خیر و عافیت معلوم ہوئی مگر یہ معلوم ہوا کہ وہ وہاں مع عیال ہیں یا تنہا ہیں اگر تنہا ہیں تو عیال کہاں ہیں - تمہارے چھوٹے بھائی کو تو میں جانتا ہوں کہ وہ یہاں ہیں اور اچھی طرح ہیں بڑے بھائی کا حال کیوں نہ لکھا یقین ہی کہ وہ اور تم ایک جا ہوگے اونکو خط مجھسے زیادہ نہیں لیکن وہ نہ ہوئے میں تم اور وہ برابر ہو - خط بھیجنے میں تردد نہ کرو اور ڈاک میں بے تامل بھیجا کرو - زیادہ زیادہ - غالب * یکشنبہ ۵ فروری سنہ ۱۸۵۸ع

(۱۲۸) * نامہ ... وہب ...

ایضا

نور چشم میر مہدی کو بعد دعا کے معلوم ہو کہ کلیات فارسی کا پہنچنا مجھکو معلوم ہوا مگر اسمیں اغلاط بہت ہیں - مبارک ہو تمہیں اور میر سرفراز حسین کو اور میرن صاحب کو اور بھائی خدا کرے

مجهکو بهي - لو صاحب اجنت بهادر راجستان کا حکم الور کے
ایجنت کو آیا که تم پهلي ستمبر کو راج کے کاغذ جو تمهارے پاس
هیں اورراج کا اسباب جو تمهارے تحت میں هي وه سب راجه
صاحب کو دو اور تم الگ هوجاو ستمبرکي بیسویں کو هم الور
آئینگے راجه صاحب کو مسند پر بٹهاینگے خلعت شاهي اونهیں
پهنائینگے (ع) ستم بر ستم برد و آورد داد * شنبه ٢٢ اگست
سنه ١٨٦٣ع از غالب * (١٦٩)

ایضا

برخوردار کامگار میر مهدي دهلوي اردو بازار کے مولوي صاحب
لوای ولای مرتضوي پر علم عباس ابن علي کا سایه - راجه صاحب
کے سلوک کا حال هم پهلے هي سن چکے تهے الحمد لله علی کل حال -
دیکهئے اب معاودت کب کرتے هیں مولوي اپنے وعده کے همکو
کیونکر طلب کرتے هیں کلکته جاتے وقت فرما گئے هیں که میں
آکر اسد کو بلاؤنگا انشاء الله اگر وه بلاینگے تو میں کیونکر جاؤنگا ظاهرا
همارے تمهارے واسطے زمانه ابتدا سے مصیبت اور وقت یمن
آمد دولت هي اب مجهکو میرن صاحب کي خوشامد کرني
پڑیگي وه مقرب بنینگے اگر میري قسمت لڑ گئي تو میري کامیابي
کا سامان کر رکهنا میرن صاحب کو مجهپر مهربان کر رکهنا بهائي
یهه جو میرن صاحب یا امیرن صاحب هیں حضور کے بڑے
مصاحب هیں جس گروه میں سے جسکو چاهیں حضور سے
ملوادیں مرثیه شعرا میں سے جسکو جوکچهه چاهیں لوادیں اونکو از
مجتهد العصر کو میري دعا کهنا - نجات کا طالب غالب * (١٧٠)

ایضا

میاں - تمہاری تحریر کا جواب یہہ ہی کہ وہ تصویر جو میں نے میاں محمد افضل کو دی تھی وہ اونہوں نے واپس دی اور اوسکی نقل کے باب میں یہہ کہا کہ ابھی تیار نہیں ہی جب وہ تیار ہوجاۓگی میں اوسکو روپیہ دیکر لے لونگا خاطر جمع رکھو - پنشن سراسر سبکو ششماہی ملنے کا حکم ہو گیا ہر مہینے میں سودی لو اور کھاؤ - کشمیری کٹرہ اگر گیا ہای وہ اونچے اونچے در اور وہ بڑی بڑی کوٹھریاں دو رویہ نظر نہیں آتیں کہ کیا ہوئیں آدھی سڑک کا آنا اور اوسکے رہگذر کا صاف ہونا ہنوز ملتوی ہی - چار دن سے پُروا ہوا چلتی ہی ابر آتے ہیں مگر صرف چھڑکاؤ ہوتا ہی مینہ نہیں برستا گیہوں چنا باجرا یعنی اناج ایک بھاو ہیں نو سیر ساڑھے نو سیر - میر سرفراز حسین اور میرن صاحب کو میں اچھی طرح نہیں سمجھا کہ جہاں میں ہیں یا یہاں ہیں میر نصیرالدین دو بار میرے پاس آئے اب کچھ نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہیں - قاسم علی خان قطب الاقطاب ایکدن کہتے تھے کہ میر احمد صاحب کے مقابل یہاں آئے ہوئے ہیں - آخر وہ شادی بھی کب ہونیوالی ہی اور کہاں ہونے والی ہی اس خط کا جواب لکھو تو سب حالات مفصل لکھو - غالب * صبح چہارشنبہ نہم جنوری سنہ ۱۸۶۱ع * (۱۷۱)

ایضا

میاں - تمہارے خط کا جواب منحصر تین باتوں پر ہی دو کا جواب لکھتا ہوں تیسری بات کا جواب تم بتاؤ کہ تمہیں کیا لکھوں

پہلی بات میاں محمد افضل تصویر لگئی اب وہ تصویر کہاں چھپا
وں اور تم انتظار - دوسری بات میر نصیرالدین آئے اور ان تینوں
صاحبوں کا جنت کے جانیکا حال مفصل معلوم ہوا حق تعالیٰ
اپنے بندوں پر رحم فرمائے - تیسری بات میرن صاحب کو جنتک
تم دیکھو میں دلی نہ بلاؤں کو! اونکے عاشق تم نہیں ہو میں نہیں -
بھائی ہو میں آؤ غور کرو یہہ مقدور مجھہ میں نہیں کہ اونکو
یہاں بلاکر ایک الگ مکان رہنےکو دوں اور اگر بلاؤ نہ تو تنخواہ روپیہ
مہینا مقرر کروں کہ بھائی یہہ لو اور بیٹھے اور چوڑی اور احمدی
دریبہ کا بازار اور لاہوری دروازہ کا بازار دیکھتے پھرو اور اردو بازار اور
خاص بازار اور بلاقی بیگم کا کوچہ اور خاندوراں خانکی حویلی
کے کھنڈر گئے پھرو - ای میر مہدی تو فرمانده و عاجز پانی پت
میں پڑا رہے میرن صاحب وہاں پڑے ہوئے دلی دیکھنے کو ترسا
کریں سرفراز حسین نوکری ڈھونڈتا پھرے اور میں ان غمہائے
جاں گداز کی تاب لاؤں مقدور ہوتا تو دکھا دیتا کہ میں نے کیا
کیا * (ع) ای بسا آرزو کہ خاک شدہ * اللہ اللہ اللہ *

سہ شنبہ ۴ جمادی الثانی ۱۸ دسمبر * (۱۷۲)

ایضا

قرۃ العینین میر مہدی و میر سرفراز حسین مجھہ سے ناخوش
اور گلہ مند ہونگے اور کہتے ہونگے کہ دیکھو ہمیں خط نہیں لکھتا * بیت
ہم بھی منہہ میں زبان رکھتے ہیں * کاش پوچھو کہ ماجرا کیا ہے
ماجرا یہہ ہے کہ تمہارا بھی تو کوئی خط نہیں آیا میں جسکا
جواب لکھتا - میرن صاحب سے تمہاری خیروعافیت پوچھی اور

کہدیدا کہ میری دعا لکھہ بھیجدا - بس اب اتناهي دم باقي هے کل میرن صاحب آئے پوچھا کہ الور سے کوئي خط آیا فرمایا کہ اس هفتہ میں کوئی خط میں نے نہیں پایا کیا کہوں کہ کیا حال هے پیش ازین اپنا یہہ شعر پڑھا کرتا تھا * شعر

بس هجوم نا امیدي خاک میں مل جائیگي
یہہ جو اک لذت هماري سعي بے حاصل میں هے

اب اس زمزمہ کا بھي محل نرھا یعنے سعي بے حاصل کي لذت خاک میں مل گئي - انا للہ و انا الیہ راجعون - مرگ ناگاہ کا طالب غالب * سہ شنبہ ۱۸ شعبان سنہ ۱۲۸۱ھ * (۱۷۳)

ایضا

صاحب - دوخط تمہارے بسبیل ڈاک آئے کل دوپہر ڈھلے ایک صاحب احمدي سانولے سلونے داڑھي منڈي بڑي بڑي آنکھوں والے تشریف لائے تمہارا خط دیا صرف اونکي ملاقات کي تقریب میں تھا بارے اون سے اسم شریف پوچھا گیا فرمایا اشرف علي قومیت کا استفسار هوا معلوم هوا سید هیں پیشہ پوچھا حکیم نکلے یعنے حکیم میر اشرف علي میں اون سے ملکر بہت خوش هوا خوب آدمي هیں اور کام کے آدمي هیں - کتنے اچھے شعر مصطلحات الشعرا مصطلحات الشعرا بھائي وہ کتاب تمہاري هی میں نے غصب نہیں کي میرے پاس مستعار هے دیکھہ چکونگا بھیجدونگا تقاضا کیوں کرو - میان محمد افضل تصویر کھینچ رہے هیں جلدي نکرو دیر آید درست آید - سرور ار حسین ارر میرن صاحب اور میر نصیرالدین کو دعائیں - غالب * صبح چار شنبہ هفتم رمضان هستم مارچ * (۱۷۴)

ایضا

میاں تمکو پنسن کی کیا جلدی ہے ہر بار پنشن کو کیوں پوچھتے ہو پنشن جاری ہو اور میں تمکو اطلاع نہ دوں ابھی تک کچھہ حکم نہیں دیکھوں کیا حکم ہو اور کب ہو - میرن صاحب جیپور پہنچے تم شاہپوری بتاتے ہو شاید سچ یہی ہو - ہاں میر محمود علی اور یہہ بیرو اور ابو الفضل تو تہے مگر نہ کہا چاہئے درخت جگہہ سے اوکھڑ کر بدشواری جمتا ہے خلاصہ میری فکر کا یہہ ہے کہ اب بچھڑے ہوئے یار کہاں قیامت ہے کو جمع ہوں تو ہوں سو وہاں کیا خاک جمع ہونگے سنی الگ شیعہ الگ نیک جدا بد جدا - میر سرفراز حسین کو دعا میر نصیر الدین کو پہلے بندگی پھر دعا - کتاب کا نام دستنبو رکھا گیا آگرہ میں چھاپی جاتی ہے تمسے تمہارے ہاتھ کے اوراق لکھے لونگا تب ایک کتاب تمکو دونگا -

از غالب * روز ورود نامہ پنجشنبہ ۷ ستمبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۱۷۵)

ایضا

میر مہدی - تم میرے عادات کو بھول گئے ماہ مبارک رمضان میں کبھی مسجد جامع کی تراویح ناغہ ہوئی ہے میں اس مہینے میں رامپور کیونکر رہتا نواب صاحب مانع رہے اور بہت منع کرتے رہے برسات کے آموں کا لالچ دیتے رہے مگر بہائی میں ایسے انداز سے چلا کہ چاند رات کے دن یہاں آپہنچا یکشنبہ کو غرۂ ماہ مقدس ہوا اوسی دن سے ہر صبح کو حامد علیخان کی مسجد میں جاکر جناب مولوی جعفر علی صاحب سے قرآن سنتا ہوں شب کو مسجد جامع جاکر نماز تراویح پڑھتا ہوں کبھی جو جی میں آتی ہے

تو روب صوم مہتاب باغ میں جاکر روزہ کھولتا ہوں اور سرد پانی پیتا ہوں واہ واہ کیا اچھی طرح عمر بسر ہوتی ہی - اب اصل حقیقت سنو لڑکوںکو ساتھہ لیگیا تھا وہاں آنکھوں نے میرا ناک میں دم کردیا تنہا بھیج دینے میں وہم آیا کہ خدا جانے اگر کوئي امر حادث ہو تو بدنامی عمر بھر رہے اس سبب سے جلد چلاآیا ورنہ گرمی برسات وہاں کاٹتا اب بشرط حیات جریدہ بعد برسات جاؤنگا اور بہت دنوں تک یہاں نہ آونگا قرار داد یہہ ہي کہ نوابصاحب جولائي سنہ ۱۸۵۹ سے کہ جسکو یہہ دسواں مہینا ہی سو روپیہ مجھے ماہ بماہ بھیجتے ہیں اب جو میں وہاں گیا تو سو روپیہ مہینا بنام دعوت اور دیا یعنے رام پور رہوں تو دو سو روپیہ مہینا پاوں اور دلی رہوں تو سو روپیہ - بھائی سو دو سو میں کلام نہیں کلام اسمیں ہی کہ نواب صاحب دوستانہ و شاگردانہ دیتے ہیں مجھکو نوکر نہیں سمجھتے ہیں ملاقات بھی دوستانہ رہی معانقہ و تعظیم جسطرح احباب میں رسم ہی وہ صورت ملاقات کی ہی لڑکوںسے میں نے نذر دلوائی تھی بس بہرحال غنیمت ہي ان کے اچھي طرح ملنے کا شکر چاہئے کمي کا شکوہ کیا انگریزوں کي سرکار سے دس ہزار روپیہ سال ٹھہرے اسمیں سے مجھکو ملے ساڑھے سات سو روپیہ سال ایک صاحب نے بانٹ لئے مگر تین ہزار روپیہ سال عوض میں وہ پانچ جو رنڈیاں زادوں کے واسطے ہوتا ہی بنا رہا - خانصاحب بسیار مہربان دوستان القاب خلعت سات پارچہ اور جیغہ و سر پیچ و مالائے مروارید بادشاہ اپنے ورودنگي برابر پیدا کرتے تھے بجنسی خاطر حکم کسي سے تو میں

کم نہیں مگر وایدہ رہی قلق سو میری جان یہاں بہی وہی نقشہ ہی کوٹہری میں بیٹہا ہوا ہوں تتّی لگی ہوئی ہی ہوا آرہی ہی پانی کا جہجر دہرا ہوا ہی حقہ پی رہا ہوں یہہ خط لکہہ رہا ہوں تم سے باتیں کرنیکو جی چاہا یہہ باتیں کرلیں - میر سرفراز حسین اور میرن صاحب اور میر نصیر الدین کو یہہ خط پڑھا دینا اور میری دعا کہدینا * جمعہ ۱۶ اپریل * (۱۸۶۰) ١٨١

ایضاً

جوبانی حال دہلی و اور سلام لو - مسجد جامع واگذاشت ہوگئی چتلی قبر کی طرفکی سیڑہیوںپر کبابیوں نے دوکانیں بنالیں انڈا مرغی کبوتر بکنے لگا دس آدمی مہتمم ٹہرے مرزا الہی بخش مولوی صدر الدین تفضل حسین خاں تین یہہ سات اور * ۷ نومبر ۱۴ جمادی الاول سال حال جمعہ کے دن ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ قید فرنگ و قید جسم سے رہا ہوئے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون - جاڑا پڑ رہا ہی ہمارے پاس شراب آچکی اور ہی کل سے راتکو مری انگیٹہی پر گزارا ہی بوتل گلاس موجود - راجہ پٹیالہ مرگیا مہندر سنگہہ اوسکی جگہ پر خطاب فرزندی اور القاب بحال و برقرار رہا - بالفعل دیوان نہال چند کام کررہا ہی ظاہرا جو رنگ اس ریاست کا ہوتا ہی وہ نواب گورنر جنرل کے آنے پر کہلیگا اور وہ مہینے میں یہاں آونگے - الور کی ریاست کا حال بدستور ہی گورنر صاحب ہی انہیں اختیار دینگے یعنی پٹیالہ اور الور کے راج کا انتظام اوسی وقت پر ہوگا بالفعل امپی صاحب اجنٹ الور دلی ہوتے ہوئے میرٹہہ گئے ہیں راجہ صاحب تجارہ تک اونکی

مشایعت کر گئے یہاں امہی صاحب سے کوئي صاحب سنگھہ
تہیکہ دار الور کي سڑک کا ہے اوسنے کچھہ کہا تہا جواب دیا کہ الور
کے مقدمات مین پنچونکو اختیار ہی ہم کچھہ حکم ندینگے -
اسفندیار بیگ منوی کا کوئي متعدی مستدعي پرورش ہوا اوسکو
بھي یہي جواب ملا - اب اور بولو کیا لکھوں دھوپ میں بیٹھاہوں
یوسف علیخاں اور لاله هیرا سنگهه بیٹھے هین کہانا تیارهی خط
لکھکر بند کرکر آدمي کو دونگا اور مین گھر جاؤنگا وهان ایک
دالان میں دهوپ هوتي هی اوسمین بیٹھونگا هاتهه منهه دهونگا
ایک روٹي کا چھلکا سالن میں بھگوکر کہاؤنگا بیسن سے هاتهه دهونگا
باهر آونگا پهر اسکے بعد خدا جانے کون آئیگا کیا صحبت هوگي -
مجتهد العصر میر سرور حسین صاحب اور ذاکر الحسین میر
افضل علی عرف میرن صاحب کو دعا * منگل کا دن ۲۳ جمادي
الثاني ۱۹ دسمبر پہردن چڑھے - غالب * (۱۷۷)

ایضا

پنجشنبه ۱۵ ذیقعده و مئي ناهم

صاحب - آج تمہارا خط دو پہر کو آیا اوسمین مین نے مسودہ تاریخ
کا پایا قلمدان میں رکھہ لیا خط پڑھکر میر سرور حسین کو بھجدیا
کل وہ کہتے تھے کہ اونتیس روپیه کو تین گاڑیاں مقرر هوگئي هین
مین کل یعنی آج شام کو سوار هوجاونگا اب اسوقت جو مین یہه
خط لکھه رها هون پہردن باقي هي لکھکر کھلا رکھه چھوڑونگا شام کو
مجتهد العصر مدظله کے گھر ضرور آینگے اگر آج جاینگے تو واسطے تودیع
کے اور اگر نجاینگے تو حسب معمول کے آینگے اور کے جانے نجانے

کا حال صبح کو اسی ورق پر لکھکر خط بند کرکے بھیجدونگا - جلدا
کرے اردو کی نثر کا لفافہ اودھوں نے ڈاک میں بھیجدیا ہو شام
کو مجھے دیدیں تو میں کل اس خط کے ساتھ اوسکو بھی
بھجوادوں - مہاراج اکبر دورہ کو گئے تو کیا اندیشہ ہے گرمی کا موسم
ہی کیا چوڑا سفر کیوں کرینگے آٹھہ سات دنمیں پھر آینگے یہانکے
تلاش کا نتیجہ دیکھو تب کہیں جاؤ - میرصاحب کی تمہاری
چوما چاٹی کے لکھنے کا مجھہ میں دم نہیں تم جانو وہ جانیں -
کتاب کے چھاپنے کی حقیقت سنو ٦٠ صفحہ چھاپے گئے تھے کہ
مولوی ہادیعلی مصحح بیمار ہوگئے کاپی نگار رخصت لیکے اپنے
گھر گیا اب دیکھئے کب چھاپا شروع ہو - قاطع برہان کا چھاپا ختم
ہوا ایک جلد نظر بند ہوکے آئی میں نے پچاس جلدونکی
درخواست پہلے سے دے رکھی ہے اب پچاس روپیہ بھیجوں تو
اون پچاس جلدیں منگاؤں دیکھئے نو من تیل کب میسر ہو اور رادھا
کب ناچے - میاں کل شام کو میر سرفراز حسین میرے گھر نہیں
آئے یا تو اور کو مجھسے بغیر رخصت ہوئے گئے یا نہیں گئے میں
تو آج جمعہ ١٦ مئی صبح کے وقت یہہ خط ڈاکمیں بھیجتا ہوں -

نجات کا طالب غالب (١٧٨)

ایضا

لو صاحب - یہہ تماشا دیکھو میں تو تمسے پوچھتا ہوں کہ میر
سرفراز حسین اور میر نصیر الدین کہاں ہیں حالانکہ میر نصیرالدین
شہر میں ہیں اور مجھسے نہیں ملتے میر سرفراز حسین آئے ہیں
اور میرے ہاں نہیں اترے لاحول ولا قوت اترنا کیسا ملنے ک

بھي تو نہيں آئے افسوس ہي جنکو ميں اپنا سمجھتا ہوں وہ
مجھکو بيگانہ جانتے ہيں اب تم يہہ پوچھو کہ نصيرالدين کا دائي ميں
ہونا اور مجتہد العصر کا يہاں آنا تو دن کيونکر جانا بھائي آج جمعہ کا
دن ۲۸ جمادي الثاني کي اور ۱۱ جنوري کي صبح کے وقت موتيہ
اندھيرے اوسي وقت ميري آنکھہ کھلي تھي لحاف ميں لپٹا ہوا
پڑا تھا کہ ناگاہ مير نصيرالدين صاحب تشريف لائے اور فرمايا کہ
ميں اب جاتا ہوں اور مير حسن صاحب بھي جاتے ہيں ميں
سمجھا مير سرفراز حسين جب بعد تکرار معلوم ہوا تو مير حسن
جےپور سے آئے اور خدا جانے کہاں اترے اور اب کہاں جاتے ہيں -
ہے ہے مجھے غير سمجھا يا مرا ہوا سمجھا کہ ميرے ہاں نہ آئے
اور مجھسے نہ ملے اپنے سسرال ميں رہے اور ميکے کو چھوڑا واللہ
ميرا جي اونکے ديکھنے کو بہت چاہتا تھا اب اونٹھا ہوں سردي رفع
ہولے دھوپ نکل لے آغا جان کے ہاں آدمي کو بھيجتا ہوں ميں
کمبخت يہہ بھي تو نہيں جانتا کہ آغاجان کہاں رہتے ہيں اب
مير احمد علي کي بيبي پاس حبش خان کے پھاٹک آدمي
بھيجونگا جب آغا جان کے گھر کا پتا معلوم ہو جائيگا اور آدمي
ديکھہ آئيگا اور يہہ بھي معلوم کر آئيگا کہ مير حسن صاحب ہيں
تو ميں سوار ہوکر جاؤنگا اور اون سے ملونگا تم اس خط کا جواب
جلد لکھو اور اپنے چچا کے يہاں آنيکا منشا اور اونکا احوال مفصل
لکھو - تصوير کا حال آگے لکھہ چکا ہوں خاطر جمع رکھو - اور مجتہد
العصر اور ميرن صاحب کا حال لکھو - نجات کا طالب غالب *

صبح جمعہ ۱۱ جنوري سنہ ۱۸۶۱ع * (۱۷۹)

ایضا

میاں لڑکے - کہاں پھر رہے ہو اِدھر آؤ خبریں سنو - دربار لارڈ صاحب کا میرٹھ میں ہوا دلی کے علاقہ کے جاگیردار بموجب حکم کمشنر دہلی میرٹھ گئے موافق دستور قدیم مل آئے عرصکہ پنجشنبہ ۲۹ دسمبر کو پہر دن چڑھے لارڈ صاحب یہاں پہنچے کابلی دروازہ کی فصیل کے تلے ڈیرے ہوئے اوسیوقت توپوں کی آواز سنتے ہی میں سوار ہوکر گیا میر منشی سے ملا اونکے خیمہ میں بیٹھکر صاحب سکرتر کو خبر کروائی جواب آیا کہ فرصت نہیں یہہ جواب سنکر ناامیدی کی پوٹ باندھ کر لے آیا ہرچند پنشن کے باب میں ہنوز لا و نعم نہیں مگر کچھہ فکر کر رہا ہوں دیکھوں کیا ہوتا ہی لارڈ صاحب کل یا پرسوں جانے والے ہیں یہاں کچھہ کلام و پیام نہیں ممکن تحریر ڈاک میں بھیجی جائیگی دیکھئے کیا صورت درپیش آئیگی مسلمانوں کی املاک کے واگذاشت کا حکم عام ہوگیا ہی جنکو کرایہ پر ملی ہی اونکو کرایہ معاف ہوگیا ہی آج یکشنبہ یکم جنوری سنہ ۱۸۶۰ع ہی پہر دن چڑھا ہی کہ یہہ خط تمکو لکھا ہی اگر مناسب جانو تو آؤ اپنی املاک پر قبضہ پاؤ چاہو یہیں رہو چاہو پھر چلے جاؤ - میر سرفراز حسین میر نصیرالدین مدن صاحب کو میری دعائیں کہنا اور حکیم میر اشرف علی کو بعد دعا کے یہہ کہدینا کہ وہ حروف جو تمنے مجھکو دیے تھے اونکا نسخہ جلد لکھکر بھیجدو - الله موجود ما سوی معدوم - اپنی مرگ کا طالب غالب * (۱۸۰)

ایضا

برخوردار تمہارا خط آیا حال معلوم ہوا میں اس حال میں تھا کہ الور کا کچھہ حال معلوم کرلوں اور کپتان الگزنڈر کا خط آئے اور میں اوسکو میر سرفراز حسین کے مقدمہ میں لکھہ بھیجوں تو اوسوقت تمہارے خط کا جواب لکھوں چونکہ آجتک اونکا خط نہ آیا میں سوچا کہ اگر اسی انتظار میں رہونگا اور خط کا جواب نہ بھیجونگا تو میرا پیارا میر مہدی خفا ہوگا ناچار جو کچھہ الور کا حال سنا ہی وہ اور کچھہ اپنا حال لکھتا ہوں - ہرچند میں نے دریافت کرنا چاہا حکیم محمود علی کا وہاں پہنچنا اور یہہ کہ وہا پہنچنے کے بعد کیا طور قرار پایا کچھہ معلوم نہیں ہوا صرف خبر واحد ہی کہ اونکو راو راجہ نے صاحب اجنٹ سے اجازت لیکر بلا لیا ہی کہتے ہیں کہ صاحب اجنٹ الور نے راجہ کے بالغ اور عاقل ہونیکی رپورٹ صدر کو بھیجی ہی کیا عجب ہی کہ اونکا راج اونکو ملجائے - مولانا غالب علیہ الرحمہ اندنوں بہت خوش ہیں پچاس ساٹھہ جزو کی کتاب امیر حمزہ کی داستان کی اور اسیقدر حجم کی ایک جلد بوستان خیال کی آئی ہی سترہ بوتلیں بادۂ ناب کی توشکخانہ میں موجود ہیں دن بھر کتاب دیکھا کرتے ہیں رات بھر شراب پیا کرتے ہیں * بیت *

کسی کین مرادش میسر بود * اگر جم نباشد سکندر بود

میر سرفراز حسین کو اور میرن صاحب کو اور میر نصیر الدین صاحب کو دعائیں اور دیدار کی آرزویں * (۱۸۱)

ایضاً

ای جناب میر صاحب السلام علیکم - حضرت آداب - کہو صاحب
آج اجازت ہے میر مہدی کے خط کا جواب لکھنے کو - حضور
میں کیا منع کیا کرتا ہوں میں نے تو یہہ عرض کیا تھا کہ اب
وہ تندرست ہوگئے ہیں بخار جاتا رہا ہے صرف بچپس باقی
ہے وہ بھی رفع ہو جائیگی میں اپنے ہر خط میں آپکی طرفسے
دعا لکھدیتا ہوں آپ پھر کیوں تکلیف کریں - نہیں میر صاحب
اوسکے خط کو آئے ہوئے بہت دن ہوئے ہیں وہ خفا ہوا ہوگا جواب
لکھنا ضرور ہے - حضرت وہ آپکے فرزند ہیں آپسے خفا کیا
ہونگے - بھائی آخر کوئی وجہ تو بتاؤ کہ تم مجھے خط لکھنے سے
کیوں باز رکھتے ہو - سبحان اللہ ای لو حضرت آپ تو خط نہیں
لکھتے اور مجھے فرماتے ہیں کہ تو باز رکھتا ہے - اچھا تم باز نہیں
رکھتے مگر یہہ تو کہو کہ تم کیوں نہیں چاہتے کہ میں میر مہدی
کو خط لکھوں - کیا عرض کروں سچ تو یہہ ہے کہ جب آپکا خط
جاتا اور وہ پڑھا جاتا تو میں سنتا اور حظ اوٹھاتا اب جو میں وہاں
نہیں ہوں تو نہیں چاہتا کہ تمہارا خط جاوے - میں اب
پانی پت کو روانہ ہوتا ہوں میری روانگی کے تین دن کے بعد
آپ خط شوق سے لکھئیگا - میاں بیٹھو ہوش کی خبر لو تمہارے
جانے نہ جانے سے مجھے کیا علاقہ میں بوڑھا آدمی بھولا آدمی
تمہاری باتوں میں آگیا اور آجتک اوسے خط نہیں لکھا لا حول
ولا قوة - سنو میر مہدی صاحب میرا کچھہ گناہ نہیں میرے خط کا
جواب لکھو تب تو رفع ہوگئی بچپس کے رفع ہونیکی خبر شتاب

ہو پرہیز کا بھی خیال رکھا کرو یہہ بڑی بات ہی کہ وہاں
چھہ کھانیکو ملتا ہی نہیں تمہارا پرہیز اگر ہوگا بھی تو عصمت
بی ارے چادری ہوگا - حالات یہانکے مفصل میرن صاحب
ی زبانی معلوم ہونگے - دیکھو ننھے ہیں کیا جانوں حکیم
میر اشرف علی میں اور اونمیں کچھہ کونسل ہو تو رہی ہی
حشمدہ روانگی کا دن ٹہرا تو ہی اگر چل نکلیں اور پہنچ
جائیں تو اونسے یہہ پوچھو کہ جناب ملکۂ انگلستان کی سالگرہ
ی روشنی کی محفل میں تمہاری کیا گت ہوئی تھی اور
یہہ بھی معلوم کر لیجو کہ یہہ جو فارسی میں مشہور ہی
ہ دنیا را گار خورد اسکے معنے کیا ہیں پوچھیو اور چھوڑیو
جبتک نہ بتائیں - اسوقت پہلے تو آندھی چلی پھر مینہ آیا
اب مینہ برس رہا ہی میں خط لکھہ چکا ہوں سرنامہ لکھکر رکھہ
چھوڑونگا جب ترشح موقوف ہو جائیگا تو کلیان ڈاک کو لیجائیگا -
میر سرفراز حسین کو دعا پہنچے - اللہ اللہ تم پانی پت کے سلطان
العلما اور مجتہد العصر بن گئے کہو وہانکے لوگ تمہیں قبلہ وکعبہ
کہنے لگے یا نہیں - میر نصیر الدین کو دعا کہنا * (۱۸۲)

ایضا

اہا ہا ہا - میرا پیارا میر مہدی آیا آؤ بھائی مزاج تو اچھا ہی
بیٹھو یہہ رام پور ہی دار السرور ہی جو لطف یہاں ہی وہ اور کہاں
ہی پانی سبحان اللہ شہر سے تین سو قدم پر ایک دریا ہی اور
کوسی اوسکا نام ہی بے شبہہ چشمۂ آب حیات کی کوئی سوت
اوسمیں ملی ہی خیر اگر یوں بھی ہی تو بھائی آب حیات عمر

وهاتا هی لیکن اتنا شعور کہاں هوگا - تمہارا خط پہنچا - تردد عبث میرا مکان ڈاک گھر کے قریب اور ڈاک منشی میرا دوست هی نه عرف لکہنے کی حاجت نه محلے کی حاجت بے وسواس خط بہیجدیا کیجئے اور جواب لیا کیجئے - یہاں کا حال سب طرح خوب هی اور صحت مرغوب هی اسوقت تک مہماں هوں دیکہوں کیا هوتا هی تعظیم و توقیر میں کوئی دقیقه فروگذاشت نہیں هی - لڑکے دونوں میرے ساتھ آئے هیں - اسوقت اس سے زیادہ نہیں لکھ سکتا * (۱۸۳)

ایضا

اپنے خیال کے لیے

آو میاں سید زادہ آزادہ دلی کے عاشق دلدادہ ڈھئے هوئے اردو بازار کے رهنے والے حسد سے لکھنؤ کو برا کہنے والے نه دلمیں مہرو آزرم نه آنکھ میں حیا و شرم نظام الدین ممنون کہاں ذوق کہاں مومن خاں کہاں ایک آزردہ سو خاموش دوسرا غالب وہ بیخود و مدهوش نه سخنوری رهی نه سخندانی کس برتے پر تتا پانی - هائی دلی وائی دلی بہاڑ میں جائے دلی - سنو صاحب پانی پت کے رئیسوں میں ایک شخص هیں احمد حسین خاں ولد سردار خاں ولد دلاور خاں اور نانا اوس احمد حسین خاں کے غلام حسین خاں ولد مصاحب خاں اس شخص کا حال از روے تحقیق مشرح اور مفصل لکھو قوم کیا هی عمر کیا هی طریق کیا هی احمد حسین خاں کی لیاقت ذاتی کا کیا رنگ هی طبیعت کا کیا ڈھنگ هی - بھائی لکھ اور جلد لکھ * (۱۸۴)

ایضا

سید خدا کی پناہ - عبارت لکھنے کا ڈھنگ ہاتھہ کیا آیا ہی کہ تمنے سارے جہانکو سر پر اوٹھالا ہی ایک غریب ستم مظلوم کے چہرۂ نورانی پر صہباسا نکلا ہی تمکو سرمایۂ آرایش گفتار بہم پہنچا ہی میری اونکو دعا پہنچاؤ اور اونکی خیر عافیت جلد لکھو - بھائی یہانکا نقشہ ہی کچھہ اور ہی سمجھہ مین کسی کے نہین آتا کہ کیا طور ہی اوایل ماہ انگریزی مین روک ٹوک کی شدت ہوئی تھی آٹھوین دسوین سے وہ شدت کم ہو جاتی تھی اس مہینے میں برابر وہی صورت رہی ہی آج ۲۷ مارچ کی ہی پانچ چار دن مہینے میں باقی ہین آئینے ویسی ہی تیر ہی خدا اپنے بندونپر رحم کرے - مجھپر میرے اللہ نے ایک اور عنایت کی ہی اور اس غمزدگی مین ایک گونہ خوشی اور کیسی بڑی خوشی دی ہی تمکو یاد ہوگا کہ ایک دستنبو نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے نذر بھیجی تھی آج پانچواں دن ہی کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کا خط مقام اله آباد سے بسبیل ڈاک آیا وہی کاغذ افشانی وہی القاب قدیم کتاب کی تعریف عبارت کی تحسین مہربانی کے کلمات لکھی تمکو خدا یہاں لائیگا تو اوسکی زیارت کرنا - پنشن کے ملنے کا بھی حکم آج کل آیا چاہتا ہی اور یہہ بھی توقع پڑی ہی کہ گورنر جنرل بہادر کے ہاںسے بھی کتاب کی تحسین اور عنایت کی ہ صاحبکی تحریر آجاے میر صاحب کو سلام پہلے لکھہ چکا ہون میر سرور حسین اور میر نصیر الدین کو دعا کہدینا اور یہہ خط دکھا دینا * (۱۸۵)

ایضا

برخوردار نورچشم میر مہدی کو بعد دعاے حیات و صحت کے معلوم ہو - بھائی تمنے بخار کو کیوں آنے دیا تپ کو کیوں چڑھنے دیا کیا بخار میرصاحب کی صورت میں آیا تھا جو تم مانع نہ آئے کیا سپاہی بنکر آئی تھی جو اوسکو روکتے ہوئے شرمائے - حکیم اشرف علی ابھی کئی دن کہتے تھے کہ میں نے نسخہ لکھکر آج ڈاکمیں بھیجدیا ہی چونکہ یہہ خط بھی آج روانہ ہوتا ہی کیا عجب ہی کہ دونوں خط ایک دن بلکہ ایک وقت پہنچیں - دل تمہارے واسطے بہت کڑھتا ہی حق تعالی تمکو جلد شفا دے اور تمہاری تندرستي کی خبر مجھکو سنائے - سنو میاں سرفراز حسین ہزار برس میں تمنے مجھکو ایک خط لکھا وہ بھی اسطرحکا کہ جیسا جلال اسیر کہتا ہی * (ع) نعیر درشکر آمیخت و رو نما دارد * پڑھتا ہوں اوس خط کو اور ڈھونڈھتا ہوں کہ میرے واسطے کونسی بات ہی مجھکو کیا پیام ہي کچھہ نہین شاید دوسرے صفحہ مین کچھہ ہو ادھر خاتمہ بالخیر ہی ادھر سرنامہ میرے نامکا آغاز تحریر میں القاب میرا پھر سارے خط میں میرصاحب کا جھگڑا یہہ کیا سحر ہی میں ایسے خط کا جواب کیوں لکھوں میری بلا لکھے اب جو تم خط لکھوگے اوراوسمیں اپنے بھائي کی خیر و عافیت رقم کروگے اور میرن صاحب کا نام اور اونکے لئے سلام تک بھي اوسمین نہوگا تو مین اوسکا جواب آنکھوں سے لکھونگا - اور ہاں میاں پھر تمنے میر اشرف علی کو کیا لکھا کہ ہمیشہ ہی کہ چچانے اوسکا مرنا سنا ہوگا اوس غریب کا قول یہہ ہی کہ میري دونوں بہنیں اور پانچ

بھائیجان پرانی پٹ میں ھین کیا چچا کو یہ معلوم ہوگا کہ
کونسی لڑکی مری کاش اوسکے باپ کا نام لکھتے تا کہ میں جانتا
کہ کونسی بھانجی مری ہی اب میں کسکا نام لیکر روؤں اور
کسکی فاتحہ دلواؤں اس امر میں جو کتاب اوس مظلوم کے
ھی ترصاحب ںقدد نام لکھو * (۱۸۶)

ایضا

بھائی - ایک خط تمہارا پہلے پہنچا اور ایک خط کل آیا پہلے خط
میں کوئی امر جوا طلب نتھا اگرچہ کل کے خط میں بھی صرف
کتابونکی رسید تھی لیکن چونکہ دو امر لکھنے کے لایق تھے اسواسطے
ایک لفافہ تمہارے پسند کا تمہاری نذر کرنا پڑا - پہلا امر یہہ کہ
آج میر نصیر الدین دوپہر کو میرے پاس آئے تھے اونکو دیکھکر دل
خوش ہوا تمنے بھی خط میں لکھا تھا کہ میر سرورار حسین الور
گئے تھے اور میر نصیرالدین بھی کہتے تھے کہ میں اور وہ ایکدن پانی
پت سے چلے وہ ادھر گئے میں ادھر آیا ط ھرا پارسل کے پہنچنے
سے پہلے وہ روانہ ہوئے ہیں اونکی کتاب رہگئی اب اون تک کیونکر
پہنچیگی خدا خیر کرے - میاں لڑکے سنو میر نصیر الدین اولاد
میں سے ہیں شاہ محمد اعظم صاحب کے وہ خلیفہ تھے مولوی
فخر الدین صاحب کے اور میں مرید ہوں اس خاندان کا اسواسطے
میر نصیر الدین کو پہلے بندگی لکھتا ہوں اور پھر تمہارے علاقہ سے
دعا - صوفی صافی ہوں اور حضرات صوفیہ حفظ مراتب ملحوظ
رکھتے ہیں * (ع) گر حفظ مراتب نکنی زندیقی *
یہہ جواب ہی تمہارے اوس سوال کا کہ جو پہلے خط میں تمنے

لکھاتھا ایک خط میں تمدے میرصاحب کی خیر و عافیت کدون
ملکھی یہہ بات اچھی نہیں مہیں تو ڈرگیا کہ اگر تمہارے خط
میں اون دعا سلام لکھونگا تو آسے تم کاہکو کھوگے پیرزادہ صاحب
بعد مدرجہ غیرالدین نے اونکی بندگی مجھسے کہی ہی خداکے
واسطے میری دعا اونکو کہدینا * (۱۸۷)

ایضا

میری جان سدوداستان صاحب کمشنر بہادر دھلی بعد جناب
سانڈرس صاحب بہادر نے مجھکو بلوایا پنجشنبہ ۲۴ فروری کو
میں گیا صاحب شکار کر سوار ہوگئے تہے میں اولٹا پھر آیا جمعہ ۲۵
فروری کو گیا ملاقات ہوئی کرسی دی بعد پرسش مزاج کے ایک
خط انگریزی چار ورق کا اونہاکر پڑھتے رہے جب پڑھچکے تو مجھسے
کہا کہ یہہ خط ہی مکلوڈ صاحب حاکم امدر صدر بورڈ پنجاب کا
تمہارے نام میں لکھتے ہیں کہ انکا حال دریافت کرکے لکھو سو ہم
تمسے پوچھتے ہیں کہ تم ملکۂ معظمہ سے خلعت کیا مانگتے ہو
حقیقت کہی نئی ایک کاغذ آمد ولایت لگنا تھا وہ پڑھوا
دیا پھر پوچھا تمنے کتاب کیسی لکھی ہی اوسکی حقیقت بیان
کی کہا ایک مکلوڈ صاحب نے دیکھنے کو مانگی ہی اور ایک
ہمکو دو میں نے عرض کی اکل حضور کرونگا پھر پنشن کا حال
پوچھا وہ بھی گزارش کی اپنے گھر آیا اور خوش آیا - دیکھو
میر مہدی حاکم پنجاب کو مقدمۂ ولایت کی کیا خبر کتابوں
سے کیا اطلاع پنشن کی پرسش سے کیا مدعا یہہ استفسار
بحکم نواب گورنر جنرل بہادر ہوئی اور یہہ صورت مقدمہ فتح و

مدروپي هي عرصكه دوسرے دن يكشنبه دوم تعطيل تها مين اپنے
گهر رها دوشنبه ۲۸ فروري كو گيا باهر كے كمرے مين بيٹهكر اطلاع
كروائي كها اچها توقف كرو بعد تهوڑے دير كے گڈه كپتان كي چٹهي
آئي سواري مانگي جب سواري آگئي باهر نكلے مين نے كها
وه كبابين حاضر هين كها مدسي جدون لال كو ديجاو وه اودهر
سوار هو گئے مين ادهر سوار هوكر اپنے مكان پر آيا سه شنبه يكم مارچ
كو پهر گيا بهت الطاف سے باتين كرتے رهے كچهه سارٹي فكت
گوردون كي لگتا تها وه دكهائے ايك خط مگلوق صاحب بهادر كے
نام كا لكها تها وه ديكر يهه استدعا كي كه كتاب كے ساتهه يهه بهي
بهيجا جاوے بهت اچها كهكر ركهه ليا پهر مجهسے كها كه همنے تمهاري
پنشن كے باب مين اجرٹن صاحب كو كچهه لكها هى تم اون سے
ملو عرض كيا بهر اجرٹن صاحب بهادر جيسا كه تمكو معلوم تها
گئے هوئے تهے كل وه آئے آج مين نے اونكو خط لكها هى جيسا كه وه
حكم دينگے اوسكے موافق عمل كرونگا جب بلائين تب جاؤنگا - ديكهو
سيد اسد الله الغالب عليه السلام كي مدد كو كه اپنے غلام كو كسطرح
سے ابهارا ۲۲ مهينے تك بهوكا پياسا بهي رهنے ديا پهر كس حكمت
سے كه وه آج سلطنت كا دهندا هى ميرے تعلق كا حكم بهجوايا
حكام سے مجهكو عزت دلوائي مدرسے صدر و نواب كي داد ملي
صدر و نواب بهي اوسكا بخشا هوا تها مين كيا اپنے باپ كے گهر سے لايا
تها - صدر سرفراز حسين كو يهه خط پڑها ديا اور اونكو اور نصير الدين
چراغ دهلي كو اور صدر صاحب كو دعا كهنا * (۱۸۸)

ایضا

واہ واہ سید صاحب - تم تو بڑی عبارت آرائیاں کرنے لگے نثر میں
خود نمائیاں کرنے لگے کئی دن سے تمہارے خط کے جواب کی فکر
میں ہوں مگر جاڑے نے بے حس و حرکت کردیا ہے آج جو سبب
اسکے وہ سردی نہیں تو میں نے خط لکھنے کا قصد کیا ہے مگر حیران
ہوں کہ کیا سحر سازی کروں جو سخن پردازی کروں - بھائی تم تو اردو
کے مرزا قتیل بن گئے ہو اردو بازار میں نہر کے کنارے رہتے رہتے رود نیل
بن گئے ہو کیا قتیل کیا رود نیل یہہ سب ہنسی کی باتیں ہیں لو
سنو اب تمہاری دلی کی باتیں ہیں - چوک میں بیگم کے باغ کے
دروازہ کے سامنے حوض کے پاس جو کنواں تھا اوسمیں سنگ و خشت
و خاک ڈالکر بند کردیا - بلیماروں کے دروازہ کے پاس کئی کئی
دکانیں ڈھاکر راستہ چوڑا کرلیا شہر کی آبادی کا حکم خاص و عام
کچھہ نہیں ہے پنسنداروں سے جاگیرداروں کا کام کچھہ نہیں - تاج محل
مرزا منصور مرزا جوان بخت کے سالے ولایت علی بیگ خانپوری
کی بہو اں سنگی الہ آباد سے رہائی ہوگئی - بادشاہ مرزا جوان
بخت مرزا عباس شاہ زینت محل کلکتہ پہنچے اور وہاں سے
جہاز پر چڑھ گئے ہوگی دیکھئے کیپ میں رہیں یا لندن جائیں
خلق نے از روئے قیاس جیسا کہ دلی کے خبر تراشوں کا دستور ہے
یہہ بات اوڑادی ہے سو سارے شہر میں مشہور ہے کہ جنوری
شروع سال سنہ ۱۸۵۹ ع میں عموما شہر میں آباد کئے جائینگے اور
پنشنداروں کو جھولیاں بھر بھر روپیہ دئے جائینگے - خیر آج بدھ کا دن
۲۲ دسمبر کی ہے اس مہینہ کو نو دن اور اگلے مہینہ کو جنوری کا

۱۸۶۲ دن هی اگر دیتے هیں تو دیکھ لینگے که کیا هوا - تم اس خط کا جواب لکھو اور شتاب لکھو - میری جان سرفراز حسین تم کیا کر رہے هو اور کس حال میں هو اب صورت کیا هی اور آیندہ عزیمت کیا هی - میر نصیرالدین کو صرف دعا اور اشتیاق دیدار - میر صاحب کہاں هیں کوئی جاتے اور لا لاے یہ خط آئے سلام علیکم مزاج مبارک کہئے مولوی مظہر علی نے آپکے خط کا جواب لکھا یا نہیں اگر لکھا تو کیا لکھا میں جانتا هوں که میر اشرف علی صاحب اور میر سرفراز حسین کم اور یہه سلم لشه میر مہدی آپکی جناب میں گستاخیاں کرتے هیں کیا کروں میں کہیں تم کہیں وهاں هوتا تو دیکھتا که کیونکر تمسے بے ادبیاں کرسکتے انشاالله تعالی جب اکٹھا هونگے تو انتقام لیا جائیگا - هی هی کیونکر اکٹھا هونگے دیکھئے زمانه اورکیا دکھاتا هی - الله الله الله * (۱۸۹)

ایضا

میری جان تو کیا کہه رہا هی - ہندستے بندا سود واده عدم وتسلیم و توکل و رضا شیوہ صوفیه کا هی * تمسے زیادہ سکو کوں سمجھیگا جو تم مجھکو سمجھاتے هو کیا میں یہه جانتا هوں که ان لڑکوںکی پرورش میں کرتا هوں استغفرالله لا موثر فی الوجود الا الله یا تم یہه سمجھے هو که میں شیخ چلی کی طرح سے یہه خیال باندهتا هوں که مرغی مول لونگا اور اوسکے انڈے سے بچے نکلیں بکری خریدونگا اور پھر کیا کرونگا اور آخر کیا هوگا - بھائی یہه تو میں نے اپنا راز دل تمسے کہا تھا که آرزو یوں تھی اور اب وہ نقش باطل هوگیا ایک حسرت کا بیان تھا نه حواهش کا دیکھو اس بدنفس قدیم کا حال

مدن تو اس سے هاتهه دهوئے بیڈها هون لدکن جب تک حواب نه
پاؤں کهدں اور کیونکر چلا حاؤن- حاکم اکدر کے آنے کی حدر گرم
هی دیکهئے کب آئے - آئے تو مجھے بهی دربار مدں ىلائے یا نه ىلائے
حلعب ملے یا نه ملے اس پدچ مدن ایک اور پدچ آپڑا هی اوسکو
دیکهه لوں اور پهر صرف اوسیکا انتظار نهیں اس مرحله کے طي هوے
کے ىعد پدسن کے ملدے دملدے کا تردد ىدستور رهیگا سمکسدر کدونکر
سمجهاؤں که یهه سب امور ملتوي چهوڑ کر نکل حاؤن پدشن جاري
هوئے پر بهي تو سوا رام پور کے کهیں ٹهکانا نهدں هی وهاں تو حاؤن
اور ضرور جاؤں تدں دوس ںداب مدم احددار کدا اب انحام کار مدن
اضطراب کي کدا وجه چپکے هو رهو اور مجهکو کسي عالم مدن
عمگدں اور مضطر گمان نکرو هر وقت مدن حیسا مداسب هوتا
هی ویسا عمل مدن آتا هی - صاحب میرںصاحب نے دو سطریں
دستخط حاص سے لکهیں تهیں والله مدں کچهه نهدں سمجها که یهه
کس مقدمه کا دکر هی * (۱۹۰)

ایضا

سید صاحب - اچها ڈهکوسلا نکالا هی ىعد القاب کے شکوه شروع
کر دیدا اور میرن صاحب کو اپدا همرداں کرلیدا مدں مدر مهدي
نهیں که میرن صاحب پر مرتا هوں میر سرفراز حسدں نهدں که
اونکو پیار کرتا هوں علي کا علام اور ساداب کا معتقد هوں اسمدن
تم بهی آگئے - کمال هی که میرںصاحب سے محدث قدیم هي
دوست هوں عاشق زار نهدن سدۂ مهرو وفا هوں گرودار نهیں تمهارے
بهائي نے سدب مشوش بلکه ىعل در آتس کر رکها هی ایک سلام

اصلاح کے واسطے بھیجا اور لکھا کہ بعد محرم کے میں بھی آؤنگا میں نے
سلام رکھدیے دیا اور منتظر رہا کہ ڈاک میں کیوں بھیجوں وہ آ جائینگے
تو یہیں انکو دونگا محرم تمام ہوا آج ہی شنبہ غرۂ صفر سو حضرت
کا پتا نہیں ظاہرا برسات نے آنے نہ دیا برسات کا نام آگیا سو پہلے تو
مجملا سنو ایک غدر کالوں کا ایک ہنگامہ گوروں کا ایک فتنہ انہدام
مکانات کا ایک آفت وبا کی ایک مصیبت کال کی اب یہ
برسات جمیع حالات کی جامع ہے آج اکیسواں دن ہے آفتاب
اسطرح نظر آجاتا ہے جسطرح بجلی چمک جاتی ہے راتکو
کبھی کبھی اگر تارے دکھائی دیتے ہیں تو لوگ انکو جگنو سمجھ
لیتے ہیں اندھیری راتوں میں چوروں کی بن آئی ہے کوئی دن
نہیں کہ دو چار گھر کی چوری کا حال نہ سنا جائے مبالغہ نہ
سمجھنا ہزارہا مکان گر گئے سینکڑوں آدمی جابجا دبکر مر گئے گلی
گلی ندی بہ رہی ہے قصہ مختصر وہ ان کال تھا کہ مینہ نہ
برسا اناج پیدا نہوا یہ پن کال ہے پانی ایسا برسا کہ بوئے ہوئے
دانے بہ گئے جنہوں نے ابھی نہیں بویا تھا وہ بونے سے رہ گئے
سن لیا دلی کا حال اسکے سوا کوئی نئی بات نہیں ہے - حضرت
میر صاحب کو دعا * (۱۹۱)

ایضا

بے مے کسے نہ در کف من خامہ رائی
سرد است ہوا آتش بے دود کجائی

میر مہدی - صبح کا وقت ہے جاڑا خوب پڑ رہا ہے انگیٹھی
سامنے رکھی ہوئی ہے دو حرف لکھتا ہوں ہاتھ تاپتا جاتا ہوں

رگ رگ میں گرمی نہیں مگر ہاں ہے آنسو سنبل کہاں کہ جب دو جرعہ پی لئے فورا رگ و پے میں دوڑ گئی دل توانا ہوگیا دماغ روشن ہوگیا نفس ناطقہ کو تواجد بہم پہنچا ساقی کوثر کا بندہ اور تشنہ لب - ہائے غضب ہائے غضب - میاں تم بخشش بخشی کیا کررہے ہو گورنر جنرل کہاں اور بخشی کہاں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر صاحب کمشنر بہادر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر جب ان تینوں نے جواب دیا ہو تو اوسکا مرافعہ کورٹ میں کیوں کیجے تو دربار و خلعت کے لئے بیہودہ ہیں تمکو بخشش کا ڈر ہے یہاں کے حاکم نے میرا نام ورد ہی نہیں لکھا میں نے اسکا اپیل نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے ہاں کیا ہے دیکھئے کیا جواب آتا ہے بہرحال جو کچھ ہوگا تمکو لکھا جائیگا - اجی وہ یوسف ہاں وہ سہی یوسف دہر سہی یوسف عصر سہی یوسف کشور سہی اونکی راہ نے ستم برپا کر رکھا ہے مجھے تو جدھر نہیں کہیں حضرت کہہ گئے ہیں کہ ماں سائرے سات روپیہ مہینا بھیجے جاونگا اب اوکا تقاضا ہے رحم بخش روز آتا ہے اور کہتا ہے کہ پہودہا جان کو لکھو کہ پہوپہی جان بھوکی مرتی ہیں خرچ جلد بھیجو ورنہ نالش کی جائیگی اور تمکو گواہ قرار دیا جائیگا بہرحال میرن صاحب کو یہہ عبارت پڑھوا دینا - میر سرفراز حسین کو دعا میر نصیرالدین کو دعا حکیم میر اشرف علی کو دعا یوسف همت کشور کو دعا × (۱۹۲)

ایضا

واہ حضرت کیا خط لکھا ہے اس خرافات کے لکھنے کا فائدہ -

رات اندھی ہے کہ میرا پلنگ مجھکو ملا میرا بچھونا مجھکو ملا میرا حمام مجھکو ملا میرا بدن اُجلا مجھکو ملا رات کا وہ شور کوئی آنکھ کو بے آنسو نہ دیکھا میں نے جان بچی میرے آدمیونکی

جان بچی (ع)

اکنون شب من شب است و روزم روز است

بھائی تم نے یہہ نہ لکھا کہ میر صاحب کو میرا خط پہنچا یا نہ پہنچا میں گمان کرتا ہوں کہ نہیں پہنچا اگر پہنچتا تو بیشک وہ تمہاری نظر سے گزرتا اور میر صاحب اوسکی اصل حقیقت تمسے پوچھتے اور اس صورت میں یہہ بھی ضرور تھا کہ تم اس واقعہ کے بدلے مجھکو وہ روداد لکھتے جو میر صاحب میں اور تم میں پیش آئی پس اگر جانتا کہ میرا گمان ہی خط نہیں پہنچا تو خیر جانے دو اگر خط پہنچا ہے تو میر صاحب کے خط کے جواب لکھوانے میں تمنے میرا دم ناک میں کر دیا تھا اب اونسے میرے خط کے جواب کا تقاضا کیوں نہیں کرتے جس بھیکا چیر ہی نادر کا اتنا خوف نہیں جانتا جس آدمی کا ڈر ہوتا ہے تم اونسے خواہش وصال کرتے ہوئے ڈرو میرے خط کے جواب کے باب میں کیوں نہیں لکھتے نہ صاحب یہہ کچھہ بات نہیں میرے خط کا جواب اونسے لکھواکر بھجواؤ - یہاں کا حال وہ ہے جو دیکھہ گئے ہو بادی گرم - ہوا گرم - تپش مستولی - اناج مہنگا - بیچارہ میر احمد حسین کا بھتیجا میر امداد علی اسوقت کا بیٹا محمد میر شب گزشتہ کو گزر گیا آج صبح کو اوسکو دفن کر آئے جوان صالح پرہیزگار مومنین کا پیشنماز تھا - انا للہ و انا الیہ راجعون - مجتہد العصر کا حکم بجالاؤنگا

اور نہ رئیس کو لکھ مدارالمہام ریاست کو لکھونگا رئیس میرے سوال کا جواب ولم اندار کرجائنگا اور مدارالمہام امر واقعی لکھ بھیجیگا میرن صاحب کو دعا اور کہنا کہ بھلا صاحب تمنے ہمارے خط کا جواب نہیں لکھا ہم بھی تمہاری طرز کا تتبع کرینگے - حکیم میر اشرف علی کو دعا کہنا اور کہنا کہ اگر تم میں اونمیں راہ و رسم معرفت و تہنیت ہو تو میر احمد حسین کو خط لکھو اور یہ بھی اونکو معلوم ہو کہ حافظ یہاں آیا ہوا ہے فی الحال تمہارے یہیں ہیں اگر وہاں کچھ رسائی حاصل ہو تو خیر ورنہ یہاں کیوں نہ چلے آویں * نجات

میں بھولا نہیں تجھکو ای میری جان * کروں کیا کہ یاں گر رہے ہیں مکان

برسات کا حال نہ پوچھو خدا کا قہر ہے قاسم جان کی گلی سعادت خان کی نہر ہے میں جس مکان میں رہتا ہوں عالم بیگ خان کے کٹرہ کی طرف کا دروازہ گر گیا مسجد کی طرف کے دالان کو جاتے ہوئے جو دروازہ تھا گر گیا سیڑھیاں گرا چاہتی ہیں صبح کے بیٹھنے کا حجرہ جھک رہا ہے چھتیں چھلنی ہوگئیں مینہ گھڑی بھر برسے تو چھت گھنٹا بھر برسے کتابیں قلمدان سب توشہ خانے میں فرش پر کہیں لگن رکھا ہوا کہیں چلمچی دھری ہوئی خط کہاں بیٹھ کر لکھوں پانچ چار دن سے فرصت ہے مالک مکان کو فکر مرمت ہے آج ایک اس کی صورت نظر آئی کہا کہ آؤ میر مہدی کے خط کا جواب لکھوں - الور کی ناخوشی - راہ کی محنت کشی - تپ کی حرارت - گرمی - شرارت پیاس کا عالم - کثرت اندوہ و غم - حال کی فکر - مستقبل کا خیال -

تداهي کا رنج - آوارگي کا ملال - ھو کچھہ کہو وہ کم ھی بالفعل
تمام عالم کا ایکسا عالم ھی - سنتے ھیں کہ نومبر مین مہاراجہ کو
اختیار ملیگا مگروہ اختیار ایسا ھوگا جیسا خدا نے خلق کو دیا
ھی سب کچھہ اپنے قبضۂ قدرت مین رکھا آدمي کو بدنام کیا
ھی - پارے رفع مرض کا حال لکھو خدا کرے تپ جاتی رھي
ھو تندرستي حاصل ھوگئي ھو - میر صاحب کہتے ھیں (ع)
تندرستي ھزار نعمت ھی * ھاے پدش مصرع مرزا قربان علي
بیگ سالک نے کیا خوب بہم پہنچایا ھی مجھکو پسند آیاھی*شعر

تنگدستي اگر نہو سالک * تندرستي ھزار نعمت ھی

مجتہد العصر میر سرفراز حسین صاحب کو دعا - ا ھا ھا ھا میر
احمد علي صاحب کہاں ھیں حضرت یہاں تو اس نام کا کوئی
نہیں ھی لکھدو کے مجتہد العصر کے بھائي کا نام میرصاحب
تھا جیپور کے مجتہد العصر کے بھائی میرن صاحب کیوں نہ کہلائیں
ھاں بھائي میرن صاحب بھلا اونکو میري دعا کہنا * (۱۹۳)

ایضا

میری جان - تمکو تو بیکاري میں خط لکھنے کا ایک شغل ھی
قلم دوات لے بیٹھے اگر خط پہنچا ھی تو جواب ورنہ شکوہ و شکایت
و عتاب و خطاب لکھنے لگے - کل حکیم میر اشرف علي آئے تھے
سر منڈوا ڈالا ھی مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَکُمْ پر عمل کیا ھی میں نے کہا
کہ سر منڈوایا ھی تو داڑھي رکھو کہنے لگے دامی از کجا آرم کہ
حامہ ندارم و اللہ اونکي صورت فالِ دیکھنے کے ھي کہتے تھے
کہ میر احمد علي صاحب آ گئے اور بحال و برقرار رہے خدا K

شکر بجا لایا کبھی تو ایسا بھی ہو کہ کسی عزیز کی خبر سنی
جائے - میرا سلام کہنا اور مبارکباد دینا خبردار بھول نجانا -
تمہاری شکایتہای بیجا کا جواب یہہ ہی کہ تمنے جو خط
مجھکو پانی پت سے بھیجا تھا اور کرنال کی روانگی کی اطلاع
دی تھی میں نے تحریر کردیا تھا کہ جب کرنال سے خط آئیگا
تو میں جواب لکھونگا آج شنبہ ۱۵ اکتوبر صبح کا وقت ابھی
کھانا پکا بھی نہیں بستر پلنگ پر بیٹھا تھا کہ تمہارا خط آیا اور پڑھا
اور یہہ جواب لکھا کلیان بیمار ہی ایاز کو خط دیکر ڈاک گھر روانہ
کیا - بولو تمہارا گلہ بیجا یا بجا بھائی گلہ کرو تو اپنے سے کرو کہ
تمنے کرنال پہنچکر خط لکھنے میں کیوں دیر کی - اور ہاں یہہ کیا
سبب ہی کہ بہت دن سے میر نصیر الدین کا نام تمہارے قلم
سے نہیں نکلتا نہ اونکی خیر و عافیت نہ اونکی بندگی اگر
وہ مجھسے خفا ہیں تو اونکی بندگی نہ لکھنے خیر و عافیت تو
لکھتے یہہ باتیں اچھی نہیں - میرن صاحب کے باب میں حیران
ہوں تنہا تمہارے ساتھہ گئے ہیں والدہ اونکی پانی پت میں
ہیں وہاں کوئی مکان لیکر والدہ کو وہیں لاینگے یا خود بعد چند
روز کے یہاں آجاینگے یہہ دو باتیں جواب طلب ہیں میر نصیرالدین
کی بندگی نہ لکھنے کا سبب اور میرن صاحب کی بود و باش
کی حقیقت لکھو رہا میرا پنشن اوسکا ذکر نکرو اگر ملیگا تو تمکو
اطلاع دی جائیگی شہر کی آبادی کا چرچا ہوا کرایہ کو مکان ملنے
لگے چار پانسو گھر آباد ہوئے تھے کہ پھر وہ قاعدہ مٹ گیا اب خدا
جانے کیا دستور جاری ہوا ہی آئندہ کیا ہوگا - سلطان العلما

مجتہد العصر مولوی سید سرفراز حسین کو اگرچہ نظر اونکے مدارج
علم و عمل پرستیدگی چاہئے مگر حد میں عزیزداری و یگانگی
کی راہ سے دعا لکھتا ہوں - میر صاحب کو دعا اور بعد دعا کے
بہت سا پیار میر نصیرالدین کو دعا - زیادہ دعا [illegible] * (۱۹۴)

ایضا

میاں کیوں ناسپاسی و ناحق شناسی کرتے ہو چشم بیمار ایسی
چیز ہی کہ جسکی کوئی شکایت کرے تمہارا موبہہ چشم بیمار
کے لائق کہاں چشم بیمار میرن صاحب قبلہ کی آنکھہ کو کہتے ہیں
جسکو اچھے اچھے عارف دیکھتے رہتے ہیں تم گنوار چشم بیمار کو کیا
جانو خیر ہنسی ہو چکی اب حقیقت مفصل لکھو - تم زحیر کی
عادت (علت) رکھتے ہو عوارض چشم سے تمکو کیا علاقہ میرے
نور چشم کی آنکھہ کیوں دکھی میں نے خط تمہیں جانکر نہیں لکھا
تمنے لکھا تھا کہ بعد عید میں وہاں آؤنگا مجھکو خط بھیجنے میں
تامل ہوا لکھنے کچھہ ہو کرتے کچھہ ہو تنخواہ کی سنو تین برس
کے دوہزار دوسو پچاس روپئے ہوئے سو (۱۰۰) مدد خرچ کے جو پائے
تھے وہ کٹ گئے ڈیڑہ سو متفرقات میں اوٹھہ گئے مختار کار دو ہزار
لایا چونکہ میں اوسکا قرضدار ہوں روپیہ اوسنے اپنے گھر میں رکھے
اور مجھسے کہا کہ میرا حساب کیجئے حساب کیا سود مول سات کم
پندرہ سو ہوئے میں نے کہا میرے قرضۂ متفرق کا حساب کر کچھہ
اوپر گیارہ سو روپیہ نکلے میں کہتا ہوں یہہ گیارہ سو بابت دی
نو سو بچے آدھے تو لے آدھے مجھے دے وہ کہتا ہی پندرہ سو مجھکو
دو پانسو سات تم لو یہہ جھگڑا مٹ جائیگا تب کچھہ ہاتھہ آئیگا

خزانہ سے روپیہ آگیا ہی میں نے آنکھ سے دیکھا ہو تو آنکھیں پھوٹیں بات رہگئي پت رہگئي حاسدونکو موت آگئي دوست شاد ہوگئے میں جیسا ننگا بھوکا ہوں جب تک جیونگا ایسا ہي رہونگا - میرا دارو مدار سے اچھا کرامت اسد الٰہي ہی - ان پنسونکا ہاتھ آنا عطیۂ ید الٰہي ہی - حاکم شہر لکھدئے کہ یہہ شخص ہرگز پنشن پانیکا مستحق نہیں - حاکم صدر مجھکو پنسن دلوائے - اور پورا دلوائے - میر صاحب کو دعا کہتا ہوں اور مزاج کي خبر پوچھتا ہوں جواب ترکي ترکي جواب عربي عربي جو انہوں نے لکھا وہ میں نے بھي لکھا - مجتہد العصر کو بندگي لکھوں دعا لکھوں کیا لکھوں نہیں نہیں وہ مجتہد ہوں ہوا کریں وہ میرے تو مرید ہیں میں دعا ہي لکھونگا - اور اسیطرح میر نصیر الدین کو بھي دعا * (۱۹۵)

ایضا

بھائي کیا پوچھتے ہو - کیا لکھوں دلی کي ہستي منحصر کئي ہنگاموں پر ہی - قلعہ - چاندني چوک - ہر روز مجمع بازار مسجد جامع کا - ہر ہفتہ سیر جمنا کے پل کي - ہر سال میلہ پھول والونکا - یہہ پانچوں باتیں اب نہیں پھر کہو دلي کہاں ہاں کوئي شہر قلمرو ہند میں اس نام کا تھا - نواب گورنر جنرل بہادر ۱۵ دسمبر کو یہاں داخل ہونگے دیکھئے کہاں اوترتے ہیں اور کیونکر دربار کرتے ہیں آگے کے درباروں میں سات جاگیردار تھے کہ انکا الگ الگ دربار ہوتا تھا - جھجر - بہادر گڈھ - بلب گڈھ - فرخ نگر - دوجانہ - پاٹودي - لوہارو - چار معدوم محض ہیں جو باقي رہے ان میں سے دوجانہ و لوہارو تحت حکومت ہانسي حصار

پانودي حاضر اگر هانسي حصار کے صاحب کمشنر بہادر اون دونوں کو یہاں لے آئے تو تین رنڈس ورنہ ایک رنڈس - دربار عام والے مہاجن لوگ سب موجود - اہل اسلام میں سے صرف تین آدمي باقي هیں - میرٹهه میں مصطفی خان - سلطان جي میں مولوي صدرالدین خان - بلي ماروں میں سگ دنیا موسوم به اسد تینوں مردود و مطرود و محروم و ... * شعر *

نوز بیٹهے جبکه هم جام و سبو پهر همکو کیا
آسمان سے بادۂ گلفام گر برسا کرے

تم آتے هو چلے آؤ جان نثار خان کے چهتے کي سڑک - خانچند کے کوچه کي سڑک - دیکهه جاؤ - بلاقي بیگم کے کوچه کا ڈهنا - جامع مسجد کے گرد ستر ستر گز گول میدان نکلنا سن جاؤ - غالب افسرده دل کو دیکهه جاؤ چلے جاؤ - مجتهد العصر میر سرفراز حسین کو دعا - حکیم الملک حکیم میر اشرف علي کو دعا - قطب الملک میر نصیرالدین کو دعا - یوسف هند میر افضل علي کو دعا * (۱۹۶)

ایضا

جان غالب - تمهارا خط پہنچا غزل اصلاح کے بعد پہنچتي هی (ع) هر اک سے پوچهتا هوں وہ کہاں هی * مصرع بدل دینے سے یہه شعر کس رتبه کا هوگیا - اے میر مہدي تجهے شرم نہیں آتي (ع) میاں یہه اهل دهلي کي زبان هی * ارے اب اهل دهلي یا هندو هیں یا اهل حرفه هیں یا خاکي هیں یا پنجابي هیں یا گورے هیں ان میں سے تو کسکي زبان کي تعریف کرتا هی لکهنو کي آبادي میں کچهه فرق نہیں آیا ریاست تو جاتي رهي باقي

هر فن کے کامل لوگ موجود هیں - حسن کي نائي بڑوا هوا اب
کہاں - وہ لطف تو اوسي مکان مین تها اب میر خیراتي کي حویلي
مین وہ چھت اور سمت بدلي هوئي هی بہرحال میگذرد
مصیبت عظیم یہہ هی کہ قاري کا کنواں بند هوگیا لال ڈگي کے
کنوین یکقلم کهارے هوگئے خیر کهارے هی پاني پیتے گرم پاني
نکلتا هی پرسون مین سوار هوکر کنوں کا حال دریافت کرنے گیا
تها مسجد جامع هوتا هوا راج گهاٹ دروازہ کو چلا مسجد جامع
سے راج گهاٹ دروازہ تک بے مبالغہ ایک صحرا لق و دق
هی اینٹون کے ڈهیر جو پڑے هیں وہ اگر اوٹهہ جائین تو
هوکا مکان هوجائے یاد کرو میرزا گوهر کے باغیچہ کے اس جانب
کو کئي بانس نشیب تها اب وہ باغیچہ کے صحن کے برابر هوگیا
یہانتک کہ راج گهاٹ کا دروازہ بند هوگیا فصیل کے کنگورے کهلے
رہے هین باقي سب اٹ گیا کشمیري دروازہ کا حال تم دیکهہ
گئے هو اب آهني سڑک کے واسطے کلکتہ دروازہ سے کابلي دروازہ
تک میدان هوگیا - پنجابي کٹرہ - دهوبي واڑہ - رام جی گنج -
سعادت خانکا کٹرہ - جرنیل کي بیبي کی حویلي - رامجي
داس گودام والے کے مکانات صاحب رام کا باغ حویلي انمین سے
کسیکا پتا نہین ملتا قصہ مختصر شہر صحرا هوگیا تها اب جو کنوین
جاتے رہے اور پاني گوهر نایاب هوگیا تو یہہ صحرا صحراے کربلا
هوجائیگا - الله الله دلي نہ رهي اور دلي والے اب تک یہاںکی زبان کو
اچها کہے جاتے هیں واہ رے حسن اعتقاد ارے بندۂ خدا اردو بازار
نرها اردو کہاں دلي کہاں والله اب شہر نہیں هی کیمپ هی

چھاونی ھی نہ قلعہ نہ شہر نہ بازار نہ نہر - الور کا حال کچھہ اور ھی مجھے اور انقلاب سے کیا کام - الگزنڈر ھدرلے کا کوئی خط نہین آیا ظاھرا اونکی مصاحبت نہین ورنہ مجھکو ضرور خط لکھتا رھتا - میر سرفراز حسین اور میرن صاحب اور نصیرالدین کو دعا * (۱۹۷)

ایضا

جان غالب - انکی ایسا بیمار ھوگیا تھا کہ مجھکو خود افسوس تھا پانچوین دن غذا کھائی اب اچھا ھون تندرست ھون - ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۶ تک کچھہ کھٹکا نہین ھی محرم کی پہلی تاریخ سے الله مالک ھی - میر نصیرالدین آئے کئی بار مین نے اونکو دیکھا نہیں انکی بار درد مین مجھکو غفلت بہت رھی اکثر احباب کے آنے کی خبر نہین ھوئی جبسے اچھا ھوا ھون سید صاحب نہین آئے - تمہاری آنکھونکی غبار کی وجہ یہہ ھی کہ جو مکان دلی مین ڈھائے گئے اور جہان جہان سڑکین نکلین جتنی گرد اوڑی اوسکو آپنے ار راہ محبت اپنی آنکھومین جگہہ دی بہر حال اچھے ھوجاؤ اور جلد آؤ - محمد العصر میر سرفراز حسین کا خط آیا مین نے میرن صاحب کی آرزدگی کے خوف سے اوسکا جواب نہین لکھا یہہ رقعہ اون دونون صاحبون کو پڑھا دینا کہ میر سرفراز حسین صاحب اپنے خط کی رسید سے مطلع ھوجائین اور میرن صاحب میرے پاس الفت پر اطلاع پائین * (۱۹۸)

ایضا

سید صاحب - کل پہر دن رہے تمہارا خط پہنچا یقین ھی کہ اوسیوقت یا شام کو میر سرفراز حسین تمہارے پاس پہنچ گئے

ھون حال سعرکا جو کچھہ ھی انکی رسائی سن لوگے مین کیا لکھون
مین نے بھی جو کچھہ سنا ھی اونھین سے سنا ھی اونکا اسطرح
ناکام پھر آنا میری تمنا اور میرے مقصود کے خلاف ھی لیکن
میرے عقیدہ اور میرے تصور کے مطابق ھی مین جانتا تھا کہ
وھان کچھہ نہوگا سو روپیہ کی ناحق ریزداری ھوئی چونکہ یہہ
ریزداری میرے بھروسے پر ھوئی تو مجھے شرمساری ھوئی مین نے
اس چھیاسٹھہ برس مین اسطرحکی شرمساریان اور روسیاھیان
بہت اوٹھائی ھین جہان ھزار داغ ھین ایک ھزار ایک سہی
میر سرفراز حسین کی ریزداری سے دل کڑھتا ھی - وبا کو کیا
پوچھتے ھو قدر انداز قضا کے ترکس مین یہی ایک تیر باقی تھا -
قتل ایسا عام - لوٹ ایسی سخت - کال ایسا بڑا - وبا کیون نہو -
لسان الغیب نے دس برس پہلے فرمایا ھی * شعر

ھوچکین غالب بلائین سب تمام * ایک مرگ ناگہانی اور ھی

میان سنہ ۱۲۷۷ کی بات غلط نتھی مگر مین نے وبائے عام مین
مرنا اپنے لایق نہ سمجھا واقعی اسمین میری کسر شان تھی بعد
رفع فساد ھوا سمجھہ لیا جائیگا کلیات اردو کا چھاپا تمام ھوا
اغلب کہ اسی ھفتہ مین غایت اسی مہینے مین ایک نسخہ
بسبیل . تمکو پہنچ جائیگا - کلیات نظم فارسی کے چھاپے
کی بھی تدبیر ھو رہی ھی اگر ڈول بن گیا تو وہ بھی چھاپا
جائیگا - قاطع برھان کے خاتمہ مین کچھہ فواید بڑھائے گئے
ھین اگر مقدور مساعدت کریگا تو مین بے شرکت غیر اوسکو
چھپواونگا مگر یہہ خیال محال ھی میرے مقدور کی تیاری کا

حال مجتہد العصر کو معلوم ہی وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِیْر۔ خدا کا
بندہ ہون علی کا غلام میرا خدا کریم میرا خداوند سخي - علی
دارم چه غم دارم - وہا کي آنچ مدہم ہوگئي ہی پادشاہ دن رات
زور و شور رہا پرسون خواجہ میرا ولد خواجہ امان مع اپني
بیبي بچون کے دلي مین آیا کل رات کو اوسکا دو برس کا
بیٹا ہیضہ کرکے مرگیا انا للہ و انا الیہ راجعون - اور مین بھي
وبا ہی اکثر مدرسي مشہور نہ الک صاحب مرگیا واقعي
بے تکلف وہ میرا عزیز اور نہایت حواہ اور راج مدن اور مجھہ مین
متوسط تھا اس حرم مین ماخوذ ہوکر مرا خدر یہہ عالم اسباب
ہی اسکے حالات سے ہمکو کیا * (۱۹۹)

ایضا

ہان صاحب - تم کیا چاہتے ہو مجتہد العصر کے مسودہ کو اصلاح
دیکر بھیجدیا اب اور کیا لکھون تم مدرسے ہم عمر نہین جو سلام
لکھون مین فقیر نہین جو دعا لکھون تمہارا دماغ چل گیا ہی لفافہ
کو کریدا کرو مسودہ کو باربار دیکھا کرو پاؤگے کیا یعنی تمکو وہ
محمد شاہي روشین پسند ہین - یہان حضرت ہی وہان کي
عافیت مطلوب ہی - خط تمہارا بہت دنکے بعد پہنچا جي خوش
ہوا مسودہ بعد اصلاح کے بھیجا جاتا ہی - برخوردار میرسرور اور حسین
کو دعا اور دعا کہنا اور ہان حکیم میر اشرف علي اور میر افضل
علی کو بھي دعا کہنا لازمۂ سعادت مندي یہہ ہی کہ ہمدشہ
اسیطرح خط بھیجتے رہو کیون سچ کہنو اگلون کے خطوط کي تحریر
کي یہي طرز تھي ہاے کیا اچھا شیوہ ہی جب تک یون

لکھو وہ خط ھی نہیں ھی چاہ بے آب ھی ابر بے باراں ھی نخل بے میوہ ھی خانہ بے چراغ ھی چراغ بےنور ھی ھم جانتے ھیں تم زندہ ھو تم جانتے کہ ھم زندہ ھیں امر ضروری کو لکھہ لیا رواں کو اور وقت پر موقوف رکھا اور اگر تمہاری خوشنودی اوسطرح کی نگارش پر منحصر ھی تو بھائی ساڑھے تین سطریں ویسی بھی میں نے لکھدیں کیا دربار فصا نہیں پڑھتے اور وہ مقبول نہیں ھوتی خیر ھمدے بھی وہ عبارت جو مسودہ کے ساتھہ لکھی تھی اب لکھہ بھیجی قصور معاف کرو خدا بھو میر نصیر الدین ایک بار آئے تھے پھر نہ آئے فارسی نئی میں نے کہاں لکھی کہ تمہارے چچا کو یا تمکو بھیج دوں ۔ نواب ضیاء محمد خاں کے بھائی حسن علی خاں مرگئے حامد علی خاں کی ایک لاکھہ تیس ھزار کئی سو روپیہ کی ڈگری بادشاہ پر ھو گئی کلو داروغہ بیمار ھوگیا تھا آج اوسنے غسل صحت کیا باقر علی خاں کو مہدنے بھر سے تپ آتی ھی حسن علی خاں کے گلے میں دو غدود ھوگئے ھیں شہر چپ چاپ نہ کہیں بھاوڑا چلتاھی نہ سرنگ لگا کر کوئی مکان اوڑایا جاتا ھی نہ آدھی سڑک آتی ھی نہ کہیں دمدمہ بنتاھی دلی شہر خوشاں ھی کاغذ بگڑ گیا ورنہ تمہارے دل کی خوشی کے واسطے ابھی اور لکھتا * (۲۰۰)

ایضا

سید صاحب ۔ تمہارے خط کے آنے سے وہ خوشی ھوئی جو کسی دوست کے دیکھنے سے ھو لیکن زمانہ وہ آیا ھی کہ ھماری قسمت میں خوشی ھی نہیں خط سے معلوم ھوا تو کیا معلوم ھوا کہ

ڈھائی سو دئے اندنون مین ڈھائی روپیہ بھی بھاری ہین ڈھائی
سو کیسے سبحان اللہ باوجود اس تہی دستی کے پھر بھی
کہنا پرتا ہی کہ روپیہ گئے بلا سے آبرو بچی جان بچی اب میر
سرفراز حسین کو چاہئے کہ الور چلے جائین شاید نئے بندوبست
مین کوئی صورت نوکری کی نکل آئے میری دعا کہو اور یہہ کہو
کہ اپنا حال اور اپنا قصہ اپنے ہاتھہ سے مجھکو لکھین - پنشن کا حال
کچھہ معلوم ہوا ہو تو کہون حاکم خط کا جواب نہین لکھتا عملہ
مین ہر چند تفحص کرتے کہ ہمارے خط پر کیا حکم ہوا کوئی
کچھہ نہیں بتاتا بہر حال اندا سدا هی اور دلایل اور قراین سے معلوم
ہوا ہی کہ مین بیگناہ قرار پایا ہون اور ڈپٹی کمشنر بہادر کی
راے مین پنشن پانیکا استحقاق رکھتا ہون بس اس سے زیادہ نہ
مجھے معلوم نہ کسیکو خبر- میاں کیا باتین کرتے ہو مین کتابین
کہاں سے چھپواتا روٹی کھانیکو نہین شراب پینے کو نہین جاڑے
آتے ہین لحاف توشک کی فکر ہی کتابین کیا چھپواؤنگا منشی
اُمید سنگھہ اندور والے دلی آئے تھے سابقہ معرفت مجھسے نہ تھا
ایک دوست اونکو میرے گھر لے آیا اُنھون نے وہ نسخہ دیکھا چھپوانیکا
قصد کیا آگرہ مین میرا شاگرد رشید منشی ہرگوپال تفتہ تھا اوسکو
مین نے لکھا اوسنے اس اہتمام کو اپنے ذمہ لیا مسودہ بھیجا گیا
۸/ فی جلد قیمت ٹھہری پچاس جلدین منشی اُمید سنگھہ
نے لین پچیس روپیہ چھاپے خانہ مین نظریق ہنڈوی بھجوادئے
صاحب مطبع نے بشمول سعی منشی ہرگوپال تفتہ چھاپنا شروع
کیا آگرہ کے حکام کو دیکھانا اجازت چاہی حکام نے بکمال خوشی

اجازت دي پانسو جلد چهاپي جاتي هي اوس پچاس جلد
مين شايد پچيس جلد منشي آميد سنگهه مجهكو دينگے مين
عزيزونكو بانٹ دونگا پرسون خط تفته كا آيا تها وه لكهتے تهے كه
ايك فرما چهپنا باقي رها هي يقين هي كه اسي اكتوبر مين
نصف تمام هو جائے - تهائي مين نے ۱۱ مئي سنه ۱۸۵۷ع سے
اكتيسوين جولائي سنه ۱۸۵۸ع تک كا حال لكها هي اور خاتمه
مين اسكي اطلاع دي هي امين الدين خان كي جاگير كے ملنيكا
حال اور بادشاه كي روانگي كا حال كيونكر لكهتا اونكو جاگير اگست
مين ملي بادشاه اكتوبر مين گئے كيا كرتا اگر تحرير موقوف نكرتا
منشي آميد سنگهه اندور جانے والے تهے اگر ختم كركے مسوده اونكے
سامنے آگره نه بهيجديتا تو پهر چهپواتا كون * (۲۰۱)

ايضا

خوبي دين و دنيا روزي باد - مير اشرف علي صاحب نے تمهارا
خط ديا وه جو تمنے لكها تها كه تيرا خط ميرے نام كا ميرے همنام
كے هاتهه جا پڑا صاحب قصور تمهارا هي كيون ايسے شهر مين رهتے
هو جهان دوسرا مير مهدي بهي هو مجهكو ديكهو كه مين كب
سے دلي مين رهتا هون نه كوئي اپنا هم نام هونے ديا نه كوئي
اپنا عرف بننے ديا نه اپنا هم تخلص بهم پهنچايا فقط - پنشن
كي صورت يهه هي كه كوتوال سے كيفيت طلب هوئي اوسنے
اچهي لكهي كل هفته كا دن ساتوين اگست كي مجهكو اجرٹن
صاحب بهادر نے بلايا كچهه سهل سوال مجهسے كئے اب ايسا
معلوم هوتا هي كه تنخواه ملے اور جلد ملے تردد اگر هي تو اس

مین هی که ۱۵ مہینے پچھلے بھي ملتے ہین یا صرف آیندہ کو مقرر ہوني هی - غلام فخرالدین خان کي دو یک روبکاریان ہوئي ہین صورت اچھي هی خدا چاہے تو رہائي ہو جائے - صاحب ہمنے گھبراکر اوس تحریر فارسی کو تمام کیا دفتر بند کردیا اور یہہ لکھدیا که یکم اگست سنہ ۱۸۵۸ع تک مین نے ۱۵ مہینے کا حال لکھا اور آیندہ لکھنا موقوف کیا تمکو آگے اس سے لکھا تھا که تم اپنے اوراق کا فقرۂ اخیر لکھہ بھیجو اب پھر تمکو لکھا جاتاهی که جلد لکھو تاکه مین اوسکے آگے کي عبارت تمکو لکھکر بھیجدون - ہان صاحب میر اشرفعلي صاحب بھي یہي فرماتے تھے که میر سرفراز حسین پاني پت آیا چاہتے ہین اگر آجائین تو مجھکو اطلاع کرنا *(۲۰۲)

ایضا

مار ڈالا یار تیري جواب طلبی نے - اس چرخ کج رفتار کا برا ہو ہمنے اسکا کیا بگاڑا تھا ملک و مال و جاہ جلال کچھہ نہین رکھتے تھے ایک گوشہ و توشہ تھا چند مفلس وے بوا ایک جگہہ فراہم ہوکر کچھہ ہنس بول لیتے تھے * بیت

سو بھی نہ تو کوئي دم دیکھہ سکا ایفلک
اورتو یان کچھہ نتھا ایک مگر دیکھنا

یاد رہے یہہ شعر خواجہ میر درد کا هی - کل سے مجھکو میکش بہت یاد آتا هی سو صاحب اب تم هي بتاؤ که مین تمکو کیا لکھون وہ صحبتین اور تقریرین جو یاد کرتے ہو اور تو کچھہ بن نہین آتي مجھسے خط پرخط لکھواتے ہو آنسوون پیاس نہین بجھتي یہہ تحریر تلافي اوس تقریر کي نہین کرسکتي بہرحال کچھہ لکھتا ہون

دیکھو کیسا لکھتا ہون - سدو پدسن کی رپورٹ کا ابھی کچھہ حال نہیں معلوم دیر آید درست آید - بھئی مین تمسے بہت آزردہ ہون میرن صاحب کی تندرستی کے بیان مین نہ اظہار مسرت نہ مجھکو تہنیت بلکہ اس طرح سے لکھا ہی کہ گویا اونکا تندرست ہونا تمکو ناگوار ہوا ہی لکھتے ہو کہ میرن صاحب ویسے ہی ہوگئے جیسے آگے تھے اوچھلتے کودتے پھرتے ہین اسکی یہہ معنی کہ ہی ہی کیا غضب ہوا کہ یہہ کیون اچھے ہوگئے یہہ باتین تمہاری ہمکو پسند نہین آتین تمنے میرکا وہ مقطع سنا ہوگا نہ تغیر الفاظ لکھتا ہون * بیت *

کیون نہ میرن کو معتنم جانون * دلی والون مین اک بچا ہی یہہ

میرتقی کا مقطع یون ہی * شعر *

میر کو کیون نہ معتنم جانین * اگلے لوگون مین ایک رہا ہی یہہ میرکی جگہہ میرن اور رہا کی جگہہ بچا کیا اچھا تصرف ہی - ارے میان تمنے کچھہ اور بھی سنا کل یوسف مرزا کا خط لکھنؤ سے آیا وہ لکھتا ہی کہ نصیر خان عرف نواب جان والد اونکا دایم الحبس ہوگیا حیران ہون کہ یہہ کیا آفت آئی یوسف مرزا تو جھوٹ کاہیکو لکھیگا خدا کرے اوسنے جھوٹ سنا ہو - لو بھئی اب تم چاہو بیٹھے رہو چاہو جاؤ اپنے گھرمین تو روٹی کھانے جاتا ہون اندر باہر سب روزہ دار ہین یہان تک کہ بڑا لڑکا باقرعلی خان بھی صرف ایک مین اور ایک میرا پیارا بیٹا حسین علی خان یہہ ہم روزہ خوار ہمن وہی حسین علی خان جسکا روزمرہ ہی (کھلونے مدگا دو مین بھی بجار جاؤنگا) مہر سرورار

عمدین کو دعا کہنا اور یہہ خط اونکو ضرور سنا دینا برخوردار منو
نصیر الدین کو دعا پہنچے * (۲۰۳)

ایضا

میر مہدی جیتے رہو آفرین صد ہزار آفرین - اردو عبارت لکھنیکا
اچھا ڈھنگ پیدا کیا ہی کہ مجھکو رشک آنے لگا سنو دلي کے تمام
مال و متاع و زر گوہر کي لوٹ پنجاب احاطہ مین گئي ہی
یہہ طرز عبارت خاص میري دولت تہي سو ایک ظالم پاني پت
انصاریون کے محلہ کا رہنے والا لوٹ لیگیا مگر مین نے اوسکو
بحل کیا الله برکت دے - مدني پنشن اور ولایت کے انعام کا حال
کماحقہ سمجھہ لو (ع) وَ لِلّٰہِ الرَّحمٰنِ اَلطَافٌ خَفِیَّہٌ * ایک طور خاص
پر تحریک ہوئي نواب گورنر جنرل بہادر نے حاکم پنجاب کو لکھا
کہ حاکم دہلي سے فلاں شخص کے پنشن کے کل چڑھے ہوئے
روپیہ کي یکمشت پانیکي اور آیندہ ماہ بماہ ملنے کي رپورٹ
منگواکر اپني منظوري لکھکر ہمارے پاس بہیجدو تاکہ ہم حکم
منظوري دیکر تمہارے پاس بہیج دیں سو یہان اوسکي تعمیل بطور
مناسب ہوگئي کم و بیش دو مہینہ میں سب روپیہ مل جائیگا -
اور ہان صاحب کمشنر بہادر نے یہہ بہي کہا کہ اگر تمکو ضرورت
ہو تو سو روپیہ خزانے سے منگوا لو مین نے کہا صاحب یہہ
کیسي بات ہی کہ اوروں کو برس دنکا روپیہ ملا اور مجھے سو روپیہ
دلواتے ہو فرمایا کہ تمکو اب چند روز مین سب روپیہ اور اجرا کا حکم
مل جائیگا اوروں کو یہہ بات برسون مین میسر آئیگي مین چپ
ہورہا آج دوشنبہ یکم شعبان اور ہفتم مارچ ہی دوپہر ہوجاے تو

اپنا آدمی مع رسید بھیجکر سو روپیہ منگا لون پر یار ولایت کے انعام کی توقع خدا ھی سے ھی حکم تو اسی حکم کے ساتھہ اوسکی رپورٹ کریگا بھی آیا ھی مگر یہہ بھی حکم ھی کہ اپنی راے لکھو اب دیکھئی یہہ دو حاکم یعنے حاکم دھلی اور حاکم پنجاب اپنی راے کیا لکھتے ھین - حاکم پنجاب کے گورنر بہادر کا یہہ بھی حکم ھی کہ دستنبو منگاکر اور تم دیکھکر ھمکو لکھو کہ وہ کیسی ھی اور اوسمین کیا لکھا ھی چنانچہ حاکم دھلی نے ایک کتاب بہی کہکر مجھسے مانگی اور مین نے دی اب دیکھون حاکم پنجاب کیا لکھتا ھی - اسوقت تمہارا ایک خط اور یوسف مرزا کا ایک خط آیا مجھکو باتین کرنیکا مزا ملا تو دونون کا جواب ابھی لکھکر روانہ کیا اب مین روٹی کھانے جاتا ھون - میر سرور از حسین منیر صاحب میر نصیر الدین کو دعا * (۲۰۴)

ایضاً

سید صاحب - نہ تم مجرم نہ مین گنہگار تم مجبور مین ناچار لو اب کہانی سنو میری سرگذشت میری زبانی سنو - نواب مصطفی خان بمیعاد سات برس کے قید ھوگئے تھے سو اونکی تقصیر معاف ھوئی اور اونکو رھائی ملی صرف رھائی کا حکم آیا ھی جہانگیر آباد کی زمینداری اور دلی کی املاک اور پنشن کی باب مین ھنوز حکم کچھہ نہین ھوا ناچار وہ رھا ھوکر میرٹھہ ھی مین ایک دوست کے مکان مین ٹھہرے ھین مین بمجرد استماع اس خبر کے ڈاک مین بیٹھکر میرٹھہ گیا اونکو دیکھا چار دن وھان رھا پھر ڈاک مین اپنے گھر آیا تاریخ آج جانیکی یاد نہین مگر ھفتہ کو گیا

منگل کو آیا آج بدھ دوم فروری ہے مجھکو آئے ہوئے دوسرا دن ہے
انتظار میں تھا کہ تمہارا خط آئے تو اوس کا جواب لکھا جائے آج
صبح کو تمہارا خط آیا دوپہر کو میں جواب لکھتا ہوں * بیت

زور اس شہر میں ایک حکم دیا ہوتا ہے
کچھہ سمجھہ میں نہیں آتا ہے کہ کیا ہوتا ہے

میرٹھہ سے آکر دیکھا کہ یہاں بڑی شدت ہے اور یہہ حالت ہے
کہ گوروں کی پاسبانی پر قناعت نہیں ہے لاہوری دروازہ کا تھانہ دار
مونڈھا بچھاکر سڑک پر بیٹھتا ہے جو باہر سے گورے کی آنکھہ
بچاکر آتا ہے اوسکو پکڑ کر حوالات میں بھیجدیتا ہے حاکم کے ہاں
سے پانچ پانچ بید لگتے ہیں یا دو روپیہ جرمانہ لیا جاتا ہے آٹھہ
دن قید رہتا ہے اس سے علاوہ سب تھانوں پر حکم ہے کہ دریافت
کرو کون بے ٹکٹ مقیم ہے اور کون ٹکٹ رکھتا ہے تھانوں میں
نقشے مرتب ہونے لگے یہاں کا جمعدار میرے پاس بھی آیا میں
نے کہا بھائی تو مجھے نقشے میں نرکھہ میری کیفیت کی عبارت
الگ لکھہ عبارت یہہ کہ اسد اللہ خان پنشندار سنہ ۱۸۵۰ عیسوی
سے حکیم پٹیالے والے کے بھائی کی حویلی میں رہتا ہے نہ کالوں
کے وقت میں کہیں گیا نہ گوروں نے رہنے میں نکالا اور نہ نکالا گیا
کرنیل براون صاحب بہادر کی زبانی حکم پر اوسکی اقامت کا مدار
ہے اب تک کسی حاکم نے وہ حکم نہیں بدلا اب حاکم وقت کو
اختیار ہے پرسوں یہہ عبارت جمعدار نے محلہ کے نقشے کے ساتھہ
کوتوالی میں بھیجدی ہے کل سے یہہ حکم نکلا کہ یہہ لوگ شہر سے
باہر مکان دکان کیوں بناتے ہیں جو مکان بن چکے ہیں اونکو

دعا دو اور آیندہ کو ممانعت کا حکم سنادو اور یہہ بھي مشہور هی کہ پانچ ہزار ٹکٹ چھاپے گئے هیں جو مسلمان شہر میں اقامت چاهے بقدر مقدور نذرانہ دے اوسکا اندازہ قراردینا حاکم کي راے پر هی روپیہ دے اور ٹکٹ لے گھر برباد هوجاے آپ شہر میں آباد هوجائے آج تک یہہ صورت هی دیکھئے شہر کے بسنے کي کون صورت هی جو رهنے هیں وہ بھي اخراج کئے جاتے هیں یا جو باهر پڑے هوئے هیں وہ شہر میں آتے هیں الملک لله والحکم لله - نور چشم مرزا سرفراز حسین اور برخوردار میر نصیر الدین کو دعا اور جناب میر صاحب کو سلام بھي اور دعا بھي اسمیں سے وہ جو چاهیں قبول کرلیں * (۲۰۵)

ایضا

میري جان - خدا تمکو ایک سو بیس برسکي عمر دے - بوڑھا هوے آیا داڑھي میں بال سفید آگئے مگر بات سمجھہ نہ آئي پنشن کے باب میں اولجھہ هو اور کیا سمجھا اولجھے هو یہہ تو جانتے هو کہ دلي کے سب پنشنداروں کو مئي سنہ ۱۸۵۷ع سے پنشن نہیں ملا یہہ فروري سنہ ۱۸۵۹ع بائیسواں مہینا هی چند اشخاص کو اس بائیس مہینے میں سال بھر کا روپیہ بطریق مدد خرچ ملگیا باقي چڑھے هوئے روپیہ کے باب میں اور آیندہ ماہ بماہ ملنے کے واسطے ابھي کچھہ حکم نہیں هوا تم اب اپنے سوال کو یاد کرو کہ اس واقعہ سے اوسکو کچھہ نسبت هی یا نہیں یہہ حضرت کا سوال امیر خسرو کي ایملي هی (ع)

چندن بسولا لگگئي تو کاهے سے پھٹکون راب

علي بخش خاں پچاس روپیہ مہینا پاتے تھے بائیس مہینے کے
گیارہ سو ہوتے ہیں اونکو چھہ سو روپیہ مل گئے باقي روپیہ چڑھا رہا
آئندہ ملنے میں کچھہ کلام نہیں - غلام حسن خاں سو روپیہ مہینے کا
پنشندار بائیس مہینے کے بائیس سو روپیہ ہوتے ہیں اوسکو بارہ
سو ملے - دیوان کشن لال کا ڈیڑہ سو روپیہ مہینا بائیس مہینے کے
تین ہزار تین سو ہوتے ہیں اوسکو اٹھارہ سو ملے - مُنّا جماعہ دار
دس روپیہ مہینے کا سکھہ لمیر سال بھر کے ایکسو بیس لے آیا اسیطرح
پندرہ سولہ آدمیوں کو ملا ہی آئندہ کے واسطے کسیکو کچھہ حکم
نہیں مجھکو پھر مدد خرچ نہیں ملا جب کئي خط لکھے تو آخر
خط پر صاحب کمشنر بہادر نے حکم دیا کہ سابق کو نظر ہی مدد خرچ
سو روپیہ مل جائیں میں نے وہ سو روپیہ نہ لئے اور پھر صاحب کمشنر
بہادر کو لکھا کہ میں باسٹھہ روپیہ آٹھہ آنہ مہینا پانے والا ہوں
سال بھر کے ساڑھے سات سو روپیہ ہوتے ہیں سب پنشنداروں کو
سال سال بھر کا روپیہ ملا مجھکو سو روپیہ کیسے ملتے ہیں مثل اوروں
کے مجھے بھي سال بھر کا روپیہ ملجائے ابھي اسمیں کچھہ جواب
نہیں ملا آبادي کا یہہ رنگ هی کہ ڈھنڈھورا پٹوا ٹکٹ چھپوا کر
اجرٹن صاحب بہادر نظیرو ڈاک کلکتہ چلے گئے دلي کے حمقا
جو باہر پڑے ہوئے ہیں مہنہ کھولکر رہگئے اب جب وہ معاودت
کرینگے تب شاید آبادي ہوگي یا کوئي اور نئي صورت نکل آئے -
میر سرفراز حسین اور میر نصیرالدین اور میرن صاحب کو دعائیں
پہنچیں - برخوردار کامگار میر مہدي - قطعہ تمہارا کہا سچ مچ میرا
حلیہ هی واہ اب کیا شاعري رہگئي هی جسوقت میں نے ...

خدا

قطعہ روانہ کرنے کے واسطے لکھا ارادہ تھا کہ خط بھی لکھوں لڑکوں
نے ستایا کہ دادا جان چلو کھانا تیار ہے ہمیں بھوک لگی ہے تین
خط اور لکھے ہوئے رکھے تھے میں نے کہا کہ اب کیوں لکھوں اوسی کاغذ
کو لفافے میں رکھکر ٹکٹ لگا سرنامہ لکھہ کلیان کے حوالہ کر گھر
میں چلا گیا اور ہاں ایک چیز رہی تھی کہ دیکھوں میرا میر
مہدی خفا ہو کر کیا باتیں بناتا ہے سو وہی ہوا تمہے جلے
پھپھولے پھوڑے لو اب بتاؤ خط لکھہ بیٹھا ہوں کیا لکھوں یہاں
کا حال رانی ہی میں صاحب کی سن لیا ہوگا مگر وہ جو کچھہ
میں سنا ہوگا بے اصل باتیں ہیں پنشن کا مقدمہ کلکتہ میں
نواب گورنر جنرل بہادر کے پیش ہے اطرف یہاں کے حاکم نے اگر ایک
روبکاری لکھکر اپنے دفتر میں رکھہ چھوڑی میرا اوسمیں کیا ضرر یہاں
تک لکھہ چکا تھا کہ دو ایک آدمی آگئے دن بھی تھوڑا رہگیا میں
نے بکس بند کیا باہر تخت پر آبیٹھا شام ہوئی چراغ روشن ہوا
منشی سید احمد حسین سرہانے کی طرف مونڈھے پر بیٹھے ہیں
میں پلنگ پر لیٹا ہوا ہوں کہ ناگاہ چشم و چراغ دودمان علم و یقین
سید نصیرالدین آیا ایک کوزہ ہاتھہ میں اور ایک آدمی ساتھہ اوسکے
سرپر ایک ٹوکرا اوس پر گھاس ہری بچھی ہوئی میں نے کہا
ہا ہا ہا سلطان العلما مولانا سرفراز حسین دہلوی نے دوبارہ رسد
بھیجی ہے بارے معلوم ہوا کہ وہ نہیں ہے یہہ کچھہ اور ہی وضع
خاص نہیں لطف عام ہے شراب نہیں آم ہے خیر یہہ عطیہ بھی
بے حلل ہے بلکہ نعم البدل ہے ایک ایک آم کو ایک ایک
سربمہر گلاس سمجھا بادۂ انگوری سے بھرا ہوا مگر واہ کس حکمت سے

سے بھرا ھی کہ پدستھ گلاس میں سے ایک قطرہ نہیں گرا ھی
میاں کہتا تھا کہ یہہ اسی نے پدرہ بگڑ گئے بلکہ سڑگئے تا
اونکی سرائی اور ویمین سرایت نکرے ٹوکرے میں سے پھینک دئے
مین نے کہا بھائی یہہ کیا کم ھی مگر میں تمہارے تکلیف اور
تکلف سے خوش نہیں ہوا تمہارے پاس روپیہ کہاں جو تمنے
آم خریدے خانہ آباد دولت زیادہ - لیکن ایک انگریزی شراب
ہوتی ھی قوام کی بہت لطیف اور رنگ کی بہت خوب اور
طعم کی ایسی میٹھی جیسا قند کا قوام پتلا دیکھو اس لغت کے
معنی کسی فرہنگ میں نپاؤگے ہاں فرہنگ سرور میں ہو تو ہو
مجتہد العصر اور حکیم میر اشرف علی کو کہ وہ اونکے علم کی کمی
ہیں اور ٹکے ٹکے کی کتابیں چالیس پچاس روپیہ کو لیگئے ہیں
میری دعا کہدینا * (۲۰۶)

ایضا

کیوں یار کیا کہتے ہو ہم کچھہ آدمی کام کے ہیں یا نہیں تمہارا
خط پڑھکر دو سو بار یہہ شعر پڑھا *

وعدۂ وصل چوں شود نزدیک * آتش شوق تیز تر گردد

کلو کو مولوی مظہر علی صاحب کے پاس بھیجکر کہلا بھیجا کہ
آپ کہیں جائینگا نہیں میں آتا ہوں بھلا بھائی اچھی حکمت
کی کیا وہ مدرسہ بابا کے نوکر تھے کہ میں اونکو بلاتا اونھوں نے
جواب میں کہلا بھیجا کہ آپ تکلیف نکریں میں حاضر ہوتا ہوں
دو گھڑی کے بعد وہ آئے ادھر کی بات اودھر کی بات کوئی
انگریزی کاغذ دکھایا کوئی فارسی خط پڑھوا یا اچھی کیوں حضرت

آپ میر صاحب کو نہیں بلاتے صاحب میں تو اونکو لکھہ چکا ہوں
کہ تم چلے آؤ اور ایک مقام کا اونکو پتا لکھا ہے کہ وہاں ٹھہر کر
مجھکو اطلاع کرو میں شہر میں بلالونگا - صاحب اب وہ ضرور آئینگے -
آخر کار اون سے اجازت لیکر اب تمکو لکھتا ہوں کہ اون سے مختصر یہہ
کلمہ کہدو کہ بھائی یہہ تو مطالعہ ہی کہ روٹي وہاں کھاؤ تو پاني
یہاں پیو یہہ کہتا ہوں کہ عید وہاں کرو تو باسي عید یہاں کرو - یہہ
میرا حال سنو کہ بے رزق جینے کا ڈھب مجھکو آگیا ہی اس طرف
سے خاطر جمع رکھنا رمضان کا مہینا روزہ کھا کھاکر کاٹا آیندہ خدا
رزاق ہی کچھہ اور کھانیکو نملا تو غم تو ہی بس صاحب جب
ایک چیز کھانیکو ہوئي اگرچہ غم ہی ہو تو پھر کیا غم ہی - مرزا
سرفراز حسین کو میرے طرف سے گلے لگانا اور پیار کرنا - میر
نصیر الدین کو دعا کہنا اور شفیع احمد صاحب کو اور میر احمد
علي صاحب کو سلام کہنا میر صاحب کو نہ سلام نہ دعا یہہ خط
پڑھا دو اور ادھر کو روانہ کرو - کہا جوف باب داد آئي ہی کیوں
وہ شہر سے باہر ٹھہریں اور کیوں کسي کے بلانے کي راہ دیکھیں
شکرم میں کرانچي میں چوپہٹي میں نعلے ڈاک میں آئیں
بلیماروں کے محلہ میں میرے مکان پر اوتر پڑیں مورا وریان بدگ
کے مکان میں مولوي مظہر علي رہتے ہیں میرے اونکے مسکن
میں ایک میر خیراتي کي حویلي درمیان ہی ڈاک کو رہنے
کوئي نہیں روکتا یہہ صلاح تو ایسی ہی کہ اگر اس خط کے پہنچتے
ہي چلدیں تو عید بھی یہیں کریں * (۲۰۷)

ایضا

میان - کیوں تعجب کرتے ہو یوسف مرزا کے خطوط کے نہ آنے سے - وہ وہاں اچھی طرح ہیں حاکموں کے ہاں آنا جانا نوکری کی تلاش - حسین مرزا صاحب بھی وہیں ہیں وہاں کے حکام سے ملتے ہیں وہاں پنشن کی درخواست کر رکھی ہیں ان دونوں صاحبوں کے ہر ہفتہ میں ایک دو خط مجھکو آتے ہیں جواب بھیجتا ہوں - بھائی لکھنؤ میں وہ امن و امان ہی کہ نہ ہندوستانی عملداری میں ایسا امن و امان ہوگا - نہ اس فتنہ و فساد سے پہلے انگریزی عملداری میں یہہ چین ہوگا - اُمرا اور شرفاکی حکام سے ملاقاتیں - بقدر رتبہ تعظیم و توقیر - پنشن کی تقسیم علی العموم - آبادی کا حکم عام - لوگوں کو کمال لطف اور نرمی سے آباد کرتے جاتے ہیں - اور ایک نقل سنو وہاں کے صاحب کمشنر بہادر اعظم نے جو دیکھا کہ عملہ میں ہندو بھرے ہوئے ہیں اہل اسلام نہیں ہیں ہندو کو اور علاقوں پر بھیجدیا اور اونکی جگہہ مسلمانوں کو بھرتی کیا یہہ تو آمد دلی ہی پر نوبت پڑی ہی لکھنو کے سوا اور سب شہروں میں عملداری کی وہ صورت ہی جو غدر سے پہلے تھی اب یہاں ٹکٹ چھاپے گئے ہیں میں نے بھی دیکھی فارسی عبارت یہہ ہی (ٹکٹ آبادی درون شہر دہلی بشرط ادخال جرمانہ) مقدار روپیہ کی حاکم کی رائے پر ہی آج پانچ ہزار ٹکٹ چھپ چکا ہی کل اتوار یوم التعطیل ہی پرسوں دوشنبہ سے دیکھئے یہہ کاغذ کیونکر تقسیم ہوں یہہ تو کیفیت عموما شہر کی ہی خصوصا میرا حال سنو بائیس مہینے

کے بعد پرسوں کوتوال کو حکم آیا ہے کہ اسد اللہ خان پنشندار کی کیفیت لکھو کہ وہ بے مقدور اور محتاج ہے یا نہیں کوتوال نے موافق ضابطہ کے مجھسے چار گواہ مانگے ہیں سو کل چار گواہ کوتوالی چبوترے جا ئینگے اور میری بے مقدوری ظاہر کر آئینگے تم کہیں یہہ نسمجھنا کہ بعد ثبوت مفلسی چڑھا ہوا روپیہ ملجائیگا اور آیندہ کو پنشن جاری ہوجائیگی نہ صاحب یہہ تو ممکن ہے نہیں بعد ثبوت اوس مستحق ٹھہرونگا چھہ مہینے یا برس دن کا روپیہ علی الحساب پاؤنگا - میرنصاحب جو بلائے گئے ہیں اوس طلب کے جواب میں یہی کیوں نہیں لکھتے کہ ٹکٹ میرے نام کا حاصل کرکے بمجرد تو میں آؤں دیکھو اب دس پانچ دن میں سب حال کھلا جاتا ہے - میر سرفراز حسین کو دعا کہنا اور میری طرفسے گلے لگانا اور پیار کرنا - میر نصیر الدین کو دعا کہنا اور میرن صاحب کو مبارکباد کہنا * (۲۰۸)

بنام شاہ عالم صاحب

مخدوم زادۂ والا تبار حضرت شاہ عالم سلام و دعاے درویشانہ قبول فرماوین - آپکا مع الخیر وطن پہنچنا اور بزرگوں کے قدمبوس اور بھائیوں کی ہم آغوش ہونا آپکو مبارک ہو * مصرع *

یوسف از مصر بکنعان آمد * تفرقۂ اوقات و سفر رامپور و شدت تپ مقتضی اسکی ہوئی کہ ہنوز تمہارے مسودات دیکھے نہیں گئے تا نزول باران رحمت الہی اور بھی چپکے بیٹھے رہو اپنے ماموں صاحب کو دیدار معتقدانہ اور اپنے بھائیونکو سلام مخلصانہ کہئیگا اور اپنے والد ماجد یعنی میرے مرشد ہم عمر و ہم فن کو وہ سلام

حسن سے صحبت نیکی اور اشتیاق سے پہنچائیگا اور عرض کیجئیگا
که آرزوی دیدار حد سے گزر گئی یارب جبتک حضرت صاحب
عالم کو مارهره میں اور انور الدوله کو کالپی میں نه دیکھه لوں
اور اونسے همکلام نہو لوں میری روح کو قبض کا حکم نہو لیکن سنه
۱۲۷۷ میں دو مهینے ماوی هیں ا ... محرم سے اوس دن تک
تک میرا مدعا حاصل هوجاے ۔ مشفقی مکرمی چودهری
عبدالغفور صاحب کو میرا سلام کهئیگا اور یهه پیام پهنچائیگا که حضرت
صاحب عالم کی تمنای دیدار بقدر مارهره کناه اس سے هی که
اور کسیکا بهی دیدار مطلوب هی * مصرع *
خواهش وصل مقدر هی جو مذکور نهین * اونکے اس خط کا
جواب جو پرسوں مجهکو پهنچا هی موم جامه میں لپیٹ کر
بهیجونگا انشا الله العزیز ۔ یهاں جناب شاه عالم صاحب پهر روے
سخن آپکی طرف هی ۔ جناب میر نور علی صاحب بلگرامی یہاں
تشریف لائے اور میرے مسکن سے ایک تیر پرتاب کے فاصله پر
چاندنی چوک میں قطب الدین سوداگر کی حویلی میں اوترے
هیں میری صحبت کا کام اونکے سپرد هوا هی یعنی ڈپٹی کلکٹر اور
ڈپٹی مجسٹریٹ هیں اور هزار روپیه تک کا مقدمه عدالت دیوانی
کا بهی کرتے هیں لیکن هنوز دایم مقام هین وه صاحب حکام نام
لکهه آیا هوں بطریق رخصت سپاٹو گیا هی ایک دن میں بهی
اونکے مکان پر چلاگیا تها حسن صورت اور حسن سیرت دونوں اونمیں
جمع هیں آنکهیں اونکے حسن صورت سے روشن هوگئیں اور دل اونکے
حسن سیرت سے خوش هوگیا ۔ واه خاک پاک بلگرام میں نے

وہانکي جس بزرگوار کو دیکھا بہت اچھا پایا * (۲۰۹)

ایضا

مخدوم زادۂ عالیشان مقدس دودمان حضرت شاہعالم امن و امان و عز و شان و علم و عمر سے برخوردار رہیں - ہمارے حضرت ہمکو بھول گئے ہاں سچ ہی اونکا لطف چودھري عبدالغفور صاحب کے جوہر مہر و محبت کا عرض تھا جب جوہر نرہا تو عرض کہاں بہرحال جناب حضرت صاحب‌عالم صاحب کو میري بندگي پہنچ جائے اوریہہ سطرین اونکي نظر سے گزر جائیں - چودھري عبدالغفور صاحب کو سلام کہئیگا اور یہہ پوچھئیگا کہ قصیدہ کا بعد اصلاح کے نہ پہنچنا میرا گناہ ہی یا اوسکے سوا کوئي اور قصور ہی اگر وہي جرم ہي تو معاف کیجئے اور کوئي اور جرم بھي ہي تو مجھے اطلاع دیجئے - اس دو پیام کي تبلیغ کے بعد پھر روئے سخن آپکي طرف ہی آپکا خط میرے نام کا اور اوسکے ساتھہ ایک خط ڈپٹي میر ورزش علي صاحب کے نام کا پہنچا وہ پڑھا وہ بھجوا دیا جو آدمي خط لیکر گیا تھا وہ دو بار جواب مانگنے کو گیا پہلے بار حکم ہوا کہ کل آئیو دوسرے بار حضرت دہلے میں نے اوسکے جواب سے قطع نظر کرکے اپني خدمت گذاري کي آپکو اطلاع دي - ہاے تنہائي لکھہ چکا تھا کہ ایک چپراسي آیا اور اوسنے خط تمہارے نام کا ٹکٹ لگا ہوا دیا اور کہا کہ ڈپٹي صاحب نے سلام کہا ہی اوریہہ خط دیا ہی اب میں یہہ خط اپنا مع اونکے خط کے ڈاک گھر میں بھیجتا ہوں - صبح کا وقت یکشنبہ کا دن ۸ صفر اور ۲۵ اگست کي ہي ڈپٹي صاحب

چاندني چوک حافظ قطب الدين سوداگر کي حويلي مين رهتے هين نامي اونکے حالات اونکے خط سے معلوم هوجائينگے - اپنے ماموں صاحب کي خدمت مين سلام ديار اور اپنے بهائي صاحبوں کي خدمت مين فقير کي دعا پهنچائيگا - والسلام * (۲۱۰)

نام صاحب عالم صاحب

پير و مرشد - اس مطلع و حسن مطلع کو کيا سمجهوں اور اوسکا شکر کيونکر بجا لاؤں خدا کي بندہ نوازياں هين که مجهه ننگ آفرينش کو اپنے خاصان درگاہ سے بهلا کهواتا هي - ظاهرا ميرے مقدر مين يهه سعادت عظمى تهي که مين اس وباے عام مين جيتا بچ رها - الله الله ايسي کشتني و سوختني کو يون بچانا اور پهر اس رتبه کو پهنچايا کبهي عرش کو اپنا نشيمن قرار ديتا هون اور کبهي بهشت کو اپنا پائين باغ تصور کرتا هون - واسطے خدا کے اور اشعار نفرمائيگا ورنه بنده دعوي خدائي کرنے مين محابا نکريگا - کتاب ستر اوادب ماب پنج آهنگ نسخهٔ لطيف شريف تالدف اسکے آگے غلام سے کچهه نه پڑها گيا مگر چودهري صاحب اور حضرت سيد شاه امير صاحب اور مولوي فضل احمد صاحب يهه تين اسم معلوم هوئے پهر بهي دوسرے اسم مين متردد هون که آيا ميرا قياس مطابق واقع هي يا نهين هان چودهري صاحب اور مولوي فضل احمد صاحب ان دو نامون مين تردد نامي نهين - معهذا يهه نه سمجها که مقصود کيا هي اگر پنج آهنگ مطلوب هي تو اوسکا جواب يهه هي که ميرا ايک نسبتي بهائي هي نواب ضياءالدين خان سلمه الله تعالى وه ميرے نظم و نثر کو فراهم کرتا رهتا تها چنانچه

مجموعۂ نثر اور کلیات نظم فارسی اور کلیات نظم اردو سب نسخے اوسکے کتب خانہ میں ہیں وہ کتب خانہ نذر کر عرض کرتا ہوں دس ہزار روپیہ کی مالیت کا ہوگا لٹ گیا ایک ورق نہیں رہا ہاں چھاپے کے پنج آہنگ اب بھی بکتے ہیں اور معدوم بدو علت ہیں ایک تو یہہ کہ جو نقش انطباع ار قسم نثر تحریر ہوا ہی وہ اوس میں نہیں- دوسرے یہہ کہ کاپی نویس نے وہ اصلاح مدرسے نثرکو دی ہی کہ میرا جی جانتا ہی اگر کہیں کوئی سطر غلطی سے خالی نہیں تو اعراب ہی نے مطلعہ یہہ ہی کہ کوئی صفحہ اغلاط سے خالی نہیں- بہرحال اگر فرمائیے تو لکھکر بھیجدوں- مخدوم زادہ ہاے والاقدار میں پہلا نام سمجھہ میں نہیں آیا مگر پہلے اونکی خدمت میں اور پھر سب مقبول عالم کی خدمت میں سلام * سبوں اور اشتیاق رور افزوں عرض کرتا ہوں * (۲۱۱)

ایضا

بعد حمد خداوند و نعت رسول صلی اللہ علیہ و سلم پہلے ہدیۂ روح و رواں جناب صاحبعالم صاحب کو بندگی اور حضرت مقبول عالم کی شادی کی مبارکباد - کیا عرض کروں کہ میرا کیا حال ہی اضمحلال قوی کا حال مختصر یہہ ہی کہ اگر کوئی دوست آیا کہ جس سے تکلف کی ملاقات ہی آجائے تو اوٹھہ بیٹھتا ہوں ورنہ پڑا رہتا ہوں جو کچھہ لکھنا ہوتا ہی وہ بھی اکثر لیٹے لیٹے لکھتا ہوں- آج دوپہر کو میر عبدالعزیز صاحب آئے میں بے کلاہ و پیرہن پلنگ پر لیٹا ہوا تہا اونکو دیکھکر اوٹھا مصافحہ کیا اونہوں نے جناب شاہ عالم کا خط مع مسودات اشعار دیا اور فرمایا کہ پرسوں

جاؤنگا - عرض کیا کہ کل آخر روز آپ تشریف لائی خط کا جواب
اور اصلاحی مسودہ لیجاؤں وہ تشریف لیگئی میں لیٹ رہا
دیکھے سوائی عادت نہیں ہے جی میں کہا آؤ بیکار کیوں رہو
خط کا جواب آج لکھہ رکھو اوٹھے کوں بکس کھولی کوں لڑکونکی
دوات قلم مونڈھے پر پلنگ کے پاس رکھہ لیی ادب مقتضی اسکا
ہوا کہ آغاز نامہ بنام اقدس ہو- حضرت نسخۂ قاطع برہان تیسری
چوتھی نظر میں مکمل ہوکر مسودات ایک کاتب کے حوالہ ہوئے
آٹھہ جزو لکھے گئے کم و بیش دو جزو باقی ہیں پرسوں تک
آجائینگے بعد اوسکے انطباع کی فکر ہوگی جب وہ عزیمت
امضا پذیر ہوجائیگی حضرت کی نظر سے بھی شرف پائیگی -
حضرت سید عالم کو بعد از خورشید عالم کو سلام چودھری صاحب
کو بہ سلام بہ بیدار صرف یہہ پیام کہ ہم تمہارے خط کو مفرح روح
سمجھے تھے نہ جانونگا مرا مطلب تھا خیر و عافیت معلوم ہوجاتی
تھی وہ وظیفۂ روحانی منقطع کیوں ہوا صاحب یہہ روش اچھی
نہیں گاہ گاہ ارسال رسل و رسائل کا طور بنا رہے * (۲۱۲)

بنام مولوی عبد الغفور خان بہادر نساخ

جناب مولوی صاحب قبلہ - یہہ درویش گوشہ نشین جو موسوم
بہ اسد اللہ اور متخلص بغالب ہی مکرمت حال کا شاکر اور آیندہ
افزائش عنایت کا طالب ہی دفتر بے مثال کو عطیہ کبری اور
موہبت عظمی سمجھکر یاد آوری کا احسان مانا - پہلی اس قدر
افزائی کا شکر ادا کرتا ہوں کہ حضرت نے اس ہیچ میرز ہیچمدان کو
قابل خطاب اورلایق عطای کتاب جانا میں دروغ گو نہیں خوشامد

مدتی خود بہنی دیوان فیض عنوان اسم با مسمی هی دفتر امثال
اسکا نام بجا هی الفاظ مدین معانی بلند مضمون عمده بندش
دلپسند هم وقدر لوگ اعلاء کلمة الحق مین بیباک و گستاخ هین
شمع امام بخش طرز جدید کے موجد اور پرانی ناهموار روشونکے
ناسخ تہے آپ اونسی بڑهکر بصنعة مطایبه نے مطالعه محتاج هیں۔
تم دانای رموز اردو زبان هو سرمایهٔ نازش قلمرو هندوستان هو
خاکسار نے ابتدای سن تمیز مین اردو زبان مین سخن سرائي کي
هی پهر اوسط عمر مین بادشاه دهلي کا نوکر هوکر چند روز اوسي
روش پر خامه فرسائي کي هی نظم ونثر فارسي کا عاشق و مائل
هون هندوستان مین رهتا هون مگر تیغ اصفهاني کا گهائل هون
جہانتک زور چل سکا فارسي زبان مین بہت کچهه بکا اب نه
فارسي کي فکر نه اردو کا ذکر نه دنیا مین توقع نه عقبی کي امید
مین هون اور اندوه ناکامي جاوید جیسا که خود ایک قصیدهٔ نعت
کي تشبیب مین کہتا هون * شعر

چشم گشوده اند بکردارهای من * زایینده نا امیدم و از رفته شرمسار

ایک کم ستر برس دنیا مین رها اب اور کہانتک رهونگا ایک
اردو کا دیوان هزار باره سو بیت کا ایک فارسي کا دیوان دس هزار
کئي سو بیت کا تین رسالے نثر کے یہه پانچ نسخے مرتب هوگئے
اب اور کیا کہونگا مدح کا صله نملا غزل کي داد نپائي هرزه گوئي
مین ساري عمر گنوائي بقول طالب آملی علیه الرحمة

لب از گفتن چنان بستم که گوئي * دهن برچهره زخمي بود به شد

سچ تو یون هی که قوت ناطقه پژمرده تصرف اور قلم مین وه زور

نرہا طبیعت میں وہ مزہ سر میں وہ شور نرہا پچاس پچپن برس کی مشق کا ملکہ کچھہ باقی رہگیا ہی اوسی سند سے ہی کلام میں گفتگو کرلیتا ہوں حواس کا بھی بقیہ اسیقدر ہی کہ معرض گفتار میں موافق سوال جواب دیتا ہوں روز و شب یہہ فکر رہتی ہی کہ دیکھئے وہاں کیا پیش آتا ہی اور یہہ سال سال گنہگار بندہ کیونکر بخشا جاتا ہی - حضرت سے یہہ التماس ہی کہ آپ جو ابتدا کی بانی اور مجھکو ارسال نامہ کے بدل کے عادی ہوئے ہیں جبتک میں جیتا رہوں نامہ و پیام سے شاد اور بعد میرے مرنیکے دعاے مغفرت سے یاد فرماتے رہئیگا - والسلام بالوف الاحترام * (۲۱۳)

بنام مرزا یوسف علیخانصاحب عزیز

بھائی - تم کیا فرماتے ہو جان بوجھہ کر انجان بنجاتے ہو واقعی غدر میں میرا گھر نہیں لٹا مگر میرا کلام میرے پاس کب تھا کہ نہ لٹتا ہاں بھائی ضیاء الدین خانصاحب اور ناظر حسین مرزا صاحب ہندی اور فارسی نظم و نثر کے مسودات مجھسے لیکر اپنے پاس جمع کرلیا کرتے تھے سو ان دونوں گھروں پر جھاڑو پھر گئی نہ کتاب رہی نہ اسباب رہا پھر اب میں اپنا کلام کہاں سے لاؤں ہاں تمکو اطلاع دیتا ہوں کہ مئی کی گیارہویں سنہ ۱۸۵۷ع سے جولائی کی اکیسویں سنہ ۱۸۵۸ تک پندرہ مہینے کا اپنا حال میں نے نثر میں لکھا ہی اور وہ نثر فارسی زبان قدیم میں ہی کہ جسمیں کوئی لفظ عربی نہ آئے اور ایک قصیدہ فارسی متعارف عربی و فارسی ملی ہوئی زبان میں حضرت ملک رفعت جناب ملکہ معظمہ انگلستان کی ستایش میں اوس نثر کے ساتھہ شامل

هی یہہ کتاب مطبع محمدی جلالی آگرہ میں منشی ندی بخش
صاحب حقیر اور مرزا حاتم علی بیگ اور منشی ھرگوپال تفتہ کے
اهتمام میں چھاپی گئی هی فی الحال مجموعہ میری نظم نثر
کا اوسکے سوا اور کہیں نہیں اگر جناب منشی امیر علی خان
صاحب میرے کلام کے مشتاق هیں تو نسخہ موسوم بہ دستنبو
مطبع محمدی جلالی سے منگا لیں اور ملاحظہ فرمائیں* (۲۱۴)

بنام قاضی عبد الجمیل صاحب

مخدوم مکرم و معظم جناب مولوی عبد الجمیل صاحب کی
خدمت میں ابلاغ سلام مسنون الاسلام کے بعد عرض کیا جاتا هی کہ
آپ کی ارادت میرا ذریعۂ فخر و سعادت هی - دو عنایت نامہ
آپکے اوقات مختلف میں پہنچے - پہلے خط کے حاشیہ اور پشت
پر اشعار لکھے هوئے هیں - سیاهی اسطرح کی پھیکی کہ حروف
اچھی طرح پڑھے نہیں جاتے اگرچہ بینائی میری اچھی نہی
اور میں عینک کا محتاج نہیں لیکن با این همہ اوسکے پڑھنے
میں بہت تکلف کرنا پڑتا هی - علاوہ اسکے جگہہ صلاح کی
باقی نہیں چنانچہ اوس خط کو آپکی خدمت میں واپس
بھیجتا هوں تا کہ آپ یہہ سمجھیں کہ میرا خط پھاڑکر پھینکدیا هوگا
اور معهذا میرا اندیشہ آپکو بھی معلوم هوجائے آپ خود دیکھلیں
کہ اس میں اصلاح کہاں دیجائے واسطے اصلاح کے جو عمل چاهئے
اوس میں بین الاسطر و بین المصرعین فاصلہ زیادہ چھوڑئے - آپکے
خط میں جو کاغذ اشعار کا هی حروف اوسکے روشن هیں مگر
بین السطور مفقود اور اصلاح کی جگہہ معدوم آپکی خاطر سے

رنج کتابت اوٹھاتا ھون اور اون دونون غزلون کو بعد اصلاح لکھتا جاتا ھون مسودہ تو آپکے پاس ھوگا اوس سے مقابلہ کرکے معلوم کرلیجئیگا کہ کس شعر پر اصلاح ھوئي اور کیا اصلاح ھوئي اور کونسي بیت موقوف ھوئي مشاعرہ یہان شہر میں کہیں نہیں ھوتا قلعہ مین شہزادگان تیموریہ جمع ھوکر کچھہ غزلخوانی کرلیتے ھیں وھان کے مصرع طرحي کو کیا کیجئیگا اور اوسپر غزل لکھکر کہان پڑھئیگا میں کبھی اوس محفل مین جاتا ھون اور کبھي نہین جاتا اور یہہ صحبت خود چند روزہ ھی اسکو دوام کہان کیا معلوم ھی ابکي نہو اور اگر ابکي ھو تو آیندہ نہو - والسلام مع الاکرام * (۲۱۵)

ایضا

وبلہ - آپ کو خط کے بھیجنے مین تردد کیوں ھوتا ھی - ھر روز دو چار خط اطراف و جوانب سے آتے ھین گاہ گاہ انگریزي بھي اور ڈاک کے ھرکارے بھي میرا گھر جانتے ھین پوسٹ ماسٹر میرا آشنا ھی مجھکو جو دوست خط بھیجتا ھی وہ صرف شہر کا نام اور میرا نام لکھتا ھی محلہ بھي ضرور نہین آپ ھي انصاف کرین کہ آپ لال کنواں لکھتے رھے اور مجھکو بلیمارون مین خط پہنچتا رھا - خلاصہ یہہ کہ خط آپکا کوئي تلف نہین ھوا جو آپ نے بھیجا وہ مجھکو پہنچا بات یہہ ھی کہ شوقیہ خطوط کا جواب کہان تک لکھون مین نے آئین نامہ نگاري چھوڑکر مطلب نویسي پر مدار رکھا ھی جب مطلب ضروري التحریر نہو تو کیا لکھون ابکے آپ کے خط مین تین مطلب جواب لکھنے کے قابل تھے ایک تو وہ رباعي جو آپنے اس ننگ آفرینش کي

۸

مدح میں لکھی ہی اوسکا جواب بندگی ہی اور کورنش اور داب دوسرا مدعا خط کے نہ پہنچنے کا وسوسہ سو اوسکا جواب لکھہ چکا تیسرا امر جناب مولوی امتیاز خان صاحب کا میرے ہاں آنا اور میرا اوسوقت مکان پر موجود نہونا واللہ مجکھو بڑا رنج ہوا اگر آپ سے ملیں تو میرا سلام کہئیگا اور میرا ملال اونسے بیان کیجئیگا صبح کو میں ہر روز قلعہ کوجاتا ہون ظاہرا مولوی صاحب اول روز آئے ہونگے جب سوار ہو جاتا ہون تب بہی دو چار آدمی مکان پر ہوتے ہیں مولوی صاحب بیٹھتے حقہ پیتے اگر قلعہ جاتا ہون تو پہر دن چڑہے آتا ہون زیادہ اس سے کیا لکھوں * (۲۱۶)

ایضا

پیر و مرشد ـ نواب صاحب کا قطعہ جوار گویا اس در کا مقدر تکیہ‌دار ہوں مسند نشینی کی تہنیت کے واسطے رامپور آیا ـ میں کہاں اور بریلی کہاں ۱۲ اکتوبر کو یہاں پہنچا بشرط حیات آخر دسمبر تک دہلی جاونگا نمایش گاہ بریلی کی سیر کہاں اور میں کہاں خود اس نمایش گاہ کی سیر میں جسکو دنیا کہتے ہیں دل بہر گیا اب عالم بیرنگی کا مشتاق ہون لا الہ الا اللہ لا موجود الا اللہ لا مؤثر فی الوجود الا اللہ * (۲۱۷)

ایضا

قبلہ ـ ایک سو بیس آم پہنچے خدا حضرت کو سلامت رکہے دس ملمین اور چہٹانک بہر سیاہی کہار کے حوالہ کردی ہی خدا کرے بحفاظت آپکے پاس پہنچے میں مریض نہیں ہون بوڑہا ہون اور ناتواں گویا نیم جان رہ گیا ہون ایک کم ستر برس دنیا

بن رہا کوئي کام دین کا نہین کیا افسوس ہزار افسوس وہ عمل و کہار لایا تہا وہان پہنچي جہاں اب مین جانے والا ہون یعنے عدم - مدعا یہہ کہ گم ہوگئي * (۲۱۸)

ایضا

جناب قاضي صاحب کو سلام اور قصیدہ کي بندگي اگر مجہے قوت ناطقہ پر تصرف باقي رہا ہوتا تو قصیدہ کي تعریف مین ایک قطعہ اور حضرت کي مدح مین ایک قصیدہ لکہتا ناب یہہ ہی مین اب رنجور نہین تندرست ہون مگر بوڑہا ہون جو کچہہ طاقت باقي تہي وہ اس ایتلا مین زایل ہوگئي اب ایک جسم بے روح متحرک ہون (ع) یکي مردہ شخص بمردي روان * اس مہینے مین رجب سنہ ۱۲۸۰ سے ستروان برس شروع اور اسقام و آلام کا آغاز ہی * (۲۱۹)

ایضا

جناب مخدوم مکرم کو میري بندگي- تفقد نامہ مرقومہ ۲۱ستمبر مین نے پایا حضرت کي سلامت حال پر خدا کا شکر بجا لایا کوئي محکمہ تخفیف مین آئے کوئي کادر مثلا ٹوٹ جائے آپکا عہدہ آپکو مبارک آپکا دولت خانہ سلامت - ہان وہ جو اپنے ابن الخال کا اس محکمہ مین وکیل ہونے کا کہٹکا ہی البتہ بجا ہی جب آپ ظاہر کرچکے ہین تو اب اوسکا اندیشہ کیا ہی حاکم سمجہہ لیگا وہ وکیل ہین محکمہ مدعي مین برہیگے محکمہ صدر امین و ششن جج مین کام کرینگے - مین نہ تندرست ہون نہ رنجور ہون زندہ بدستور ہون دیکہئے کب بلاتے ہین اور جب تک جیتا رہون

اور کیا دکھاتے ہیں - و السلام بالوف الاحترام * (۲۲۰)

ایضا

جناب قاضی صاحب کو میری بندگی پہنچے - مکرمی مولوی غلام غوث خانصاحب بہادر میر منشی کا قول سچ ہی اب میں تندرست ہوں پھوڑا پھنسی کہیں نہیں مگر ضعف کی وہ شدت ہی کہ خدا کی پناہ ضعف کیونکر نہو برسوں صاحب فراش رہا ہوں ستر برس کی عمر خدا جانے بندہ میں تھا بے مبالغہ آدھا اوسمیں سے پیپ ہوکر نکل گیا سن کہاں جواب پھر تولید دم صالح ہو - بہرحال زندہ ہوں اور ناتواں اور آپکی پرسشہای دوستانہ کا ممنون احسان و السلام مع الاکرام * (۲۲۱)

ایضا

جناب مولوی صاحب آپکے دونوں خط پہنچے میں زندہ ہوں لیکن نیم مردہ آٹھ پہر پڑا رہتا ہوں اصل صاحب فراش میں ہوں بیس دن سے پاؤں پر ورم ہوگیا ہی کف پا و پشت پا سے نوبت گزر کر پنڈلی تک آماس ہی جوتے میں پانو سماتا نہیں بول و براز کے واسطے اوٹھنا دشوار یہہ سب باتیں ایک طرف درد محلل روح ہی سنہ ۱۲۷۷ ھجری میں میرا نہ مرنا صرف میری تکذیب کے واسطے تھا مگر اس تین برس میں ہر روز مرگ نو کا مزا چکھتا رہا ہوں حیران ہوں کہ کوئی صورت زیست کی نہیں پھر میں کیوں جیتا ہوں روح میری اب جسم میں اسطرح گھبراتی ہی جسطرح طایر قفس میں - کوئی شغل کوئی اختلاط کوئی جلسہ کوئی مجمع پسند نہیں کتاب سے نفرت شعر سے نفرت جسم

ہے نفرت روح سے نفرت یہہ جوکچھہ لکھا ہی بے مبالغہ اور بیان واقع (ع)
خرم از سرور گزین منزل ویران سروم * ایسے صدمہ میں اگر تحریر
جواب میں قاصر رہوں تو معاف ہوں مجھے کیوں شرمندہ کیا میں
اس ثنا و دعا کے قابل نہیں مگر اچھوتا شیوہ ہی دوستوں کو اچھا
کہنا اس مدح گستری کے عوض میں آداب بجا لاتا ہوں * (۲۲۲)

ایضا

جناب قاضی صاحب کو بندگی پہنچے - عنایت نامہ کے ورود نے
شادماں کیا مگر مبہمہ جو نگارش پذیر تھی اونہوں نے حیران کیا
ابہام کی توضیح اور اجمال کی تفصیل کا مشتاق ہوں آموں کے باب
میں جوکچھہ لکھا یہہ کیوں لکھا اِہدا کو دوام کیا ضرور ہی خصوصا
جبکہ بنائے جود حادث ہو حضرت اب کی سال ہر جگہہ آم کم
ہی اور جوکچھہ ہی وہ خشک و بے مزہ ہی آم کہاں سے ہو نہ
پہاوٹ نہ برسات دریا پایاب ہوگئے کنوین سوکھہ گئے اثمار میں
طراوت کہاں سے ہو جناب اِسکا خیال نفرمایئں اپنے کشف کو غلط
کردونگا اِمسال آیندہ تک جیونگا آپکے موہنتی آم کھاؤنگا * (۲۲۳)

ایضا

حضرت بہت دنوں میں آپنے مجکو یاد کیا سال گذشتہ ان دنوں
میں میں رام پور تھا مارچ سنہ ۱۸۶۰ع میں یہاں آگیا ہوں اب
یہیں ہوں اور یہیں میں نے آپکا خط پایا ہی آپنے سرنامہ پر
رام پور کا نام ناحق لکھا حق تعالی والی رامپور کو صد و سی سال
سلامت رکھے اونکا عطیہ ماہ بماہ مجھکو پہنچتا ہی کرم گستری
اور استاد پروری کر رہے ہیں میرے رہی سفر اونہادیکھی اور رامپور

جانیکی حاجت نہین - خلیفہ حسین علی صاحب رامپور مین مجھسے ملے ہونگے مگر واللہ مجھکو یاد نہین نسیانکا مرض لاحق ہی حافظہ گویا نرہا شامہ ضعیف سامعہ باطل باصرہ میں نقصان نہین البتہ حدت کچھہ کم ہوگئی ہی * (ع)

پیری و صد عیب چنین گفتہ اند * بہر حال چونکہ مین دلی مین ہون اور وہ رامپور گئے ہین تو البتہ وہ آپکے پیام جو اونکی زبان کے محول تھے بدستور اونکی تحویل مین رہے اور مجھہ تک نہ پہنچے - یہہ شہر بہت غارت زدہ ہی نہ اشخاص باقی نہ امکنہ کتاب فروشون سے کہدونگا اگر میری نظم و نثر کے رسالون مین سے کوئی رسالہ آجائیگا تو وہ مول لیکر خدمت مین بھجدیا جائیگا (ع)

دل ہی تو ہی نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون

ایک دوست کے پاس بقیۃ الہدف و العارف کچھہ میرا کلام موجود ہی اوس سے یہہ غزل لکھواکر بھجدونگا * (۲۲۴)

ایضا

پیر و مرشد - فقیر ہمیشہ آپکی خدمتگزاری مین حاضر رہا ہی جو حکم آپکا ہوتا ہی اوسکو بجالاتا ہون مگر معدوم کو موجود کرنا میرے وسع قدرت سے باہر ہی اس زمین مین کہ جسکا آپنے قافیہ درد دل لکھا ہی مین کبھی غزل نہیں لکھی خدا جانے مولوی درویش حسن صاحب نے کس سے اوس زمین کا شعر لیکر میرا کلام گمان کیا ہی ہرچند مین نے خیال کیا اس زمین مین میری کوئی غزل نہین دیوان ریختہ چھاپے کا یہان کہین کہین ہی اپنے حافظہ پر اعتماد نکرکے اوسکو بھی دیکھا وہ غزل نہ نکلی سنئے اکثر ایسا

ہوتا ہی کہ اور کی غزل میرے نام پر لوگ پڑہ دیتے ہین چنانچہ
انہین دنون مین ایک صاحب نے مجھے آگرہ سے لکھا کہ یہہ
غزل بھیجدئیے (ع) اسد اور لیتے کے دیئے پرے ہین *
مینے کہا لاحول ولا قوت اگر یہہ میرا کلام ہو تو مجھپر لعنت اسی
طرح زمانہ سابق مین ایک صاحب نے میرے سامنے یہہ مطلع
پڑھا (ع) اسد اس جفا پر بتون سے وفا کی * میرے شیر
شاباش رحمت خدا کی مین نے سنکر عرض کیا کہ صاحب جس
بزرگ کا یہہ مطلع ہی اوسپر بقول اوسکے رحمت خدا کی اور اگر
میرا ہو تو مجھپر لعنت - اسد اور شیر اور بت اور خدا اور جفا اور وفا
میری طرز گفتار نہین ہی بھلا اندنون شعرونمین تو اسد کا لفظ
بہی ہی وہ شعر میرا کیونکر سمجھا گیا واللہ باللہ وہ شعر خدنگ
رنگ کے مادیہ کا میرا نہین* (۲۲۵)

ایضا

آداب بجالاتا ہون- آپکا نوازشنامہ پہنچا - غزلیں دیکھی گئین فقیر
کا قاعدہ یہہ ہی کہ اگر کلام مین اغلاط و اسقام دیکھتا ہون تو
رفع کر دیتا ہون اور اگر سقم سے خالی پاتا ہون تو تصرف نہین
کرتا پس قسم کھا کر کہتا ہون کہ ان غزلون مین کہین اصلاح کی
جگہہ نہین سبحان اللہ سر آغاز فصل مین ایسے ثمرہای پیش
رس کا پہنچنا نوید ہزار گونہ میمنت اور شادمانی ہی یہہ
ثمر رب النوع اثمار ہے اسکی تعریف کیا کرون - کلام اس باب
مین کیا چاہتا ہون کہ مین یاد رہا اور اہدا کا آپکو خیال آیا
پروردگار آپکو باین ہمہ رواں پروری و کرم گستری و یاد آوری

سلامت رکھے - جمعہ کے دن دوپہر کے وقت کہار پہنچا اور اوسیوقت
خط کا جواب لیکر اور آم کے دو ٹوکرے حالي دیکر روانہ کیا یہان سے
اوسکو حسب الحکم کچھہ نہدن دیا گیا خاطر عاطر جمع رہے *(۲۲۶)

نام مردان علي خان رعنا

خانصاحب عالیشان مردان علیخان صاحب کو فقیر غالب کا سلام -
نظم و نثر دیکھہ کر دل بہت خوش هوا آج اس فن مین تم یکتا
هو خدا تمکو سلامت رکھے - بھائي جفا کے مونث هونے مین اهل
دهلي و لکھنو کو باهم اتفاق هی کبھي کوئي دیکھیگا کہ جفا کیا
هان بنگالہ مین جہان بولتے هین کہ هندي آیا اگر جفا کو مذکر
کہیں تو کہیں ورنہ ستم و ظلم و بیداد مذکر اور جفا مونث هی بے
شبہ و شک - و السلام والاکرام * (۲۲۷)

ایضا

خانصاحب سعید عالیشان کو میرا سلام - کل تمہارا عنایت نامہ
پہنچا رامپورکا لفافہ آج رامپورکو روانہ هوا کاغذ اشعار مدن نے دیکھہ
لیا کہین اصلاح کي حاجت نتھي نالہ در الم شعر رعنا * شعر *

گزرا هی میرا نالۂ دل چرخ کہن سے
تھا روح کا همدم نہ پھرا جاکے وطن سے

نالۂ دل بنا دیا - نواب صاحب اردو کا تذکرہ لکھتے هین فارسي غزل
تمنے بیفایدہ لکھ ي دیکھو صاحب تمنے اپنے مسکن کا پتا لکھا سو
مین نے دوسرے دن تمہارے خط کا جواب روانہ کیا - منشي نول
کشور صاحب یہان آئے تھے مجھہ سے ملے بہت خوبصورت اور
خوش سیرت سعادتمند اور معقول پسند آدمي هین تمہارے
وہ مداح اور مین اونکا ثنا خوان * (۲۲۸)

بنام مولوی عبد الرزاق شاکر

جناب مولوي صاحب مخدوم مولوي محمد عبدالرزاق شاکر کي
خدمت مين بعد سلام يهه التماس هی که مولویصاحب عالیشان
مولوي مفتي اسد الله خان بهادر کي خدمت مين فقير کا سلام
پهنچائے مين تو آپ سے عرض کرتا هون مگر آپ مفتي صاحب
سے کهئے که مجهکو باوجود شدت نسیان آپکا تشریف لانا یاد هی
چهاپے کے اجرا اوٹهاکر میرے آپکے سامنے ایک غزل اپني پڑهي
تهي جسکے دو شعر قطعه بند یهه هین * شعر

از ربده گوهري چو من اندر زمانه نیست
خود را بخاک رهگذر حیدر افگندم
منصور فرقهٔ علی اللهیان منم
آوازهٔ انا اسد الله در افگندم

خدا کرے حضرت کو بهي يهه واقعه یاد هو اتحاد اسمی دلیل مودت
روحاني هی - اخي مکرمي میر قاسم علیخان کو سلام پهنچے سال
گزشته کي تعطیل کیطرح دلي آکر مجهه سے بے ملے چلے جائیگا -
پهر حضرت مکتوب الیه سے کلام هی - اشعار بعد حک و اصلاح کے
پهنچتے هیں يهه رتبه میري ارزش کي فوق هی که مین آپکے
کلام مین دخل و تصرف کرون - هفده نوار زبان فارسي مین خطوطکا
لکهنا پہلے سے متروک هی پیرانه سري و ضعف کے صدمون سے
محنت پژوهي و جگر کاوي کي قوت مجهه مین نهین رهي
حرارت غریزي کو زوال هی اور يهه حال هی * شعر *

مضمحل هوگئے قوے غالب * وه عناصر مین اعتدال کهان

آپ ھي کي تخصيص نهين سب دوستون کو جن سے
ربط رهتي هی اردو هي مين نامه لکها کرتا هون جن
جن صاحبون کي خدمت مين آگے مين نے فارسي زبان مين
خطوط لکھے اور بھیجے تھے اون مین سے جو صاحب الي الان موجود
هين اون سے بھي بعد الضرورت اسي زبان مروج مين مکاتبت
و مراسلت کا اتفاق هوا کرتا هی فارسي مکتوبون اور رسالون اور
نسخون اور کتابون کي مجموع اجزا چهاپا هوکر اطراف و اقصاي
عجم مين پھيل گئے حال کي نثرون کو کون فراهم کرے جو نثرين
که مجموع و يکجا هوکر جهان جهان منتشر هوگئي هين اور آينده
هون اونهين کو جناب احديت جلّت عظمتهٗ مقبول قلوب اهل
سخن و مطبوع طبايع ارباب فن فرمائے اور مين اب انتهاے عمر
ناپايدار کو پهنچکر آفتاب لب بام اور هجوم امراض جسماني وآلام
روحاني سے زنده در گور هون کچهه ياد خدا بهي چاهيئے نظم و
نثر کي قلمرو کا انتظام ايزد دانا و توانا کی عنايت و اعانت سے
خوب هوچکا اگر اوسنے چاها تو قيامت تک ميرا نام و نشان باقي
و قايم رهيگا پس اميدوار هون که آپ انهين نثور مجموعهٔ نثري
تحريرات روزمرهٔ اردوي ساده و سرسري کو غنيمت جانکر قبول فرماتے
رهين اور درويش دلريش و فرومانده کشاکش معاصي کے خاتمه
بخير هونيکي دعا مانگين - الله بس ما سوی هوس * (۲۲۹)

ايضاً

قبله - و کعبه مقدر پا در رکاب هی- سه شنبه چارشنبه ان دونون دنون
مين سے ايک دن عازم رامپور هونگا تقريب وهان کے جانيکي

رئیس مرحوم کی تعریت اور رئیس حال کی تہنیت - دو چار مہینے وہاں رہنا ہوگا اب جو کوئی خط آپ بھیجیں تو رامپور - ٹکال کا پتا لکھنا ضرور بہی شہر کا نام اور میرا نام کافی ہی - مخمس بعد اصلاح بھیجا جاتا ہی جو تو یہہ ہی کہ شعر آپ کہتے ہیں اور خط میں اوٹھاتا ہوں - حسن اتفاق سے اصلاح خمسہ کے وقت دست غمگسار یار وفا شعار علامۂ روزگار ختم العلماء المتبحرین مولوی مفتی صدرالدین خاں صاحب بہادر صدر الصدور سابق دہلی المتخلص بآزردہ دام ظلہ و زاد علاوہ - مجھ سے ملنے کو غریبخانہ پر تشریف لائے ہوئے موجود تھے خمسہ کو دیکھکر پسند فرمایا حضور کی بلاغت کی تحسین کی عربی مصرعوں کے مزے ساتھہ سرنگ غالب ہوکر مزے لوٹے اور آپکی شیرینی گفتار کے وصف میں تا دیر عذب البیان اور رطب اللسان رہے اور جیسے اقدر مزے معلوم اور بیان کے آپکی صفات حمیدہ سے واقف و آگاہ ہوکر بہت شاد و خورسند ہوئے دادیدہ و غائبانہ بعد مخلص مشتاقانہ نہ نمایاں علاوہ سلام اکمل کو ارشاد کر گئے ہیں لہذا میں لکھتا ہوں قبول فرمائیگا * (۲۳۰)

نام مولوی عزیز الدین صاحب

صاحب - کبھی صاحبزادوں کی سی باتیں کرتے ہو دلی کو ویسا ہی آباد جانتے ہو جیسی آگے تھی قاسم جان کی گلی میر خیراتی کے پھاٹک سے فتح الله بیگ خاں کے پھاٹک تک بےچراغ ہی ہاں اگر آباد ہی تو یہہ ہی کہ غلام حسین خانکی حویلی ہسپتال ہی اور ضیاءالدین خانکے کمرے میں ڈاکٹر صاحب

رہتے ہیں اور کالے صاحب کے مکانوں میں ایک اور صاحب عالیشان انگلستان تشریف رکھتے ہیں ضیاءالدین خان اور اونکے بھائی مع عیال اور عشایر لوہارو میں۔ لال کنوئیں کے محلہ میں خاک اڑتی ہے۔ آدمی کا نام نہیں تمہارے مکان میں جو چھوٹی بیگم رہتی تھی وہ لاہور گئی ہوئی ہے کھڈی کی دکان میں کپڑے لوٹتے ہیں۔ مولوی صدرالدین خانصاحب لاہور ہیں۔ ایزد بخش تراب علی ان لوگوں سے میری ملاقات نہیں میں نے آپ مہر کردی۔ حکیم احسن اللہ خان اور میاں غلام نجف اور بہادر سنگ اور نبی بخش خان ساکن دریبہ اونکی مہریں ہوگئیں مختصر آپکے پاس بھیجتا ہوں خط از روے احتیاط بیرنگ بھیجا ہے پوسٹ پیڈ خط اکثر تلف ہوجاتے ہیں چنانچہ قاضی عبدالجمیل صاحب کا خط جسکا آپنے ذکر لکھا ہے آنکھیں پھوٹ جائیں اگر میں نے دیکھا ہو۔ آپ اونسے میرا سلام نیاز کہئے اور خط کے نہ پہنچنے کی اونکو خبر پہنچائیے * (۲۳۱)

بنام مفتی سید محمد عباس صاحب

قبلہ۔ حضرت کا نوازشنامہ آیا میں نے اوسکو حرز بازو بنایا آپکی تحسین میرے واسطے سرمایۂ عز و افتخار ہے فقیر امیدوار ہے کہ یہ پوتھی بیمعنی سراسر دیکھا جای نہ پیش نظر دھرا رہے بلکہ اکثر دیکھا جاے میں نے جو نسخہ وہاں بھجوایا ہے گویا کسوٹی پر سونا چڑھایا ہے نہ ہٹ دھرم ہوں نہ مجھے اپنی بات کی پچ ہے دیباچہ و خاتمہ میں جو کچھ لکھ آیا ہوں سب سچ ہے کلام کی حقیقت کی داد چاہتا ہوں طرز عبارت کی

داد چاہتا ہوں نگارش لطافت سے خالی ہوگی گزارش
لطافت سے خالی ہوگی علم و ہنر سے عاری ہوں لیکن بچپن
نوس سے محو سخن گزاری ہوں مبدأ فیاض کا مجھپر احسان
عظیم ہی ماخذ میرا صحیح اور طبع موزوں سلیم ہی فارسی
کے ساتھہ ایک مناسبت ازلی و سرمدی لایا ہوں مطابق
اہل پارس کی منطق کا بھی مزہ ابدی لایا ہوں مناسبت
خدا داد تربیت اوستاد حسن و وضع ترکیب پہچانے فارسی
کے خواص جاننے لگا بعد اپنی تکمیل کے تلامذہ کی تہذیب کا
خیال آیا قاطع برہان کا لکھنا کیا ہی گویا ناسپی کرنی میں
وبال آیا لکھنا کیا تھا کہ سہام ملامت کا ہدف ہوا ہی کہ یہہ
ننگ مایہ معارض اکابر سلف ہوا ایک صاحب فرماتے ہیں
کہ قاطع برہان کی ترکیب غلط ہی عرض کرتا ہوں کہ حضرت برہان
قاطع و قاطع برہان کی ایک نمط ہی برہان قاطع نے کیا لکھا ۔
ہندو ۔ بس سکھہ قطع کیا ہی جو آپنے اوسکو قاطع لقب دیا ہی
برہان جب تک عذر کے کسی برہان کو قطع نکرے کیونکر
برہان قاطع نام پائیگی برہان قاطع کی صحت میں جتنی تقریر
کیجئیگا وہ قاطع برہان کی صحت ہونیکی کام آئیگی ۔ قطعہ
تاریخ کا کیا کہنا گویا یہہ کتاب معشوق اور یہہ قطعہ اوسکا گہنا ہی ۔
جناب نواب صاحب کا نیازمند اور بندۂ فرمان بردار ہوں بعد
عرض سلام شعر کے پسند آنیکا شکرگزار ہوں آپکے علم و فضل و فہم
وادراک کی جو تعریف کی جائے وہ حق ہی لیکن میرے
شعر کی تعریف صرف خریداری دکان بے رونق ہی * (۲۳۲)

بنام عضد الدولہ حکیم غلام نجف خانصاحب

سعادت و اقبال نشان حکیم غلام نجف خاں طال بقاؤہ - تمہارا
رقعہ پہنچا جو دم ہی غنیمت ہی اسوقت تک میں مع عیال
و اطفال جیتا ہوں بعد گھڑي بھر کے کیا ہو کچھہ معلوم نہیں قلم
ہاتھ میں لئے پرچے بہت لکھنے کو چاہتا ہی مگر کچھہ نہیں
لکھہ سکتا اگر مل بیٹھنا قسمت میں ہی تو کہہ لینگے ورنہ انا للہ
و انا الیہ راجعون - نواسي کا حال معلوم ہوا حق تعالی اوسکي
ماں کو صبر دے اور زندہ رکھے میں یوں سمجھتا ہوں کہ یہہ چھوکري
قسمت والی اور حرمت والي تھي تمہاري اُستاني تمکو اور
ظہیرالدین کو اور اوسکي ماں کو اور اوسکي بہن کو دعا کہتي ہیں
اور میں ظہیرالدین کو پیار کرتا ہوں اور دعا دیتا ہوں * غالب
سہ شنبہ ۱۹ جنوري سنہ ۱۸۵۸ع * (۲۳۳)

ایضا

میاں - حقیقت حال اس سے زیادہ نہیں ہی کہ ابتک جیتا ہوں
بھاگ نہیں گیا نکالا نہیں گیا لٹا نہیں کسي محکمہ میں ابھي
تک بلایا نہیں گیا معرض باز پرس میں نہیں آیا آیندہ دیکھئے
کیا ہوتا ہی شیر زمان خان نے مجھے آگرہ سے خط لکھا اوسمیں
ایک رقعہ شیخ نجم الدین حیدر صاحب کي طرف سے بنام ظہیر
الدین کے - اب مجھکو ضرور آپڑا کہ اوسکو تمہارے پاس بھیجوں
آدمي کوئي ایسا نظر نہ چڑھا ناچار بطریق ڈاک بھیجتا ہوں
اگر پہنچ جاے تو آگرہ کا جواب لکھکر میرے پاس بھجدینا میں
یہاں سے آگرہ کو روانہ کردوں گا - غالب * مرسلۂ دوشنبہ چہارم

جمادي الاول سنه ۱۲۷۴ جوابطلب * (۲۳۴)

ایضا

صبح شنبه ۲۱ ماه اکتوبر سنه ۱۸۶۵ع

اقبال نشان عضد الدوله حکیم غلام نجف خان کو غالب علیشاہ کي دعا پہنچے - تمہارے خط سے معلوم ہوا کہ تمکو میرے کھانے پینے کي طرفسے تشویش ہی خدا کی قسم میں یہاں خوش اور تندرست ہوں دنکا کھانا ایسے وقت آتا ہی کہ پہر دن چڑھے تک میرے آدمي بھي روٹی کہا چکتے ہیں شام کا کھانا بھي سویرے آتا ہی کئي طرحکے سالن پلاؤ متنجن پسندے دونوں وقت روٹیاں خمیري چپاتیاں مربے آچار میں بھی خوش لڑکے بھي خوش کلو اچھا ہوگیا ہی سقا مشعلچي خاکروب سرکارسے متعین ہی حجام اور دھوبي نوکر رکھہ لیا ہی آج تک نوبت فاقہ کي نہيں ہوئي ہےمن تعظیم تواضع اخلاق کسي بات میں کمي نہین - ظہیرالدین خان بہادر کو دعا پہنچے یہہ خط لیکر تم اپني دادیصاحب پاس جاؤ اور یہہ خط پڑھکر سناؤ اور اونسے یہہ کہدو کہ وہ بات جو میں نے تمسے کہي تھي وہ غلط ہی اوسکي کچھہ اصل نہیں ہی - باقي خیروعافیت * (۲۳۵)

ایضا

میاں - تمہارا خط پہنچا آج میں نے اوسکو اپنے خط میں ملفوف کر کے آگرہ کو روانہ کیا تم جو کہتے ہو کہ تمنے کبھی مجھکو خط نہیں لکھا اور اگر شیخ نجم الدین حیدر کا خط نہ آتا تو اب بھی نہ لکھتے- انصاف کرو لکھوں توکیا لکھوں کچھہ لکھہ سکتا ہوں کچھہ قابل لکھنے کے ہی تمنے جو مجھکو لکھا تو کیا لکھا اور اب جو میں لکھتا

هوں تو کیا لکھتا ہوں بس اتنا ہی ہے کہ اب تک ہم تم جیتے ہیں زیادہ اس سے نہ تم لکھوگے نہ میں لکھونگا ۔ ظہیرالدین کو دعا کہنا اور میری طرف سے پیار کرنا تمکو اور ظہیرالدین کو اور اوسکی ماں کو اور اوسکی بہن کو اور اوسکی لڑکی کو تمہاری ماں دعا کہتی ہے اور دعائیں دیتی ہے ۔ یہہ رقعہ حیدر حسن خاں کے نام کا ہے اونکو حوالہ کردینا ۔ اسدالله * نگاشته شنبه ۲۹ دسمبر سنه ۱۸۵۷ع * (۲۳۶)

ایضا

میاں تمکو مبارک ہو کہ حکیم صاحب پر سے وہ سپاہی جو اونکے متعین تہا اوٹہہ گیا اور اونکو حکم ہوگیا کہ اپنی وضع پر رہو مگر شہر میں رہو باہر جاؤگے اگر قصد کرو تو پوچھکر جاؤ اور ہر ہفتہ میں ایکبار کچہری میں حاضر ہوا کرو چنانچہ وہ کچے باغ کے پچھواڑے مرزا جانی کے مکان میں آ رہے صفدر میرے پاس آیا تہا یہہ اوسکی زبانی ہے جی اونکے دیکھنے کو چاہتا ہے مگر از راہ احتیاط جا نہیں سکتا ۔ مرزا بہادر بیگ نے بہی رہائی پائی اب اسوقت سنا ہے کہ وہ خاں صاحب کے پاس آئے ہیں یقین ہے کہ بعد ملاقات باہر چلے جائینگے یہاں نرہینگے قدم شریف میں وہ رہتے ہیں آج پانچواں دن ہے کہ حکیم محمود خاں مع قبایل اور عشایر پٹیالہ کو گئے ہیں بمقتضائے وقت اپنی سکونت کے مکان چہوڑکر یہاں آ رہا ہوں اسطرح کہ محلسرا میں زنانہ اور دیوانخانہ میں مردانا ۔ پنشن کی درخواست کا ابہی کچھہ حکم نہیں معلوم ہوا کلکٹر سے کیفیت طلب ہوئی ہے دیکہئے بعد کیفیت کے جانیکے پنسن

ملا ہی یا جواب * پنجشنبہ ۱۶ شعبان سنہ ۱۸۷۴ع * (۲۳۷)

ایضا

بھائی ہوش میں آؤ - میں نے تمکو خط کب بھیجا اور رقعہ میں کب لکھا کہ میں شمر زمان کا خط تمہارے پاس بھیجتا ہون میں نے تو ایک لطیفہ لکھا تہا کہ شمر زمان خان نے میرے خط میں تمکو بندگی لکھی تہی اور میں وہ بندگی اس رقعہ میں لپیٹ کر تمکو بھیجتا ہون بس بات اتنی ہی تہی وہی بندگی لکھی ہوئی گویا اڑتی ہوئی تہی سو حضرت کو پہنچ گئی خاطر عاطر جمع رہے - غالب * (۲۳۸)

ایضا

میان - چاول موٹے بڑھتے ہیں لمبے نہیں پتلے نہیں - اب زیادہ قصہ نکرو پرانے اور پتلے چاول آٹھ ان ایک روپیہ کے خرید کرکے بھیجدو یاد رہے نئے چاول ناقص ہوتے ہیں اور پرانے چاول خاص نہیں ہوتے یہہ میرا تجربہ ہی - شام کو میر مجدالدین صاحب کہتے تہے کہ حکیم غلام نجف خان کے پاس ایک کاتب ہی - بھائی دس بارہ جزو کی ایک کتاب نثر کی مجھکو لکھوانی ہی یہہ معلوم کرلو کہ وہ صاحب روپیہ کے کی جزو لکھینگے اور روز کسقدر لکھہ سکتے ہیں یہہ تو اب لکھو اور پھر دوپہر کے بعد اونکو میرے پاس بھیجدو تا کہ میں اونکو کاغذ اور منقول عنہ حوالہ کرون - ظہیرالدین کو دعا کہو اور اوسکا حال لکھو - غالب * (۲۳۹)

ایضا

حکیم غلام نجف خان - سنو - اگر تمنے مجھے بنایا ہی یعنی استاد

اور باپ کہتے ہو یہہ امر از روے تمسخر ہی تو خیر اور اگر از روے
اعتقاد ہی تو میری عرض مانو اور ہیرا سنگھ کی تقصیر معاف
کرو بھائی انصاف کرو اوسنے اگر حکیم احسن اللہ خان سے رجوع
کی وہ تمہارے بھائی بھی ہیں اور تمکو اونسے استفادہ بھی ہی
اگر گھبراکر حکیم محمود خان کے پاس گیا تو اونکے باپ سے تمکو
نسبت تلمذ کی ہی ابتدا میں اونسے پڑھے ہو پس یہہ غریب
سواے تمہارے اگر گیا تو تمہارے ہی علاقہ میں گیا وہ بھی
گھبراکر اور خفقان سے تنگ آکر اب جو حاضر ہوتا ہی تو لازم
ہی کہ اسپر بہ نسبت سابق کے توجہ زیادہ فرماؤ اور بدل اوسکا
معالجہ کرو - الغمان کا طالب غالب * (۲۴۰)

ایضا

میاں - پہلے ظہیرالدین کا حال لکھو پھر حکیم صاحب کی حقیقت
لکھو کبھی اور جائینگے یا یہاں آئینگے اگر یہاں آئینگے تو کب تک آئینگے
پھر تم خط لکھو میاں نظام الدین کو اور اسمیں لکھو کہ تمنے غالب
کے خط کا جواب نہیں لکھا وہ کہتا ہی کہ میں حیران ہوں کہ
میاں نظام الدین اور میرے خط کا جواب نہ لکھیں خدا جانے
مجھسے ایسی کیا تقصیر ہوئی ہی - نجات کا خدا سے اور تمسے
اس رقعہ کے جواب کا طالب غالب * (۲۴۱)

ایضا

بھائی- میں تمکو کیا بتاؤں کہ میں کیسا ہوں طاقت یکقلم جاتی
رہی ہی پھوڑا بدستور ہی رستا ہی خبر محل اندیشہ نہیں
ہی رس رس کر مادہ نکلجائیگا اس سے اور زیادہ خستہ و افسردہ

هون فدص که وه دشمن جادي هی اددون میں حد کو پهنچ گیا هی بهر حال (ع) مرگیست نام زندگاني * حضرت عور کي جگهه هی ایک مکاں دلکشا کوچه کي سر بازار کا تماشا دو کمرے دو کوٹهریان آتشداں صحن و سمع اسکو چهوڑ کر وه مکاں لون جو ایک تنگ گلي کے اندر هی دروازه وه تاریک که دنکو بغیر چراغ کے راه دملے اور پهر ديوڑهي پر حلال خورونکا مجمع *** کهیں بیل بند هاهوا هی کهیں کوڑا پڑا هوا هی عیاذا بالله خدا نه لیجاے ایسے مکاں میں - تمنے وه معهوده کنون نهین بهتا میں خدمت گزاري کو آماده هون - نجات کا طالب غالب * (۲۴۲)

ایضا

صاحب - تم سچ کہتے ہو بهائي فضل الله خان کي غمخواري اور مددگاري کا کیا کہنا هی مگر الور سے مجهے ! ما نهیں - یاد رکهنا که وهاں سے مجهے کچهه نه ائنکا بغرض محال اگر ملا تو ڈهائي سو روپیه سو وه بهي مجهے بهائي فضل الله خاں کا دینا هی اونکا قرض ادا هوجائیگا احیانا اگر خلاف میرے عقیدیکے پانسو روپیه کا حکم هوا اور وه آجائیں تو تم بعد اطلاع ڈهائي سو میاں فضل کو دیکر مجهکو لکهنا دافي کے واسطے مین جسطرح لکهون اوسطرح کرنا - لو صاحب شیخ چلي بنا خیال پلاؤ پکا لیا اب روداد سنو نوابصاحب کا اخلاص و التفات روز افزون هی آج منگل کا دن ۴ جمادي الثاني کي اور ۲۴ اکتوبر کي هی کهانیکي اور گهوڑون اور بیلونکے گهاس دانے کي نقدي هوگئي لیکن اسمیں میرا فایده هی نقصان نهیں دسمبر کي پهلي سے جشن شروع هوگا هفته دو هفته

کی مدت اوسکي هی بعد حشن کے رحصت هونکا حدا چاهے تو
آحر دسمبر تک تمکو آ دیکھتا هون ظهیر الدین حان کو دعا* (۲۴۳)

ایضا

صاحب - کل آحر روز تمهارا حط آیا مین نے پڑھا آنکھون سے لگایا
پھر بھائي ضیاء الدین حان صاحب کے پاس بھجوایا یقین هی
که اونھون نے پڑھ لیا هوگا مَا کُتِبَ فِیْهِ معلوم کیا هوگا تمهارے یہان
نهونے سے همارا جي گھبراتا هی کبھي کبھي ناگاه ظهیر الدین کا
آنا یاد آتا هی کهواب حیر سے کب آوگے کی برس کی مهینے کی
دن راه دکھاوگے بہارکا حال حسا که دیکھه گئي هو بدستورهی (ع)
زمین سحت هی آسمان دور هی * حاڑا حوب پڑ رها هی - توںگر
عرور سے معلس سردي سے اکڑ رها هی - آبکاري کے بندوبست
جدید نے مارا عرق کے نه کھاچنے کي قید شدید نے مارا
ادهر انسداد دروازۂ آبکاري هی اودهر ولایتي عرق کي قیمت
بھاري هی انا لله و انا الیه راجعون - مولوي فصل رسول
صاحب حیدرآباد گئے هیں مولوي علام امام شهید آ گے سے وهان
هیں محي الدوله محمد یارحان سورتي نے ان صورتون کو وهان
بلایا هی پر یهه نهین معلوم که وهان انکو کیا پیش آیا هی اگر تم
معلوم کر سکو یا کچھه تمکو معلوم هوگیا هو تو مجھکو صرور لکھو زیاده
کیا لکھون - کیون ظهیر الدین کیا مین اس لایق نتها که تو ایک حط
مجھکو الگ لکھتا یا اپنے باپ کے حط مین اپنے هات سے اپني بندگي
لکھتا حکیم علام نجف حان حط لکھنے بیٹھے تیري بندگي لکھه دي
تیرے دوستون کو بھي حبر نهین اس بندگي کے آنے کي مجھے

کیا خوشی- غالب * صبح یکشنبه ۱۱ جنوري سنه ۱۸۶۳ع * (۲۴۴)

ایضا

بهائي - میرا دیکهه سنو هر شخص کو غم موافق اوسکي طبیعت کے هوتا هی ایک تنهائی سے نفور هی ایک کو تنهائی منظور هی تامل مجهی موت هی میں کبهي اس گرفتاري سے خوش نهین رها پنداره جانے میں ایک سبکي اور ذلت تهی اگرچه مجهکو دولت تنهائي میسر آجاتی لیکن اس تنهائي چند روزه اور تجرید مستعارکي کیا خوشي خدا نے لا ولد رکها تها شکر بجالاتا تها خدا نے میرا شکر مقبول و منظور نکیا یهه بلا بهي فیمله داري کي شکل کا نتیجه هی یعنی جس لوهے کا طوق اوسی لوهے کی دو هتهکڑیاں بهی پڑ گئین- خیر اسکا کیا رونا هی یهه قید جاوداني هی جناب - حکیم صاحب ایکروز از راه عنایت یهان آئے کیا کهون که اونکے دیکهنے سے دل کیا خوش هوا هی خدا اونکو زنده رکهے- میان میں کثیر الاحباب شخص هون سیکڑوں بلکه هزاروں دوست اس ساٹهه برس مین مرگئے خصوصا اس فتنه و آشوب مین تو شاید کوئي میرا جاننے والا نه بچیگا اس راه سے مجهکو جو دوست ان باقي هین بهت عزیز هیں والله دعا مانگتا هون که اب ان احبا مین سے کوئي میرے سامنے نه مرے کیا معني که جو مین مروں تو کوئي میرا یاد کرنے والا اور مجهپر رونے والا بهي تو دنیا مین هو- مصطفی خان کا حال سنا هوگا خدا کرے مرافعه مین چهوٹ جائے ورنه حبس هفت ساله کي تاب اوس نازپرورد مین کهان - احمد حسین میکش کا حال کچهه تمکو معلوم هی یا نهین

مصدوق هوا گویا اس دام کا آدمي شهر مین تها هي نهین - پنشن کي درخواست دے رکهي هی بشرط اجرا بهي میرا کیا گزاره هوگا هان دو باتین هین ایک تو یهه که مدعي صفائي اور یگانگي کي دلیل هی دوسرے یهه که سواوی ول عوام چولهے دلدر نهوگا - تجهکو میري جان کي قسم اگر مین تنها هوتا تو اس وجه قلیل مین کیسا فارغ البال اور خوشحال رهتا یهه بهي خبط هی جو مین کهه رها هون خدا جانے پنشن جاري هوگا یا نهوگا احتمال تعیش و تنعم بشرط تجرید صورت اجراے پنشن مین سوچتا هون اور وه موهوم هی بیدل کا شعر مجهکو مزا دیتا هی * شعر

نه شام مارا سحر نویدي نه صبح مارا دم سپیدي
چو حاصل ماست نا امیدي غبار دنیا بفرق عقبی

اسوقت جي تمسے باتین کرنیکو چاها جو کچهه دلمین تها وه تمسے کها زیاده کیا لکهون - از غالب بنام جان و جانان و ارجان و جانان عزیز تر حکیم غلام نجف خان سلمه الله تعالی * (۲۴۵)

ایضا

قبله - یهه تو معلوم هوا که بعد قتل هونے دس آدمي کے که دو اوسمین عزیز بهي تهے یهه سب وهان سے نکالے گئے مگر صورت نهین معلوم که کیونکر نکلے پیاده یا سوار تهیدست یا مالدار مستورات کو تو رتهین دے دین تهین ذکور کا حال کیا هوا اور پهر وهان سے نکلنے کے بعد کیا هوا کهان رہے اور کهان رهینگے سرکار انگریزي کي طرف سے مورد تفقد و ترحم هین یا نهین رنگ کیا نظر آتا هی جبر کسر کي توقع هی یا نهین - تفضل حسین خان کا حال خصوصا

اور ان سوالات کا جواب عموما لکھو مرزا معل میرا حقیقي بھائي تھا که وه مدسي حلیل الدین خان مرحوم کا خویش هی اوسکي بي بي هی اور شاید ایک یا دو بچے بھي هیں ادعائي هی یهه امر که وه بھي قافله کے ساتھه هوگا اگر آپکو معلوم هو تو اوسکا حال بالتفراد لکھئے - خواجه جان اور خواجه امان کي خدمت میں بھي بشرط اطلاع ضرور تحریر فرمائے - اور هاں صاحب آپ جانتے هونگے علي محمد خان کو جو وه میر مدشي عزیز الله خان کا خویش هی اگر کچھه اوسکا بھي ذکر سنا هو تو مدن اوسکا خیر طالب هوں - غالب * جواب طلب * (۲۴۶)

ایضا

بھائي - تمهارے رقعه کا جواب پہلے تمکو شیر زمان خان نے دیا هوگا پھر ظهیر الدین خاں نے تمسے کہا هوگا کهو کوئي طرح شہر مدن تمهارے آنیکي بھي ٹھهري یا نهین بعد تدس کوس اور آدھ کوس کا برابر هی میري جان تم هدور دور جانے میں هو مجھکو بھي تم جانتے هو که میرا شهر مدں رهنا به اجازت سرکار کے نهین اور باهر نکلنا بے ٹکٹ ممکن نهین پھر میں کیا کروں کیونکر وهاں آون شهر مدن تم هوتے تو جرأت کرکے تمهارے پاس چلا آتا - شیر زمان خان صاحب ایکبار آئے تھے کهه گئے تھے که پھر بھي آونگا مگر نهین آئے خدا جانے اونکے والد کي رهائي هوئي یا نهین اگر تمسے ملیں تو میرا سلام کهنا اور اونکو میرے پاس بھیج دینا اور تمکو اونکے والد کا جو حال اونکي رهائي معلوم هوا هو وه مجھکو لکھه بھیجو ظهیر الدین کو دعا - والدعا - از غالب * (۲۴۷)

ایضا

بھائي - ھاں غلام فخرالدین خاں کي رھائي زندگي دوبارہ ھی خدا تمکو مبارک کرے سدا ھی لوھارو بھي اوں دونوں صاحبوں کو مل گیا یہہ بھي ایک تہذیب ھی خدا سبکا بھلا کرے - مجھکو ڈپٹي کمشنري بلا بھیجا تھا صرف اتنا ھي پوچھاکہ غدرمیں تم کہاں تھے جو مناسب ھوا وہ کہا گیا دو ایک خط آمد ولایت میں سے پڑھاے تفصیل لکھہ نہیں سکتا انداز و ادا سے پنشن کا بحال و برقرار رہنا معلوم ھوتا ھی مگر ١٥ مہینے پچھلے ملنے نظر نہیں آتے - میاں یہہ الور میں کیا فساد برپا ھوا ھی خدا خیر کرے واسطے خدا کے تمکو جو معلوم ھوا ھو اور جو معلوم ھوجاے اوس سے مجھکو بھي اطلاع دینا - غالب * (٢٤٨)

ایضا

برخوردار سعادت و اقبال نشان حکیم غلام نجف خاں کو میري دعا پہنچے - تمہاري تحریر پہنچي تم جدا کاھے خط کیوں نہ لکھا کرو خط لکھا اور بیرنگ یا پوسٹ پیڈ جسطرح چاھا اپنے آدمي کے ھات ڈاک گھر بھیج دیا مکاں کا پتا ضرور نہیں ڈاک گھر میرے گھر کے پاس ڈاک منشي میرا آشنا - اب تم ایک کام کرو آج یا کل ڈیوڑھي پر جاؤ اور جتنے خط جمع ھیں وہ لو اور مادسنگي مضبوط کاغذ کا لفافہ کرو اور بیرنگ لکھکر بلیان کے ھاتھہ ڈاک گھر میں بھجوادو اور اپنے خط میں جو حال شہر میں سنا ھو وہ مفصل لکھو جناب حکیم صاحب کو سلام کہنا اور ظہیرالدین احمد خانکو دعا کہنا - اب میرا حال سنو تعظیم و توقیر بہت - ملاقاتیں تین

هوئي هے ایک مکان که وہ تین چار مکانوں پر مشتمل هے رهنے
کو ملا هے یہاں پتھر تو درکنار کو بھي میسر نہیں حشتي مکان گنتي
کے هیں کچي دیواریں اور کھپریل سارے شہر کي آبادي اسیطرح
پر هے مجھکو جو مکان ملے هیں وہ بھي ایسے هیں - حضور کچھہ گفتگو
درمیان نہیں آئي میں خود اوسے ابتدا نکرونگا وہ بھي مجھسے المسافه
نکہینگے مگر بواسطۂ کارپرداران سرکار دیکھوں کیا کہتے هیں اور کیا
مقرر کرتے هیں میں سمجھا تھا که میرے پہنچنے کے بعد جلد کوئي
صورت قرار پائیگي لیکن آج تک که جمعه آٹھواں دن میرے پہنچنے
کو هے کچھہ کلام نہیں هوا کھانا دونوں وقت سرکار سے آتا هے اور وہ
سبکو کافي هوتا هے غذا میري بھي خلاف طبع نہیں - پاني کا شکر
کس منہہ سے ادا کروں ایک دریا هے کوسي سبحان الله اتنا میٹھا
پاني که پینے والا گمان کرے که یہه پھیکا شربت هے صاف - سبک - گوارا -
هاضم - سریع النفوذ - اس آٹھہ دن میں قبض و اقتباس کے صدمه سے
محفوظ هوں صبح کو بھوک خوب لگتي هے لڑکے بھي تندرست
آدمي بھي توانا مگر هاں ایک عنایت الله دو دن سے کچھہ بیمار
هے خیر اچھا هوجائیگا والدعا * جمعه ۳ فروري سنه ۱۸۶۰ع * (۲۴۹)

ایضا

میاں تمنے برا کیا که لفافه کھولکر نه پڑہ لیا - بارے آج سه شنبه ۱۴
فروري صبح کے وقت یہه لفافه پہنچا اور اوسي وقت پڑھوایا
گیا خط لفٹنٹ گورنر بہادر کا نہیں یہه خط نواب گورنر جنرل بہادر
کے چیف سکرتر کا هے ترجمه اوسکا یہه هے - از دفتر خانه
سکرتر اعظم - حکم دیا جاتا هے عرضي دینے والے کو که جواب اس

عرضی کا نواب گورنر جنرل بہادر بعد دریافت کے ارشاد فرمائینگے۔
از کمپ لنڈھورہ ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۶۰ع * یہاں کا یہہ حال
ہے [illegible] مراد آباد جایا چاہتے ہیں
مراد آباد یہاں سے بارہ کوس ہے۔ نواب صاحب دورے کو اسی ملک
کے گئے ہیں دو چار دن میں پھر آئینگے اگر انکی ملاقات کو مراد آباد
جائینگے میں بھی ساتھ جاؤنگا۔ اگرچہ گورنر غرب و شمال کو
دلی سے کچھہ علاقہ نہیں مگر دیکھوں کیا سنگو دریافت آتی ہے
جو واقع ہوگا تمہیں لکھونگا یہہ تم کیا اتفاق ہو کہ گو میں خط
حال حال لکھا کرو تم کو بھی خط لکھا ہوں گویا تمہارے اوستادی
جی کو لکھا ہوں کیا تمسے اتنا نہیں ہوسکتا کہ جاؤ اور پڑھکر سناؤ
اب انکو خیال ہوگا کہ اس انگریزی خط میں کیا لکھا ہے تم یہہ
خط میرا ہاتھہ میں لیکے جاؤ اور حرف بحرف پڑھ سناؤ۔ لڑکے دونوں
اچھی طرح ہیں کبھی میرا دل بہلاتے ہیں کبھی مجھکو ستاتے
ہیں بکریاں۔ کبوتر۔ بٹیریں۔ پتنگ۔ کنکوا۔ سب سامان درست
ہے فروری مہینے کی دو دو روپیہ لیکر دس دن میں اوٹھا ڈالے پھر
پرسوں چھوٹے صاحب آئے کہ دادا جان کچھہ ہمکو قرض حسنہ
دو ایکروپیہ دونوں کو قرض حسنہ دیا گیا آج ۱۴ ہے مہینا دور
ہے دیکھئے کی بار قرض لیتے۔ یہاں کا رنگ نواب صاحب کے آنے
پر منحصر ہوگا اور جو قرار پائیگا وہ مفصل تمکو لکھونگا اور تم اپنے
والدہ کو سنا دینا۔ اور ہاں بھائی یہہ بھی گھر میں پوچھہ لینا
کہ کدار ناتھہ نے اندر ناتھ کی تنخواہ بابت دسمبر نے تو
وفادار اور جلال جنوری تک کی تنخواہ پہنچادی ہے۔ غالب * ر

سه شنبه ۱۴ فروری سنه ۱۸۶۰ع * (۲۵۰)

ایضا

صاحب تمہارے دو خط متواتر آئے ظہیر الدین کا آگرہ جانا میرا خط اوسکے موسومہ تمہارے پاس پہنچا اور اوسکا آگرہ کو روانہ ہونا ظہیر الدین کی دادی کا عارضہ ضیق النفس و سعال بہت ہونا کدارناتھ کا مجھسے خفا ہونا مکان کے کرایہ کی اجارت کا مانگنا فضل حسن سے میرے واسطے درخواست کرنا دریا یہہ مدارج و مطالب معلوم ہوئے ظہیر الدین کا خط تمنے کیوں کھولا وہ مغلوب الغضب ہے تمپر خفا ہوگا - اوسکی دادی اس موسم میں ہمیشہ ان امراض میں مبتلا ہوجاتی ہے ایک نسخہ اوسکے پاس حکیم الحکم کا ہے وہ کھچوا دو اور برا حذر لئے رہو - کدارناتھ لڑکا ہے وہ مجھسے کیا خفا ہوگا روپیہ جو خزانے میں جمع ہوگا آخر وہی لائیگا خفا میں ہوں که روپیہ دام پایا اور میرا تمسک دیا اور چٹھیا عــــه ۸ر کا یہہ بانتا مکان کے روکنے کو او کسطرح لکھوں - شہاب الدین خان کو لکھا شمشاد علی بیگ کو لکھا اب تمکو لکھتا ہوں ستمبر کی عــــه ۸ر دے آیا ہوں اکتوبر نومبر دسمبر یہہ عــــه ۸ر آخر دونگا بلکه اگر موقع ہوگا تو یہہ سہ ماہہ یہاں سے بطریق ہنڈوی بھیجدونگا - اسمعیل خان صاحب کو میری دعا کہو اور کہو که ڈیوڑھی کی سیڑھی بنوا دیں اور حویلی کے پاخانه کی صورت درست کروا دیں - ہائے قسمت اس قسمت پر لعنت که میاں فضل حسن میرے مونس و محسن نہ دیں اور پھر وائے محرومی که مطلب برآری نہو خدا کرے نہو - اوندنکا احسان بزرگوانہ ہے فضل الله خان میرا بھائی ہے

اوسکا احسان مجھکو گوارا - سو بار اوس سے کہا اور ہزار بار کہونگا
جو ہوا سو ہوا اب آپ اوس سے زنہار نہ کہئیے نہ لکھئیگا اگر
کچھہ دیو تو مفصل سے کہو مفصل سے کہو و الا لا - نواب صاحب
دورے سے یا آج شام کو یا کل آجائنگے جشن جمشیدی کی
تیاریاں ہو رہی ہیں - نجات کا طالب غالب * یکشنبه ۱۲ نومبر
سنه ۱۸۶۰ ع صبح کا وقت * (۲۵۱)

ایضا

سنه ۴ ذیقعد یکم اپریل

میاں تمہارا گلہ میرے سر و چشم پر لیکن میرا حال سن لو اور اپنے وہم و قیاس پر عمل نکرو پہلے ظہیر الدین کا خط آیا پڑھتے ہی اوسکا جواب لکھہ رکھا دوسرے دن ڈاک میں بھجوایا مضمون نہ بعینہ الفاظ یہہ - تم جو پہوڑے پھنسی میں مبتلا رہتے ہو اسکا سبب یہہ کہ مجھہ میں تمہارا لہو ملتا ہی اور میں احتراق خون کا پتلا ہوں - پھر تمہارا خط آیا تیسرے دن اوسکا جواب بھجوادیا مضمون یہہ کہ تم سے تو میرا پیارا پوتا ظہیرالدین اچھا کہ جاتے وقت مجھسے مل گیا اور وہاں پہنچتے ہی مجھکو خط لکھا رسید ڈاک گھر سے ملتی نہیں خط دونوں پیڈ تھے یہانکے ڈاک گھر میں ممکن نہیں کہ مدرسے وہ دونوں خط رہ گئے ہوں شیخوپور کے ڈاک کے ہرکاروں نے نہ پہنچایا میرا گمان مقرر البتہ سرنامہ پر صرف بستی کا نام اور تمہارا نام تھا محلہ کا نام نتھا شاید اس سبب سے خط نہ پہنچا ہو اسی وقت تمہارا خط آیا میں نے لیٹے لیٹے یہہ سطریں لکھیں اب عنایت اللہ کو تمہارے

گهر بهیجتا هون اور پچهوا منگواتا هون که پتا وهاں سے کیا لکها جاتا هی - لو صاحب عنایت الله آیا اور یهه پرزه لایا هی پتا سرنامه پر لکهتا هون مگر ڈاک کا وقت نهیں رها کل بهیجدونگا حکیم ظهیر الدین خان کو دعا دینا اب اسوقت مجهه میں دم نهیں دعا پر قناعت کر تیرے خط کا جواب جدسا که اوپر لکهه آیا هون دیکه چکا هون چهوٹے پر لعنت تو بهي کهه پیش باد- نواب مصطفی خاں کل شهر میں آگئے مع عیال آئے هیں ذیقعده میں چهوٹے لڑکوںکے ختنه اور دبي اکبه میں محمد علي خاں کی شادي کردنگے - آج پانچواں دن هی شهر میں مرغ کے انڈے برابر اولے پڑے کهیں کهیں اس سے بڑے بهي - نواب لفٹنٹ گورنر بهادر جدید آئے دربار کیا میري تعظیم اور مجهپر عنایت میري تمنا سے زیادهکي - آؤگے تو مفصل سن لوگے - نجات کا طالب غالب * (۲۵۲)

ایضا

میاں آج صبحکو تم آئے نهے میں اوس نکتے کے قصه میں ایسا اولجها که تمسے کهنا بهول گیا اب میر عنایت حسین صاحب تمهارے پاس پهنچتے هیں جس امر میں یهه تمسے کوشش چاهیں تمکو میري جانکی قسم بدل متوجه هوکر اوس کام کو انجام دو امر سهل هی کچهه بات نهیں هی مگر درصورت سعي خدا کے هاںسے تمکو بڑا اجر ملیگا اور میں تمهارا ممنون هونگا *

نجاتکا طالب غالب * (۲۵۳)

ایضا

میاں - میں تمسے رخصت هوکر اوسدن مرادنگر میں رها دوسرے

دن یعنی جمعہ کو میرٹھہ پہنچا نواب مصطفی خان نے ایک دن رکھہ لیا آج شنبہ ۲۱ جنوری یہاں مقام ہی تو تم کئی ہفتہ دیتھا ہوا یہہ خط لکھہ رہا ہوں مفت کا کہانا ہی خوب پیٹ بھرکر کہاؤنگا کل شاہ جہان پور پرسوں گڈہ مکتیشر رھونگا مراد اباد سے پھر تمکو خط لکھونگا لڑکوں کے ہاتھہ کے دو خط لکے ہوے اونکی دادی کو بھجوا دئے ہیں تم اس اپنے نام کے خط کو لیکر دیوڑھی پر جانا - اور اپنے استادی جي کو پڑھکر سنا دینا اورخیرو عافیت کہدینا - جناب خانصاحب کو میرا سلام کہنا اور ظہیر الدین احمد کو دعا کہدینا - ہاں بہائي میں ازروے مصلحت اپنے کو مقام ان محلات کا عازم کہہ آیا ہوں اب جوشخص تمسی پوچہا کرے اوس سے پردہ نکرنا اور صاف کہدینا کہ رامپور کو گیا ہی یعنی سبکو معلوم ہوجاے اور کوئي تدبدب میں نرہے* مرقومۂ چاشتگاہ شنبہ ۲۱ جنوري * (۱۸۶۵)

ایضا

برخوردار حکیم غلام نجف خاں کو فقیر غالب علیشاہ کي دعا پہنچے - شنبہ کا دن پہر بہر دن چڑھا ہوگا کہ میں فقط پالکي پر مراد آباد پہنچا ۲۰ جمادي الاول کی اور ۱۱ اکتوبرکي ھی دونوں لڑکے دونوں گاڑیاں اور رتھہ اور آدمي سب پیچھے ہیں اب آئے جاتے ہیں رات بخیر گزري بشرط حیات کل رامپور پہنچ جائینگے گھبرا ا ہوا ہوں * * * * * * لڑکے بخیر و عافیت ہیں اپني استادي سے کہدینا - میرا شہاب الدین خاں کو دعا نواب ضیاء الدین خاں کو سلام میرا رقعہ ان دونوں

صاحبزادوں کو پڑھا دینا ضرور ضرور ظہیر الدین دعا سے جدا ہوگا اوسکو
میری بندگی کہنا * (۲۵۵)

بنام حکیم ظہیر الدین احمد خاں صاحب

پنجشنبہ ۲ نومبر سنہ ۱۸۶۰ ع

ابدال نشان حکیم ظہیر الدین احمد خاں کو فقیر غالب علیشاہ کی دعا پہنچے - کہو میاں تمہارا مزاج کیسا ہے اور تمہارے بھائی مرزا تفضل حسین خاں کیسے ہیں اگر ملو تو میری دعا کہنا اور مزاج کی خبر پوچھنا اور اپنے والد ماجد کو میری دعا کہنا اور کہنا کہ تمہارا خط مدرسے خط کے جواب میں تھا اوسمیں اور کوئی بات جواب طلب نہیں - سنو میاں ظہیر الدین تم اپنی دادی کے پاس ابھی چلے جاو اور اونسے میری اور دونوں لڑکوں کی خیر و عافیت کہو اور پوچھو کہ شہاب الدین خاں نے اکتوبر مہینے کی تنخواہ کے پچاس روپیہ پہنچا دئے یا نہیں کدار ناتھ ڈیوڑھی پر آکر جعفر بیگ وفادار وغیرہ کی تنخواہ بانٹ گیا یا نہیں اچھا میرا بیٹا یہہ دونوں باتیں اپنی دادی سے پوچھکر جلد مجھکو لکھیو دیر نکیجیو - خط کے جواب کا طالب فقیر غالب * (۲۵۶)

از جانب حکیم ظہیر الدین احمد خاں بنام نجم الدین حیدر صاحب عم ایشان

جناب قبلہ ماب چچا صاحب قبلہ و کعبۂ دوجہان کی حضور میں کورنش و تسلیم پہنچاتا ہوں - اور ہزار زبان سے اس توپ کی مرحمت فرمانیکا شکر بجا لاتا ہوں - سبحان اللہ کیا توپ جسکی آواز سے رعد کا دم بند اور رنجک کے رشک سے بجلی کو رنج - گولہ اوسکا خدا کا

مہر - دھواں اوسکا دریاے آتش کي لہر - استغفر اللہ کیا نادان
کرتا ہون - جہوٹ سے دفتر بہرتا ہوں - کسي رنگ کسا دھواں کیسا
گراب - یہہ وہ توپ هي که بعد ان عوارض کے صرف اوسکي سا١٥١
آواز سے رستم کا زہرہ ہوجاے آب - بارود ہو تو رنگ اوڑے - آگ
دکھائي دے تو دھواں ہو - گولہ چہرا کچھ اوسمیں بہریں تو ظاہر مین
کہیں نشان ہو - صرف اوسکي آواز پر مدار هي - نئي ترکیب اور نیا
کاروبار هي - ایک آواز - اور اوسمیں یہہ اعجاز - که درست کوہتم کي
سلک کي صدا سناے - دشمن سنے تو هیبت سے اوسکا کلیجا
پہٹ جاے - آواز کا صدمہ اگرچہ صداے صور سے دونا هي - مگر
همیں یہي کہتے بن آتا هي که صور کا دونا هي - کیا خدا کي
قدرت هي - دیکہو توکسي قدرت هي - توپ کا گولہ توپ هي میں
رہ جاے - اور جو قلعہ روبرو آے وہ ته جاے - دانا آدمي اسے
زنجیري گولہ کہتا هي - که توپ میں سے نکلکر پہر وهین اولجھہ
رهتا هي - اچھے میرے چچا جان یہہ توپ کسنے بنائي - اور تمہارے
هات کہاں سے آئي - جو دیکہتا هي وہ حیران ہوتا هي - اب شہر میں
جا بجا اسي کا بیان ہوتا هي - حق تعالی شانہ تمکو همارے سرپر
سلامت رکہے - اور همیشه بدولت و اقبال و عمر و کرامت رکہے * (۲۵۷)

بنام نواب میر ابراهیم علي خانصاحب
بہادر المتخلص به وفا

ولي نعمت کو غالب کي بندگي - بسبب ضعف پیري کے
خدمت گزاري میں درنگ واقع هوجاے تو معاف رهوں و صبر
کبہي پرہونگا انشاء الله العظیم - دو غزلوں میں سے ایک غزل بعد

صلاح پہنچتي هی دوسري غزل هفتهٔ آینده مین پہنچ جائیگي ضعف اعضا اور دوام مرض سے علاوہ اختلال حواس کا کیا حال لکھون دوتین دن ہوے کہ قبله و کعبه میر عالم علي خان صاحب نے وہ لکھے هین که آزرده تخلص کي دو غزلین اصلاحي پہنچین دیکھئے اس سہو کو که کسکي غزلین کسکو بھیجین مزا اسمین هی که اب یہه بھي یاد نہین آتا که آزرده کا نام کیا هی اور وہ کون هی اور کہانکا هی شاید اوس بندهٔ خدا کو حضرت کي غزلین بھیجي ہونگي خدا کرے وہ بزرگوار میر صاحب کي غزلین میر صاحب کي طرح میرے پاس بھیج دے تو میر صاحب کي خدمت مین بھیجدون اگر ایسا نہوا تو ان غزلونکو جواب آئے هین دیکھونگا یہه اکہتر برسکی عمر کي خوبي هی اب میر صاحب قبله کو خط پڑھوا دیجئیگا - لطف و کرم کا طالب غالب *

۲ اکتوبر سنه ۱۸۶۶ ع * (۲۵۸)

ایضا

سید صاحب قبله - نواب میر ابراهیم علي خان بہادر کو غالب علي شاہ کا سلام - وہ غزل جسکا مطلع یہه هی (بس شوق قتل سے هی الخ) گم ہوگئي هی پھر لکھکر بھیجئے اور قصور معاف کیجئے یہه غزل حواس غزل کے بعد پہنچي هی فی الحال بعد اصلاح کے پہنچتي هی - میر صاحب قبله سید عالم علي خان بہادر کي دو غزلین پہنچین مگر وہ یہه لکھے هین که مین رجب کے مہینے میں وطن کو جاؤنگا اور وهان سے تیرے پاس آؤنگا آج بحساب جنتري ۲۷ اور از روي رویت ۲۶ رجب کي هی غزلین اونکي

موجود مگر بهیم نہیں سکتا آپ میری بیگناهی کے گواہ رهیں
قبلہ ضعف نے مضمحل کردیا هی حواس بجا نہیں اس مہینے
یعنی رجب کی آٹهویں تاریخ سے تہتّرواں برس شروع هوگیا هي
غذا باعدار آرد و برنج مفقود محض - صبح کو پان ساب بادام کا
شیرہ ۱۲ بجے آب گوشت شام کو چار کباب تلے هوئے بس آگے
خدا کا نام - هاں حضرت جناب حکیم سید احمد حسن صاحب کي
تحریر سے کچهہ حال بیماري کا احوال و احباب سے معلوم هوا اور
وہ علم باعث توزع ضمیر هی متوقع هوں کہ اوس فساد کے رفع
هونے سے اور اپني طمانیت خاطر سے فقیر کو آگهي بخشئے اور
اس خط کا جواب مع رسید غزل جلد ارسال فرمائیگا - اسد
بیدستگاہ * چارشنبہ پانچم دسمبر سنہ ۱۸۶۶ع رجب کي تاریخ
اوپر لکهہ آیا هوں × (۲۵۹)

ایضا

پیر و مرشد جناب سید ابراهیم علي خانصاحب کو بندگي - غزل
پہنچتي هی خط ارروي احتیاط بیرنگ بهیجا هی - قبلہ آپنے
بهائیصاحب میر عالم علي خانصاحب مجہپر کیوں خفا هیں کہ
اپني غزل نہیں بهیجتے یہہ امر اونکي خاطرنشان هوجاے کہ
غالب آپکے دادا کا غلام اور خدمت بجا لانیکو آمادہ هی - جواب کا
طالب غالب * نہم ربیع الثاني سنہ ۱۲۸۳ع هجری * (۲۶۰)

ایضا

بخدمت قبلہ سید احمد حسن صاحب مودودي تسلیم و بجناب
نواب میر ابراهیم علي خان بهادر کورنش مقبول باد - تصویر

مہرنمودر مجھے پہنچي اور مدن نے رسید لکھہ بہیجي عجب هی
که آپ کو اوسکے پہنچنے مین تردد هی - امتثال فقیر نے جوابدہي
خاکساري کا خاکا یعنے تصویر منشي مدان داد خان کي معرفت
نذر کي هی یقین هی وہ بهي پہنچي هوگي - دونون غزلین بعد
اصلاح کے بهیجتا هون اپني غزل آپ رهنے دین اوررسید صاحب
کي غزل اونکو حواله کرین نجات کا طالب غالب * جمعه ۱۷
اگست سنه ۱۸۶۸ع * (۲۹۱)

ایضا

جناب تقدس انتساب سید صاحب و قبله - والا مناقب عالیشان
نواب سید ابراهیم علي خان بهادر مد ظله العالی - بعد بندگي
معروض هی حضرت سید احمد حسن خان صاحب مد ظله
العالي کي تحریر سے معلوم هوا که آپ کے گهر مولود مسعود پیدا
هوا ایک عبارت رنگین مرتب کرکے اکمل الاخبار مین مین نے چهپوا
دي هی اور ایک رباعی اور ایک قطعه اپنا اور ایک قطعه سید
صاحب ممدوح کا جو اونهون نے یهان بهیجا تها وہ بهي چهپوا
دیا اور تین قطعے تاریخي بهاري لال مشتاق اور میر فخرالدین
مهتمم مطبع نے جو یهان تاریخین لکهی تهیں وہ چهپوادئے چنانچه
اپني لکهي هوئي رباعي اور قطعه عرض کرتا هون (رباعي)
حق داد بسند ربي انعامش * فرخ پسري که واجبست اکرامش
تاریخ ولادتش نبودی کم ونش * ارشاد حسین خان که باشد نامش

قطعه

غالب حال سنین هجري * معلوم کن از خجسته فرزند

چون بصد و بست و چار سالہ × ایست شمار عمر دلبند

یہہ تو ظاہر ہی کہ سنہ ۱۲۸۵ ہجری ہین جب خستہ مردہ کے اعداد مین سے ۱۲۸۵ لے لئے تو ایک سو چوبیس بچتے ہین اونکو مدت سے دعای عمر مولود قرار دیا حق تعالی اس مولود کو تمہارے سامنے عمر طبعی کو پہنچاے - خط گی رسید کا طالب

غالب * (۲۶۲)

نام مولوی احمد حسن صاحب قنوجی

یار یہہ خط جو مجھکو فرودہ نگراں سے آیا ہی کاتب نے اپنے کو احمد حسن قنوجی بتایا ہی اودھر سے اظہار آشنائی ہی میری طرف سے یہہ بے حدائی ہی کہ مجھکو انکی اور اپنی ملاقات یاد نہین آتی سوچتا ہون کوئی بات یاد نہین آتی جانتہ بسیار جراب عشرۂ ثالث کے مرحلہ کا رہ پیما ہون شاید اگر جیونگا تو اسکا بھی مجھکو علم ہوجیگا کہ مین کون ہون اور کیا ہون ۷۵ برسکی عمر ہوئی حواس ظاہری مین سے سامعہ و شامہ باطل حواس باطنی مین سے حافظہ زایل بسبب نسیان کے اکثر مطالب ضروری تلف ہوجاتے ہین خدایا کیا اس عمر مین سب آدمی ایسے خرف ہو جاتے ہین حیران ہون نہ آپکو سید لکھون مولوی لکھون خان لکھون خط مین تو خبر کچھہ لکھہ دونگا خط کا کیا عنوان لکھون - بندہ پرور متبر معاف رہے حضرت کا دل غبار کدورت سے صاف رہے مولوی عبدالجمیل صاحب بریلوی کو جانتا ہون بلکہ اونکا احسان مانتا ہون کہ باوجود عدم ملاقات ظاہری اکثر اونکے خطوط آتے رہتے ہین گویا وہ اپنا نام ہمیشہ مجھکو یاد دلاتے رہتے ہین نہ

آپ که بعد ایک عمر کے ناگاه نامه یاد فرمائی اور ابتدي اور صغري
ملاقات کا زمانا یاد نه دلائین - بهر حال تمهارا دعاگو هون حیرت سے
جو هون اس خط کے جواب میں ایسا کچه لکهون که
جاؤن کب ملے تهے کب ملاقاتیں هوئي تهیں یهه سب مدارج جہاں
جاون نثر کے سلوه و انداز کا تو دهنگ اچها هی خود تمهاري
تحریر سے معلوم هوا که شاعر بهي هو شاعر هو تو تخلص کیا هی
نامه نگار کا حال بسبیل اجمال یهه هی که سیاست سے محفوظ
رها هون اور حکام کي عدالت سے محفوظ رها هون بیوفائي کا داغ
نهین لگا هی پنشن قدیم کو بدستور حکم اجرا هی زندگي کا رنگ
اندک اچها دیکهتا هون دیکهئے مرنیکے بعد کیا دیکهتا هون یهه
مکرم مخدوم آپکے همنام یعنی جناب مولوي احمد حسن صاحب
عالیمقام ظاهرا بهت درویش نواز هیں که اس گمنام گوشه نشین
کو حضرت نے سلام لکها هی میري طرف سے سلام باشتیاق تمام
پهنچائیے - والسلام * راقم جواب نامه کا طالب اسد الله المتخلص
بغالب (۲۶۳)

ایضا

مخدوم مکرم مولوي سید احمد حسن خان صاحب باور کریں که یهه
درویش گوشه نشین تمهارا دوست اور تمهارا دعاگو هی تمهاري
نثر کي طرز پسند تمهاري خواهش مقبول جناب حکیم سید احمد
حسن صاحب کي خدمتگزاري منظور * شعر *

عشق نے غالب نکما کردیا * ورنه هم بهی آدمي تهے کام کے

۷۵ برس کي عمر هوئي اضمحلال قوي ضعف دماغ فکر مرگ غم عقبی

جو آپ مجھے دیکھہ گئے ھین میں اب وہ نہین ھون نظم و نثر کا کام صرف ۵۰ برسکی مشق کے زور سے چلتا ھی ورنہ جوھر فکرکی رحسندگی کہان بوڑھا پہلوان پیچ بتاتا ھی زور نہین دلوا سکتا بہرحال حکیم صاحب کو میرا سلام کہئے اور کہئے کہ آپ بے تکلف اپنا کلام بعجنسہٖ یا کرین بہاسپے بعد حک و اصلاح خدمت مین پہنچ جایا کریگا غالب * ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۶۰ع * (۲۶۴)

بنام حکیم سید احمد حسن صاحب مودودی خاندانی

حضرت قبلہ - پہلی التماس یہہ ھی کہ آپ سید صحیح النسب تمام امت مرحومہ محمد علیہ السلام کے قبلہ و کعبہ جب آپ مجھکو قبلہ و کعبہ لکھیں تو پھر مین آپکو کیا لکھون خدا کے واسطے غور کیجئے کہ قبلۂ قبلہ اور کعبۂ کعبہ یہہ کیا ترکیب ھی چونکہ آپنے مجھے استاد گردانا ھی اس التماس کو بھی ازقسم اصلاح تصور کیجئے رہا قبلۂ قبلہ کبھی نہ لکھئیگا یہہ سوء ادب ھی نہ نسبت قبلہ عیاذاً باللہ آپکا عطوفت نامہ پہنچا میرے پہلے خط کا نہ پہنچنا اور اوسکی دیر رسی کا سبب مجھکو معلوم ہوا اب اسکا خیال رکھونگا یہہ اب آپکو معلوم رہے کہ آپکے کسی خط کا جواب میرے ذمہ باقی نہین ھی دو یا تین جس خط کا جواب نہین پہنچا اوسکو یہہ سمجھئے کہ وہ خط راہ مین تلف ہوئے اور میرے پاس نہین پہنچے (ع) بہر گلستان احمد حسن * یہہ سجع کیا برا ھی (ع) دل حیدر و جان احمد حسن * یہہ اوس سے بھی بہتر ھی انہین دونون مین سے ایک سجع مہر پر کھدوا لیجئے غزل بعد اصلاح کے پہنچتی ھی - غالب * ۱۹ ذی الحجہ * (۲۶۵)

ایضا

حضرت پیر و مرشد - غزل بعد اصلاح کے پہنچتی ہی غزل سہو سے لکھہ گیا ہوں دونوں غزلیں پہنچتے ہیں - جناب مولوي انصار علي صاحب سے تعارف اسمي ہی اونکو میرا سلام کہئے اور کہئے کہ حضرت جناب مولوي صدرالدین صاحب بہت دن حوالات میں رہے کورٹ میں مقدمہ پیش ہوا روبکاریاں ہوئیں آخر صاحبان کورٹ نے جان بخشي کا حکم دیا نوکري موقوف جاداد ضبط ناچار خستہ و تباہ لاهور گئے فنانشل کمشنر اور لفٹنٹ گورنر سے ازراہ ترحم نصف جاداد واگذاشت کی اب نصف جاداد پر قابض ہیں اپني حویلي میں رہتے ہیں کرایہ پر معاش کا مدار ہی اگرچہ یہہ آمد اونکی گزارے کو کافی ہی کسواسطے کہ ایک آپ اور ایک بي بي تیس چالیس روپیہ مہینے کي آمد لیکن چونکہ امام بخش چپراسي کي اولاد اونکي عترت هي اوروہ دس بارہ آدمي ہیں لهذا فراغ بال سے نہیں گزرتي ضعف پیري نے بہت گھیر لیا هي عسرة ثامنہ کي اواخر میں ہیں خدا سلامت رکھے - غنیمت ہیں - غالب * یکشنبہ ۱۹ - جنوري سنہ ۱۸۶۲ع * (۲۶۶)

ایضا

سید صاحب و قبلہ - عنایت نامہ مع قصیدہ پہنچا پس و پیش ایک راحت نامہ پیر و مرشد سید ابراهیم علي خان بہادر اور ایک مطومت نامہ قبلہ و کعبہ سید عالم علي خان بہادر کا پہنچا میں علي کا غلام اور اولاد علي کا خانہ زاد لیکن بوڑھا و ناتوان اور

معلوب الحواس اور بسر و سامان حدمت بحالاے میں عدر کروں تو گدہکار دردگ و توعف کا مصایعه دہیں لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا حداوند دعمت کیا تم دلي کو آباد اور ملعه کو معمور اور سلطدت کو بدستور سمجهے هوئے هو جو حضرت شیخ کا کلام اور صاحب زاده شاہ وطب الدیں ادں مولادا محر الدین علیه الرحمة کا حال پوچهتے هو آن دفتررا گاو حورد و گاو را قصاب برد و قصاب در راه مرد بادشاه کے دم تک یهه باتیں تهیں حود میاں کالیصاحب معمور کا گهر اس طرح برباد هوا که حیسے جهاڑو دي کاعد کا پرزا سودبکا تار پشمیده کا بال باقي بربا شیخ کلیم الله جهان ابادي رحمة الله علیه کا مقدره اوجڑ گیا مقدره کیا ایک اچهے گانوکي آبادي اونکي اولاد کے لوگ تمام اوس موضع میں سکونت پذیر تهے اب ایک جانگل هی اور میداں میں مدر اسکے سوا کچهه نهیں وهاں کے رهدے والے اگر گولي سے بچے هونگے تو حداهي جانتا هوگا که کهاں هیں اونکے پاس شیخ کا کلام بهی تها کچهه تبرکات بهي تهے اب جب وه لوگ هی نهیں تو کس سے پوچهوں کدا کروں کهیں سے یهه مدعا حاصل دهوسکیگا - سید صاحب قبله کیوں تکلیف کرتے هیں اگر یهي مرضي هی تو انحاف و اهدا تکلف محض هي فقیر بے سوال هوں اگر کچهه بهیج دیںگے رد دکرونگا اگر نه بهیجینگے طلب دکرونگا کم و بیش پر نظر نکرین جندے کا چاهیں نوٹ خط میں لپیٹ کر بهیج دیں - و السلام اسد الله * روز شنبه یکم ستمبر سنه ۱۸۶۶ع * (۲۶۷)

ایضا

پیر و مرشد - تین برس عوارض احتراق خون میں ایسا مبتلا رہا ہوں کہ اپنے جسم و جاں کی بھی خبر نہیں رہی آپکے خطوط آئے ہونگے کوئی خط پڑہ لیا ہوگا کوئی عنوان ناگشودہ پڑا رہا ہوگا - البتہ حاجی مصطفی خان کا آنا مجھکو یاد ہے یقین کرتا ہوں کہ اونہوں نے از روی مشاہدہ میری خستگی تن کا حال حضرت کو لکھا ہوگا اب میں اپنی زبان سے یہہ کیونکر کہوں کہ اچھا ہوں مگر بیمار اور عوارض میں گرفتار نہیں ہوں بوڑھا بہرا اداہیچ در حواس ناتوان فلک زدہ آدمی ہوں عہد کرتا ہوں کہ جب آپکا خط آئیگا اوسکا جواب لکھونگا جب غزل آئیگی اوسکو دیکھکر پہیر بھیجونگا مگر حضرت کے مسکن کا پتا بھول گیا ہوں یہہ خط تو مصطفی خان سوداگر کو بھیجدیتا ہوں وہ آپکو بھیجوا دینگے آیندہ جو عنایت نامہ ڈاک میں آئے اوسمیں مسکن و مقام و شہر کا نام لکھا جائے - نجات کا طالب غالب * ۲۴ جولائی سنہ ۱۸۶۵ع * (۲۶۸)

ایضا

حضرت پیر و مرشد - ان دنوں میں اگر مقدر کے عرایض نہ پہنچے ہوں یا ارشاد کے جواب ادا نہوئے ہوں تو موجب ملال خاطر اقدس نہو

* شعر *

اتفاق سفر افتادہ بہ پیری غالب * اینچہ از پای نیامد ز عصا می آید

رامپور کی سرکار کا فقیر تکیہ دار روزینہ خوار ہوں رئیس حال نے مسند نشینی کا جشن کیا دعاگوی دولت کو دردولت پر جانا

واجب ہوا ہفتم اکتوبر کو دلی سے رامپور کو روانہ ہوا بعد قطع منازل ستہ وہاں پہنچا بعد اختتام سوم عازم وطن ہوا ہشتم جنوری کو دلی پہنچا عرض راہ میں بیمار ہوا پانچ دن مرادآباد میں صاحب فراش رہا اب جیسا فرسودہ روان ناتوان تھا ویسا ہوں جواب خطوط مجتمعہ لکھہ سکتا ہوں بہر حال ایسا ہوں۔ نواب میر جعفر علیخان مبرور و مغفور کا خاندان سبحان اللہ * شعر *

این سلسلہ از طلای ناب است * این خانہ تمام آفتاب است

نواب میر غلام بابا خان میرے دوست اور میرے محسن ہیں راہ و رسم نامہ و پیام مدت سے باہمدگر جاری ہی آپکا حکم بے تکلف مانونگا جناب میر ابراہیم علیخان صاحب اور حضرت میر علیخان صاحب کی خدمتگزاری کو اپنا فخر و شرف جانونگا اسوقت بکس کھولا ہی خطوط اطراف و جوانب دیکھہ رہا ہوں پہلے حضرت کے خط کا جواب بطریق اختصار لکھا ہی اب جب اسکا جواب آئیگا تب فقیر حکم بجا لائیگا ۔ اسد اللہ * چارشنبہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۸۶۶ع * (۲۶۹)

ایضا

پیر و مرشد ۔ آپکو میرے حال کی بھی خبر ہی ضعف نہایت کو پہنچ گیا رعشہ پیدا ہوگیا بینائی میں بڑا فتور پڑا حواس مختل ہوگئے جہانتک ہوسکا احباب کی خدمت بجا لایا اوراق اشعار لیٹے لیٹے دیکھتا تھا اور اصلاح دیتا تھا اب نہ آنکھہ سے اچھی طرح سوجھے نہ ہاتھہ سے اچھی طرح لکھا جائے کہتے ہیں کہ شاہ شرف بوعلی قلندر کو بسبب کبر سن کے خدانے فرض اور پیغمبر نے سنت

غاز روح و لا

معاف کردي تهي ميں متوقع هوں که ميرے دوست خدمت اصلاح اشعار مجهپر معاف کریں- خطوط شودہ کا جواب جس صورت سے هو سکیگا لکهدیا کرونگا - زیادہ حد ادب - راقم اسدالله خان غالب *

۸ اپریل سنه ۱۸۶۶ع * (۲۷۰)

ایضا

پیر و مرشد - یکم محرم کا خط کل ۱۸ محرم کو پہنچا آج ۱۹ کو جواب لکهتا هوں آپ پر اور میر ابراهیم علیخان اور میر عالم علیخان پر میري جان نثار هے مصرع ما مصرع اب ایک ایک غزل آپ تینوں صاحب بهیجدیا کیجئے اسیطرح میں فردا فردا بعد اصلاح بهیجدیا کرونگا مگر میرے قبله و کعبه واسطے خدا کے مثنوی منظومه ارسال فرمائیگا اوسکی اصلاح میرے حد وسع سے باهر هے - میرا شیوہ نہیں هے خط بیرنگ بهیجنا یہه خط عمدا بیرنگ بهیجتا هوں کہتے هیں که پیڈ کے تلف هونیکا احتمال اور بیرنگ کا نہیں -

اسد الله * شنبه دوم جون سنه ۱۸۶۶ع * (۲۷۱)

ایضا

قبله - کل ڈاک کے هرکارے نے کل دو خط ایکبار پہنچائے ایک آپکا خط مع غزل اور ایک نواب میر ابراهیم علیخان کا خط مع غزل آج تین باتیں ضروري لکهني تهیں اسواسطے یہه خط آج روانه کرتا هوں ایک بات یہه که غزل کا کاغذ واپس بهیجتا هوں نه اسکو پهاڑ سکوں نه پاني میں دهو سکوں شهیدي کي غزل ان قافیوں میں نه تغیر ردیف ایسي هي که اب ان قافیونکا باندهنا هرگز نچاهئے آپ اور غزل لکهئے اسکو هرگز دیوان میں نرکهئے یہه بهي

اس ضمن میں لکھنا مناسب ہی کہ میر ابراہیم علی خان
صاحب نے اپنی اصلاحی غزل کی رسید کل کے خط مین لکھہ
بھیجی آپ اپنے خط میں کس راہ سے لکھتے ہیں کہ وہ غزل
اصلاحی مانگتے ہیں اسی فصل میں یہہ بھی اطلاع دیتا
ہوں کہ آپکی یہہ غزل (سلاکر سوئے - اور بہاکر سوئے) اور تاریخ ہائی
بنائی مسجد دیکھکر اور اصلاح دیکر آج پانچواں دن ہی کہ ڈاک
میں بھیج چکا ہوں - دوسری یہہ بات ہی کہ آپ سید صاحب کا
۲ حال مفصل لکھئے ایسا کی لاکھہ کا ملک بڑودہ کی سرکار سے
ہمارے محسن کو ملا ہی کہ اودس دو لاکھہ روپیہ بدرانہ مانگا
جاتا ہی آگے اوس راج میں حسام الدین حسین خاں اور سیف
الدین حسین خان بڑے معزز اور مکرم متوسل تھے اور سیر حاصل جاگیرین
رکھتے تھے کیا سید ابراہیم علیخاں صاحب اوسی خاندان مین سے
ہیں اور ہاں یہہ بھی لکھئے کہ میر عالم علیخاں کو انسے اور آپکو
ان دونوں صاحبوں سے کیا قرابت ہی - تیسری بات یہہ ہی کہ
جب نوٹ بھیجئے تو اہل کلکتہ کی طرح آدھا آدھا دو بار کرکے نہ
بھیجئگا - ہمارے نام کا لفافہ جس شہر سے چلے اوسی شہر کے ڈاک
گھر میں رہ جائے تو رہ جائے ورنہ دلی کے ڈاکخانہ مین پہنچکر
کیا امکان ہی کہ تلف ہو- اسد * ۲۵ سپتمبر سنہ ۱۸۶۶ع * (۲۷۲)

ایضا

حضرت - یہہ آپکے جد امجد کا غلام تو مرگیا کثرت احکام تواتر ورود
اشعار پھر یہہ ہنجار کہ سو روپیہ کی نوٹ کی رسید سو بار مانگتے ہو-
میر ابراہیم علیخاں صاحب کی غزل جسکا ایک شعر یہہ ہی * شعر *

علی علی جو کہا تا سحر تو یوں سمجھے!
کہ ذو الفقار سے کٹتی ہی اب ہماری رات

بعد اصلاح بھیج چکا ہوں اور آپ اوسکا تقاضا کئے جاتے ہیں۔ غزلیں آپکی برستی ہیں کہاں تک دیکھوں آپکی غزلوں کے ساتھہ اور غزلیں بھی کم ہو جاتی ہیں بہلو برسکا آدمی پھر رنجور دایمی غذا بکقلم مفقود آنہہ پہر میں ایکبار آب گوشت پی لیتا ہوں نہ روٹی نہ بوٹی نہ پلاو نہ حشکا آنکھہ کی بینائی میں ورق ہاتھہ کی گیرائی میں ورق رعشہ مستولی حافظہ معدوم جہاں جو کاغذ رہا وہ وہیں رہا - میر عالم علی خانصاحب کی دو غزلیں آئی ہوئی کہیں رکھہ کے بھول گیا ہوں - خلاصہ یہہ کہ دونی عطیہ سید صاحب کا آپ کے خط میں پہنچا روپیہ وصول ہوا مگر حرج ہوا اونکی ایک غزل (ساری رات - ہماری رات) جسکا ایک شعر اوپر لکھہ آیا ہوں بعد اصلاح بھیج چکا ہوں اور کوئی غزل اونکی اب میرے پاس نہیں اور جناب میر عالم علیخاں کی دو غزلیں یاد ہی کہ آئی ہیں اگر ملجائنگی تو بعد اصلاح بھیجونگا۔ آپکی غزلیں شمار سے باہر ہیں کس میں دیکھونگا کتابوں میں ڈھونڈھونگا مدعا یہہ کہ آپ اور دونوں سید صاحب اسکا التزام کریں کہ ایک غزل اپنے خط میں بھیجیں جب وہ غزل اور اوس خط کا جواب پہنچ لے تب دوسری غزل خط میں ملفوف ہوکر بھیجی جاے اور خط ہر صاحب کا جدا ہو آپ یہہ میرا خط خود غور سے پڑھلیں اور دونوں سید صاحبوں کو پڑھوادیں۔ از روی احتیاط بیرنگ بھیجتا ہوں - اسد بیکرنگ * ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ع * (۲۷۳)

ایضا

مند صاحب و قبلہ - حکیم سید احمد حسن صاحب کو غالب
یم جانکا سلام پہنچے - وہ جو آپ نے سنا ہی کہ اب غالب کو مرض
ے افاقت ہی سو محض غلط ہی آگے ناتواں تھا اب نیم جان
وں خط نہیں لکھہ سکتا ایک لڑکے سے یہہ چند سطریں لکھوا دیں
ین جو میں کہا گیا ہوں وہ غریب لکھتا گیا ہی آپ سید ہیں
ر بزرگ ہیں میرے حق میں دعا کریں کہ اب تہتر برس سے
گے نہ بڑھوں اور اگر کچھہ زندگی اور ہی تو حق تعالی تھوڑی
ی صحت اور طاقت عنایت کرے تا کہ دوستوں کی خدمت
بجا لا رہوں - غالب * ۳ جولائی سنہ ۱۸۶۷ ع * (۲۷۴)

ایضا

بجناب سید صاحب و قبلہ - سید احمد حسن صاحب کو غالب
م جان کی بندگی مقبول ہو - اور یہہ عرض بھی قبول ہو - کہ
ناب معلی القاب نواب ابراهیم علیخان بہادر کی خدمت میں
بھی بندگی عرض کریں بارے بصورت تصویر دونوں صاحبوںکی
خدمت میں میرا پہنچنا معلوم ہوا اگرچہ اس صورت میں چلنا
ریا خدمت بجالانی نہیں ہوسکتی مگر خیر حضرت کے پیش
ظر حاضر رہونگا عنایت کی نظر رہے میرے حالپر - یہہ جو آپ نے
ہا ہی کہ نواب صاحب قبلہ کے ہاں اس مہینے میں لڑکا پیدا
ونیوالا ہی مجھکو تاریخ تولد کا خیال رہیگا جب آپکی تحریر
ے ورد تولد معلوم کر لونگا تب قطعہ یا رباعی جو کچھہ ہوگئی
وگی وہ بھیجدونگا اور یہہ جو آپ نے اپنی اور نواب صاحب

ي غزلوں کي اصلاح کے واسطے لکھا ھی مجھے اس حکم کی تعمیل
دل منظور ھی جس مہینے تک میں زندہ ھوں اوس مہینے
تک خدمت بجالاؤنگا * ۱۷ جولائي سنہ ۱۸۶۸ع * (۲۷۵)

بنام تفضل حسین خان صاحب

کیوں صاحب - یہہ چچا بھتیجا ھونا اور شاگردي و استادي سب
پر پاني پھرگیا اگر کوئی ھزار پانسو کي چیز ھوتی اور میں تمسے
مانگتا تو جدا جانے تم کیا غضب ڈھاتے میرا کلام خرید انہہ
دس روپیہ کي سو وہ بھي میں یہہ نہین کہتا کہ مجھکو
دے ڈالو تمکو مبارک رہے مجھکو مستعار دو میں اوسکو دیکھہ لوں
جو میرے پاس نہین ھی اوسکي نقل کر لوں پھر تمکو واپس
بھیجدوں اسطرح کي طلب پر ندینا دلیل اسکي ھی کہ مجھکو
جھوٹا جانتے ھو میرا اعتبار نہین یا یہہ کہ مجھکو آزار دینا اور
ستانا منظور ھی وہ کتاب ابھی میرے آدمي کو دیدو باللہ
واللہ میں اودھس سے جو میرے پاس نہین ھی نقل کرکے تمکو
بھیجدونگا اگر تمکو واپس ندوں تو مجھپر لعنت اور اگر تم میري قسم
کو نہمانو اور کتاب حامل رقعہ کو ندو تو تمکو آفرین- غالب* (۲۷۶)

بنام مرزا حاتم علیصاحب مہر

بہت سہي غم گیتي شراب کم کیا ھی
غلام ساقي کوثر ھوں مجھکو غم کیا ھی
سخن میں خامۂ غالب کي آتش افشاني
یقین ھی ھمکوبھي لیکن اب اوسمیں دم کیاھی

علاوۂ محبت ازلي کو برحق مانکر اور پیوند غلامي جناب مرتضی

ہاي کو سچ جان کر ایک بات اور کہتا ہون کہ بینائي اگرچہ
سبکو عزیز ہی مگر شنوائي بهي تو آخر ایک چیز ہی مانا کہ
روشناسي اوسکي اخبارے میں آئي ہی لیکن یہہ بهي دلیل آشنائي
ہی کیا فرض ہی کہ جدانک دید وا دید بهولے اپنے کو بیگانۂ یکدگر
سمجہین الله ہم تم دوست دیرینہ ہین اگر سمجہین سلام کے
جواب میں خط بہت بڑا احسان ہی خداکرے خط جسمین میں نے
آپکو سلام لکها تها آپکی نظر سے گزر گیا ہو احیانا اگر نہ دیکھا ہو
تو اب میرا نعتہ سے لیکر پڑھہ لیجئیے اور خط کے لکھنے کے
احسان کو اوس خط کے پڑھہ لینے سے دو بالا کیجئیکا - ہاے میر
جان جاکوب کیا جوان مارا گیا ہی سچ اوسکا یہہ شعر تها کہ
اُردو کي فکر کو مانع آتا اور فارسي زبان میں شعر کہنے کي رغبت
دلواتا یہہ بهي ازہین میں ہي کہ جنکا میں ماتمي ہون -
ہزارہا دوست مرگئے کسکو یاد کرون اور کس سے فریاد کرون جیون
تو کوئي غمخوار نہین مرون تو کوئي عزا دار نہین - غزلیں آپکي
دیکھین سبحان الله چشم بد دور اُردو کي راہ کے تو سالک ہو
گویا اس زبان کے مالک ہو فارسي بهي خوبي میں کم نہین
مشق شرط ہی اگر کہے جاؤگے لطف پاؤگے میرا تو گویا بقول طالب
آملي اب یہہ حال ہی * شعر *

اب از گفتن چنان بستم کہ گوئي * دہن بر چہرہ زخمي بود بہ شد

جب آپنے بغیر خط کے بهیجے خط مجھکو لکها ہو تو کیونکر مجھکو
اپنے خط کے جواب کي تمنا ہو پہلے تو اپنا حال لکھئیے کہ میں نے
سنا تها آپ کہین کے صدر امین ہیں پهر اب اکبرآباد میں کیون

جانتا نہیں ہوں اس ہنگامہ میں آپکی صحبت حکام سے کیسی رہی - راجہ بلوان سنگھہ کا بھی حال لکھنا ضرور ہی کہ کہاں ہیں اور وہ دو ہزار روپیہ مہینا جو اونکو سرکار انگریزی سے ملتا تہا اب بہی ملتا ہی یا نہیں - ہاے لکھنو کچھہ نہیں کھلتا کہ اوس بہارستان پر کیا گزری اموال کیا ہوئے اشخاص کہاں گئے خاندان شجاع الدولہ کے زن و مرد کا انجام کیا ہوا نجلہ و کعبہ حضرت مجتہد العصر کی سرگزشت کیا ہی گمان کرتا ہوں کہ بہ نسبت میرے تمکو کچھہ زیادہ آگہی ہوگی امیدوار ہوں کہ جو آپ پر معلوم ہی وہ مجہپر مجہول نرہے (۱) میں نے مدارت کا کشمیری بازار سے زیادہ نہیں معلوم ہوا ظاہرا اسیقدر تکان ہوگا ورنہ آپ یادکر لیتے - میرا تعویذ کو دیا کہیئگا اور اوسکے اوس خط کے پہنچنے کی اطلاع دیجئیگا جسمیں آپکے خط کی اونہوں نے نوید لکھی تہی - والسلام * (۲۷۷)

ایضا

بہائی صاحب - ازروے تحریر میرزا تفتہ آپکا چہہ کدا و کی ڑنڈ کی طرف متوجہ ہونا معلوم ہوا پھر بہائی منشی نبی بخش نے دو بار لکھا کہ میں باجمال لکھتا ہوں مفصل میرزا حاتم علی صاحب نے لکھا ہوگا - بارے اونکے دو خط آگئے میرزا صاحب نے اگر لکھا ہوتا تو اونکا خط کیوں نہ آتا اپنے حسن اعتقاد سے یوں سمجہا کہ نہ لکھنا نہ مقتضای یکدلی ہی جب اپنا کام سمجھہ لئے تو مجھکو لکھنا کیا ضرور ہی مگر اسکو کیا کروں کہ جواب طلب باتوں کا جواب نہیں * طبع اخبار آفتاب عالمتاب میں ۲کم ستمبر سنہ ۱۸۵۸

حال سے حکیم احسن اللہ خان کا نام لکھوا دیا اور دو نمبروں کا
اخبار ایکبار بھجوا دیا اور آیندہ ہر ہفتہ اوسکے ارسال کا طور ٹھہرا
دیا - کہوں صاحب یہہ امر ایسا کیا دشوار تھا کہ آپسے بکتا اور
اگر دشوار تھا تو اوسکی اطلاع دینی کیا دشوار تھی ابھی شکایت
نہیں کرتا پوچھتا ہوں کہ آیا یہہ امور مقتضی شکایت ہیں یا
نہیں - میرا تعہد کے ایک خط میں یہہ قصہ لکھہ چکا ہوں کیا
اونہوں نے بھی وہ خط تمکو نہیں پڑھایا ہرچند عقل دوڑائی
کوئی درنگ کی وجہ خیال میں نہ آئی اب حصول مدعا سے ۲
قطع نظر میں یہہ سوچ رہا ہوں کہ دیکھوں چھہ مہینے بعد برسدن
بعد اگر میرا صاحب خط لکھتے ہیں تو اس امر خاص کا جواب کیا
لکھتے ہیں میں بھی شاعر ہوں اور کوئی مضمون ہوتا تو میرے
بھی خیال میں آجاتا کوئی عذر ایسا میرے ذہن میں نہیں آتا
کہ قابل سماعت کے ہو میں بھی تو دیکھوں تم کیا لکھتے ہو* (۲۷۸)

ایضاً

صاحب میرے - بہرۂ وکالت مبارک ہو موکلوں سے کام لیا کیجئے
پریوں کو تسخیر کیا کیجئے - مثنوی پہنچی جھوٹ بولتا میرا
شعار نہیں کیا خوب بول چال ہے انداز اچھا بیان اچھا زور مزہ
صاف بندشوں کا استعارہ کیا کہوں کیا مزہ دے رہا ہے - اس
مثنوی نے اگلی مثنویوں کو تقویم پارینہ کردیا بیان بخشایش ہم

گنہگاروں تک کیونکر پہنچیگا مگر ہاں اس راہ سے (ع)
که مستحق کرامت گنہگاراند

بخشش کا متوقع ہوں میں ابھی تک یہہ بھی نہیں سمجھا کہ

وہ نسخہ نظم ھی یا نثر ھی اور مضمون اوسکا کیا ھی - مرزا یوسف علي خان آٹھہ دس مہینے سے مع عیال و اطفال اسي شہر مین مقیم ھین میرے مسکن کے پاس ایک مکان کرایہ کو لیلیا ھی اوسمین رھتے ھین اگر اونکو خط لکھو تو میرے مکان کا پتا لکھدینا اور یہہ بھي آپکو معلوم رہے کہ میرے خط کے سرنامہ پر محلہ کا نام لکھنا ضرور نہین شہر کا نام اور میرا نام نصف تمام - ھان یار عزیز کے خط پر میرے مکان کے قریب کا پتا ضرور ھي - دور سے شجاع مہر کو دیکھہ رہے ھین اکثر تمھارا ذکر خیر رھتا ھی وہ تو اب ھر وقت یہین تشریف رکھتے ھین رات کو تو پہر چھہ گھڑي کی نسست ھر روز رھتي ھی ابھي یہین سے اوٹھکر گئے ھین تمکو سلام کہتے ھین اور شجاع مہر کي مداح اور بیان مضمون نعشایش کے مشتاق ھین * (۲۷۹)

ایضا

جناب مرزا صاحب - آپکا غم فزا نامہ پہنچا مین نے پڑھا یوسف علي خان عزیز کو پڑھوا دیا اونھون نے جو میرے سامنے اس مرحومہ کا اور آپکا معاملہ بیان کیا یعنی اوسکي اطاعت اور تمھاري اوس سے محبت سخت ملال ھوا اور رنج کمال ھوا - سنو صاحب شعرا مین فردوسي اور فقرا مین حسن بصري اور عشاق مین مجنون یہہ تین آدمي تین فن مین سر دفتر اور پیشوا ھین شاعر کا کمال یہہ ھی کہ فردوسي ھوجاے فقیر کي انتہا یہہ ھی کہ حسن بصري سے ٹکر کھاے - عاشق کي نمود یہہ ھی کہ مجنون کي ھمطرحي نصیب ھو لیلی اوسکے سامنے مري تھي تمھاري

معشوقہ تمہارے سامنے مری بلکہ تم اوس سے بڑھکر ہوئے کہ لیلی اپنے گھر میں اور تمہاری معشوقہ تمہارے گھر میں مری بھئی مغل بچے بھی غضب ہوتے ہیں جسپر مرتے ہیں اوسکو مار رکھتے ہیں میں بھی مغلبچہ ہوں عمر بھر میں ایک بڑی ستم پیشہ ڈومنی کو میں نے بھی مار رکھا ہے خدا اون دونوں کو بخشے اور ہم تم دونوں کو بھی کہ زخم مرگ دوست کھائے ہوئے ہیں مغفرت کرے چالیس بیالیس برسکا یہ واقعہ ہے با آنکہ یہ کوچہ چھٹ گیا اس فن سے میں بیگانۂ محض ہوگیا ہوں لیکن اب ۲
بھی کبھی کبھی وہ ادائیں یاد آتی ہیں اوسکا مرنا زندگی بھر نہ بھولونگا جانتا ہوں کہ تمہارے دلپر کیا گزرتی ہوگی صبر کرو اور اب ہنگامۂ عشق مجازی چھوڑو * شعر *

سعدی اگر عاشقی کنی و جوانی * عشق محمد بس است و آل محمد

اللہ بس ما سوا ہوس (۱۸۶۰)

ایضاً

مصرع اسلام نوشت و ز من ا ان داعنت

ای ... زداو ... و د ان ... مدمہ

۱ نامۂ مہر آگیں نظر افروز ہوا۔ جناب مرزا یوسف علیخان عزیز سے جو کچھ تمسے کہا اوسکا منشا کیا ہی کبھی میں نے بزم احباب میں کہا ہوگا کہ مرزا حاتم علی کے دیکھنے کو جی چاہتا ہے سنتا ہوں کہ وہ طرحدار آدمی ہیں۔ اور بھائی تمہاری طرحداری کا ذکر میں نے مغل جان سے سنا تھا جس زمانے میں وہ نواب حامد علی خان کے نوکر تھی اور اوسمیں مجھہ میں

بے تکلفانہ ربط تھا تو اکثر محفل سے پہروں اختلاط ہوا کرتے تھے اوسنے
تمہارے شعر اپني تعریف کے بھي مجھکو دکھائے - بہرحال تمہارا
حلیہ دیکھکر تمہارے کشیدہ قامت ہونے پر مجھکو رشک نہ آیا
اس واسطے کہ میرا قد بھي درازي میں انگشت نما ہے - تمہارے گندمي
رنگ پر رشک نہ آیا اس واسطے کہ جب میں جیتا تھا تو میرا
رنگ چنپئي تھا اور دیدہ ور لوگ اوسکي ستایش کیا کرتے تھے
اب جو کبھي مجھکو وہ اپنا رنگ یاد آتا ہے تو چھاتي پر سانپ
سا پھر جاتا ہے - ہاں مجھکو رشک آیا اور میں نے خون جگر کھایا
تو اس بات پر کہ داڑھي خوب گھني ہوئي ہے وہ مزے یاد
آگئے کیا کہوں جي پر کیا گذري - بقول شیخ علي حزیں * شعر *
تا دسترسم بود زدم چاک گریباں * شرمندگي از خرقۂ پشمینہ ندارم
جب داڑھي مونچھ میں بال سفید آگئے تیسرے دن چیونٹي کے
انڈے گالوں پر نظر آنے لگے اس سے بڑھکر یہہ ہوا کہ آگے کے دو
دانت ٹوٹ گئے ناچار مسي بھي چھوڑ دي اور داڑھي بھي -
مگر یہہ یاد رکھئے کہ اس بھونڈے شہر میں ایک وردي ہے عام
ملا حافظ بساطي نیچہ بند دھوبي سقہ بھٹیارہ جولاہہ کنجڑا
مونہہ پر داڑھي سر پر بال فقیر نے جس دن داڑھي رکھي اوسي
دن سر منڈایا - لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلي العظیم کیا بک رہا
ہوں - صاحب بندہ نے قصیدہ جناب اشرف الامرا جارج فریڈرک
ایڈمنسٹن صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر غرب و شمال کي نذر
بھیجي تھي سو اونکا فارسي خط محررۂ دہم مارچ مشتمل بر
تحسین و آفرین و اظہار خوشنودي بطریق ڈاک آگیا پھر میں نے

تہنیت میں لفٹنٹ گورنری کے قصیدہ فارسی بھیجا اوسکی
رسید میں نظم کی تعریف اور اپنی رضامندی پر متضمن خط
فارسی بسبیل ڈاک مرقومہ چہار دہم آگیا پھر ایک قصیدہ
فارسی مدح و تہنیت میں جناب رابرٹ منٹگمری صاحب لفٹنٹ
گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں بواسطۂ صاحب کمشنر بہادر
دہلی بھیجا تھا کل اوسکا مہری خط بذریعۂ صاحب کمشنر بہادر
دہلی آگیا پنشن کے باب میں ابھی کچھہ حکم نہیں اسباب نوع
کے فراہم ہوتے جاتے ہیں دیر آید درست آید - اناج کہاتا ہی ۲
نہیں ہوں آدہ سیر گوشت دنکو اور پاو بہر شراب راتکو ملی جاتی ہی

هرایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہی
تمہیں کہو کہ یہہ انداز گفتگو کیا ہی

اگر ہم فقیر سچے ہیں اور اس غزل کے طالب کا ذوق پکا ہی تو یہہ غزل
اس خط سے پہلے پہنچ گئی ہوگی - رہا سلام وہ آپ پہنچا دینگے* (۲۸۱)

ایضا

مرزا صاحب - ہمکو یہہ باتیں پسند نہیں پینسٹھہ برس کی عمر ہی
پچاس برس عالم رنگ و بو کی سیر کی ابتدای شباب میں
ایک مرشد کامل نے یہہ نصیحت کی ہی کہ ہمکو زہد و ورع
منظور نہیں ہم مانع فسق و فجور نہیں پیو کہاو مزے اوڑاو مگر
یہہ یاد رہے کہ مصری کی مکہی بنو شہد کی مکہی نہ بنو
سو میرا اس نصیحت پر عمل رہا ہی کسیکے مرنیکا وہ غم کرے
جو آپ نہ مرے - کیسی اشک فشانی - کہاں کی مرثیہ خوانی -
آزادی کا شکر بجا لاو غم نہ کہاو اور اگر ایسے ہی اپنی گرفتاری

ﷺ خوش هو تو چندا جان بسهي ۱۸۰ جان سهي مين جب بهشت کا تصور کرتا هون اور سوچتا هون که اگر مغفرت هوگئي اور ايک قصر ملا اور ايک حور ملي اقامت جاوداني هی اور اوسي ايک نيک بخت کے ساتهه زندگاني هی اس تصور سے جي گهبراتا هی اور کليجا منهه کو آتا هی - هي هي وه حور اجيرن هوجائگي طبيعت کيون نه گهبرائگي وهي زمرديں کاخ اور وهي طوبی کی ايک شاخ - چشم بد دور وهي ايک حور - بهائي هوش مين آو کهين اور دل لگاؤ * شعر *

زن نوکن اي دوست در هر بهار * که تقويم پارينه نايد بکار

مرزا مظهر کے اشعار کي تضمين کا مسدس ديکها مگر سراپا پسند ذکر بهمه جهت ناپسند اپنے نام کا خط مع اون اشعار کے مرزا يوسف علی خان عزيز کے حواله کيا مکرمي نواب محمد عليخان صاحب کی خدمت مين سلام عرض کرتا هون پروردگار اونکو سلامت رکهے - مولوي عبدالوهاب صاحب کو ميرا سلام دينا ديکئے مجهسے فارسي عبارت مين خط لکهوايا مين منتظر رها که آپ لکهونؤ جائينگے وه عبارت جناب قبله و کعبه کو دکهائينگے اونکے مزاج اقدس کي خير و عافيت مجهکو رقم فرمائينگے مين کيا جانون که حضرت

مدرسے وطن مين جلوه افروز هين (ع)

يار در خانه و من گرد جهان ميگردم

اب مجهے اونسے يهه استدعا هی که بخط خاص سے مجهکو خط لکهين اور لکهنؤ نه جانيکا سبب اور جناب قبله و کعبه کا حال جو کچهه معلوم هو وه سب اوس خط مين درج کرين * (۲۸۲)

ایضا

مرا سادہ دلیہای من توان بخشید * خطا نمودہ ام و چشم آفرین دارم

کل دوشنبہ کا دن ۲۰ ستمبر کی تھی صبح کو میں نے آپکو ایک نامہ لکھا اور بیرنگ ڈاک میں بھیجدیا دوپہر کو ڈاک کا ہرکارہ آیا تمہارا خط اور ایک میرزا تفتہ کا خط لایا معلوم ہوا کہ جس خط کا جواب میں آپسے مانگتا ہوں وہ نہیں پہنچا کچھ نہ شکوہ سے شرمندگی اور کچھ خط کے نہ پہنچنے سے حیرت ہوئی دوپہر ڈھلے میرزا تفتہ کے خط کا جواب لکھکر ڈاک ٹکٹ لگا کے بکس میں سے وہ تمہارے نام کا خط اصل [illegible] خط بھی ڈال دیا ہوں اور ڈاک میں [illegible] بھیجدیا ہے رسید اسکو بعد [illegible] ہو رہا ۔ موقوف [illegible] کے آپکے کل کے خط کا جواب لکھتا ہوں ۔ [illegible] آرایش کے باب میں کیا اچھی فکر کی ہے [illegible] بھی ایسی ہی اسکی [illegible] ہے کہ [illegible] ہو جائنگے اگر [illegible] ہو جاتا تو خوب [illegible] اسکا [illegible] اور چار جلدوں میں بھی [illegible] روپیہ کے ہنڈوی پہنچی ہے روپیہ وصول کرکے مجھکو اطلاع دیجئیگا ورنہ میں مشوش رہونگا ۔ حضرت یہاں دو چیزیں مشہور ہیں انکے باب میں آپسے تصدیق چاہتا ہوں ایک تو یہہ کہ لوگ کہتے ہیں کہ آگرہ میں اشتہار جاری ہو گیا ہے اور ڈھنڈورا پٹ گیا ہے کہ کمپنی کا ٹھیکہ ٹوٹ گیا اور بادشاہی عمل ہندوستان میں ہوگیا دوسری خبر یہہ ہے جناب اڈمنسٹن صاحب بہادر گورنمنٹ کلکتہ کی چیف سکرتر اکبر آباد کے

لفٹنٹ گورنر ہوگئے حضرین دونون اچھي ھین خدا کرے سچ هون اور سچ ہونا اونکا آپکے لکھنے پر منحصر ھی ۔ ھاںصاحب ایک بات اور ھی اور وہ محل غور ھي مین نے حضرت ملکۂ معظمہ انگلستانکي مدح مین ایک قصیدہ اندنون مین لکھا ھی تہنیت فتح ہند اور عملداري شاهي ۔ ساتھہ بیت ھي منظور یہہ تھا کہ کتاب کے ساتھہ قصیدہ ایک اور کاغذ مذھب پرلکھکر بھیجون پھر یہہ خیال مین آیا کہ دس سطر کے مسطر پر کتاب لکھي گئي ھی یعنے چھاپا ھوئي اگر یہہ چھہ صفحے یعنے تین ورق اور چھپ کر اوس کتاب کے آغاز مین شامل جلد ھوجائین تو بات اچھي ھی آپ اور منشي نبي بخش صاحب اور مرزا تفتہ منشي شیو نراین صاحب سے کہکر اسکا طور درست کرین اور پھر مجھکو اطلاع دین تو مین مسودہ آپکے پاس بھیج دون جب کتاب چھپ چکے تو یہہ چھپ جاے ۔ دو باتین ھین ایک تو یہہکہ چھپے بعد کتاب کے اور لگایا جاے پہلے کتاب سے دوسري یہہ کہ اوسکي سیاہ قلم کي لوح الگ ھو اور پہلے صفحہ پر جسطرح کتاب کا نام چھاپتے ھین اسطرح یہہ بھي چھاپا جاے کہ قصیدہ در مدح جناب ملکۂ انگلستان خلد اللہ ملکہا ۔ میرا نام کچھہ ضرور نہین کتاب کے پہلے صفحہ پر تو ھوگا ۔ ھندوي کي رسید اور اس مطلب خاص کا جواب باصواب یعني دوبد بدول جلد لکھئے * (۲۸۳)

ایضا

بندہ پرور ۔ آپکا مہرباني نامہ آیا آپکے مہر انگیز اور محبت خیز باتون نے غم بیکسي بھلایا ۔ کہان دھیان لڑا ھی کہان سے دستنبو

کي مداسدت کے واسطے ید بیضا ذھوند نکالا ھی آورں آورن صد ھزار آدرین تیسرا مصرع اگر یوں ھو تو مقدر کے نزدیک بہت مناسب ھی * ع * نامہ خود سال خویش داد نشان * مرزا تفتہ کا خط هاترس سے آیا اونکے لڑکے بالے اچھے ھیں آپ گھبرائے ہوئے تھے وہ آنے کي آئے ھیں اگر تمہیں خیر اونکے آرام نہیں تو اونکو خیر تمہارے چین کہاں - صاحب بندہ اثنا عشري ھون ھر مطلب کے خاتمہ پر بارہ کا ھندسہ کرتا ھوں خدا کرے کہ میرا بھی خاتمہ اسي عقیدہ پر ھو ۱۲ - ھم تم ایک آقا کے غلام ھیں تم جو مجھسے محبت کروگے یا میري غمگساري میں محنت کروگے کیا تمکو غیر جانوں جو تمہارا احسان مانوں تم سراپا مہر و وفا ھو و الله اسم بامسمی ھو ۱۲ - مطلب اس کتاب کي تصحیح میں اسواسطے کرتا ھون کہ عبارت کا ڈھنگ بناھي صحیح کا درست پڑھنا بڑي بات ھی اگر غلط ھوجاے تو پھر وہ عبارت بري خرافات ھی بارے نسبت الطاف بهائي منشي نبي بخش صاحب کي صحت الفاظ سے خاطر جمع ھی متوقع ھوں کہ وہ تکلیف سہیں اور ختم کتاب تک متوجہ رھیں منشي شیو نراین صاحب نے کاپي میرے دیکھنے کو بھیجي تھي سب طرح میري پسند آئي چنانچہ اونکو لکھہ بھیجا ھی اگر ھوسکے تو سیاھي ذرا اور بھي رنگت کي اچھي ھو ۱۲ - حضرت چار جلدیں یہان کے حکام کو دونگا اور دو جلدین ولایت کو بھیجونگا الله الله کیا غفلت ھی اور کیا اعتماد ھی زندگي پر - بہر حال یہہ ھوس تھي اور شاید اب بھي ھو کہ ان چھہ جلدونکي کچھہ تزئین اور آرایش کي جاوے آپ اور بھائي صاحب اور اونکا

فرزند رشید منشی عبد اللطیف اور منشی شیونراین یہہ چارون
صاحب فراہم ہوں اور باجلاس کونسل یہہ امر تجویز کیا جاوے کہ
کیا کیا جاے معہذا دو دو روپیہ کتاب سے زیادہ کا مقدور بھی نہین ہان
یہہ ممکن ہی کہ چار جلدین چھہ روپیہ مین اور دو جلدیں چھہ
روپیہ مین تیار ہوں پھر سوچتا ہون کہ بارے آرایش کی گنجایش
کہان ناچار چار کتابون کی جلد ڈیڑہ ڈیڑہ روپیہ کی اور دو کتابونکی
جلد تین تین روپیہ کی بنائی جاے - قصہ مختصر کچھہ کیا جاے
یا یہی کہدیا جاے کہ تیری راے کونسل میں مقبول اور صرف
جلدونکی تیاری منظور ہوئی بارہ روپیہ بھیج دے ۱۲ - ۰ طالب اور
مطالب تمام ہوئے اور ہم تم بزبان قلم باہمدگر ہمکلام ہوئے * (۲۸۴)

ایضا

مرزا صاحب - مین نے وہ انداز تحریر ایجاد کیا ہی کہ مراسلہ کو
مکالمہ بنا دیا ہی ہزار کوس سے بزبان قلم باتین کیا کرو ہجر مین
وصال کے مزے لیا کرو کیا تمنے مجھسے بات کرنیکی قسم کھائی ہی
اتنا تو کہو کہ یہہ کیا بات تمہارے جی مین آئی ہی برسون
ہو گئے کہ تمہارا خط نہین آیا نہ اپنی خیر و عافیت لکھی نہ
کتابونکا بیورا بھجوایا ہان مرزا تفتہ نے ہاترس سے یہہ خبر دی
ہی کہ پانچ ورق پانچون کتابون کی آغاز کے اونکو دی آیا ہون
اور اونہون نے سیاہ قلم کی لوحونکی تیاری کی ہی یہہ تو بہت دن
ہوئے جو تمنے مجھکو خبر دی ہی کہ دو کتابوں کی طلائی
لوح مرتب ہو گئی ہی پھر اب اون کتابون کی جلدین
بنجانیکی کیا خبر ہی اور ان پانچوں کتابونکے تیار ہونے مین

ورنہ کسقدر ہی - مہتمم مطبع کا خط پرسوں آیا تھا وہ لکھتے
ہیں کہ تمہاری چالیس کتابیں بعد مدہائی لیئے سات جلدوںکی
اسی ہفتہ میں تمہارے پاس پہنچ جائینگی اب حضرت
ارشاد کریں کہ یہہ سات جلدیں کب آئینگی ہرچند کارگروں
کے دیر لگانے سے تم بہی مجبور ہو مگر ایسا کچہہ لکہو کہ آنکھوں
کی نگرانی اور دل کی پریشانی دور ہو خدا کرے اون تینتیس
جلدوں کے ساتھہ یا دو تین روز کے آگے پیچہے یہہ سات جلدیں
آپکی عنایت بہی آئیں تا خاص و عام کو جا بجا بھیجی
جائیں میرا کلام میرے پاس کبھی کچہہ نہیں رہا نواب ضیاء الدین
خاں اور نواب حسین مرزا جمع کرلیتے تہے جو میں نے کہا انہوں
نے لکھہ لیا اون دونوں کے گھر لٹ گئے ہزاروں روپیہ کے کتابخانے
برباد ہوئے اب میں اپنے کلام کے دیکھنے کو ترستا ہوں کئی دن ہوئے
کہ ایک فقیر کہ وہ خوش آواز بہی ہی اور زمزمہ پرداز بہی ہی
ایک غزل میری کہیں سے لکہوا لایا اوسنے وہ کاغذ جو مجھکو
دیکہایا یقین سمجہنا کہ مجھکو رونا آیا غزل تمکو بہیجتا ہوں
اور صلہ میں اس خط کے جواب چاہتا ہوں * غزل

درد منت کش دوا نہوا * میں نہ اچہا ہوا برا نہوا
جمع کرتے ہو کیوں رقیبوں کو * اک تماشا ہوا گلا نہوا
ہم کہاں قسمت آزمانے جائیں * تو ہی جب خنجر آزما نہوا
کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب * گالیاں کہاکے بے مزہ نہوا
ہی خبر گرم انکے آنیکی * آج ہی گہر میں بوریا نہوا

جان دے دے ہوئی اوسیکی تہی * حق تو یون ہی کہ حق ادا نہوا
کچھہ تو پڑھئیے کہ لوگ کہتے ہیں * آج غالب غزل سرا نہوا (۲۸۵)

ایضا

بہائی صاحب - آپکے خامہ مشکبار کی صریر نے کتابون کی لوح طلائی کا آوازہ یہان تک پہنچایا بلکہ مجھکو اونکی لوحوں کا خط طلائی مانند شعاع آفتاب نظر آیا کیا پوچھتا ہی اور کیا کہتا ہی مجھکو تو بموجب اس مصرع کے (ع)

خاموشی ا ندای تو حد ندای تست

دلمیں خوش ہوکر چپ رہتا ہی حضرت مدح کو ایک موقع ضرور ہی مجھکو آپکے حکم کا بجا لانا منظور ہی اس نذر کے پہنچنے کے بعد جب کوئی اونکا عذاب نامہ آئیگا تو بندۂ درگاہ مدح گستری کا جوہر دکھائیگا اوس نظم میں آپ کا ذکر خیر بہی آجائیگا اب یہہ تو فرمائیے کہ مدت انتظار کب انجام پائیگی اور کتابون کی روانگی کی خبر مجھکو کب آئیگی آپکے فرط توجہ کا سبب طرح یقین ہی سیاہ قلم کی پانچون لوحین بہی اگر بن گئی ہوں تو عجب نہیں ہی جلدوں کا بنانا البتہ چھاپے کے اختتام پر موقوف ہی معلوم تو ہوتا ہی کہ بہائی نبی بخش صاحب اور ہمارے شفیق منشی شیو نراین صاحب کی ہمت اوسکی جلد انجام ہونے پر مصروف ہی یا رب اسی اکتوبر کے مہینے میں یہہ کام انجام پا جاے اور چالیس جلدوں کا پشتارہ میرے پاس آجاے میرا تعلقہ کو کیا دوں اور کیا لکھوں مگر دعا دوں اور دعا لکھوں صاحب اب تعطل نکرو کام میں تعجیل کرو * (ع)

اي روسيه نجت در هرچه باشي زود باش

خدا کرے نثر کي تحرير انجام پاگئي هو اور قصيدہ کے چهاپنے کي نوبت آگئي هو قصيدہ کا نثر سے پہلے لگانا از راہ اکرام و اعزاز هي ورنه نثر مين اور صنعت اور نظم کا اور انداز هي يهه اوسکا ديباچه کيون هو بلکه صورت ان دونون کي اجماع کي يون هو که سررشتۂ آمدني توڑ ديا جاے اور قصيدیکے اور دستنبو کے بيچ مين ايک ورق سادہ چهوڑ دياجاے - راے اميد سنگهه کا کوئي خط اگر اندور سے آيا هو تو مجهکو بهي آگهي دو چاهو تمهين ابتدا کرو اور ايک خط اونکو لکهو اور اوسکا پرداز اسباب پر رکهو که اب وہ کتابين تيار هوے کو آئي هين آپکي خدمت مين کہان بهيجي جائين اور کيا پتا لکها جاے يهه خط جواب طلب هوجائگا اور اونکو جواب لکهنا پڑيگا * (۲۸۶)

ايضا

بهائي صاحب - مطبع مين سے سادہ کتابين يقين هي که آجکل پہنچ جائين اور پس و پيش سات جلدين آپکي بنوائي هوئي بهي آئين بالفعل ايک اور عقدہ سرشتۂ خيال مين پڑا هي يعنے ازروے اخبار مفيد خلايق ذهن لڑا هي که اس هفته مين جناب اڈمنسٹن صاحب بهادر آگرہ آئينگے اور وسادۂ لفٹنٹ گورنري پر اجلاس فرماوينگے اس صورت مين اغلب هي که وليم ميور صاحب بهادر انکي جگهه چيف سکرتر بنجاوينگے پهر ديکهئے که يهه محکمه لفٹنٹ گورنري مين اپنا سکرتر کسکو بناوينگے مير منشي اس محکمه کے تو وهي منشي غلام غوث خان بهادر رهينگے ديکهئے

ہمارے منشي مولوي قمرالدين خاں کہاں رہینگے۔ بہرحال آپ سے
یہہ استدعا ہی کہ پہلے کتابوں کا احوال لکھئے اور پھر جدا جدا
جواب ہر سوال کا لکھئے جب تک اِڈمنسٹن صاحب بہادر چیف
سکرٹر تھے تو یہہ خیال مجھ تھا کہ اونکي نذر اور نواب گورنر جنرل
بہادر کي نذر یعني دو کتابیں مع اپنے خط کے اونکے پاس بھیجونگا
اب حیران ہون کہ کیا کرون آیا اونکي جگہہ سکرٹر کون ہوا اور یہہ
جو لفٹنٹ گورنر ہوے تو اونہون نے سکرٹر کسکو کیا میر منشي
لفٹنٹ گورنر کا کون رہا اور گورنر جنرل کا منشي کون ہی جو آپکو
معلوم ہو وہ اور جو نہ معلوم ہو وہ دریافت کرکے لکھئے۔ قمرالدین
خان کا حال ضرور۔ منشي غلام غوث خان کا حال پر ضرور۔ بھائي
میرے سر کي قسم اس خط کا جواب ضرور لکھنا اور مفصل لکھنا
اور ایسا واضح لکھنا کہ سمجھنا کند ذہن اچھي طرح اسکو سمجھہ
لے۔ زیادہ کیا لکھون * (۲۸۷)

ایضا

بھائي صاحب۔ خدا تمکو دولت و اقبال روز افزون عطا کرے اور
ہم تم ایک جگہہ رہا کریں۔ خدا کرے قصیدے کے چھاپے کي
منظوري اور ہنڈوي کي رسید آئے گویا صفر کے مہینے میں عید
آئے ہنڈوي کا روپیہ جب چاہو منگواؤ اور کتابونکي لوحیں اور
جلدیں موافق اپني راے کے بنوا لو اب آپ دو ورقہ کا ڈاک میں
بھیجنا موقوف رکھیں اور کتابون کي درستي پر ہمت مصروف
رکھیں قصیدے کے مسودہ کا ورق مرزا تفتہ کے خط میں پہنچ گیا
ہوگا آپ نے اور مرزا تفتہ نے اور بھائي منشي نبي بخش

صاحب نے قصیدے کو دیکھا ہوگا قصیدے کا شامل کتاب ہونا
بہت ضرور ہی پر دیکھا چاہئے کہ صاحب مطبع کو کیا منظور
ہی اگر وہ کاغذ کی قیمت کا عذر کریںگے تو ہم پانچ سات روپیہ سے
اور بھی اونکا بھرنا بھریںگے جناب اڈمنسٹن صاحب بہادر سے
بمیں صورت آشنا نہیں کبھی میں نے اونکو دیکھا نہیں خطوںکی
مدری اونکی ملاقات ہی اور نامہ و پیام کی نوبت ہی کہ
جب کوئی نواب گورنر جنرل بہادر نئے آتے ہیں تو میریطرف
سے ایک قصیدہ بطریق نذر جاتا ہی بذریعہ جناب صاحب
ایجنٹ بہادر دہلی اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ بھجواتا
ہوں اور صاحب سکرٹر بہادر گورمنٹ کا خط اوسکی رسید میں
بسبیل ڈاک پاتا ہوں جب جناب لارڈ کیننگ بہادر نے کرسی
گورنری پر اجلاس فرمایا تو میں نے موافق دستور کے قصیدہ
ڈاک میں بھیجوایا اڈمنسٹن صاحب بہادر چیف سکرٹر کا جو
مجھکو خط آیا تو اونہوں نے باوجود عدم سابقہ معرفت میرا
القاب بڑھایا مثل اوربن جانصاحب بسیار مہرباں دوستان میرا
القاب تھا اس قدر شناس نے از راہ قدر افزائی جانصاحب مشفق
بسیار مہرباں مخلصان لکھا اب فرمائے اونکو کیونکر اپنا محسن
اور مربی نجانوں کیا کافر ہوں جو احسان نمانوں - برخوردار مرزا
تفتہ کو دعا کہتا ہوں بھائی اب میں اسکا منتظر رہتا ہوں کہ تم
اور مرزا صاحب مجھکو لکھو کہ لو صاحب دستنبو کا چھاپا تمام
کیا گیا اور قصیدہ چھاپکر ابتدا میں لگا دیا گیا - مادۂ تاریخ میں
کیا برائی ہی جو تمہارے جی میں یہہ بات آئی ہی کہ

مجھسے بار بار پوچھتے ہو مادہ اچھا ہی قطعہ لکھلو اور خاتمہ کتاب پر لگادو ایک قطعہ مرزا صاحب کا ایک قطعہ تمہارا یہہ دونوں قطعے رہیں اور اگر وہاں کوئی اور صاحب شاعر ہوں تو وہ بھی کہیں اس عبارت سے یہہ نہ سمجھنا کہ روی سخن ساری خدائی کی طرف ہی بلکہ خاص یہہ اشارہ بھائی کی طرف ہی مولانا حقدر کو توجہ اسباب میں چاہئے اور اونکا نام بھی اس کتاب میں چاہئے - اس خط کو لکھکر بند کرچکا تہا کہ ڈاک کا ہرکارہ منشی شیو نراین صاحب کا خط لایا بارے قصیدہ کا مسودہ پہنچ گیا اور منشی صاحب نے اوسکا چھاپنا قبول کیا یہہ تشویش بھی رفع ہوگئی اب اونسے میرا سلام کہئیگا اور یہہ کہئیگا

(ع) سخن راست ہای تو چند انکہ راست ہای تو

اور یہہ اونکو اطلاع دیجئیگا کہ اخبار کا لفافہ ہرگز مجھکو نہیں پہنچا ورنہ کیا امکان تہا کہ میں اوسکی رسید نہ لکھتا * (۲۸۸)

ایضا

خود شکوہ دلیل رفع آزار بس است * این برہاں ہر آنچہ از دل بیرون بندہ پرور - فقیر شکوہ سے برا نہیں مانتا مگر شکوہ کی فن کو سوای میرے کوئی نہیں جانتا شکوہ کی خوبی یہہ ہی کہ راہ راست سے موںہہ نہ موڑے اور مخاطب کی دوسرے کیواسطے جواب کی گنجایش نہ چھوڑے کیا میں یہہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھکو آپکا مزاج آزاد جانا معلوم ہوگیا تہا اسواسطے آپکو خط نہیں لکھا تہا کیا میں یہہ کہہ نہیں سکتا کہ میں نے اس عرصہ میں کئی خط بھیجوائے اور وہ اولٹے پھر آئے آپ شکوہ کاہیکو کرتے ہیں اپنا گناہ میرے دمہ دھرتے

هدن نہ جاتے وقت لکھا کہ میں کہاں جاتا هون نہ وهان جاکر لکھا کہ مدن کہاں رهتاهوں - کل آپکا مہربادي نامہ آیا آج مدن نے اوسکا جواب بهجوایا کہنے اپنے دعوي مین صادق هون یا نہین بس درد مددونکو زیادہ ستانا اچھا نہیں - مورا نعمہ سے آپ فقط اونکے خط نہ لکھنے کے سبب سرگران هیں مین یہہ بهي نہین جانتا کہ وہ ان دنوں مدن کہاں هین آج توکلتً علی اللّٰہ سکندر آباد خط بهیجتا هون دیکھوں کیا دیکھتا هوں * (۲۸۹)

ایضا

بهائي صاحب - تمہارا خط اور قصیدہ پہنچا اصل خط تمہارا لفافہ مین لپیٹ کر مورا نعمتہ کو بهیجدیا تاکہ حال اونکو مفصل معلوم هو جاے بعد اس رپورٹ کے تمکو تہنیت دیتا هوں پروردگار نہ تصدق آیمۂ اطہار یہہ بیس آمد اقبال تمکو مبارک کرے اور منصبہای خطیر اور مدارج عظیم کو پہنچاوے واقعی یہہ کہ تمنے بوي جرأت کی فی التحقیق اپنی جان پر کهیلنے تهے بات پیدا کی مگر اپنی مردی و مردانگي سے دولت کا هاتهہ آنا مع نیکنامي اس سے بہتر دنیا مین کوئي بات نہین اب یقین هی کہ خدمت منصفي ملے اور جلد ترقی کرو ایسا کہ سال آیندہ تک چشم بددور صدر الصدور هو جاؤ - اللہ اللہ ایک وہ زمانہ تها کہ فعل نے تمہارا ذکر مجهسے کیا تها اور وہ اشعار جو تمنے اوسکے حسن کے وصف مین لکھے تهے تمہارے هاتهہ کے لکھے هوئے مجهکو دکھائے تهے اب یہہ ایک زمانہ هی کہ طرفین سے نامہ و پیام آتے جاتے هین ایسا اللہ تعالی وہ دن بهی آجائیگا کہ هم تم باهم

سنتهیں اور باتیں کریں قلم بیکار ہو جائے زبان بر سر گفتار آئے ـ انشا الله خانکا بھی قصیدہ میں نے دیکھا ہی تم نے بہت بڑھکر لکھا ہی اور اچھا سماں باندھا ہی ہاں پاکیزہ مضامین اچھوتے معانی نازک مطالب کا بیان دلنشین - زیادہ کیا لکھوں * (۲۹۰)

ایضا

خدا کا شکر بجالاتا ہوں کہ آپکو اپنی طرف متوجہ پاتا ہوں - مرزا تفتہ کا خط جو آپ نے نقل کرکے بھیجدیا ہی میں نے منشی شیو نراین کا بھیجا ہوا اصل خط دیکھہ لیا ہی اگر تم مناسب جانو تو ایک بات میری مانو رقعات عالمگیری یا انشاء خلیفه اپنے سامنے رکھہ لیا کرو جو عبارت اوسمین سے پسند آیا کرے وہ خط میں لکھدیا کرو خط مفت میں تمام ہو جایا کریگا اور تمہارے خط کے آنیکا نام ہو جایا کریگا اگر کبھی کوئی قصیدہ کہا اوسکا دیکھنا مشاہدۂ اخبار پر موقوف رہا * (ع)

شراب عاشقاں بر شاخ آہو* واقعی جو اخبار آگرہ سے دلی آتے ہیں وہ میرے سامنے پڑھے جاتے ہیں - صاحب ہوسکیں تو اور مجھکو بتاؤ کہ یہاں جو پارسیوں کی دکانوں میں فرنچ اور سامپین کے درجن دھرے ہوئے ہیں یا ساہوکاروں کے اور جوہریوں کے گھر روپیہ اور جواہر سے بھرے ہوئے ہیں میں کہاں وہ شراب پینے جاؤنگا اور وہ مال کیونکر اوٹھاونگا بس اب زیادہ باتیں نہ بنائیے اور وہ قصیدہ مجھکو بھجوائیے - میں نے کتابیں جاتجا بسبیل پارسل ارسال کی ہیں اگرچہ پہنچنے کی خبر پائی ہی مگر نوید قبول ابھی کہیں سے نہیں آئی ہی * شعر *

رانده گردش میں هیں سات آسمان * هو رهیگا کچهه نکچهه گهبرائیں کیا

دیکهنا بهائي اس غزل کا مطلع کیا هے * شعر *

جور سے باز آئیں پر باز آئیں کیا * کهتے هیں هم تجهکو موںهه دکهلائیں کیا

موج خوں سر سے گزر هي کیوں نجائے * آستان یار سے اوٹهه جائیں کیا

لاگ هو تو اوسکو هم سمجهیں لگاؤ * جب نهو کچهه بهي تو دهوکا کهائیں کیا

پوچهتے هیں وه که غالب کون هے * کوئي بتلاؤ که هم بتلائیں کیا

غزل ناتمام هے

هے بسکه هر ایک اونکے اشاره میں نشان اور
کرتے هیں محبت تو گزرتا هے گمان اور
تم شهر میں هو تو همیں کیا غم جب اوٹهینگے
لے آئینگے بازار سے جاکر دل و جان اور
لوگوں کو هے خورشید جهانتاب کا دهوکا
هر روز دکهاتا هوں میں ایک داغ نهان اور
ابرو سے هے کیا اوس نگهه ناز کو پیوند
هے تیر مقرر مگر اسکي هے کمان اور
یارب وه نسمجهے هیں نسمجهینگے میري بات
دے اور دل اونکو جو نه دے مجهکو زبان اور
هر چند سبک دست هوئے بت شکني میں
هم هیں تو ابهي راه میں هے سنگ گران اور
پاتے نهیں جب راه تو چڑه جاتے هیں نالے
رکتي هے میري طبع تو هوتي هے روان اور
مرتا هوں اس آواز په هر چند سر اوڑ جائے

ھلاد کو لیکن وہ کہ ھـــائیں کہ ھاں اور
ھیں اور بھی دنیا میں سخدور بہت اچھے
کہتے ھیں کہ غـالب کا ھی اندار بیاں اور

درشنبہ کا دن ۲۰ دسمبر کی صبح کا وقت ھی انگیٹھی رکھی ھوئی ھی آگ تاپ رھا ھون اور خط لکھہ رھا ھون یہہ اشعار یاد آگئے تمکو لکھہ بھیجے۔ والسلام * (۲۹۱)

ایضا

بھائی جان - کل ھو جمعہ رو مبارک و سعید تھا گویا میرے حق میں روز عید تھا چارگھڑی دن رھے نامۂ فرحت فرجام اور چار گھڑی کے بعد وقت شام سات جلدونکا پارسل پہنچا واہ کیا خوب برمحل پہنچا آدمی کو موافق اوسکے تمنا کے آرزو برآتی بہت محال ھی مدعی آرزو ایسی برآئی کہ وہ مرتبہ ار وھم و خیال ھی یہہ بناؤ تو میرے تصور میں بھی نہین گذرتا تھا میں تو صرف اسقدر خیال کرتا تھا کہ جلدیں بندھی ھوئی دوکی لوحین زری اورپانچ لوحین سیاہ قلم کی ھونگی واللہ اگر تصورمیں گذرتا ھو کہ کتابین اس رقم کی ھونگی - جب تک جہان ھی تم جہان میں رھو ایمہ اطہار علیہم السلام کی امان میں رھو - میرا مقصود یہہ تھا کہ ایک کتاب مثل اون چار کے بن جاے نہ یہہ کہ دو کتابوں کا سا رنگ دکھلائے اب میں حیران ھوں کہ آیا شمار ایمہ ہے اون بارہ روپیون میں برکت دی یا کچھہ تمہارا روپیہ صرف ھوا دو پارسلون کا محصول دو رجسٹریونکا معمول تین کتابون کی لوحین طلائی یہہ ساری بات اوس روپیہ میں کسطرح بن آئی

اور کدونکر معلوم کروں کس سے پوچھوں خدا کرے تم تکلف نکرو اور اس امر کے اظہار میں توقف نکرو حقیقی آدمیکو بغیر حال معلوم ہوئے آرام نہیں آتا جہاں محنتین دیدی اور روحانی ہوں وہاں تکلف کام نہیں آتا - زیادہ اس سے کہ شکرگزار ہون اور شرمسار ہون کیا لکھون * (۲۹۲)

ایضا

بندہ پرور - آپکا خط کل پہنچا آج جواب لکھتا ہوں داد دینا کتنا شتاب لکھتا ہوں مطالب مندرجہ کے جواب کا بھی وقت آتا ہی پہلے تمسے یہہ پوچھا جاتا ہی کہ برابر کئی خطوں میں ہجو غم و اندوہ کا شکوہ گزار پایا ہی پس اگر کسی بندہ پر دل آیا ہی تو شکایت کی کیا گنجائش ہی بلکہ یہہ غم تو نصیب دوستان درخور امرایش ہی بقول غالب علیہ الرحمہ شعر

کسیکو دیکے دل کوئی نواسنج فغاں کیوں ہو
نہو جب دل ہی پہلومیں تو پھر منہہ میں زباں کیوں ہو

واہ واہ ہے ہے حسن مطلع * شعر *

یہہ فتنہ آدمی کے خانہ ویرانیکو کیا کم ہی
ہوا تو دوست جسکا دشمن اوسکا آسمان کیوں ہو

افسوس ہی کہ اس غزل کے اور اشعار یاد نہ آئے - اور اگر خدا نخواستہ باشد غم دیتا ہی تو بھائی ہمارے ہم درد ہو ہم اس بوجھہکو مردانہ اوٹھا رہے ہیں تم بھی اوٹھاؤ اگر مرد ہو بقول غالب مرحوم

دلا یہہ درد و الم ہی تو مغتنم ہی کہ آخر
نہ گریۂ سحری ہی نہ آہ نیم شبی ہی

(سحر هوگئی - حدر هوگئی) اس زمین میں وہ شعر یہہ

تمہارے واسطے دل سے ملال کرتی تھیں بہتر

جو آنکھوں میں تمہیں رکھوں تو ڈرتا ہوں نظر ہوگئی

کتنا خوب ھی اور اردو کا کیا اچھا اسلوب ھی قصیدہ کا مشتاق

ھوں خدا کرے جلد چھاپا جاے تو ہمارے دیکھنے میں بھی آے -

(کیا کہئے - بھلا کہئے) یہہ زمین ایکبار یہاں طرح ہوئی تھی مگر

بحر اور ھی تھی * شعر *

کہوں جو حال تو کہتے ہو مدعا کہئے * تمہیں کہو کہ جو تم یوں کہو تو کیا کہئے

رہے نہ جان تو قاتل کو خوں بہا دیجئے * کٹے زبان تو خنجر کو مرحبا کہئے

سفینہ جبکہ کنارے پہ آلگا غالب * خدا سے کیا ستم و جور ناخدا کہئے

اور وہ جو (فعلاتن مفاعلن فعلن فعلن) یہہ بحر ھی اسمیں میرا

ایک قطعہ ھی کہ وہ میں نے کلکتہ میں کہا تھا تقریب یہہ کہ

مولوی کرم حسین صاحب ایک میرے دوست تھے اونہوں نے

ایک مجلس میں چکنی ڈلی بہت پاکیزہ اور بے ریشہ کف

دست پر رکھکر مجھسے کہا کہ اسکی کچھہ تشبیہات نظم کیجئے

میں نے وہاں بیٹھے بیٹھے نو دس شعر کا قطعہ لکھکر انکو دیا اور

صلہ میں وہ ڈلی اونسے لی اب سوچ رہا ہوں جو شعر یاد آتے

جاتے ہیں لکھتا جاتا ہوں *قطعہ *

ھی جو صاحب کے کفدست پہ یہہ چکنی ڈلی

زیب دیتا ھی اسے جسقدر اچھا کہئے

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھئے

ناطقہ سر بہ گریباں کہ اسے کیا کہئے

احتر سوختۂ میں سے دست دیجئے
خال مشکین رخ دلکش لیلی کہئے
حجر الاسود دیوار حرم کیجئے فرض
نافہ آہوی بیابان ختن کا کہئے
صومعہ میں اسے ٹھہرائیے گر مہر دمار
میکدہ میں اسے خشت خم صہبا کہئے
مسی آلودہ سر انگشت حسیدان لکھئے
سر پستان پریزاد سے مانا کہئے
غرضکہ بیس تائس پھبتیاں ہیں اشعار سب کب یاد آتے ہیں
اخیر کی بیت یہہ ہی * بیت *
اپنے حضرت کے کف دست کو دل کیجئے فرض
اور اس چکنی سپاری کو سویدا کہئے
لو حضرت آپ کے خط کے جواب سے انعام پایا اب میرا درد دل
سنو برخوردار منشی شیونراین نے میرے دو خطوں کا جواب
نہین لکھا اور وہ خطوط جواب طلب تھے تم اونکو میری دعا کہو
اور کہو کہ میاں میرا کلام نہ ہے اوس مطلب خاص کا جواب جلد
لکھو یعنے اگر وہ کتاب بن چکی ہی تو جلد بھیجو اور اگر اوسکے
بھیجنے میں دیر ہی تو یہہ لکھہ بھیجو کہ وہ سیاہ قلم کی لوح
کی ہی یا طلائی * (۲۹۳)

ایضا

جناب میرزا صاحب دلی کا حال تو یہہ ہی * شعر *
گھر میں تھا کیا جو ترا غم اوسے غارت کرتا

وہ جو رکھتے تھے ہم ایک حسرت تعمیر سو ہی

یہاں دھرا کیا ہی جو کوئي لوٹیگا - وہ خبر محض غلط ہی اگر کچھہ ہی تو بدین نمط ہی کہ چند روز گوروں نے اہل بازار کو ستایا تھا اہل قلم اور اہل فوج نے بہ اتفاق رائے ہمدگر ایسا بندوبست کیا کہ وہ فساد مٹ گیا اب امن و اماں ہي - ناسخ مرحوم جو تمہارے استاد تھے میرے بھي دوست صادق الوداد تھے مگر ایک فني تھے صرف غزل کہتے تھے قصیدہ اور مثنوي سے اونکو کچھہ علاقہ نتھا - سبحان الله تمنے قصیدہ میں وہ رنگ دکھایا کہ انشا کو رشک آیا مثنوي کے اشعار جو مجہ نے دیکھے کیا کہوں کیا حظ اوٹھایا * شعر

خدا سے میں بھي چاہتا ہوں از مہر * فروغ میرزا حاتم علي مہر

اگر اسي انداز پر انصرام پاوےگي تو یہہ مثنوي کارنامۂ اردو کہلاویگي - خدا تمکو چندتا رکھے تمہارا دم غنیمت ہی - صاحب میں تمسے پوچھتا ہوں کہ معیار الشعرا مجہ نے اپنا خط کیوں چھپوایا تمہارے ہاتھہ کیا آیا - سچ تو یہي اگر سبکا کلام اچھا ہو تو امتیاز کیا ہی * (۲۹۴)

بنام منشی نبی بخش صاحب

بھائي صاحب - آپکا عنایت نامہ پہنچا حال معلوم ہوا میاں کا عذر معقول و مسموع حق تعالی اونکو زندہ اور تندرست اور خوش و خرم رکھے اور دولت و اقبال عطا کرے - بالفعل جناب مرزا حاتم علي صاحب کا خط آیا اونہوں نے جو صورت ۲ کتابوں کي آرایش کي جس طرح سے ٹھہرائي ہی وہ مجھکو بہت

پسند آئی هی کل مین نے اونکو اجازت اوسیطرح کی ترمیم
کی لکھه بھیجی هی حال تصحیح کا تصریح آپکو لکھه چکا
هوں اوسی پر عمل رهے - مین نے مرزا تفته کو که وه غیاث اللغات
کے بہت معتقد هین اس امر کی اطلاع کر دی هی - بهائی
جان مین نے ایک قصیده جناب ملکۂ معظمۂ انگلستان کی
مدح مین لکھا هی ساٹھه شعر هین چهه صفحے یعنے تین
ورق پر چهپ کر دستنبو سے پہلے شیرازه مین شامل کردئے
جائین تو کتاب کو قصیده سے عزت اور قصیده کو کتاب کے
سبب سے شهرت هو جائیگی - کل جناب مرزا صاحب کو یهه لکھه
چکا هون یقین هی که وه بهی آپ سے کهینگے اور آپ اور مرزا
صاحب اور مرزا تفته اور منشی شیو نراین صاحب اس
خواهش کو منظور اور اس قاعده کو مقبول کرینگے اور جب
باتفاق تم چاروں صاحب پسند کروگے تو گویا باجلاس کونسل اس
قانون کا اجرا منظور هوجائیگا اور امیدوار هوں که اجراے قانون سے
پہلے مجهکو منظوری کی اطلاع هو جاے تاکه مسوده اوس قصیده کا
بهیج دوں مہتمم مطبع کو اگر کچهه تامل هو تو هو ورنه بات آسان
هی - منشی عبداللطیف کو دعا کهنا اور اونکے عذر کے مقبول هونیکی
اونکو اطلاع دینا - بیگم کو دعا پهنچے اور سب لڑکے بالونکو - یهاں
بابر علی اور حسن علی تمکو بندگی اور اپنے بهائی بهنوں کو
عالی قدر مراتب بندگی سلام دعا کهتے هیں - هاں حضرت اب
ایک امر مختصر کیواسطے جداگانه خط مرزا تفته کو کیا لکھوں میری
طرف سے دعا کهکر اونکو کهدیجیو که اخبار گزشته کے اوراق مع خط

مہتمم مطبع آفتاب عالمتاب حکیم صاحب کو پہنچ گئی کل وہ
چار روپیہ کی ہنڈوی اور اونکے خط کا جواب روانہ کرینگے آپ
چار ہونچ سہارے سے کہدیجیگا اور تذکرہ کو دیکھیگا کہ چار نمبر
سات کا منتخب کاتب سے نقل کرواکر جلد بھیجدیں۔ بھائی مجھکو
اس مصیبت میں کیا دکھی آتی ہی کہ یہہ ہم تم اور مرزا
تفتہ میں مراسلت گویا مکالمت ہوگئی ہی روز باتیں کرتے ہیں
اللہ اللہ یہہ دن بھی یاد رہینگے خط سے خط لکھے گئے ہیں مجھکو
انکی اوقات لکھنے میں گذرتے ہیں اگر خط نہ لکھونگا تو لکھنے
والونکا عنایت ہی کہ محصول آدہ آنہ ہی ورنہ دیکھو کرینگا
مرزا معلوم ہوتا * چارشنبہ ۲۲ ستمبر سنہ ۱۸۵۸ ع جو باتیں جواب
طلب ہیں اونکا جواب طلب ہی * (۲۹۵)

ایضا

بھائی - میں تمکو اطلاع دیتا ہوں کہ آج میرے پاس لکھنؤ کے
ایک پارسل کی رسید آگئی دوسرا بھی یقینی پہنچ گیا ہوگا خاطر
جمع رکھو - جناب ارلنڈ صاحب بہادر آج تشریف لیگئے سنتا ہوں
کہ کلکتے جائینگے مدم اور بچونکو ولایت بھیجکر پھر آئینگے مجھسے
وہ سلوک کرگئے ہیں اور یہ پھر وہ احسان کر گئے ہیں کہ قیامت
تک اونکا شکر گزار رہونگا - مرزا حاتم علی صاحب اگر آجائیں تو اونکو
میرا سلام کہنا - مرزا تفتہ کو اگر کبھی خط لکھو تو میری دعا لکھنا -
از غالب * مرقومۂ دوشنبہ ھفدھم جنوری سنہ ۱۸۵۹ ع * (۲۹۶)

بنام منشي عبداللطيف صاحب ابن منشي نبي بخش

صاحب - آگے تمہارا ایک خط پھر دوبارہ کتابوں اور ایک جاتر کا پارسل

پہنچا بعد اوسکے کل ایک خط اور آیا - ریڈ صاحب کے وہاں آپکا
حال معلوم ہوا آج ۶ دسمبر کی ہی ۷ کو بموجب تمہارے لکھنے
کے وہ وہاں سے جانے والے ہین اور مجھکو معلوم ہی کہ میرٹھ
آئینگے - دو دن کے بعد بمقام میرٹھ خط روانا کرونگا خاطر جمع
رکھو - وہ صاحب مہر جیسا لکھیں مجھکو اطلاع دینا - رہی تمہاری
مہر اوسکا کچھہ خیال نکرو وہ جسطرح تمنے لکھا ہی بن جائیگی
مگر بھائی سنہ ۵۸ مین دن کی باقی رہے ہین - آج ۶ دسمبر
کی ہی ۲۴ - ۲۵ دن باقی ہین سنہ ۵۹ جنوری مہینے میں
خدا چاہے تو کھد جائیگی - تم میرے بجاے فرزند ہو میرے
بھتیجے ہو جو تمہارا کام ہو بے تکلف کہو شرم کیا اور تکلف کیون
یہہ مہر کا کھدنا کونسا کام ہی - مرزا حاتم علی صاحب ملین تو
میرا سلام کہنا - اور مرزا تفتہ کو خط لکھو تو میری سفارش لکھنا
وہ مجھسے خفا ہوگئے ہین - اور خط نہین لکھتے - غالب * ۹ دسمبر
سنہ ۱۸۵۸ع * (۲۹۷)

بنام خواجہ غلام غوث خانصاحب میر منشی المتخلص بہ بیخبر

قبلہ - اس نامۂ مختصر نے وہ کیا جو پارۂ ابر کشت خشک سے
کرے یعنے خط اور پارسل کا پہنچ جانا ایسا نہین کہ اوسکی خبر
پاکر بخت کی رسائی کا سپاس گزار نہون یہہ تو حضرت کو لکھہ
چکا ہون کہ دوسرا پارسل اور خط معا اس خط کے ساتھہ بھیجا
گیا ہی اور ہرگونہ توقع کا خیال اوسی پارسل پر ہی - کسواسطے
کہ اوس خط مین حاکم اعظم کے نام کی عرضی ملفوف ہی

جانتا هوں که مجهکو ایک ڈاک ایک دوروں پارسل اور دونوں لفافے ایک دن ۲ پہنچ هو گئے - مگر دل نهیں مانتا اور کہتا هی که نه مانونگا جب تک که حضرت اوس سررشته سے معلوم کرکے نه لکهینگے اب آپ جانئے اور یهه دل سودا زده - میں اوسکی عبارت کریدولا اور اوسکے مدعا کا گزارش کرنیوالا کون هوں اتنی بات هی که آپ لکهه سکتے هیں بلکه یهه بهی آپ مجهپر حالی کرسکتے هیں که دفتر ولایت کی ولایت کو روانه هوئی یا نهیں مدعی جگر کاوی کی مددداری هوئی یا نهیں پیشگاه حکام سے موافق دستور قدیم کے خط کا امیدوار رهوں یا نهیں اپنے حسن طبع کا شکرگزار رهوں یا نهیں - اس خط کا جواب جلد جلد عنایت کیجئیگا مجهکو جلا لیجئیگا - لوهارو کا خط ایک معتمد کے هاتهه بهجوا دیا گیا * (۱۹۸)

ایضا

قبله - کبهی آپکو یهه خیال آتا هی که کوئی همارا دوست جو غالب کہلاتا هی وه کیا کهاتا پیتا هی اور کیونکر جیتا هی پنشن قدیم اکیس مهینے سے بند اور میں سادهٔ دل مفتوح جدید کا آرزومند اوس پنشن کا احاطهٔ پنجاب کے حکام پر مدار هے سو اون کا یهه شیوه اور یهه شعار هی که نه روپیه دیتے هیں نه جواب نه مہربانی کرتے هیں نه عتاب خیر اوس سے قطع نظر کی اب سنئے اودهر کے سنه ۱۸۵۶ع سے بموجب تحریر وزیر عطیهٔ شاهی کا امیدوار هوں تقاضا کرتے هوئے شرماوں اگر گنهگار هوں گنهگار ٹهہرتا تو گولی یا پهانسی سے مرتا اس بات پر که میں بیگناه هوں مقید اور مقتول نهونے سے آپ اپنا گواه هوں پیشگاه گورمنٹ کلکته میں جب کوئی کاغذ بهجوایا

ہی اقلیم چیف سکرتر بہادر اوسکا جواب پایا ہی انکی بار دو
تا با من بھیجیں ایک پنسلش گورمنٹ اور ایک اندر شاہی ہے
نہ اوسکے قبول کی اطلاع نہ اوسکی ارسال سے آگاہی ہی - جناب
ولیم میور صاحب بہادر نے بھی عنایت فرمائی اون کی
بھی کوئی تحریر مجھکو نہ آئی نہ سب ایک طرف اب
خبرین ہیں مختلف - کہتے ہیں کہ چیف سکرتر بہادر لفٹنٹ
گورنر ہوئے یہہ کوئی نہیں کہتا کہ اونکی جگہہ کونسے صاحب
عالیشان چیف سکرتر ہوئے - مشہور ہی کہ جناب ولیم میور صاحب
بہادر صدر بورڈ میں تشریف لیگئے یہہ کوئی نہیں بتاتا کہ
لفٹنٹ گورنری کے سکرتری کا کام کسکو دیاگیا آپکا حال کوئی
نہیں کہتا کہ اب کہاں ہیں ہاں اتنی قیاس جانتا ہوں کہ آپ
اوسی منصب اور اوسی دفتر میں شاد و شادمان ہیں جواب
لفٹنٹی کے سکرتر ہوئے ہونگے اوسے علاقہ رہتا ہوگا میور صاحب بہادر
سے کام کیا ملنا ہوتا ہوگا لفٹنٹ گورنری اور صدر بورڈ یہہ دونوں
محکمہ الہ آباد آگئے یا آئینگے بہر حال آپ اب کبھی آگرہ کو جائینگے
نواب گورنر جنرل بہادر کی روانگی کی خبر میں اختلاف ہی
کوئی کہتا ہی کہ ۲۰ جنوری کو گئے کوئی کہتا ہی فروری میں
کوچ فرمائینگے میں تو ادھر سے بھی ہات دھو بیٹھا ہر طرح اپنی
قسمت کو رو بیٹھا مگر یہہ چاہتا ہوں کہ حقیقت واقعی پر کماحقہ
اطلاع حاصل ہوتا کہ تسلی خاطر اور تسکین دل ہو اگر ان
مطالب کا جواب نہ مجمل بلکہ مفصل نہ دیر بلکہ جلد مرحمت
کیجیئیگا تو گویا مجھکو مول لے لیجئیگا - زیادہ اس سے کیا لکھوں* (۲۹۹)

ايضا

بندہ پرور- آج دوشنبہ ۳ جنوري سنہ ۱۸۵۹ ايک پہر دن چڑھا ہوگا کہ ابر گھر رہا هى ترشح ہو رہا هى ہوا سرد چل رہي هى
پينے کو کچھہ ميسر نہيں ناچار روٹي کہائي هى * شعر *
ابر ہا پر ابر بہمن ماہي * سفالينہ جام من ارمنی تہي
غمزدہ و درد مند بيٹھا تھا نہ ڈاک کا ہرکارہ تمہارا خط لايا سرنامہ کو ديکھکر اس راہ سے کہ بدستخط خاص کا لکھا ہوا هى بہت خوش ہوا خط کو پڑھکر اس رو سے کہ حصول مدعا کے ذکر کے حاوي نہتھا افسردگي حاصل ہوئي * شعر *
ما خانہ رميدگان ظلميم * پيغام خوش از ديار ما نيست
اسی افسردگی ميں جی چاہا کہ حضور سے باتيں کروں ناآنکہ خط جواب طلب نہتھا جواب لکھنے لگا پہلے تو يہہ سنئے کہ آپ کے دوست کو آپکا خط پہنچ گيا مگر وہ دو بار مجھکو لکھہ چکا هى کہ ميں جواب اوسکا بنشان مرقومۂ لفافہ کے مطابق ڈاک ميں بھيج چکا ہوں جواب الجواب کا منتظر ہوں آپ جانتے ہيں کہ کمال ياس مقتضي استغنا هى پس اب اس سے زيادہ ياس کيا ہوگي کہ ناميد مرگ جيتا ہوں اس راہ سے کچھہ مستغني ہوتا چلا ہوں ڈھائي برسکي زندگي اور هى ہر طرح گذر جائيگي- جانتا ہوں کہ تمکو ہنسي آئيگي کہ يہہ کيا بکتا هى مرنيکا زمانہ کون بتا سکتا هى جانئے الہام سمجھئے چاہئے اوہام سمجھئے بيس برس سے يہہ قطعہ لکھہ رکھا هى * قطعہ
من کہ باشم کہ جاوداں باشم * چوں نظيري نماند و طالب مرد

ور نگویند در کدامین سال * مرد غالب بگو که غالب مرد
اب بارہ سو پچھتر ھیں اور غالب مرد کے بارہ سو ستتر ھیں اس عرصہ میں جو کچھہ مسرت پہنچیں ہو پہنچلے ورنہ پھر ہم کہاں* (۳۰۰)

ایضا

پیر و مرشد - یہہ خط ہی با کرامت ھی صاف صفائی ضمیرو کشف حجب کی علامت ھی مدعا ضروری التحریر اور اندیشہ نشان مسکن دامن گیر اگر یہہ خط کل نہ آجاتا تو آج خط کیونکر لکھا جاتا سبحان الله حسن یہاں مجھکو وہ مطلب خطیر درپیش آیا ھی اوسی دن آپ نے وہان خط لکھنے کو قلم اوٹھایا ھی آپکو عارف کامل کیونکر نکہوں اور کیا کہوں ولی اگر نکہون - مدعا بیان کرتا ھوں مگر یہہ گمان کرتا ھوں کہ یہہ خط پہنچنے نہ پائیگا کہ وہ راز سربستہ آپ پر کھل جائیگا یعنی یکشنبہ ۲۸ نومبر کو دو خط اور دو پارسل ایک میں دستنبو کا ایک مجلد اور ایک میں تین معا بسبیل ڈاک روانہ کرچکا ھوں خطوں کا چوتھے پانچوین دن اور پارسلوں کا چھٹے ساتوین دن پہنچنا خیال کرتا ھون پارسلوںکے عنوان پر خطوں کی معیت رقم کی ھی اور خطون کے سرنامہ پر پارسلوں کے ارسال کی اطلاع دی ھی یعنی کتاب والے پارسل اور ایک خط پر جناب چیف سکرٹر بہادر اول کا نام نامی ھی اور ایک کتاب والے پارسل اور ایک خط پر جناب سکرٹر بہادر دوم کا اسم سامی ھی آج پانچوان دن ھی خط دونوں اگر پہنچ گئے ھوں تو کیا عجب ھی بلکہ سچ تو یون ھی کہ اگر نہ پہنچے ھوں تو بڑا عجب ھی اگلے عرائض کے نہ پہنچنے میں کچھہ شک نہین جواب امر اخری دفتر میں اوسکا

پتا آجتک دیئن اب کار پردازان ڈاک ڈاکو نه بن جائیں اور مدرسے ان دونون خطوں اور پارسلوں کو ناحفیظ پہنچائیں صرف عنایت کي گنجایش تو آپ جب پائین که وه خط اور پارسل پہنچ جائینگے اب تو آپ سے مجھکو اونکے نه پہنچنے کا سوال ہی کسواسطے که جبتک آپ مجھکو اطلاع نه دینگے اونکے نه پہنچنے کي بھي خبر مجھه تک پہنچني محال ہی بہر حال یہه نیاز نامه جسدن پہنچے اوسکے دوسرے دن جواب لکھئے جیسا میں نے جلد لکھا ایسا ہی آپ بھي شتاب لکھئے آپ کے عنایت نامه میں کوئي امر ایسا نتھا که جسکا جواب لکھا جاے یا اوس باب میں کچھه اور عرض کیا جاے - لوہارو کي روانگي کا خط جب آئیگا لوہارو کو بھیجدیا جائیگا - جناب منشي نواب جان صاحب اورجناب منشي اظہار حسین صاحب میں اور آپ میں اگر ربط بے تکلف ہو تو ان دو صاحبونکي خدمت میں میرا سلام نیاز پہنچانے میں نه توقف ہو* (ع) تم سلامت رہو قیامت تک (۳۰۱)

ایضاً

مولانا بندگي - آج صبح کے وقت شوق دیدار میں بے اختیار نه رہا نه ڈاک توسن ہمت پر سوار چل دیا ہون جانتا ہون که تم تک پہنچ جاونگا مگر یہه نہیں جانتا که کہاں پہنچونگا اور کب پہنچونگا اتنا بیخود ہون که جب تک تم اطلاع ندوگے میں نه جانونگا که کہاں پہنچا اور کب پہنچا - آپکا پہلا خط رامپور سے دلي آیا میں راه میں تہا پھر دلي سے خط رام پور پہنچا میں وہان بھي نتہا خط دلي روانه ہوا اب کئي دن ہوئے که میں بے ڈاک

سے پایا اس حال میں کہ میں بیمار تھا مجھکو جاڑے کی شدت
مہاوٹ کا مینہہ دھوپ کا پتا نہیں پردے چھٹے ہوئے نشیمن تاریک
آج ابر اعظم کی صورت نظر آئی دھوپ میں بیٹھا ہوں خط لکھ رہا
ہوں حیران ہوں کہ کیا لکھوں اس خط کے مضامین اندوہ فزا نے دلکو
مضمحل کردیا جانتا تھا کہ خواجہ صاحب مغفور تمہارے ماموں
ہیں مگر انکے اور تمہارے معاملات مہر و ولا جیسے کہ تمہاری تحریر
سے اب معلوم ہوئے میرے دلنشین نتھے اسی محبت کا فراق اور پھر
بقدر دوام کیونکر جانگزا نہو حق تعالی انکو بخشے اور تمکو صبر
دے - حضرت میں بھی اب چراغ سحری ہوں رجب سنہ ۱۲۸۲
حال کی آٹھویں تاریخ سے اکہترواں سال شروع ہوگیا طاقت سلب
حواس مفقود امراض مستولی بقول نظامی (ع)
یکی مردہ شخصم بمردی رواں * آج میں اور بھی باتیں کرتا
مگر میرا خاص تراش آگیا مہینا بھر سے حجامت نہیں بنوائی خط
لپیٹ کر ڈاک میں بھیجتا ہوں اور خط بنواتا ہوں * (۳۰۲)

ایضاً

حضرت - پیری و صد عیب - ساتویں دہاکے کے مہینے گن رہا ہوں قولنج
آگے دوری تھا اب دائمی ہوگیا ہے مہینا بھر میں پانچ سات بار
فضول مجتمعہ دفع ہوجاتے ہیں اور یہی منشاء حیات ہے غذا
کم ہوتے ہوتے گر معدوم نکہو تو بمنزلہ مفقود کہو پھر گرمی نے
مار ڈالا ایک حرارت غریبہ جگر میں پاتا ہوں جسکی شدت سے
بھنا جاتا ہوں اگرچہ جرعہ جرعہ پیتا ہوں مگر صبح سے سوتے وقت
تک نہیں جانتا کہ کتنا پانی پی جاتا ہوں - میرے ایک رشتہ

کے بھیجے ہے بوستان خیال کا اردو میں ترجمہ کیا ہے میں نے
اوسکا دیباچہ لکھا ہے ایک دو ورقہ اوسکا نہ بصورت پارسل بلکہ
بہیئت خط بھیجتا ہوں آپکا مقصود دیباچہ ہے سو نقل کر لیجئے
میرا مدعا اس دو ورقہ کے ارسال سے یہہ ہے کہ اگر آپکے پسند
آئے یا اور اشخاص خرید کرنا چاہیں تو چھہ روپیہ قیمت اور
محصول ذمۂ خریدار ہے * (٣٠٣)

ایضا

بندہ گنہگار شرمسار عرض کرتا ہے - کہ پرسوں عارف آباد کا اونٹھا
ہوا گذارہ سے اپنے گھر پر مثل بلای ناگہانی نازل ہوا ہوں *بیت*
باید کہ کم ہزار بپرسی ز خویش * اما بسان جادۂ راہ وطن
خواجہ صاحب کی رحلت کا اندوہ بقدر قرب و قرابت آپکو اور
باندازۂ مہر و محبت مجھکو وہ مغفور میرا قدردان اور مجھپر مہربان
تھا حق تعالی اوسکو اعلی علیین میں بعد تبدیل بدوام قیام دے - رامپور
ہی میں تھا کہ اودہ اخبار میں حضرت کی غزل نظر فروز ہوئی کیا
کہنا ہے ابداع اسکو کہتے ہیں جدت طرز اسکا نام ہے جو تمہدک
تازہ نوایان ایران کے خیال میں نگذرا تھا وہ تم نے بروے کار لائے خدا تمکو
سلامت رکھے اور میرے اور دکنی جامع برہان قاطع کے جھگڑے میں
بخلاف اور فارسی دانوںکے توفیق انصاف عطا کرے - لو اب اس
خط کا جواب جلد بھیجو تا یہہ طریقہ مسلسل ہوجائے * (٣٠٤)

ایضا

قبلہ - آپکا خط پہلا آیا اور میں اوسکا جواب لکھنا بھول گیا کل دوسرا
خط آیا مگر شام کو اوسیوقت پڑہ لیا آدمی کے حوالہ کیا اوسنے

آج مبعدم مجهکو دیا میں جواب لکھہ رہا ہوں بعد اهتمام تحریر معنون کرکے ڈاک میں بهیجوا دونگا - والي رامپور کو خدا سلامت رکھے اپریل مئي ان دونوں مہینوں کا روپیہ موافق دستور قدیم آیا جون ماہ آیندہ کا روپیہ خدا چاہے تو آجائے آج جمعہ ۷ جولائي هی معمول یہہ هی کہ دسویں بارهویں کورنڈس کا خط مع هنڈوی آیا کرتا هی میں نے قصیدہ تہنیت جلوس بهیجا اوسکا جواب آگیا - اب میں نظم و نثر کا مسودہ نہیں رکهتا دل اس وہن سے نفور هی دو ایک دوستوں کے پاس اوسکي نقل هی اونکو اسوقت کہلا بهیجا هی اگر آج وہ آگیا کل اور اگر کل آیا پرسوں بهیج دونگا - بهائي امین الدین خانصاحب کي اصرار سے خسرو کي غزل پر ایک غزل لکهي هی علاء الدین خان نے اوسکي نقل اونکو بهیج دي میں دیوان پر نہیں چڑهاتا مسودہ بهیجتا هوں تقدیم و تاخیر ہندسونکي مطابق ملحوظ رہے - گرمي کي شدت هی حواس بجا نہیں معہذا امراض جسماني و آلام روحاني * (۳۰۵)

ایضا

در نومیدي بسي امید است * پایان شب سیه سپید است

بهاي - آج آپکي خوشي اور خشنودي کے واسطے اپني روداد لکهتا هوں - خلاصہ سنہ ۱۸۶۰ میں لارڈ صاحب بہادر نے میرٹهہ میں دربار کیا صاحب کمشنر بہادر دهلي اهالي دهلي کو ساتهہ لے گئے میں نے کہا میں بهي چلوں فرمایا کہ نہیں - جب لشکر میرٹهہ سے دلي آیا میں موافق اپنے دستور کے روز ورود لشکر مقیم میں گیا میر منشي صاحب سے ملا اونکے خیمہ میں سے اپنے نام کا ٹکٹ صاحب

سکرتر بہادر کے پاس لکھا جواب آیا کہ تم غدر کے دنوں میں
بادشاہ باغی کی خوشامد کیا کرتے تھے اب گورمنٹ کو تم سے ملنا
منظور نہیں میں گدائے مجرم اس حکم پر ممنوع ہوا جب لارڈ
صاحب بہادر کلکتہ پہنچے میں نے قصیدہ حسب معمول قدیم
بھیجدیا مع اس حکم کے واپس آیا کہ اب یہہ چیزیں ہمارے
پاس نہ بھیجا کرو میں مایوس مطلق ہوکر بیٹھ رہا اور حکام شہر
سے ملنا ترک کیا واقع اواخر ماہ گذشتہ یعنی فروری سنہ ۱۸۶۳
میں نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب دلی آئے اہالی شہر صاحب
ڈپٹی کمشنر بہادر و صاحب کمشنر بہادر کے پاس دوڑے اور
اپنے نام لکھوائے میں تو نکالا محض اور مطرود حکام تھا جگہہ
سے نہ ہلا کسی سے نہ ملا دربار ہوا ہر ایک کامگار ہوا شنبہ آٹھویں
فروری کو ارادتہ منشی منپھول سنگھہ صاحب کے خیمہ میں
چلا گیا اپنے نام کا ٹکٹ صاحب سکرتر بہادر پاس بھیجا مہربان
پاکر دوبارہ صاحبگی ملازمت کی استدعا کی وہ بھی حاصل ہوئی
دو حاکم جلیل القدر کی وہ عنایتیں دیکھیں جو میرے تصور میں
بھی نہ تھیں (جملۂ معترضہ) میر منشی لفٹنٹ گورنری سے
سابقہ تعارف نتھا وہ بطریق حسن طلب میرے خواہاں ہوئے
تو میں گیا جب حکام بمجرد استدعا مجھسے بے تکلف ملے تو
میں قیاس کرسکتا ہوں کہ میر منشی کی طرفسے حسن طلب
بہ ایمائے حکام ہوگا (وَلِلرَّحمٰنِ اَلطَافٌ خَفِيَّةٌ) بقیۂ روداد یہہ ہی کہ
دوشنبہ دوم مارچ کو سواد شہر مخیم خیام گورنری ہوا آخر روز
میں اپنے شفیق قدیم جناب مولوی اظہار حسین خان بہادر کے

پاس گیا ابتدائی گفتگو میں فرمایا کہ تمہارا دربار و خلعت بدستور بحال و برقرار ہی متحیرانہ میں نے پوچھا کہ حضرت کیونکر حضور نے کہا کہ حاکم حال نے ولایت سے آکر تمہارے علاقہ کے سب کاغذ انگریزی و فارسی دیکھے اور بہ اجلاس کونسل حکم لکھوایا کہ اسد اللہ خان کا دربار اور نمبر اور خلعت بدستور بحال و برقرار رہے میں نے پوچھا کہ حضرت یہہ امر کس اصل پر متفرع ہوا فرمایا کہ ہمکو کچھہ معلوم نہیں بس اتنا جانتے ہیں کہ یہہ حکم دفتر میں لکھواکر ۱۴ دن یا ۱۵ دن بعد ادھر کو روانہ ہوئے ہیں میں نے کہا سبحان اللہ * شعر *

کارساز ما بفکر کار ما * فکر ما در کار ما آزار ما

سہ شنبہ ۳ مارچ کو بارہ بجے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے مجھکو بلایا خلعت عطا دیا اور فرمایا کہ لارڈ صاحب بہادر کے ہاں کا دربار اور خلعت بھی بحال ہی انبالہ جاؤگے تو دربار اور خلعت پاؤگے عرض کیا گیا حضور کے قدم دیکھے خلعت پایا لارڈ صاحب بہادر کا حکم سن لیا نہال ہوگیا اب انبالہ کہاں جاؤں جیتا رہا تو اور دربار میں کامیاب ہو رہونگا * شعر *

کار دنیا کسے تمام نکرد * ہر چہ گیرید مختصر گیرید (۲۰۶)

ایضاً

حضور پہلے خدا کا شکر پھر آپکا شکر بجالاتا ہوں کہ آپنے خط لکھا اور میرا حال پوچھا یہہ پرسش حکم نشتر کا رکھتی ہی اب رگ قلم کی خونابہ فشانی دیکھو گورنر اعظم نے میرٹھہ میں دربار کا حکم دیا صاحب کمشنر بہادر دہلی نے سات جاگیر داروں میں

سے جو تین نقیۃ السیف تھے اونکو حکم دیا اور دربار عام سے سوائے میرے کوئی باقی نتھا یا چند مہاجن مجھکو حکم نہ پہنچا جب میں نے استدعا کی تو جواب ملا کہ اب نہین ہوسکتا جب یہہ سر زمین مقدم حکام گورنری ہوئی مین اپنی عادت قدیم کے موافق خیمہ گاہ مین پہنچا مولوی اظہار حسین خانصاحب بہادر سے ملا چیف سکرٹر بہادر کو اطلاع کی جواب آیا کہ فرصت نہین مین سمجھا کہ اسوقت فرصت نہین دوسرے دن پھر گیا میری اطلاع کے بعد حکم ہوا کہ ایام غدر مین تم باغیون سے اخلاص رکھتے تھے اب گورمنٹ سے کیون ملنا چاہتے ہو اسدن چلا آیا دوسرے دن میں انگریزی خط اونکے نام کا لکھکر اونکو بھیجا مضمون یہہ کہ باغیون سے میرا اخلاص مظنہ محض ہی امید وار ہون کہ اسکی تحقیقات ہو تاکہ میری صفائی اور بیگناہی ثابت ہو یہان کے مقامات پر جواب نہوا اب ماہ گزشتہ یعنی فروری مین پنجاب کے ملک سے جواب آیا کہ لارڈ صاحب بہادر فرماتے ہین کہ ہم تحقیقات نکرینگے پس یہہ مقدمہ طی ہوا دربار خلعت موقوف پنشن مسدود وجہ نامعلوم (لَا مَوْجُوْدَ اِلاَّ اللّٰہُ وَلَا مُؤَثِّرَ فِی الْوُجُوْدِ اِلاَّ اللّٰہُ) سنہ ۱۸۵۵ع مین نواب یوسف علیخان بہادر والی رامپور کہ میرے اشنائے قدیم ہین اس سال یعنی سنہ ۱۸۵۵ مین میرے شاگرد ہوئے ناظم اونکو تخلص دیا گیا نقش پچیس غزلین اردو کی بھیجتے ہیں اصلاح دیکر بھیجدیتا گاہ گاہ کچھہ روپیہ اودھر سے آتا رہتا قلعہ کی تنخواہ جاری انگریزی پنشن کھلا ہوا اونکی عطایا فتوح گنے جاتے تھے جب وہ دونون تنخواہین جاتی رہین

نوبدگی کا مدار اوسکے عطیہ پر رہا بعد فتح دہلی وہ ہمدمہ میرے
مقدم کی ہواہاں رہتے تھے میں عذر کرتا تھا جب جنوری سنہ ۱۸۶۰ء
میں گورنمنٹ سے وہ جواب پایا کہ جو اوپر لکھہ آیا ہوں تو میں آخر
جنوری میں رام پور گیا چھہ سات ہفتہ وہاں رہکر دلی آیا یہاں
آپکا خط محررۂ ۸ مارچ پایا جواب لکھا جاتا ہی * (۳۰۷)

ایضا

صاحب - میں نہیں جانتا کہ ان روزوں میں بقول ہندی اختر شناسوںکے
کونسی کھوٹی گرہ آئی ہوئی ہی کہ ہرطرف سے رنج و زحمت
کا ہجوم ہی - مولوی صاحب سے میری ایک ملاقات جب وہ
دلی آئے تھے اور میر جدراتی کے گھر میں اوترے ہوئے تھے شرفا
میں تعارف بنای محبت اور موجب ہی چہ جای آنکہ معانقہ
اور مکالمہ اور مشاعرہ واقع ہوا ہو روز ملاقات سے اوسدن تک کہ
حضرت دکن کو روانہ ہوں کوئی امر ایسا کہ باعث ناخوشی کا ہو
درمیان نہیں آیا اور میرے اس قول کے اس راہ سے کہ مولوی
صاحب آپکے ہم نشین و ہمدم تھے اور مجھہ میں آپ میں پیوند
ولاے روحانی متحقق ہی آپ بھی گواہ ہوسکتے ہیں اگر خدا
نخواستہ مجھہ میں اونمیں رنج پیدا ہوتا تو آپ بہت جلد اصلاح
ذات البین کی طرف متوجہ ہوتے - اب سنئے حال منشی
حبیب اللہ کا میں نے اونکو دیکھا ہو نہ آنکھیں دیکھیں نہوئیں تین چار
برس ہوئے کہ دکاہ ایک خط حیدرآباد سے آیا اوسمیں دو غزلیں
خط کا مضمون یہہ کہ میں مختار الملک کے دفتر میں نوکر ہوں
آپکا تلمذ اختیار کرتا ہوں اندونوں غزلونکو اصلاح دیجئے اس امرکی

فقط وہ بادی نہیں بریلی اور لکھنو اور کلکتہ اور بمبئی اور سورت سے اکثر حضرات نظم و نثر فارسی اور ہندی بھیجتے رہتے ہیں میں خدمت بجالاتا ہوں اور وہ صاحب مدرے حک و اصلاح کو مانتے ہیں کلام کاحسن و قبح مدرے نظرمیں رہتا ہی اور ہرایک کا پایہ اور دستگاہ فن شعرمیں معلوم ہو جاتا ہی عادات و عندیات عدم ملاقات ظاہری کے سبب میں کیا جانون - آمدم برسرمدعا منشی حبیب اللہ دکا کے اشعار آتے رہے اور میں اصلاح دیکر بھیجتا رہا بعد وارد ہونے مولوی صاحب کے ایک غزل اونکی آئی اور اونہون نے یہہ لکھا کہ مولوی غلام امام شہید اکبرآبادی کی غزل پریہہ غزل لکھکر بھیجتا ہون میں نے حسب معمول غزل کو اصلاح دیکر بھیجا اور یہہ لکھا کہ مولانا شہید اکبرآباد کے نہیں لکھنو اورالہ اباد کے ہیں اس کلمہ سے زیادہ کوئی بات میں نے نہیں لکھی اس میں سے تو ہین کی معنی مستنبط ہوں تو میں اونکا مستوجب سہی اب میں نہیں جانتا کہ منشی صاحب نے مولوی صاحب سے کیا کہا اور مولوی صاحب نے آپکو کیا لکھا * (۳۰۸)

ایضا

قبلہ - میرا ایک شعر ہی * شعر *

خود پیش خود کعیل گرفتاری منست

ہردم بہ پرسش دل مایوس می رسد

یہہ معاملہ میرا اورآپ کا ہی خارج سے مسموع ہوا کہ میں نے جو اغلاط برہان قاطع کے نکالکر ایک نسخہ موسوم بقاطع برہان لکھا ہی اور ایک مجلد اوسکا آپکو بھی بھیجدیا ہی آپ اوسکی

تردید میں کوئی رسالہ لکھہ رہے ہیں اگرچہ باور نہیں آیا لیکن عجب آیا - ایک مولوی احمد علی صاحب ہیں - باوجود فضیلت علم عربی فارسی دانی میں اونکا نظیر نہیں وہ جو ایک شخص مجہول الحال نے اہل دہلی میں سے میرے کلام کی تردید میں کتاب تصنیف کی ہی مسمی بہ محرق قاطع برہان اونہوں نے اوسکی توہین اور مسود کی تفضیح میں ذکر حرو کا ایک نسخہ مختصر لکھا ہی اور ایک طالب علم مسمی بہ عبد الکریم نے سعادت علی مولف محرق قاطع سے سوالات کئے ہیں اور ایک مختصر اوسی بعنوانے علماے شہر مرتب کیا ہی ایک میری دوست نے تصرف کر اوسکو چھپوایا ہی ایک نسخہ اونکا آج اسی خط کے ساتھہ بسبیل پارسل ارسال کیا ہی - اس شہر میں ایک میلا ہوتا ہی پھول والوں کا میلا کہلاتا ہی بہادوں کے مہینے میں ہوا کرتا ہی امراے شہر سے لیکر اہل حرفہ تک قطب صاحب جاتے ہیں دو تین ہفتہ تک وہیں رہتے ہیں مسلمان و ہندو دونوں فرقے کی شہر میں دکانیں بند پڑے رہتے ہیں - بھائی ضیاءالدین خاں اور شہاب الدین خاں اور میرے دونوں لڑکے سب قطب گئے ہوئے ہیں اب دیوانخانہ میں اکیلا میں ہوں اور ایک داروغہ اور ایک بیمار خدمتگار بھائی صاحب وہاں سے آئینگے تو مقرر آپکو خط لکھینگے بڑے پہاڑ سے اوترے چھوٹے پہاڑ در چڑہ گئے عدم تحریر کی وجہ یہہ ہی* (۳۰۹)

ایضا

قبلۂ حاجات - قطعہ میں جو حضرت نے الہام درج کیا ہی وہ تو ایک لطیفہ بسبیل دعا ہی مگر ہاں یہہ کشف یقینی ہی

اور مخدوم کي روشندلي اوردوربيني هے کہ جو سوالات مين
نے ۳۰ جنوري کو کئے اونکے جواب تمنے ۲۷ جنوري کو لکھکر بھجدئے
کيون نہون روشن ضمير هو اگرچہ جوان هو مگر مدرسے پڑھو خلاصہ
تقرير يہہ کہ ۳۰ کو آخر روز مين نے ڈاک مين خط بھجوايا اور
۳۱ کو ڈاک کا هرکارہ پہر دن چڑھے تمہارا خط لايا سوالات مين ايک
سوال کا جواب باقي رها هے يعنے خطاب اڈمنسٹن صاحب بہادر
کي جگہہ چيف سکرتر گورنمنٹ کلکتہ کون هوا يہہ دلمين پيچ و تاب
باقي رها - کتاب کے باب مين جو کچہہ لکھا هے واقعي يہہ کہ
درست اور بجا هے جو کچہہ واقع هوا اوسکو مفيد مطلب فرض
کرون ليکن اگر اجازت پاؤن تو اسي باب مين يہہ عرض کرون کہ پيشگاہ
گورنمنٹ مين بتوسط چيف سکرتر بہادر سابق اور لفٹنٹ گورنر بہادر
حال دو مجلد پيش کئے هين ايک نذر گورنمنٹ اور دوسري
کے واسطے يہہ سوال کہ ميري عزت بڑهائي جاوے اور يہہ مجلد
حضور حضرت شاهنشاهي مين بھجوائي جاوے اچھا نذر گورنمنٹ
مين تو مولوي اظہار حسين صاحب کا وہ اظہار هے نظر سلطاني
کے ارسال و عدم ارسال مين کيا دار و مدار هے دو نسخے جو اون
دونون صاحبون کے پيشکش مقرر هوئے اونمين سے ايک صدر بورڈ
کے حاکم اور لفٹنٹ گورنر هوئے رد و قبول و تعريف و آفرين کچہہ
بھي نہين قياسا جو چاهون سو کرون يقين کچہہ بھي نہين ۱۷
دسمبر سنہ ۱۸۵۶ کا لکھا هوا حکم وزير اعظم کا ولايت کي ڈاک
مين مجھکو آيا هے کہ اوس قصيدہ کے صلہ اور جايزہ کے واسطے کہ
جو بتوسط لارڈ الن برا سائل نے بھجوايا هے خطاب اور خلعت او

پنشن کي تحویز ضرور هی هو حکم صادر هوگا سائل کو بتوسط گورمنت اوسکي اطلاع دیني ضرور هی یهه حکم مورخهٔ ۱۷ دسمبر سنه ۱۸۵۶ آخر جنوري سنه ۱۸۵۷ مین مین نے پایا فروري مارچ اپریل خوشي اور توقع مین گذرے مئي سنه ۱۸۵۷ مین ملک نے یهه فتنه اوٹهایا - اب اس کتاب اور دوسرے قصیدے کي حاجت ندر کریگا یهه سبب هی که سایل محکمه ولایت کو یاد دهي کرتا هی اور گورمنت سے تحسین طلب هی جب یهان سے نوید تحسین نهین تو ولایت کو ندر کے ارسال کا نهي یقین نهین تحسین اور آفرین بجهے گررا ندر کے ولایت جایگا یقین کیونکر حاصل هو جهان یهه تفرقه اور یے الدهاني اور یهه دشواري اور یهه مشکل هو - جي مین آتا هی که نواب گورنر جنرل بهادر اور نواب لفٹنٹ گورنر بهادر اورحاکم صدر بورڈ کو ایک ایک عریضه جدا جدا لکهون پهر یهه سوچتا هون که انگریزی لکهواؤن فارسي لکهون اور دونون صورتون مین کیا لکهون کل کا لکها هوا خط اور یهه آجکا خط یقین هی که دونون معا ایک وقت مین پهنچین وه تو جوابطلب نهین اسکا جواب لکهئے اور بهت شتاب لکهئے* (۳۱۰)

ایضا

مین سادهٔ دل آزردگي یار سے خوش هون

یعنے سبق شوق مکرر نهوا تها

پیر و مرشد خفا نهین هوا کرتے یون سمجهے باور نه آیا یهانتک تو مین مورد عتاب نهین هوسکتا - جهگڑا استعجاب پر هي مجمل استعجاب وه هی که آپکا دوست کهتا هی که میر منشي نواب

لہٰذا گوردہر بہاار میرے شاگرد ہیں اور وہ قاطع برہان کا جواب
لکھہ رہے ہیں اولیا کا یہہ حال ہی واے برحال ہم اسفیا کے
یہہ حکایت ہی شکایت نہیں ہیں دنیاداری کے لباس مین فقیری
کر رہا ہون لیکن فقیر آزاد ہوں نہ شیاد و کذاب ستر برس کی عمر
ہی بے مبالغہ کہتا ہوں ستر ہزار آدمی نظر سے گزرے ہونگے
زمرۂ خواص مین سے عوام کا شمار نہیں دو مخلص صادق الولا دیکھے
ایک مولوی سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ دوسرا منشی غلام غوث
سلمہ اللہ تعالی لیکن وہ مرحوم حسن صورت نہین رکھتا تھا اور
خلوص اخلاص اوسکا خاص میرے ساتھہ تھا اللہ اللہ دوسرا دوست
خدر خواہ خلق حسن جمال چشم بد دور کمال مہر و وفا صدق
و صفا نورا علی نور مین آدمی نہین ہون آدم شناس ہون * شعر *
نگہہ نقب ہمدرد نہ نہان خانۂ دل * مژدہ باد اہل ریا را کہ ز میدان رفتم
عایت مہر و محبت جسکی ملکہ کا تمکو مالک سمجھا ہون وہ
یہ نسبت اپنے اسقدر یقین کرتا ہون کہ پہلے دو آدمیون کو
اسے بعد اپنا ماتم دار سمجھا ہوا تھا ایک کو تو مین رولیا اب
اللہ آمین کا ایک دوست رہ گیا دعائین مانگتا ہون کہ خدایا
اوسکا داغ نہ مجھے دکھائیو اوسکے سامنے مرون - میان مین تمہارا
عاشق صادق ہون بھائی ابھی قطب سے نہین آئے دافع ہذیان
کے دو مجلد اور بھیجدونگا * (۳۱۱)

بنام نواب ضیاء الدین احمد خانصاحب بہادر

جناب قبلہ و کعبہ - آپکو دیوان کے دینے مین تامل کیون ہی روز
آپکے مطالعہ مین نہین رہتا بغیر اوسکے دیکھے آپکو کھانا نہ ہضم

ہونا ہو یہہ بہی نہین پہر آپ کیون نہین دیتے ایک جلد ہزار جلد
بنجائے میرا کلام شہرت پاے میرا دل خوش ہو تمہاری تعریف کا
قصیدہ اہل عالم دیکہین تمہارے بہائی کی تعریف کی نظر سے
گذرے اتنے فواید کیا تہوڑے ہین رہا کتاب کے تلف
ہونیکا اندیشہ یہہ خفقان ہی کتاب کیون تلف ہوگی احیانا اگر
ایسا ہوا اور دلی لکہنو کی عرض راہ مین ڈاک لٹ گئی تو مین
فورا بسبیل ڈاک رامپور جاؤنگا اور نواب صدرالدین خان مرحوم کے
ہاتہہ کا لکہا ہوا دیوان تمکو لادونگا اگر یہہ کہیے ہو کہ اب وہان سے
لیکر بہیجدو وہ نہ کہینگے کہ وہین سے کیون نہین بہیجتے ہان یہہ
لکہوں کہ نواب ضیاء الدین خان صاحب نہین دیتے تو کیا وہ یہہ
نہین کہہ سکتے کہ جب وہ تمہارے بہائی اور تمہارے قریب
ہوکر نہین دیتے تو مین اتنی دور سے کیون دون اگر تم یہہ کہتے ہو
کہ تفصیل سے لیکر بہیجدو وہ اگر ندین تو مین کیا کرون اگر دین
تو میرے کس کام کا پہلے تو ناتمام پہر ناقص بعض بعض قصاید
اوسمین سے اورون کے نام کر دئے گئے ہین اور اسمین اوسی ممدوح
شاہ کے نام پرہین شہاب الدین خان کا دیوان جو یوسف مرزا
لیگیا ہی اوسمین یہہ دونون قباحتین موجود تیسری یہہ کہ سراسر
غلط ہر شعر غلط ہر مصرعہ غلط یہہ کام تمہارے مدد کے بعد انجام
نہ پائیگا اور تمہارا کچہہ نقصان نہین ہان احتمال نقصان وہ بہی
از روی وسوسہ و وہم اوس صورت مین میں تلافی کا کفیل جیسا
کہ اوپر لکہہ آیا ہون ہون بہرحال راضی ہوجاؤ اور مجہکو لکہو تو
مین طالب کو اطلاع دون اور طلب اوسکی جب دوبارہ ہو تو

کتاب بهیجدون - رحم و کرم کا طالب غالب * (٣١٢)

بنام مرزا شہاب الدین احمد خانصاحب

بهائی - تمهارا خط حکیم محمود خانصاحب کے آدمی کے هاتهه پهنچا خیر وعافیت معلوم هوئی انصاف کرو کتاب کوئی سی هو اوسکا پیدا کیونکر اگے لوٹ کا مال چوری چوری کهه کهترون مین بک گیا اور اگر سڑک پر بهی بکا تو مین کہاں جو دیکھون صبر کرو اور چپ هو رهو * شعر *

بر دل نفس ایدهٔ گیتی بسر آرید * گیرند که گیتی همه یکسو بسر آمد

آدمی تو آتے جاتے رهتے هین خدا کرے یہان کا حال سن لیا کرتے هو اگر جیتے رہے اور ملنا نصیب هوا تو کہا جائیگا - ورنه قصه مختصر قصه تمام هوا لکهتے هوئے ڈرتا هون اور وه بهی کونسی خوشی کی بات هی جو لکهون - اپنے گهر مین اور اپنے بچون کو میرے اور میرے گهر کیطرف سے دعا کهدینا اور تمکو بهی تمهاری استادی دعا کهتی هین زیاده زیاده از غالب * دوشنبه ٨ فروری سنه ١٨٥٨ * (٣١٣)

ایضا

بهائی شہاب الدین خان - واسطے خدا کے یهه تم نے اور حکیم غلام نجف خان نے میرے دیوان کا کیا حال کردیا هی یهه اشعار جو تمنے بهیجے هین خدا جانے کس ولدالزنا نے داخل کردئے هین دیوان تو چهاپے کا هی متن مین اگر یهه شعر هون تو میرے هین اور اگر حاشیه پر هون تو میرے نهین هین بالفرض اگر یهه شعر متن مین پائے بهی جاوین تو یون سمجهنا که کسی ملعون زن جلب نے اصل کلام کو چهیل کر یهه خرافات لکهدئے

ہے خلاصہ یہہ کہ جس مسند کے یہہ شعر ہین اوسکے باپ
پر اور دادا پر اور پردادا پر لعنت اور وہ ہفتاد پشت تک ولد الحرام
اسکے سوا اور کیا لکھوں ایک تو لڑکے نادان غلام نجف دوسرے تم
میری کمبختی بڑھاپے مین آئی کہ میرا کلام تمہارے ہاتھ پڑا۔
بعد ان سطروں کے لکھنے کے تمہارا خط پہنچا یہہ دوسرا حادثہ
مجھکو پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا قضا و قدر کے امور مین دم مارنیکی
گنجایش نہین ہی کہین جاگیر پر جانیکی اجازت ہوجاے تا کہ
سب یکجا باہم آرام سے رہو۔ اپنے کاتب کو کہدینا کہ یہہ خرافات
متن مین نہ لکھے اور اگر لکھدئے ہون تو وہ ورق نکلوا ڈالنا اور ورق
اوسکے بدلے لکھوا کر لگا دینا مناسب تو یون ہی کہ تم کسی آدمی کے
ہاتھ وہ دیوان جو تمہارے کاتب نے نقل کیا ہی میرے پاس
بھیجدو تا کہ مین اوسکو ایک نظر دیکھکر پھر تمکو بھیجدون ۔ زیادہ
زیادہ آج میرے پاس فرصت نہی نہ دامِ معاف رکھنا والسلام* (۳۱۴)

ایضا

بھائی - تمہارا خط پہنچا کوئی مطلب جواب طلب نہین تھا کہ
مین اوسکا جواب لکھتا پھر سوچا کہ مبادا تم آزردہ ہو اسواسطے
آج یہہ رقعہ تمکو لکھتا ہون میرا دل تو یہہ چاہتا تھا کہ اب جو
خط تمہین لکھون اوسکے آغاز مین یہہ لکھون کہ مبارک ہو تمہارے
اب وعم مع الخیر اپنی جاگیر کو روانا ہوگئے انشاء اللہ تعالی
انکے جو خط تمکو آئیگا اوسکا مضمون یہی ہوگا خاطر جمع رکھنا
اور اگر میرا خط دو چار دن نہ پہنچے تو مجھکو اوسی مضمون کے
ظہورکا منتظر سمجھنا اور گلہ نکرنا ۔ اور ہان صاحب تم جو خط

لکھتے ھو تو اوسمین احمد سعید خاں کا کچھہ ذکر نہین لکھتے لازم
هی که اوسکي حیۃ و عافیت اور اوسکی سہن کي حیۃ و عافیت
لکھتے رہا کرو یہاں تمہاري پھوپھي اور تمہارے دونون بھتیجے اچھے
طرح ھین- والدعا ارعالب - یکشنبه ۱۲ اپریل سنه ۱۸۵۸ع* (۳۱۵)

ایضا

میان مرزا شہاب الدین خاں اچھي طرح هو - غازي آباد کا حال
شمشاد علی سے سنا هوگا هفتے کے دن دو تین گھڑي دن چڑھے
احباب کو رخصت کرکے راھی ھوا قصد یہه تھا که پلکھوي رھون
وھان فاصلے کي گنجایش نپائي ھاپور کو روانه ھوا دونون برخوردار
گھوڑون پر سوار پہلے چلدئے چار گھڑي دن رھے مدن ھاپور کی سرا ے
میں پہنچا دونون بھائیونکو بیٹھے ھوئے اور گھوڑون کو ٹہلتے ھوئے پایا
گھڑي بھر دن رھے مالده آیا مین نے چھٹانک بھر گھي داغ کیا
در شامي کباب اوسمین ڈالدئے رات ھوگئي تھي شراب پي لی
کباب کھائے لڑکون نے ارھرکي کھچڑي پکوائي خوب گھي ڈال
کر آپ بھي کھائي اور سب آدمیون کو بھي کھلائي دن کے واسطے
ساده سالن پکوایا ترکاري نه ڈلوائي بارے آجتک دونون بھائیون
مین موافقت هی آپسکي صلاح و مشورت سے کام کرتے ھین اتني
بات زاید هی که حسین علي منزل پر اوترکر پاپڑ اور مٹھائي کے
کھلونے خرید لاتا ھي دونون بھائي ملکر کھا لیتے ھین آج مین نے
تمہارے والد کي نصیحت پر عمل کیا چار بجے پانچ کے عمل
مین ھاپور سے چلدیا سورج نکلے بابو گڈه کي سرائے مین آ پہنچا
چارپائي بچھائي اوسپر بچھونا بچھا کر حقه پي رہا ھون اور یہه

ط لکھہ رہا ہوں دونوں گھوڑے کوتلی آگے دونوں لڑکے رتھہ میں
وار آتے ہیں اب وہ آئے اور کھانا کھا لیا اور چلے تم اپني اوستادي
کے پاس جاکر یہہ رقعہ سراسر پڑھکر سنا دینا - شمشاد کو کتاب
کے مقابلہ اور تصحیح کي تاکید کر دینا * (۳۱۶)

ایضا

ہاں - وہ قاضي تو مسخرہ هی اونکا خط دیکھہ لیا حیرهان
او الدین خان کا خط گھنٹا بھر بہادر کے طایفہ کا تماشا هی اب
کہو اوستاد میرجان کو کیونکر بھیجوگے اونکو کہاں پاوگے اور
او الدین خان نے حسب الحکم تمہارے چچا کے لکھا هی لوهارو
ے سواریان آئي هوئي شاید کل یا پرسوں جائیں اوسکي فکر
ج کرو - امین الدین خان بیچارہ اکیلا گھبراتا هوگا (چکیدن دهدم
یدن دهدم) یہہ غزل علاو الدین کو بھیج چکا هون تم علاو الدین
خان کو لکھو کہ بڑي شرم کي بات هی (ع)

ردم آزردگي عمر سبست را چہ علاج * اس غزل کو حافظ کی
ل سمجھتے هو واہ واہ عمر سبست یہہ کہاں کي بولي هی (ع)
حوادث فراں تو ماري چہ فایدہ * عیاذا باللہ امیر خسرو فراں
کہ بسکون راے قرشت و الف ممدودہ هی فراں سرور پران لکھدینگے
ہ دونوں غزلیں دو گدھونکي هیں شاید ایک نے مقطع میں
افظ اور ایک نے مقطع میں خسرو لکھدیا هو - غالب * (۳۱۷)

ایضا

رچشم شہاب الدین خان کو دعا کے بعد معلوم هو یہہ جو رقعہ
ر پہنچتے هیں انکا نام حسین علي هی آور سید هیں ذرا ساري

میں یگانہ رکابداری میں یکتا جان محمد انکا باپ ملازم سرکار شاہی تھا اب انکا چچا میر فتح علی پندرہ روپیہ مہینے کا الور میں نوکر ہی بہر حال اسے کہا گیا کہ پانچ روپیہ مہینا ملیگا اور لوہارو جانا ہوگا انکار کیا کہ پانچ روپیہ میں میں کیا کھاونگا یہاں زن و فرزند کو کیا بھیجوانگا جواب دیا گیا کہ سرکار نوی ہی اگر کام تمھارا پسند آئیگا تو اضافہ ہو جائیگا اب وہ کہتا ہی کہ حیز توقع پر یہہ قلیل مشاہرہ قبول کرتا ہوں مگر دونوں وقت روٹی سرکار سے پاوں بغیر اسکے کسی طرح نہیں جاسکتا - سنو میاں حق بجانب اس غریب کے ہی روٹی مقرر ہونے بغیر بات نہیں بنتی یقین ہی تم رپورٹ کروگے تو اس امر کی منظوری کا حکم آجائیگا یہہ قصہ فیصل ہوا اب یہہ کہتا ہی کہ دو ماہہ مجھے پیشگی دو تا کہ کچھہ کپڑا لتا بناؤں اور کچھہ گھر میں دے جاؤں راہ میں روٹی اور سواری سرکار سے پاؤں - میں تو یہاں بھی حق بجانب سایل کے جانتا ہوں مگر کچھہ کہہ نہیں سکتا اپنی راے اس باب میں لکھہ نہیں سکتا خیر تم بھی میرا رقعہ اپنے نام کا علائی مولائی کو بھیج دو - غالب سہ شنبہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۸۶۱ عیسوی * (۳۱۸)

ایضاً

تمھارے بھائی کا خط تمھارے پاس بھیجتا ہوں کلیات اردو جو تمنے خریدے ہیں ایک اوسمیں سے چاہو اپنے چچا کی نذر کرو چاہو بھائی کو تحفہ بھیجو میں نے اسوقت اونکے نام کا خط لوہارو کو روانہ کیا ہی بعد ارسال خط مولوی سدید الدین خان صاحب میرے ہاں آئے اثناے حرف و حکایت میں میں نے

شاهین کی حقیقت پوچھی جواب دیا که هان عربی مین ایک
پرندے کا نام شاهین هے صورت اسکی پوچھی گئی کہا مجھے
معلوم نہیں صراح مین صرف نام دیکھا هے فقط تم جو مولانا علائی
کو خط لکھو یہہ رقعہ ملفوف کردو - غالب

* رباعی *

رقعه کا جواب کیون نه بهیجا تمنے * ثاقب حرکت یهه کی هے بیجا تمنے
حاجی کلوکو دیکے بیوجه جواب * غالب کا پکادیا کلیجا تمنے

* رباعی *

اے روشنی دیدہ شہاب الدین خان * کٹتا هے بتاؤ کس طرح سے رمضان
هوتی هے تراویح سے فرصت کسوقت * سنتے هو تراویح مین کتنا قران (۳۱۹)

ایضا

نام نواب انور الدوله سعد الدین خانصاحب شفق

هرگز نمرد آنکه دلش زنده شد بعشق * ثبت است بر جریده عالم دوام ما

خداوند نعمت آج دوشنبه ۶ - رمضان کی اور ۱۵ فروری کی هے اسوقت که باره پر تین بجے هین عطوفت نامه پہنچا اودهر پڑها ادهر جواب لکها ڈاک کا وقت نرها خط کو سر بمهر کر رکهتا هون کل سه شنبه ۱۶ فروری کو ڈاک مین بهیجوا دونگا سال گذشته مجهپر بهت سخت گذرا ۱۲ - ۱۳ مهینے صاحب فراش رها اٹهنا دشوار تها چلنا پهرنا کیسا نه تپ نه کهانسی نه اسهال نه فالج نه لقوه ان سب سے بدتر ایک صورت پر کدورت یعنی احتراق کا مرض فرط مختصر یہه که سر سے پانوں تک باره پهوڑے هر پهوڑه ایک زخم هر زخم ایک غار هر روز بے مبالغه باره تیره پهائے اور پاؤ بهر مرهم درکار دو دس مهینے بیخور و خواب رها هون اور شب و روز بیتاب

راتین یون گزرین هین که اگر کبهی آنکهه لگ گئی دو گهڑی غافل رہا ہونگا کہ ایک آدہ پہوڑے مین ٹیس اوٹہی جاگ اوٹہا تڑپا کیا پہر سوگیا پہر ہوشیار ہوگیا سال بہر مین سے تین حصے دن یون گزرے پہر تخفیف ہونے لگی دو تین مہینے مین لوٹ پوٹ کر اچھا ہوگیا نئے سر سے روح قالب مین آئی اجل نے میری سخت جانیکی قسم کہائی اب اگرچہ تندرست ہون لیکن ناتوان و سست ہون حواس کہو بیٹہا حافظہ کو رو بیٹہا اگر اوٹہتا ہون تو اتنی دیر مین اوٹہتا ہون کہ جتنی دیر مین ایک قد آدم دیوار اوٹہے آپکی پرسش کے کیون نہ مر جاؤن کہ جب تک میرا مرنا نہ سنا میری خبر لینے مدرسے مرگ کے مخبر کی تقریر اور مثلہ میری یہہ تحریر آدہی سچ اور آدہی جہوٹ درصورت مرگ نیم مردہ اور درحالت حیات نیم زندہ ہون * بیت *

در کشاکش ضعفم نگسلد روان از تن * اینکہ من نمی میرم ہم ز ناتوانیہاست

اگر ان سطور کی نقل میرے مخدوم مولوی غلام غوث خان بہادر میر منشی لفٹنٹ گورنری غرب و شمال کے پاس بہیجدیجیگا تو اونکو خوش اور مجہکو ممنون کیجئیگا * (۳۲۰)

ایضا

پیر و مرشد - حضور کا توقیع خاص اور آپکا نوازشنامہ یہہ دونون خط بارو ایک دن اور ایک وقت پہونچے توقیع کا جواب دو چار دن مین لکہونگا ناسازی مزاج مبارک موجب تشویش و ملال ہوئی اگرچہ حضرت کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مرض باقی نہین مگر ضعف باقی ہے لیکن تسکین خاطر منحصر اس مین ہے کہ

آپ بعد اس تحریر کے ملاحظہ فرمادیں اپنے مزاج کا حال پھر
لکھیں مع ہذا کہ ہنڈوی پہنچی اسکا بھی حال ساری کی
ہی ہنڈوی کا ساھی یعنی ساھو کار کہتا ہے کہ ابھی ہمکو
کالپی کے ساھو کار کی اجازت نہیں آئی جو ہم روپیہ دیں اگر
سرکار کے کارپرداز وھاں کے ساھوکار سے کہکر اجازت لکھوا بھیجدیں
تو مناسب ھی صہبائی کے تذکرہ کی ایک جلد میرے ملک
میں سے میرے پاس تھی - وہ میں اپنی طرف سے بسبیل
ارمغاں آپکو بھیجتا ہوں بدر مقبول ہو - اب میں حضرت سے باتیں
کرچکا خط کو سرنامہ کرکے کہار کو دیتا ہوں کہ ڈاک میں دے
آوے - بارہ پر دو بجے کتاب کا پارسل بطریق بیرنگ روانہ کرونگا -
پیشگاہ وزارت میں میری بندگی پہنچے عرضداشت بعد اسکے
پہنچیگی - جناب میر صاحب قبلہ میر امجد علی صاحب کو
سلام دیار اور جناب منشی نادر حسین خانصاحب کو سلام* (۳۲۱)

ایضا

پیر و مرشد - اگر میں نے امیدگاہ نکات عربی اور راہ شکوہ لکھا تو
کیا گناہ نہ خط کا جواب نہ قصیدہ کی رسید * شعر *

دریں خستگی پورش از من مجوی * بود بندۂ خستہ گستاخ گوی

اور یہ جو آپ فرماتے ہیں - کہ ان موانع کے سبب سے میں
قصیدہ کی تحسین نہیں لکھہ سکا بندہ نے اب نہیں تحسین
طلب نہیں اسے مجمع میں مشہور ہوں کہ سواے احترام الدولہ
کے کوئی سخندان نہیں میں جو اپنا کلام آپکے پاس بھیجتا ہوں
گویا آپ اپنے پر احسان کرتا ہوں (ع)

وای بر جان سخن گر بسخندان نرسد * افسوس کہ میرا حال اور یہہ لیل و نہار آپکی نظر میں نہیں ورنہ آپ جانیں کہ اس بجھے ہوئے دل اور اس ٹوٹے ہوئے دل اور اس مرے ہوئے دل پر کیا گزر رہا ہے۔ نواب صاحب اب نہ دل میں وہ طاقت نہ قلم میں وہ زور سخن گستری کا ایک ملکہ باقی ہے بے تامل اور بے فکر جو خیال میں آجاے وہ لکھ لوں ورنہ فکر کی صعوبت ۱
کا متحمل نہیں ہوسکتا بقول میرزا عبد القادر بیدل * شعر *

جہدہا در خور توانائیست * ضعف یکسر فراغ میخواہد

مُہر کا حال معلوم ہوا پہلے آپ لکھ بھیجئے کہ کیا کھودا جائیگا مہدی حسن خان مہدی حسین خان بہادر لکھ رہا ہوں صرف یاد پر لکھ رہا ہوں ورنہ خط لڑکوں نے کھودیا یاد پڑتا ہے کہ نگینہ وہاں سے بھیجنے کو آپنے لکھا ہے سو میں اب مکرر خواہاں ہوں کہ یہہ معلوم ہوجاے کہ نگینہ بھیجئیگا یا یہاں خریدا جائیگا۔ اور نقش نگین کیا ہوگا تا کہ شمار حروف کا مجھکو معلوم رہے اب جب آپ مجھکو لکھیئگے تب میں اسکا جواب لکھونگا۔ حافظ صاحب کا پہنچنا تقریبا معلوم ہوا یعنے اونکی طرف سے آپ نے مجھکو سلام لکھا ہے سو میں بھی اونکی خدمت میں بندگی اور جناب منشی نادر حسن خان صاحب کی جناب میں سلام عرض کرتا ہوں زیادہ حد ادب * (۳۲۲)

ایضا

قبلۂ حاجات۔ قصیدہ دوبارہ پہنچا چونکہ پیشانی پر دستخط کی جگہہ نتھی ناچار اوسکو ایک اور دو ورقہ پر لکھوایا اور حضور میں

گرانا اور تمداسه ذریعه حاصل کي یعنی دستخط خاص مشتمل
اظہار خوشنودي طبع اقدس ہوگئی احترام الدوله بہادر سے
ہمراہ اور آپکو ثنا خواں رہے گویا اس امر خاص میں وہ شریک
غالب ہیں هم بطریق کسرۂ اضافي و هم بطریق کسرۂ توصیفي
پروردگار اس بزرگوار کو سلامت رکہے که قدرشناس کمال بلکه حق تو
یوں هی که خیر محض هی برعیات اللغات ایک نام موفر و
معمر جنسی (العرب خواه محواه متّرد آدمي) آپ جانتے هیں که
یہه کون هی ایک معلم فرومایه رامپور کا رهنے والا فارسي سے
نا آشنای محض اور صرف و نحو میں ناتمام اسماء خلیفه و
مدشدات مادهو رام کا پڑهانے والا چنانچه دیباچه میں اپنا ماخذ
بهي اوسنے خلیفه شاه محمد و مادهو رام و عددمت و قتیل کے کلام
کو لکہا هی یہه لوگ راه سخن کے غول هیں آدمي کے گمراه کرنے
والے یہه فارسي کو کیا جانیں هاں طبع موزوں رکہتے تہے شعر کہتے تہے * شاعر
هرزه مشتاب و پئی جادۂ شناسان بردار
ای که در راه سخن چوں تو هزار آمد و رفت
میرا دل جانتا هی که آپکے دیکہنے کا میں کسقدر آرزومند هوں
میرا ایک بهائي ماموں کا بیٹا که وه نواب ذوالفقار بہادر کي حقیقي
خاله کا بیٹا هوتا تہا اور مسند نشین حال کا چچا تہا اور وه میرا
همشیر بهي تہا یعنی میں نے اپني ممانی اور اوسنے اپني پہوپہي
کا دوده پیا تہا وه باعث هوا تہا میرے باندا سوندیل کہنے آنیکا
میں نے سب ساماں سفر کرلیا ڈاک میں روپیه ڈاک کا دیدیا
قصد یہه تہا که فتح پور تک ڈاک میں جاونگا وهاں سے نواب علي

بہادر کے ہاں کی سواری میں باندے جاکر هفته بهر رهکر کالپی هوتا هوا آپکے قدم دیکهتا هوا بسبیل ڈاک دلی چلا آونگا ناگاہ حضور والا بیمار هوگئے اور مرض نے طول کهینچا وہ ارادہ قوة سے فعل میں نہ آیا اور پهر مرزا اوزبک جان میرا بهائي مرگیا (ع)
ای بسا آرزو که خاک شدہ * والله وہ سفر اگرچه بهائي کي استدعا سے تها مگر میں نتیجه اوس شکل کا آپکے دیدار کو سمجها هوا تها هرزہ سرائي کا جرم معاف کیجئیگا میرا جي آپکے ساتهه باتیں کرنیکو چاها اسواسطے جو دل میں تها وہ اوس عبارت سے زبان پر لایا * (۳۲۳)

ایضا

پیر و مرشد کورنش۔ مزاج اقدس - الحمد لله تو اچها هی حضرت دعا کرتا هوں پرسوں آپکا خط مع سارٹیفکٹ کے پهنچا آپکو مددأ فیاض سے اشرف الوکلا خطاب ملا محبتنامۂ محبتانہ ایک لطیفه نشاط انگیز سنیئے ڈاک کا هرکارہ جو بلی ماروں کے خطوط پهنچاتا هی اندنوں میں ایک بنیا پڑها لکها حرف شناس کوئي ملان ساتهه ڈهمک داس هی میں بالا خانه پر رهتا هوں حویلي میں آکر اوسنے داروغه کو خط دیا اور اُسنے خط دیکر مجهسے کہا که ڈاک کا هرکارہ بندگي عرض کرتا هی اورکهتا هی که مبارک هوآپکو جیسا که دلي کے بادشاہ نے نوابي کا خطاب دیا تها اب کالپي سے خطاب کپتاني کا ملا حیران که یهه کیا کہتا هی سرنامه کو غور سے دیکها کہیں قبل از اسم مخدوم نیاز کیشان لکها تها اوس فرم ساق نے اور الفاظ سے قطع نظر کرکے کیشان کو کپتان پڑها بهائي ضیاالدین خان

صاحب شملہ گئے ہوے ہیں شاید آخر ماہ حال یعنے جولائی یا
اول ماہ آیندہ یعنے اگست مین یہاں آجائنگے آپکو نوید تحقیق
تصدیع دیتا ہون آپ نواب صاحب سے کتاب کیون مانگین اور
زحمت کیون اوٹھائیں جسقدر کہ علم اونکو اس خاندان مجددت
نشان کے حال پر حاصل ہوگیا ہی کافی ہی مولانا علی کے نام
کی عرضی اونکو پہنچا دیجئیگا اور جناب نادر حسین خانصاحب
کو میرا سلام فرما دیجئیگا * (۳۲۴)

ایضا

پیر و مرشد - شب رفتہ کو مینھہ خوب برسا ہوا میں فرط برودت
سے گرند پیدا ہوگیا اب صبح کا وقت ہی ہوا ٹھنڈی بیگرند چل
رہی ہی ابر تنک محیط ہی آفتاب نکلا ہی پر نظر نہین آتا
ہی مین عالم تصور مین آپکو مسند فر و جاہ پر جانشین اور
منشی نادر حسین خانصاحب کو آپکا جلیس مشاہدہ کرکے آپکی
جناب مین کورنش بجالاتا ہون اور منشی صاحب کو سلام کرتا
ہون کامر نعمت ہوجاؤں اگرچہ مدارج بجاتہ لاؤں حضرت نے
اور منشی صاحب نے میری خاطر سے کیا زحمت اوٹھائی ہی
بھائی صاحب بہت خوشنود ہوے مدت پزیری مین میرے
شریک غالب ہین فی الحال بتوسط میرے سلام نیاز عرض کرتے
ہین اغلب ہی کہ نامہ جداگانہ بھی ارسال کرین حضرت آپ
غالب کی شرارتین دیکھتے ہین سب کچھہ کہہ جاتا ہی اور اوس
اصل کا کہ جسپر یہہ مراتب متفرع ہوں ذکر نہین کرتا مقیر کو
یہہ طرز پسند نہ آئی مطلب اصلی کو مقدر چھوڑ جانا کیا شیوہ

هی یون لکهدا تها که آپکا عدایت دامه اور اوسکے ساتهه سبب دامه خاندان محمد و علا کا پارسل پهنچا مین ممدون هوا نواب ضیاء الدین خان بهادر بهت ممدون و شاکر هوے جناب عالی مین تو غالب هرزهسرا کا معتقد نرها آپنے اوسکو مصاحب بنا رکها هی اس سے اسکا دماغ چل گیا هی قبله و کعبه جناب مولانا فلو مین حضرت شفق بے جو غالب کی شکایت کی تهی وه مقبول نهوئی اب جناب هاشمی کو اپنا همزبان اور مددگار بنا کر پهر کهتے هین آپکی بات اسباب میں کبهی نمانونگا جبتک سند صاحب کا خوشنودی نامه نه بهجوائیگا اس سارٹیفکٹ کے حصول مین رشوت دینے کو بهی موجود هون و السلام * (۳۲۵)

ایضا

پیر و مرشد - مین آپکا بندهٔ فرمان بردار اور آپکا حکم بطیب خاطر بجا لاتا هون مگر سمجهه تو لون که کیا لکهون وه مکتوب کهان بهیجون آپکے پاس بهیجدون یا اوبهس منشی صاحب کے پاس بهیجدون اور وسیم الدین و ظهیر الدین کو منشی مدرشیخ خواجه کیا کرکے لکهون دو حاکم کی رائے کے شمول کا قیدی اور اوس زمانه مین سیکڑون جزیرهٔ دشمن رهائی پاکر اپنے اپنے گهر آگئے تاایدهمه منشی کو کیا اختیار هی که وه چهوڑدے یهه آپکی تحریر سے نهین معلوم هوتا که اب سعی منحصر اسمین هی که قیدی دریاے شور کو نجاوے اور یهین محبوس رهے یا یهه منظور هی که جزیره کو بهی نجاوے اوریهانکی قید سے بهی رهائی پاے خواهش کیا هی اور کار پرداز سے کسطرح کی اعانت چاهون پہلے تو یهه سوچنا

ون کہ کیا لکھوں پھر جو کچھہ لکھوں اوسکو کہاں بھیجوں طریق یہہ
ی کہ میاں امیرالدین وہ نگارش لیکر منشي صاحب کے پاس
جائیں اور بذریعہ اوس خط کے روشناس هون مین کیا جانون کہ
میرالدین کا مسکن کہان هی منشی صاحب کو خط بھیجدون
نکے نزدیک احمق بنون کہ کس امر موهوم مجہول مین مجھکو
کہا هی کیونکر هو سکتا هی کہ وہ اس خط کو پڑھکر تفحص کرین
نہ امیر الدین کون هی اور کہان هی اور کیا جانتا هی بہر حال
اس خط کے ساتھہ ایک اور لفافہ آپکے نام کا روانہ کرتاهون اوسمین
صرف ایک خط موسومہ منشي صاحب هی کھلا هوا اوسکو پڑھکر
میان امیر الدین کے پاس بھیجدیجئیگا مگر گوند لگاکر اور اگر یہہ
منظور نہو تو میری طرف سے منشي صاحب کے نام کے خط کا
مسودہ لکھکر میرے پاس بھیجئے اور لکھہ بھیجئے کہ اوس مسودہ
کو صاف کرکے کہان بھیجوں * (۳۲۶)

ایضا

خداوند نعمت - شرف امرا نامہ پہنچا شاہ اسرارالحق کے نام کا
مکتوب اونکي خدمت مین بھیجدیا گیا جناب شاہ صاحب
سالک مجذوب یا مجذوب سالک هین اگر جواب بھجوادینگے
تو جناب مین ارسال کیا جائیگا قصیدہ کو بارها دیکھا اور
غور کي جسطور پر هی اوس مین گنجایش اصلاح کي نپائي
یعنے لفظ کي جگہہ لفظ مرادف بالمعنی لانا صرف اپني
دستگاہ کا اظہار هی ورنہ کوئي لفظ بے محل اور بے موقع نہین
کوئي ترکیب فارسي ٹکسال باہر نہین مگرهان طرز گفتار کا بدلنا

اوسکے واسطے چاهئیے دوسرا قصیدہ اس زمین مین ایک اور لکهنا
اور وہ تکلف بارد هی بلکہ شاید حضرت کو بهہ منظور بهی نہو
پس شرم کمخدمتی سے دلریش اور فرط خجلت سے سر درپیش
هوکر قصیدہ کو اس لفافہ مین بهیجتا هون خدا کرے مورد عتاب
نهون غلہ کی گرانی آفت آسمانی امراض دموی بلای جانی
انواع و اقسام کی اورام و بثور شایع - چارہ نا سودمند و سعی ضایع-
مین نهین جانتا کہ ۱۱ مئی سنہ ۱۸۵۷ع کو پهر دن چڑهے وہ
موج ساعی میرٹهہ سے دلی آئی تهی یا خود قہر الهی کا پے بہ پے
نزول هوا تها بقدر خصوصیت ساکن دلی ممتاز هی ورنہ سر تا سر
قلمرو هند مین فتنہ و بلا کا دروازہ باز هی انا للہ و انا الیہ راجعون
جناب میر امجد علی صاحب کو بندگی جناب منشی نادر حسین
خانصاحب کو سلام * (۳۲۷)

ایضاً

پیر و مرشد - ۱۲ بجے تهے مین ننگا اپنے پلنگ پر لیٹا هوا حقہ پی
رها تها کہ آدمی نے آکر خط دیا مین نے کهولا پڑها بهلے کو انگرکهہ
یا کرتا گلے مین نتها اگر هوتا تو مین گریبان پهاڑ ڈالتا حضرت
کا کیا جاتا میرا نقصان هوتا سرے سے سنئے آپکا قصیدہ بعد
اصلاح بهیجا اوسکی رسید آئی کٹے کٹے هوئے شعر اولٹے آئے اونکی
قباحت پوچهی گئی قباحت بتائی گئی الفاظ تبدیل کی جگہہ
بے عیب الفاظ لکهہ دیئے گئے لو صاحب یهہ اشعار بهی قصیدہ مین
لکهہ لو اس نگارش کا جواب آجتک نهین آیا شاہ اسرار الحق کے
نام کا کاغذ اونکو دیا جواب مین جو کچهہ اونهون نے زبانی فرمایا

و لکھا گیا حضرت کی طرف سے اس تحریر کا بھی جواب نہ ملا * شعر *

پڑھوں مدح شکوہ سے یوں راگ سے جیسے باجا
اک ذرا چھیڑیئے پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے

سوچتا ہوں کہ دونوں خط بیرنگ گئے تھے تلف ہونا کسیطرح
صور نہیں حیران بہت دن کے بعد شکوہ کیا لکھا جاے داسی
ی مین ارسال کیون آئے بندگی بیچارگی پانچ لشکر کا حملہ
، بہ پے اس شہر پر ہوا - پہلا باغیوں کا لشکر اوسمین اہل شہر کا
تبار لٹا - دوسرا لشکر خاکیون کا اوسمیں جان و مال و ناموس و
کان و مکین و آسمان و زمین و آثار ہستی سراسر لٹ گئے - تیسرا
لشکر کال کا اوسمین ہزارہا آدمی بھوکے مرے - چوتھا لشکر ہیضہ کا
سمین بہت سے پیٹ بھرے مرے - پانچوان لشکر تپ کا اوسمین
اب و طاقت عموما لٹ گئی مرے آدمی کم لیکن جسکو تپ
ئی اوسنے پھر اعضا مین طاقت نپائی ابتک اس لشکرنے شہر
سے کوچ نہین کیا میرے گھر مین دو آدمی تپ مین مبتلا ہین
یک بڑا لڑکا اور ایک میرا داروغہ خدا ان دونون کو جلد صحت
ے برسات یہان بھی اچھی ہوئی ہی لیکن نہ ایسی کہ جیسی
کالپی اور بنارس مین رمیندار خوش کھیتیان تیار ہین خریف کا
بھڑا پار ہی ربیع کے واسطے پوہ ماہ مین مینہہ درکار ہی کتاب کا
پارسل پرسون ارسال کیا جائیگا - اہاہاہا جناب حافظ محمد بخش
صاحب میری بندگی - معظم علی خان غدر سے کچھہ دن پہلے
مستعفی ہوکر مرگئے - ہی ہی کیونکر لکھون حکیم رضی الدین
خانکو قتل عام مین ایک خاکی نے گولی ماردی اور احمد حسین

خان اونکے چھوٹے بھائی اوسیدن مارے گئے طالع یارخان کے دونون بیٹے ٹونک سے رخصت لیکر آئے تھے غدر کے سبب جا نسکے یہین رہے بعد فتح دہلی دونون بیگناہونکو پھانسي ملي طالع یار خان ٹونک مین ہین زندہ ہین پر یقین ہی کہ مردہ سے بد تر ہونگے میر چھوٹم نے بھي پھانسي پائي حال صاحبزادہ میان نظام الدین کا یہہ ہی کہ جہان سب اکابر شہر کے بھاگے تھے وہان وہ بھي بھاگ گئے تھے بروده مین رہے اورنگ آباد مین رہے حیدر آباد مین رہے سالگزشته یعنے جاڑون مین یہان آئے سرکار سے اونکي صفائي ہوگئي لیکن صرف جان بخشي روشن الدوله کا مدرسه جو عقب کوتوالي چبوترہ ہی وہ اور خواجه قاسم کي حویلي جسمین مغل علیخان مرحوم رہتے تھے وہ اور خواجه صاحبکي حویلي یہہ املاک خاص حضرت کالیصاحب کي اور کالیصاحب کے بعد میان نظام الدین کي قرار پاکر ضبط ہوئي اور نیلام ہوکر روپیه سرکار مین داخل ہوگیا ہان قاسم جان کي حویلي جسکے قباله میان نظام الدین کي والدہ کے نام کے ہین وہ اونکو یعنے میان نظام الدین کي والدہ کو مل گئي ہی فی الحال میان نظام الدین پاک پٹن گئے ہیں شاید بہاولپور بھي جائینگے * (۳۲۸)

ایضا

پیر و مرشد - آداب - غلطنامۂ قاطع برہان کو بھیجے ہوئے تین دن اور آپکي خیر و عافیت مولوي حافظ عزیز الدین کي زباني سنے ہوئے دو دن ہوئے تھے که کل آپکا نوازشنامه پہنچا قاطع برہان کے پہنچنے سے اطلاع پائي معتقدان برہان قاطع برچھیان اور تلوارین

پکڑ پکڑ کے اوتھہ کھڑے ہوے ہیں ہنوز دو اعتراض مجھہ تک پہنچے ہیں ایک تو یہہ کہ قاطع برہان غلط ہی یعنی ترکیب خلاف قاعدہ ہی کلام قطع کیا جاتا ہی برہان قطع نہیں ہوسکتی ہی لو صاحب برہان قاطع صحیح اور قاطع برہان غلط مگر برہان قطع کی فاعل ہوسکتی ہی اور قطع کا فعل آپ نہیں قبول کرتے قاطع برہان میں جو برہان کا لفظ ہی یہہ مصنف برہان قاطع ہی برہان قاطع کی روکو قطع سمجھکر قاطع برہان نام رکھا توکیا گناہ ہوا دوسرا ایراد یہہ ہی * ع * تا انگلسیان ستیز نیچا * انگلس کا نون تلفظ میں نہیں آتا میں پوچھتا ہوں خدا کے واسطے انگلس اور انگریز کا نون فاعلان کہاں ہی اور اگر ہی بھی تو ضرورت شعر کے واسطے لغات عربی میں سکون و حرکت کو بدل ڈالتے ہیں اگر انگلس کے نون کو عنہ کردیا تو کیا گناہ ہوا - وہ ورق جو چھاپے کا آپکے پاس بھیجا ہی اوسکو غلط نامہ شاملہ کے بعد لگا کر جلد بندھوا لیجیگا - حضرت کیوں آپنے مراسلہ اور میرے مکتوب کا حال پوچھا * ع * ایدہم کہ جواب نویسند جواب است * سمجھہ لو اور چپ رہو میں نے مانا جسکو تمنے لکھا ہی وہ لکھیگا کہ میں نے مختار سے پوچھا اوسنے یوں کہا پھر میں نے یوں کہا اب یہہ بات قرار پائی ہی تو اس تقریر کو حضرت ہی باور کریںگے فقیر کبھی نہ مانیگا ایک حکایت سنو امجد علی شاہ کی سلطنت کے آغاز میں ایک صاحب میرے ندیم آشنا یعنی خدا جانے کہاں کے رہنے والے کسی زمانہ میں وارد اکبرآباد ہوے تھے کبھی کہیں کے تحصیلدار بھی ہوگئے تھے زبان آور اور چالاک اکبرآباد

میں نوکری جستجو کی کہیں کچھ نہوا میرے ہاں دو ایک بار
آئے تھے پھر وہ جدا جانے کہاں گئے میں دلی آرہا کم و بیش بیس
برس ہوے ہوگئے امجد علی شاہ کے عہد میں اونکا خط ناگاہ
مجھکو بسبیل ڈاک آیا چونکہ اون دنوں میں دماغ درست اور
حافظہ بر قرار تھا میں نے جانا کہ یہہ وہی بزرگوار ہیں خط
میں مجھکو پہلے یہہ مصرع لکھا * ع * از بہجت شکر دارم و
از روزگار هم * آپسے جدا ہوکر بیس برس آوارہ پھرا جیپور
میں نوکر ہوگیا وہاں سے دو برسکے بعد کہاں گیا اور کیا کیا اب
لکھنو میں آیا ہوں وزیر سے ملا ہوں بہت عنایت کرتے ہیں
بادشاہ کی ملازمت اونہیں کے ذریعہ سے حاصل ہوئی ہے بادشاہ
نے خان اور بہادر کا خطاب دیا ہے مصاحبوں میں نام لکھا ہے
مشاہرہ ابھی قرار نہیں پایا وزیر کو میں نے آپ کا بہت مشتاق
کیا ہے اگر آپ کوئی قصیدہ حضور کی مدح میں اور عرضی یا
خط جو مناسب جانیں وزیر کے نام لکھکر میرے پاس بھیجدیجئیگا
تو بیشک بادشاہ آپکو بلائینگے اور وزیر کا خط فرمان طلب آپکو
پہنچیگا میں نے اوسی عرصہ میں ایک قصیدہ لکھا تھا جسکی
بیت اسم یہہ ہے * بیت * امجد علی شہ آنکہ بدرق دعای او * صح
صدرہ نماز صبح قضا کرد روزگار * الخ - متردد تھا کہ کسکی
معرفت بھیجوں توکلت علی اللہ بھیجدیا رسید آگئی صرف پھر
دو ہفتہ کے بعد ایک خط آیا کہ قصیدہ وزیر تک پہنچا وزیر
پڑھکر بہت خوش ہوا بآئین شایستہ پیش کریگا وعدہ کیا میں
متوقع ہوں کہ میاں بدرالدین مہرکن سے میری مہر خطابی کھدوا

کر بھیجدیجئے چاندي کا نگینہ مربع اور قلم جلي مقیرنے سرانجام کرکے بھیجدیا رسید آئي اور قصیدہ کے بادشاہ تک گذرنیکي نوید پس پھر دو مہینے تک اودھر سے کوئي خط نہ آیا مین نے جو خط بھیجا اولٹا پھر آیا ڈاک کا یہہ توقیع کہ مکتوب الیہ یہاں نہین ایک مدت کے بعد حال معلوم ہوا کہ اوس بزرگ کا وزیر تک پہنچنا اور حاضر رہنا سچ بادشاہ کی ملازمت اور خطاب ملنا غلط بہادري کی مہر نمسے تقریب حاصل کرکے مرشد اباد کو چلا گیا چلتے وقت وزیرنے دو سو روپیہ دئے تھے - ایک قاعدہ کلیہ دلي کا سنبھلو حالوں کي قدرت مقتضي اسکی ھی کہ جو اس شہر پناہ کے اندر پیدا ھوا مرد یا عورت خفقان و مراق اوسکي خلقت و فطرت میں ہو- آٹھہ دس برس کے بعد ساونکے اخیر مینھہ خوب برسا لیکن نہ دریا جاري ہوئے نہ طوفان آیا ہاں شہر کے باہر ایک دن بجلي گري دو ایک آدمی کچھہ جانور تلف ہوئے مکان گرے دس بیس آدمی دب کر مرے دو تین شخص کوٹھے پر سے گرکر مرے مرافیون نے غل مچانا شروع کیا اپنے اپنے عزیزان سفر رفتہ کو لکھا جانچا اخبار نویسوں نے اوسے سنکر درج اخبار کیا لو اب دس بارہ دن سے مینھہ کا نام نہین دھوپ آگ سے زیادہ تر تیز ھی وہي خفقاني صاحب روتے پھرتے ھین کہ کھیتیاں جلي جاتي ھین اگر مینھہ نہ برسیگا تو پھر کال پڑیگا مکانات کے گرنیکا حال یہہ ھی کہ چار پانچ برس ضبط رہے یعمائي لوگ کڑي تختہ کواڑ چوکھٹ بعض مکانات کي چھت کا مصالح سب لیگئے - اب اون غربا کو وہ مکان ملے تو اونمین مرمت کا مقدور کہاں

فرمائے مکانات کیونکر بکرین * (۳۲۹)

ایضا

پیر و مرشد - ایک سوارشمامه آیا اور دستنبو کے پہونچنے کا مژدہ پایا اوسکا جواب یہی که کارپردازان ڈاک کا احسان مانا اور اپنی محنت کو رایگان سمجھا چند روز کے بعد ایک عنایت نامه اور پہونچا گویا شاعر التفات کا دوسرا دور پہونچا اب ضرور آپڑا که کچھه حال اس ستارۂ دم دار کا لکھون چنانچه جسوقت سے وہ خط پڑھا ہی سوچ رہاہون که کیا لکھون چونکه بسبب فقدان اسباب یعنی عدم رصد و کتاب کچھه نہین کہا جاتا هي ناچار مرزا صایب کا مصرع زبان پر آجاتا هی (ع) اربن ستارۂ دنباله دار می ترسم * یهه مطلع هی اوریهه پہلا مصرع هی (ع) زحال گوشۂ ابروی یار می ترسم * کیا آپ مجھکو بے هنري اور هیچمرزي مین صاحب کمال نہین جانتے اور اس عبارت فارسي کو میرا مصداق حال نہین جانتے پیش ملا طبیب و پیش طبیب ملا پیش هیچ هردو و پیش هردو هیچ (†) آرایش مضامین شعر کے واسطے کچھه تصوف کچھه نجوم لگا رکھاهی ورنه سواے موزونی طبع کے یہان اور کیا رکھا هی بهر حال علم نجوم کے قاعدہ کے موافق جب زمانیکے مزاج مین فساد کي صورتین پیدا هوتي هین تب سطح فلک پر یهه شکلین دکھائي دیتي هین جس برج مین یهه نظر آئے اوسکا درجه و دقیقه دیکھتے هین پهر دو ذنابه کا ممر اور طریقه دیکھتے هین هزار طرحکي چال ڈالتے هین تب ایک حکم نکالتے هین شاهجهان آباد مین بعد غروب

(†) صحیح یهه هی (پیش منجم طبیب و پیش طبیب منجم الخ) *

آفتاب افق غربي شهر پر نظر آتا تها اور چونکه اون دنون مين
تاب اول ميزان مين تها تو يهه سمجها جاتا تها که يهه صورت عقرب
يں هي درجه و دقيقه کي حقيقت نا معلوم رهي بهت دن
ہر مين اس ستاره کي دهوم رهي اب دس باره دنسے نظر نهين
تا وهان شايد اب نظر آتا هي جو آپنے اسکا حال پوچها هي بس
ين اتنا جانتا هون که يهه صورتين قهر الهي کي هين اور دليلين
لک کي تباهي کي قران النحسين پهر کسوف پهر خسوف پهر يهه
صورت پر کدورت عياذ بالله و پناه بخدا يهان پهلي نومبر کو نده کے دن
مسب الحکم حکام کوچه و بازار مين روشني هوئي اور سکو کمپني
ا تهيکه توٹ جانا اور ملک هند کا بادشاهي عمل مين آنا سنايا
يا نواب گورنر جنرل لارڈ کيننگ بهادر کو ملکهٔ معظمهٔ انگلستان نے
زرند ارجمند خطاب ديا اور اپني طرف سے نايب اور هندوستان
ا حاکم کيا مين تو قصيده پهلے هي اس تهنيت مين لکهه چکا
ون چنانچه بشمول دستنبو نظر انور سے گزرا هوگا * شعر *
ا بهال دوستي کي بر دهد * حاليا رفتيم و تخمے کاشتيم (۳۳۰)

ايضا

حضرت پير و مرشد - اگر آج ميرے سب دوست و عزيز يهان فراهم
وتے اور هم اور وه باهم هوتے تو مين کهتا که آؤ اور رسم تهنيت
جا لاؤ خدا نے پهر وه دن دکهايا که ڈاک کا هرکاره انور الدوله کا
خط لايا * ع * اينکه مي بينم به بيداريست يارب يا بخواب *
وبهه بيٹهتا هون اور سر پٹکتا هون که جو کچهه لکها چاهتا هون نهين
بهه سکتا هون الهي حيات جاوداني نهين مانگتا بلے انور الدوله

سے ملکر سرگزشت بیان کرون پھر اوسکے بعد مروں روپیہ کا نقصان اگرچہ جانکاہ و جانگزا ھی پر بموجب تلف المال خلف العمر عمر ورا ھی جو روپیہ ہاتھہ سے گیا ھی اوسکو عمرکي قیمت جانئے اور ثبات ذات و بقاے عرض و ناموس کو غنیمت جانئے الله تعالی وزیر اعظم کو سلامت رکھے اور اس خاندان کے نام و نشان و عز و شان کو برقرار تا قیامت رکھے مین نے ۱۱ مئي سنه ۱۸۵۷ سے ۳۱ جولائي سنه ۱۸۵۸ تک روداد نثر مین بعبارت فارسي نا آمیختہ بعربي لکھي ھی اور وہ پندرہ سطر کے مسطر سے چار جزو کي کتاب اگرہ کو مطبع مفید الخلایق مین چھپنے کو گئي ھی دستنبو اوسکا نام رکھا ھی اور اوسمین صرف اپني سرگزشت اور اپنے مشاهدہ کے بیان سے کام رکھا ھی بعد چھپ جانے کے وہ نسخہ حضرت کي نظر سے گذرانونگا اور اوسکو همسعدي اور همرداني جانونگا - جناب میر امجد علي صاحب کا جو آپکے خط میں ذکر نہیں آیا ھی تو اس خیر خواہ احبابکا دل گھبرایا ھی ابکے جو خط لکھئے تو اونکي خیر و عافیت بھي ضرور لکھئے اونکو بندگي اور جناب منشي نادر حسین خان صاحب کو سلام پہنچے * (۳۳۱)

ایضا

پیر و مرشد - معاف کیجئیگا مین نے جمنا کا کچھہ حال نه لکھا یہاں کبھي کسي نے اس دریا کي کوئي حکایت ایسي نہین کي که جس سے استبعاد اور استعجاب پایا جاے پرسش کے بعد بھي کوئي نئي بات نہین سني سنئے تو سہي موسم کیا ھی گرمي جاڑا برسات تین فصلین اکھٹي ہو گئي ہین تگرگ باري علاوہ

ایک نہر روان کی حقیقت متغیر ہوجاے تو محل استعجاب کیوں ہو اور یہہ بات کہ دلی میں تغیر نہو اور پورب میں ہو اوسکی وجہ یہہ ہی کہ یہاں جمنا بامراد نہ رہی ہی اور وہان کہین گین کہیں اور ندی کہین گنگا باہم ملگئی ہین مجمع البحار ہی - حضرت نے حرف وکالت کی مولانا قلق سے تقصیر میری معاف نکروائی کہدوگے کہ گناہ معاف ہوگیا میں تغیر سازنیکت کے کسے مانونگا یہہ دن مجھپر سرسے گزرتے ہین گرمی میں میرا حال بعینہ وہ ہوتا ہی جیسا زبان سے پانی پینے والے جانورونکا خصوصا

اس تموز میں کہ غم و ہم کا ہجوم ہی * بیت *

آتش دوزخ میں یہہ گرمی کہاں * سوز غمہاے نہانی اور ہی (۳۳۲)

ایضا

قبلہ و کعبہ - وہ عنایت نامہ جسمیں حضرت نے مزاج کی شکایت لکھی تھی پڑھکرے چین ہوگیا ہوں اور عرض کرچکا ہوں کہ مزاج کا حال مفصل لکھئے چونکہ آپ نے کچھہ نہین لکھا تو اور زیادہ مشوش ہوں بسکہ رفع تشویش یعنی شفقت نامہ جلد بھیجئے جناب منشی نادر حسین خان صاحب کا کچھہ حال معلوم نہین حضرت میر امجد علی صاحب کا کچھہ حال معلوم نہین متوقع ہوں کہ ان دونوں صاحبونکی خدمت میں میرا سلام پہنچے اور آپ اونکی خیروعافیت لکھین کبوترونکا نسخہ جیسا کہ میرے پاس آیا بجنسہ ارسال کرتا ہوں آپکو معلوم ہوگا کہ میرن صاحب نے انتقال کیا یہہ چھوٹے بھائی تھے مجتہد العصر لکھنو کے نام اونکا سید حسین اور خطاب سید العلما نقش نگین میر حسین ابن

علي میں نے اونکي رحلت کي ایک تاریخ پائي اوس دن پانچ برھتے ھیں یعنی ۱۲۷۸ ھوتے تھے تخرجه نئي روش کا میرے خیال میں آیا میں تو جانتا ھوں اچھا ھی دیکھوں آپ پسند فرماتے ھیں یا نہیں * قطعه *

حسین ابن علي آبروي علم و عمل * که سید العلما نقش خاتمش بودے

نماند و ماندے اگر پدر سال سال دگر * غم حسین علي سال خاتمش بودے

زیادہ حد ادب * (۳۳۳)

ایضا

پیر و مرشد - یہہ خط لکھنا نہیں ھی باتیں کرني ھیں اور یہي سبب ھی که میں القاب و آداب نہیں لکھتا - خلاصه عرض کا یہہ ھی که آج شہر میں بدر الدین علي خان کا نظیر نہیں پس مہر اور کون کھود سکیگا ناچار میں نے آپکا سوارشدامه جو میرے نام تھا وہ اونکے پاس بھجوا دیا اونھون نے رقعه میرے نام آج بھیجا سو وہ رقعه حضرت کي خدمت میں بھیجتا ھوں آپ پڑہ لیں اور سمجھہ لیں اور نگین باحتیاط ارسال فرماوین روپیه کے بھیجنے کي ابھي ضرورت نہیں ھی جب میں عرض کروں تب بھیجئیگا تعجب ھی که جناب میر امجد علي صاحب قلق کا اس خط میں سلام نتھا متوقع ھوں که چھاپے کے قصیدے اونکو سنائے جاوین اور میری بندگي کہي جائے جناب منشي نادر حسین خانصاحب کو میرا سلام بہزار اشتیاق پہنچے * (۳۳۴)

ایضا

لله الشکر که پیرو مرشد کا مزاج اقدس بخیر و عافیت ھی چھٹے

وارشدنامہ کا جواب با آنکہ وہ مشتمل ایک سوال پر تھا ھضور لکھنے
ہین پایا کہ کل ایک اور مکرمت نامہ آیا بندہ عرض کرچکا ھی
، مسہل میں ھون چنانچہ کل مدرا مسہل ھوگا اس سبب سے
وس توقیع کا پاسخ نگار نہوسکا تھا اور لکھتا ہی تو یہی لکھتا ھو
پ نے لکھا ھی- اردی کی رے کی حرکت و سکون کے باب میں
ول متصل یہی ھی جو حضرت نے لکھا ھی اگر تقطیع شعر
مساعدت کرجاے اور اردی بروزن چندی گنجایش پاسے تو نعم الاتفاق
ھی ورنہ قاعدۂ تصرف مقتضی جوازھی مرزا عبد القادر بیدل * شعر * میر
چورسی بطور ھمت اردی مگو ومگریز * کہ بیرزد این تمنا بخواب لن ترانی
اسد اللہ بیگ غالب * شعر * موسی
رمت آنکہ بہار حسن مدارا طلب کنیم * سررشتہ در کف اردی گوی طوردہ
روایت سے فارغ ھوکر عرض کرتا ھون کہ ھاے کیا غزل لکھی ھی
قبلہ آپ فارسی کیوں نہین کہا کرتے کیا پاکیزہ زبان ھی اور کیا
طرز بیان کیا مین سخن ناشناس اور نا انصاف ھون کہ ایسے کلام
کے حک و اصلاح پر جرأت کرون (ع) چہ حاجتست بمشاطہ روی
زیبارا * ھان ایک جگہہ آپ تحریر میں سہو کر گئے ھین (ع) ای
مطرب جادو فن نازم بہ ھوشم زن * دو میم آپڑے ھین ایک میم
محض بیکار ھی دیگر کی جگہہ آپ نازم لکھہ گئے ھین (ع) ای
مطرب جاد و فن دیگر بہ ھوشم زن * اب دیکھئے اور صاحبوں کی
غزلین کب آتی ھین اندی عنایت فرمائیگا کہ ھر صاحب کے
تخلص کے ساتھہ اونکا اسم مبارک اور کچھہ حال رقم کیجئیگا زیادہ
حد ادب * (۳۳۵)

ایضا

کیونکر کہوں کہ میں دیوانہ نہیں ہوں ہاں اتنے ہوش باقی ہیں
کہ اپنے کو دیوانہ سمجھتا ہوں واہ کیا ہوشمندی ہی کہ قبلۂ ارباب
ہوش کو خط لکھتا ہوں نہ القاب نہ آداب نہ بندگی نہ تسلیم
سن غالب ہم تجھسے کہتے ہیں بہت مصاحب نہ بن - اي ایار
حد خود بشناس - مانا کہ تونے کئی برس کے بعد دو بیت کی
غزل لکھی ہی اور آپ اپنے کلام پر وجد کر رہا ہی مگر یہہ تحریر
کی کیا روش ہی پہلے القاب لکھہ پھر بندگی عرض کر پھر ہاتھہ
جوڑ کر مزاج کی خبر پوچھہ پھر عنایت نامہ کے آپکا شکر ادا کر
اور یہہ کہہ کہ جو میں تصور کر رہا تہا وہ ہوا یعنے جسدن صبحکو
میں نے خط بھیجا اوسیدن آخر روز حضور کا فرمان پہنچا معلوم
ہوا کہ حرارت هنوز باقی ہی انشاء الله تعالی رفع ہو جائگی
موسم اچھا آگیا ہی * شعر *

گرمی ار آب برون رفت و حرارت رهوا * محمل مہر جہانتاب بمیزان آمد

اگر صرف تبرید و تعدیل سے کام نکلجاے تو کیا کہنا ہی ورنہ
بحسب راے طبیب تنقیہ کرڈالئے مجھکو بہی آج دسواں منضج
ہی پانچ سات دنکے بعد مسہل ہوگا * (۳۳۵)

ایضا

پیر و مرشد - آداب مزاج مقدس میرا جو حال آپنے پوچھا اس
پرسش کا شکر بجا لاتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ آپکا بندہ بے درم
خریدہ اچھی طرح هی ایک مصد ستائیس منضج چار مسہل کہانتک
آدمی کو ضعیف نکرے بارے آفتاب عقرب میں آگیا پانی برف آب

هوگیا هی کابل و کشمیر کا میوه دکھنے لگا هی یہه ضعف
قسمت تو نہیں که ایسے ایسے امور اوسکو زایل کرسکین عزلون کو
برسون سے پڑه رها هون اور وجد کررها هون خوشامد میرا شیوه نہین
هی جو اون غزلونکي حقیقت میري نظر مین هی وه سمجھہ سن
لیجئے اور میري داد دیجئے کی داد دیجئے - مولانا فلون نے متقدمین
یعني امیر خسرو و سعدي و جامی کی روش کو سرحد کمال کو
پہنچایا هی اور میرے قبله و کعبه مولانا شفق اور مولانا هاشمي
اور مولانا عسکري متاخرین یعنی صایب و کلیم و قدسي کی انداز کو
آسمان پر لیگئے هین اور تکلف اور تملق سے کہتا هون تو مجھکو ایمان
نصیب نہو یہه جو آپ اپنے کلام کے حک و اصلاح کے واسطے مجھسے
فرماتے هیں یہه آپ میري آبرو بڑهاتے هین کوئي بات بیجا هو
کوئي لفظ ناروا هو تو مین حکم بجالاؤن زیاده حد ادب * (۳۳۹)

ایضا

قبله و کعبه - کیا لکھون امور نفساني مین اضداد کا جمع هونا محالات
عادیه مین سے هی کیونکر هو سکے که ایک وقت خاص مین
ایک امر خاص موجب انشراح کا بهی هو اور باعث انقباض کا
بهی هو یہه بات مین نے آپکے اس خط مین پائي که اوسکو پڑهکر
خوش بهی هوا اور غمگین بهی هوا سبحان الله اکثر امور مین
تمکو اپنا هم طالع پاتا هون عزیزونکی ستم کشي اور رشته دارونسے
ناخوشي - میرا هم قوم تو سراسر قلمرو هند مین نہین - سمرقند
مین دو چار یا نخشب خفچاق مین سو دو سو هونگے مگر هان
اقربای سببي هین سو پانچ برسکي عمر سے اونکے دام مین اسیر

ہون اِکسٹھہ برس ستم اوٹھاے ہین * شعر *

گر دہم شرح ستمہاے عزیزان غالب * رسم امید همانا زجہان برخیزد

نہ تم میری خبر لیسکتے ہو نہ مین تمکو مدد دیسکتا ہون اللہ اللہ

دریا سارا تیر چکا ہون ساحل نزدیک ہی دو ہاتھہ لگائی اور بیڑا پار ہی

عمر بھر دیکھاکیا مرنے کی راہ * مرگئے پر دیکھئے دکھلائیں کیا

شاہ اسرار الحق کو (آپکا) اور حافظ نظام الدین صاحب کا خط

بھجوادیا ہفتہ بھر کے بعد جواب مانگا جواب دیا کہ اب بھیجتا

ہون دس بارہ دن ہوے کہ حضرت خود تشریف لائے جواب

آپکے اور حافظ جی کے خط کا مانگا کہا کہ کل بھیجدونگا اس واقعہ

کو آج قریب دو ہفتہ کے عرصہ ہوا ناچار اونکے جواب سے قطع

نظر کرکے آپکو یہہ چند سطرین لکھین * شعر *

ار هون دل نوشتم نزدیک دوست نامہ

ادبي رایت دهوامي ہجرک القیامۃ

حافظ جی صاحب کو میری بندگی کہئیگا اور یہہ خط اونکو

پڑھوا دیجئیگا جناب منشی نادر حسین خانصاحب کو میرا

سلام پہنچے اگرچہ آپ مبتلاے رنج و الم ہو مگر یہہ شرف کیا

کم ہی کہ انور الدولہ کے ہمدرد ہو مورد ستمہاے روزگار ہونا

شرافت ذاتی کی دلیل ہی ساطع - اور برہان ہی قاطع - ہان

حضرت بہت دنسے جناب میر احمد علی صاحب کا کچھہ حال

معلوم نہین اونکے تخلص نے مجھکو حیران کر رکھا ہی یعنی قلق

مین مبتلا ہون آپ اونکا حال لکھئے خواجہ اسمعیل خانصاحب

کہان ہین اور کسطرح ہین - سنکے قبلہ مین تو آپسے شاہ انوار الحق

کے خط کے جواب کا طالب نہین هون که آپ اونکے خط کے حاصل هونیکے انتظار مین مجھکو خط نه لکھسکین مترصد هون که اس اپنے خط کا جواب جلد پاؤن * (۳۳۷)

نام میر افضل علی عرف میرن صاحب

سعادت و اقبال نشان میر افضل علی صاحب المعروف به میرن صاحب - خدا تمکو سلامت رکھے اور پھر تمهاري صورت مجھکو دکھاوے تمهارا خط پهنچا آنکھون سے لگایا آنکھون مین نور آیا دلپر رکھا مزا پایا کل تک اوس کو سدکر شرماتے تھے اور آپ هي آپ کھلے جاتے تھے اب بن بن کر باتین بناتے هو اور همکو کڑیان سناتے هو کاشکے تم یهان آجاو تب اس تحریر کا مزا پاؤ میر مهدي صاحب وه تحریر تمهاري به دست میري دیکھکر بهت خفا هوئے چنانچه اب جو تمهاري اونکي ملاقات هوگي تو تمکو معلوم هوگا بهائي تمهارے سالے صاحب غرور کے پتلے هین دو ایکبار مین نے اونکو بلایا اونهون نے کرم نفرمایا تم سچ کهتے هو یهه لوگ اور هي آب و گل کے هین تمهاري انکي کبھي نه بنیگي اور گهري نه چهنیگي - وهین بیٹھے رهو دیکھو خدا کیا کرتا هي انشاءالله تعالی یهه رنج و عذاب کا زمانه جلد گزرتا هی - میر سرفراز حسین صاحب کو میري دعا کهنا اور کهنا بهائي وه زمانه آیا هی که سیکڑون عزیز راهي ملک عدم هوئے سیکڑون ایسے مفقود الخبر هوے که اونکي مرگ و زیست کي خبر نهین دو چار جو باقي رهے هین خدا جانے کهان بستے هین که هم اونکے دیکھنے کو ترستے هین - میر نصیر الدین کو پهلے بندگي پھر دعا - دوشنبه ۹ نومبر

سنه ۱۸۵۸ بین الظهر و العصر - حواله میر مهدي طال عمرة * (۳۳۸)

ایضا

برخوردار کامگار میر مفضل علي عرف میرن صاحب طال عمرہ - بعد دعا کے واضح راي سعادت انتماسے هو آپکا خط پہنچا اگرچه میں نے صرف پڑھا میر مهدي کے جلانیکو لکھتا هون که میں نے آنکھون سے لگایا - هان صاحب تمنے جو لکھا هی که قبله و کعبه کہدے سے وہ صاحب بہت خوش هوتے هین کیون نه خوش هون خوشي کي بات هی تمهارے سر کي قسم میں گویا دیکھه رها هون اور میري نظر مین پھر رها هی وہ میر سرفراز حسین کا شرماکر آنکھین نیچي کرني اور مسکرانا خدا کبھي مجھکو بھي وہ صورت دکھاے میر نصیر الدین یہان آگئے هین تم مجتهد العصر اور حکیم میر اشرف علي کو میري دعا کہنا اور میر مهدي پوچھین تو کہنا که تمکو کچھه نہین لکھا - کل مین نے خبر منگوائي تھي سو لڑکي کو ابھي تپ آئي جاتي هی - یقین هی که تمنے وهان پہنچکر مولوي مظهر علي کو خط لکھا هوگا هان تمکو ضرورهی اوسسے نامه و پیام کي رسم رکھني والدعا - چارشنبه ششم جولائي سنه ۱۸۵۹ ع غالب * (۳۳۹)

ایضا

میري جان - تمهارا رقعه پہنچا نکھلا که میر سرفراز حسین جیپور کیون جاتے هین بہرحال میر مهدي کو دعا کہنا اور میر سرفراز حسین سے یهه پوچھنا که تم جیپور چلے میں نے تمکو خدا کو سونپا تم مجھکو سونپ چلے جواب کا طالب غالب - ۲۱ جولائي ۱۸۶۴ ع * (۳۴۰)

بنام مرزا قربان علی بیگ خان صاحب سالک

و للرحمن الطاف خفیه - خیر و عافیت تمہاري معلوم ہوئي دم غنیمت ہی جان ہی تو جہان کہتے ہیں که خدا سے ناامیدي کفر ہي میں تو اپنے باب میں خدا سے نا امید ہوکر کافر مطلق ہوگیا موافق عقیدۂ اہل اسلام جب کافر ہوگیا تو مغفرت کي بہي توقع نرہي چل بہئے نه دنیا نه دین مگر تم خلی الوسع مسلمان بنے رہو اور خدا سے ناامید نہو ان مع العسر یسرا کو اپنے نصب العین رکہو (ع)

در طریقت ہرچه پیش سالک آید خیر اوست

گہر میں تمہارے سب طرح خیر و عافیت ہی محمد میرزا پنجشنبه اور جمعه کو داستان کے وقت آ جاتا ہی رضوان ہرروز شبکو آتا ہی یوسف علیخان عزیز سلام اور نادر اور حسین علي بندگي کہتے ہیں کلو داروغه کورنش عرض کرتا ہی اوروں کو یه پایه حاصل نہین که وه کورنش بهي بجالائیں - خط بہیجتے رہا کرو والدعا - اپني مرگ کا طالب غالب - صبح دوشنبه ۲ صفر ۱۱ جولائي سال حال * (۳۶۱)

ایضا

میري جان - کن اوہام میں گرفتار ہی جہان باپکو پیٹ چکا اب چچا کو بهي رو تجهکو خدا جیتا رکہے اور تیرے خیالات و احتمالات کو صورت وقوع دے یہان خدا سے بهي توقع باقی نہین مخلوق کا کیا ذکر کچهه بن نہین آتي اپنا آپ تماشائي بن گیا ہون رنج و ذلت سے خوش ہوتا ہون یعنے میں نے اپنے کو اپنا غیر تصور کیا ہی جو دکهه مجهے پہنچتا ہی کہتا ہون که لو غالب کے ایک اور جوتي لگي بہت اترانا تہا که میں بڑا شاعر اور فارسي دان

آترانا

هون آج دور دور تک میرا جواب نہین - لے اب تو قرضداروںکو جواب دے سچ تو یوں هی که غالب کیا مرا بڑا ملحد مرا بڑا کافر مرا همنے ازراہ تعظیم جیسا بادشاهوں کو بعد اونکے جنت آرامگاہ و عرش نشیمن خطاب دیتے هیں چونکه یهه اپنے کو شاہ قلمرو سخن جانتا تها سقر مقر اور هاویه زاویه خطاب تجویز کر رکها هی- آئیے نجم الدوله بهادر ایک قرضدار کا گریبان میں هاتهه ایک قرضدار بهوگ سنا رها هی میں اوس سے پوچهه رها هون اجی حضرت نوابصاحب نوابصاحب کیسے اوغلانصاحب آپ سلجوقی اور افراسیابی هین یهه کیا بیحرمتی هو رهی هی کچهه تو اکسو کچهه تو بولو بولے کیا بیحیا بیعزت کوٹهی سے شراب گندهی سے گلاب بزاز سے کپڑا میوہ فروش سے آم صراف سے دام قرض لئے جاتا هی یهه بهی تو سوچا هوتا کہاں سے دونگا * (۳۴۲)

بنام مرزا شمشاد علي بیگ خانصاحب رضوان

فرزند دلبند شمشاد علی بیگ خان کو اگر خفا نہوں تو دعا اور اگر آزردہ هوں تو بندگی عازی آباد سے جاکر طمع اقدس ناسازهوگئی (ع) از آمدن کعبه پشیمان شده باشی * فرزند علي بیگ خان کو دعا کہنا مرزا تفضل حسین خان کو دعا کہنا اور اونکا حال لکھنا آج شنبه ۴ نومبرکی هی پرسوں نوابصاحب دورہ کو گئے هیں فرماگئے هیں که دو هفته میں آونگا آکر چار روز یہاں رهینگے پهر نمایشگاہ بریلی کی سیر کو جائینگے وهاں سے پهر کرجب آئینگے تو صاحب کمشنر بریلی کا انتظار فرمائینگے وہ پنجم دسمبرتک آجائینگے تین دن جشن رهیگا اوسکے دو چار روز بعد غالب رخصت هوگا

خدا کرے کہ تم تک زندہ پہنچ جاے - پیرجي بہت یاد آتے هین اونکو دعا کہنا اور یہہ کاغذ پہلے تم پڑھنا پہر سالک کو پڑھانا پہر میان خواجہ امان اور حکیم رضا خان کو دکھانا پہر مرزا تفضل حسین خان کے پاس لیجانا اس قصیدہ کے ساتھہ کي نثر نواب ضیاء الدینخان یا مرزا ثاقب سے مانگ لینا اور اوسکي نقل کرلینا اور قاطع برهان کا حال لکھنا۔ مین نے تیس روپیہ کي هنڈوي سو روپیہ کي نامي حکیم جي کو بھیجدي هی حضرت نے رسید بهي نہین لکھي اوسے رسید لکھوا بھیجو اور سب جلدونکے شیرازے بندھائین اور موٹا کاغذ دونو طرف لگاے خبردار کوئي نسخہ بے جلد نرہے تین سو مجلد کے تیار هونیکي خبر اور بقیہ حساب میرے پاس بھیجدینا یا روپیہ مرزا بھیجدونگا یا آکر دونگا گورنر کا حال لکھو کون کون حاضر هوا کس کسکي ملاقات هوئي فرخ سیر کے دادا صاحب آئے هین یا نہین اگر آئے هین تو روداد مفصل لکھو۔ هان بهائي ٹونک والے سیدسراج احمدکا بهي حال ضرور لکھنا علي نقي خان وزیر شاہ اودھ کي حقیقت بهي ضرور لکھنا اور مجھکو ان مقاصد کے جواب کا منتظر سمجھنا آج دوشنبہ چوتھي نومبر کي هی آٹھہ دن مین خط کي آمد و شد یقیني هی نودن راہ دیکھونگا دسوین دن اگر تمہارا خط نہ آیا تو مین تمہارا راضي بن جاونگا مطالب مندرجہکي جواب کا طالب غالب * (٣٤٣)

ایضا

مرزا - رسم تحریر خطوط بسبب ضعف ترک هوتي جاتي هی تحریر کا تارک نہین هون بلکہ متروک هون اب مجھے ویسا نہ سمجھو

جیسا چهوڑ گئے ہو رامپور کے سفر مین تاب و طاقت حسن فکر لطف طبیعت یہہ سب اسباب لٹ گیا اگر تمہارے خط کا جواب نہ لکھون تو محل ترحم ہی نہ مقام شکایت سنو میرے خط کے نہ پہنچنے سے تمکو تشویش کیون ہو جب تک زندہ ہون غمزدہ و افسردہ ناتوان و نیم جان ہون جب مرجاونگا تو میرے مرنیکی خبر سن لوگے پس جب تک میرے مرنیکی خبر نہ سنو جانو کہ غالب جیتا ہی حستہ و نژند رنجور و دردمند یہہ سطرین لکھکر اسوقت تمہارے بھائی پاس بھیجتا ہون مگر اونکو ہمیشہ سفر در وطن ہی نہرص محال اگر گھر مین ہین تو عنایت الله اونکو ورنہ محمد میرا کر دے آئیگا * ربیع الثانی جمعہ کا دن صبح کا وقت ہی * (۳۴۴)

بنام مرزا باقر علی خان صاحب کامل

اقبال نشان مرزا باقر علی خان کو غالب نیم جان کی دعا پہنچے تمہارا خط آیا تمہارے روزگار کی درستی آگے سن چکا تھا اب تمہارے لکھنے سے دیکھہ بھی لی دل میرا خوش ہوا اور تم خاطر جمع رکھو جیسا کہ مہاراجہ نے تمسے کہا ہی تمہاری ترقی انشاءالله تعالی جلد ہوگی مجھہ سے جو تم گلہ کرتے ہو خط کے نہ بھیجنے کا بھائی اب میری انگلیان نکمی ہوگئی ہین اور بصارت مین بھی ضعف آگیا ہی دو سطرین نہین لکھہ سکتا اطراف و جوانب کے خطوط آئے ہوئے دھرے رہتے ہیں جب کوئی دوست آجاتا ہی مین اوس سے جواب لکھوا دیتا ہوں پرسوں کا تمہارا خط آیا ہوا دھرا تھا اب اسوقت مرزا یوسف علی خان آگئے مین نے اوسے

یہہ خط لکھوا دیا تمہاري دادي اچھي طرح هی تمہارا بہائي اچھي طرح هی تمہارے گھرمین سب طرح خیر و عافیت هی تمہاري لڑکي اچھي طرح هی کبھي رور کبھي دوسري تیسرے میرے پاس آجاتي هی * (۳۴۵)

ایضا

نور چشم و راحت جان مرزا باقر علي خان کو فقیر غالب کي دعا پہنچے تمہارا خط جو میرے خط کے جواب مین تھا وہ مجھکو پہنچا اوسمین کوئي بات جواب طلب نہ تھي اس خط میں ایک نئے امر کي تمہیں اطلاع دیتا هوں وہ امر یہہ هی کہ میں نے اگلے مہینہ مین سبدچین کي ایک جلد مع عرضي اقبال نشاں مرزا تفضل حسین خان کي معرفت الور کو بھجوائي تھي سو انکے ہفتے مین حضور پرنور مہاراو راجہ بہادر کا خط اونہیں کي معرفت مجھکو آیا حضور نے از راہ بندہ پروری و قدر افزائي القاب بہت بڑا مجھے لکھا اور خط مین فقرے بہت عنایت اور التفات کے بھرے هوئے درج کئے تم تو وهین هو تمکو اوسکي اطلاع هوگئي تھي یا نہین اور اگر هو گئي تھي تو تمنے مجھکو کیون نہین لکھا اب مین تمسے یہہ پوچھتا هون کہ کبھي دربار مین کچھہ میرا بھي ذکر آتا هی یا نہین اور اگر آتا هی تو کسطرح آتا هی حضور سنکر کیا فرماتے هین * غالب ۷ - دسمبر سنہ ۱۸۶۷ ع * (۳۴۶)

ایضا

اقبال نشان باقر علي خانکو غالب نیمجانکي دعا پہنچے بہت دن هوئے کہ تمہارا خط آیا مگر تمنے اپنے مکان کا پتا تو لکھا هي نتھا فقط

انور کا نام لکھکر میں کیونکر خط بھیجتا - مارے اب شہاب الدین خان کی زبانی پتا معلوم ہوا سو اب میں تمکو خط لکھتا ہوں جدیا بیگم اچھی طرح هی میرے پاس آتی رہتی هی اور تمہارے گھر میں سب طرح خیر و عافیت هی اکتوبر مہینے کی تمہاری تنخواہ تمہارے گھر بھیجدی مرزا حسین علیخان بندگی عرضکرتا هی - اسد الله - تحریر تاریخ ۱۶ نومبر سنه ۱۸۶۷ع (۳۴۷)

بنام ذوالفقار الدین حیدر خان عرف حسین مرزا صاحب

بھائی تمہارے خطونکا اور یوسف مرزا کے خطونکا جواب بھیج چکا ہوں محمد علیخان صاحب همه تن مصروف ہیں دوالی کی تعطیل ہوچکی هی نوند رائے کی بی بی مرگئی هی وہ غمزدہ ہو رہا هی مگر خیر کام کریگا کاشی ناتھه بے پروا آدمی هی تم ایک خط تاکیدی اوسکو بھی لکھه بھیجو اکثر وہ کہا کرتا هی که حسین مرزا صاحب جب لکھتے ہیں مرزا نوشه صاحب هی کو لکھتے ہیں یهه امر اوس پر ظاهر ہو که میں نے تمہیں یوں لکھا هی مطلب اپنا اوسکو لکھو - میں کیا کروں اگر کہوں که میری جان بھی تمہارے کام آئے تو میں حاضر ہوں یهه کہنا تکلف محض هی کون جان دیتا هی اور کون کسی سے جان مانگتا هی مگر جو مگر مجھکو تمہاری هی اور جو میری دسترس هی اسکو میرا خدا اور میرا خداوند جانتا هی دسترس کو تو تم بھی جانتے ہو انشاء الله تعالی اوایل ماہ آیندہ یعنی نومبر میں ڈیر والا مقدمه درست ہوجائے ان سطور کی تحریر سے مراد یهه هی که ابھی چنی لال تمہارا قرضخواہ آیا تھا تمہارا حال پوچھتا تھا کچھه سچ

کچھہ جھوٹ کہکر اونکو اس راہ پر لایا ہون کہ سو دو سو روپیہ تمکو بھیجدے بیوبکی طرح کی تقریر اوسکو سمجھائی ہی کہ لالا جس درخت کا پہل کہانا منظور ہوتا ہی تو اوسکو پانی دیتے ہیں حسین مرزا تمہارے کہیت ہیں پانی دو تو اناج پیدا ہو جائی کچھہ تو نرم ہوا ہی تمہارے مکان کا پتا لکھوا کر لے گیا ہی اور یہہ کہہ گیا ہی کہ میں اپنے بیٹے رامجی داس سے صلاح کرکے جو بات ٹھہریگی آپ سے آکر کہونگا اگر وہ روپیہ ہی بھیجدے تو کیا کہنا ہی اور اگر وہ خط لکھے اور تم اوسکا جواب لکھو تو یہہ ضرور لکھنا کہ اسد اللہ نے جو تم سے کہا ہی وہ سچ ہی اور وہ امر ظہور میں آنیوالا ہی بس زیادہ کیا لکھوں یہانتک لکھہ چکا تھا کہ سردار مرزا صاحب تشریف لائے میں نے خط اونکو بہی دکھایا مگر بعد الاستفسار کہا گیا کہ خط حسین مرزا صاحب کو لکھتا ہوں اونہون نے کہا میرا سلام لکھنا اور لکھنا کہ یہان سب خیر و عافیت سے ہیں اور سبکو دعا سلام کہتے ہیں یوسف مرزا کو بعد دعا کے معلوم ہو کہ اسوقت سردار مرزا سے دریافت ہوگیا کہ عباس مرزا کے نام کا تمہارا رقعہ اونکو پہنچ گیا شنبہ ۲۹ اکتوبر* (۳۴۸)

ایضا

نوابصاحب آج تیسرا دن ہی کہ تمکو حال لکھہ چکا ہون محمد قلیخان آئے ہم میں اونمین باہم گفتگو ہوئی نواب گورنر کی آمد آمد میں کچہریان بعد حکام میرٹہہ کو چلے جاتے ہیں ۱۹ یا ۲۰ دسمبر کو میرٹہہ مقیم خیام ہوگا دربار وہین ہوگا رہا دلی کا آنا شبہہ میں ہی کوئی کہتا ہی نہ آئینگے کوئی کہتا ہی

جریدہ بسبیل ڈاک آئینگے کوئی کہتا ہی مع لشکر آئینگے
۱۳ دن یہاں رہینگے آج ۱۵ دسمبر کی ہی جو کچھہ واقع
ہوگا وہ تمکو لکھونگا نقل حکم کی درخواست اور اس مقدمہ کی
فکر بعد اس ہنگامہ کے عمل میں آئیگی خاطر خاطر جمع رہے
تمہارا دوست بھی حسب الحکم کمشنر ہانسی حصار کل یا پرسوں
میرٹھہ کو جائیگا اور اودھر سے امین الدین خان بھی وہاں آئیگا
میرا دربار اور خلعت دریا برد ہوگیا نہ پنشن کی توقع نہ دربار
و خلعت کی صورت نہ سزا نہ انعام نہ رسم معمولی قدیم یوسف
مرزا صاحب کو دعا پہنچے پرسوں کلو خونا لے آیا کل دونوں طرف
سے کھلا ہوا لیکر گیا ڈاک کے کارپردازوں نے اولٹا پھیر دیا اور کہا کہ
پولندہ بنالاو پولندہ بناکر لے گیا کہا بارہ پر دو بجے لاو بارہ پر دو بجے
لے گیا بیٹھا رہا راتکو نو بجے اوسکے سامنے روانا ہوا رسید لیکر اپنے گھر
آیا خدا کرے تمکو پہنچ جاے اور پسند آے قصیدہ کے باب میں
میں مایوس مطلق ہوں مگر خیر جو کچھہ واقع ہو بطریق خبر
لکھہ بھیجنا مثنوی باد مخالف کی رسید تمہاری تحریر سے معلوم
ہوگئی خیر مفتی صاحب کے حکم کی تعمیل ہوگئی میلجانا
ملک پیرا لال ڈگی کے محاذی کے مکانات سب گراے گئے سواقی
بیگم کا کوچہ التوا میں ہی اہل موج ڈھانا چاہتے ہیں اہل قلم
بچاتے ہیں پایان کار دیکھئے کیا ہو جمعہ ۱۶ دسمبر سنہ ۱۸۵۹ع (۳۴۹)

ایضا

جناب عالی کل آپکا خط لکھا ہوا سہ شنبہ یکم نومبر کا پہنچا
لطف یہہ کہ کل وہی سہ شنبہ کا دن ۸ نومبر کی تھی آج بدہ کا

دن ۹ نومبر کي صبح کے وقت ميں تمکو خط لکھکر دينے کو تھا که برخوردار يوسف مرزا خان کا خط لکھا ہوا ۳ نومبر کا پہنچا اب ميں دونوں خطونکا جواب باہم لکھتا ہوں دونوں صاحب باہم پڑہ لين - مرزا آغا جانصاحب اچھي طرح ہين اونکو تپ آگئي تھي اب تپ مفارقت کرگئي ہی مگر ضعف باقي ہی آج چوتھا دن ہی که مدرسه پاس آئے تھے - کاشي ناتھه سراسر پہلو تہي کرتاہی نوندراسے يکسر ہزار سودا محمد فليخان اکثر علي جي رہتے ہين کبھي يہان آجاتے ہين تب نوندراے کو تاکيد کرتے ہيں آج کل يہاں پنجاب احاطه کے بہت حاکم فراہم ہين پون ٹوٹنے کے باب ميں کونسل ہوئي پرسون ۷ نومبرسے جاري ہوگئي سالگرام خزانچي چھنامل مہيش داس ان تين شخصوں کو يہه کام بطريق امانت سپرد ہوا ہی غله اور اوپلے کے سوا کوئي جنس ايسي نہين که جسپر محصول نہو آبادي کا حکم عام ہی خلق کا اژدحام ہی آگے حکم تھا که مالکان مکان رہين کرايه دار نرہيں پرسونسے حکم ہوگيا که کرايه دار بھي رہين کہين يہه نسمجھنا که تم يا مين يا کوئي اپنے مکان مين کرايه دار کو آباد کرے وہ لوگ جو گھر کا نشان نہين رکھتے اور ہميشه سے کرايه کے مکان مين رہتے تھے وہ بھي آرہين مگر کرايه سرکار کو دين تم انصاف کرو ہمشيرہ کي درخواست کيونکر گذرے جب وہ خود آئين اور درخواست دين اور منظور ہو اور مکان ملے تو اس تمام شہرستان ويران ميں سے ايک حويلي مليگي اور اونکو يہان رہنا ہوگا کيونکر اوس ويرانه مين تنہا رہينگي سہمکر دم نکل جائيگا مانا که جبر اختيار کرکر رہين کھائينگي کہاں سے بہرحال يہه سب

خیالات خام اور جملے ناتمام ہیں ہاں نقل لینی اور مرافعہ کرنا اور
نقل حکم لینی اور پھر مرافعہ کرنا پھر اوس حکم کی نقل لینی
یہہ امور ایسی نہیں کہ جلد منفصل ہو جائیں حکام بے پروا مستغاثکار
عدیم الفرصت میں پاشکستہ محمد علیخان کبھی یہاں کبھی
وہاں وقت پر موقوف ہے گھبراو نہیں حکیم احسن اللہ خان کے
مکانات شہر اونکو مل گئے اور یہہ حکم ہے کہ شہر سے باہر نجاو
دروازہ سے باہر نہ نکلو اپنے گھر میں بیٹھے رہو نواب حامد علیخان
کے مکانات سب ضبط ہوگئے وہ قاضی کے حوض پر کرایہ کے مکانات
میں مع ممنوعہ کے رہتے ہیں باہر جانیکا حکم انکو بھی نہیں
مرزا الہی بخش کو حکم کراچی بندر جانیکا ہے انہوں نے زمین
پکڑی ہے سلطان جی میں رہتے ہیں عذر کر رہے ہیں دیکھئے
یہہ جبر اوٹھ جاے یا یہہ خود اوٹھ جائیں * (٣٥٠)

ایضاً

نواب صاحب پرسوں صبح کو تمہارا خط پہنچا پہر دن چڑھے لارڈ
صاحب کا لشکر آیا کابلی دروازہ کی فصیل کے قریب بھولو شاہ کی
قبر کے سامنے خیمہ خاصہ برپا ہوا اور باقی لشکر تیس ہزاری باغ تک
اوترا ہے پنجشنبہ ٢٩ دسمبر سنہ ١٨٥٩ء اب غالب کی مصیبت
کی داستان سنئے پرسوں تمہارا خط پڑھکر لشکر کو گیا میر منشی
سے ملا اونکے خیمہ میں بیٹھکر صاحب سکرتر بہادر کو اطلاع کروائی
چپراسی کے ساتھ کلر بھی گیا تھا جواب آیا کہ ہمارا سلام دو اور کہو
کہ فرصت نہیں ہے خیر میں اپنے گھر آیا کل پھر گیا خبر کروائی
حکم ہوا کہ غدر کے زمانے میں تم باغیون کی خوشامد کرتے رہتے

تپر اب هم سے ملنا کیون مانگتے هو عالم نظر مین تیرہ و تار هوگیا
یهه جواب پیام نومیدي جاوید هی نه دربار نه خلعت نه پنشن
انا لله و انا الیه راجعون بقیۂ خبر لشکر یهه هی که راجۂ بهرت پور
مرات لیکر پنڈالے گیا تها اور اس سمت سے اگرہ مین لارڈ صاحب
سے نهین ملا تها ایک هفته سے معاودت کرکے یهان آیا هوا تها آج
اوسکي ملازمت هی شنبه ۳۱ دسمبر سنه ۱۸۵۹ گیارہ بجے هونگے مین
خط لکهه رها هون توپین چل رهي هین شاید راجه صاحب کي
ملاقات اسي وقت هوئي کل یکشنبه هی پرسون دوشنبه کو یا
سه شنبه کو لارڈ صاحب کا کوچ هی کهتے هین که پیشاور تک
جائینگے کل صبحکو محمدعلیخان آئے ایک عرضي انگریزي اونکے هاتهه
مین کهنے لگے یهه عرضي طالبعلي میلمان نے مجهکو پهیر دي هی
اور کها هی که اسکے گذراندنے کا موقع نهین مین اسوقت سوار هوا چاهتا
تها تمهاري پاس سنکر گیا اپنا داغ حسرت جیسا اوپر لکهه آیا هون
لیکر آیا۔ ابراهیم علیخان الور مین مستسقي هوکرمرگئے خدا اونکو
بخشے اور مجهکو بهي یهه درنصیب کرے لمشتر صاحب کا نایب
یهان کوئي نهین آیا اور نه کسي انگریزي خوان سے اسکي تصدیق
هوسکتي هی اتنا مسموع هوا هی که ایک محکمه لاهور مین
معارضۂ نقصان رعایا کیواسطے تجویز هوا هی اور حکم یهه هی که
جو رعیت کا مال کالون نے لوٹا هی البته اوسکا معاوضه بحساب
دہ یک سرکار سے هوگا یعنے هزار روپیه کے مانگنے والے کو سو روپیه
ملینگے اور جو گورونکے وقت کي غارتگري هی وہ هدر اور بحل
هی اوسکا معارضه نهوگا شاید یهه وهي لمشتر هون مکانات کو حامد

علیخان کا کرکر کیوں لکھتے ہو وہ تو مدت سے ضبط ہوکر سرکار کا مال ہوگیا باغ کی صورت بدلگئی تھی محلسرا اور کوٹھی میں گورے رہتے تھے اب پھاٹک اور سرتا سر دکانیں گرادی گئیں سنگ و حشت کا نیلام کرکے روپیہ داخل خزانہ ہوا مگر یہہ نہ سمجھو کہ حامد علی خان کے مکان کا عملہ بکا ہی سرکار نے اپنا مملوکہ و مقبوضہ ایک مکان ڈھا دیا جب بادشاہ اودہ کی املاک کا وہ حال ہو تو رعیت کی املاک کو کون پوچھتا ہی تم اب تک سمجھے نہیں ہو کہ حکام کیا سمجھتے ہیں اور نہ کبھی سمجھوگے کیسا سودہ راستے کیسی نقل حکم کیسا مرافعہ جو احکام کہ دلی میں صادر ہوسے ہیں وہ احکام قضا و قدر ہیں اونکا مرافعہ کہیں نہیں اب یوں سمجھہ لو کہ نہ ہم کبھی کہیں کے رئیس تھے نہ جاہ و حشم رکھتے تھے نہ املاک رکھتے تھے نہ پنشن رکھتے تھے رامپور زندگی میں میرا مسکن اور بعد مرگ میرا مدفن ہولیا جب تم لکھتے ہو کہ للہ تم وہاں جاؤ تو مجھکو ہنسی آتی ہی میں یقین کرتا ہوں کہ ہلال ماہ رجب المرجب رامپور میں دیکھوں - جو تدبیر وثیقہ کے باب میں تمنے کی ہی وہ بہت مناسب ہی بشرط پیش ہونیکے اور ولایت پہنچنے کے سجاد مرزا اور اکبر مرزا اپنی پدرانہ سوبے میں اوسپر قابض ہورہینگے انشا اللہ العلی العظیم یوسف مرزا خان کو دعا پہنچے حال قصیدہ و مخمس کا معلوم ہوا قبلہ و کعبہ وہ کر رہے ہیں جو آبا اولاد سے اور آقا غلام سے سلوک کرتا ہی اونکو منظور ہی کہ دعا کا عطیہ جدا پاؤں اور ثنا کا صلہ جدا پاؤں (ع)

کارساز ما بفکر کار ما * لیکن میری جان انصاف تو کر ان صلوں

میں زندگی تو بسر نہیں ہوتی یہہ فکر بھی بیہودہ ہے زندگی
میری کس تک سات مہینے یہہ اور بارہ مہینے سال آیندہ کے اسی
مہینے میں اپنے آقا کے پاس جا پہنچتا ہوں وہاں نہ روٹی کی
فکر نہ پانی کی پیاس نہ جاڑے کی شدت نہ گرمی کی حدت
نہ حاکم کا خوف نہ مخبر کا خطر نہ مکان کا کرایہ دینا پڑے اور
نہ کپڑا خریدنا پڑے نہ گوشت گھی منگاوں نہ روٹی پکواوں عالم
نور اور سراسر سرور * شعر *

یارب این آرزوی من چه خوش است * تو بدین آرزو مرا برسان
بندۂ علی ابن ابی طالب - آرزومند مرگ غالب - روز سہ شنبہ
۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۵۹ * (۳۵۱)

بنام یوسف مرزا صاحب

کوئی ہے ذرا یوسف مرزا کو بلائیو - لو صاحب وہ آئے میاں میں
نے کل خط تمکو بھیجا ہے مگر تمہارے ایک سوال کا جواب رہ
گیا ہے اب سن لو تفصل حسین خاں اپنے ماموں موید الدین
خاں پاس میرٹھہ ہے شاید دلی آیا ہو مگر میرے پاس نہیں
آیا والد اونکے غلام علیخان اکبر اباد میں ہیں مکتب داری کرتے
ہیں لڑکے پڑھاتے ہیں روٹی کھاتے ہیں تم لکھتے ہو کہ بچاس
محل واجد علی شاہ کے کلکتے گئے تمہارے ماموں محمد قلیخان
کے خط میں لکھتے ہیں کہ شاہ اودہ بنارس آگئے اس خبر کو اوس
خبر کے ساتھہ منافات نہیں ہے اودھر سے آپ بنارس کو چلے ہوں
ادھر سے بیگمات کو وہاں بلایا ہو مگر میری جان ہمکو کیا * ع *
غالب پس مرگ ما چه دریا چه سراب * (۳۵۲)

ایضا

آو صاحب میرے پاس بیٹھہ جاؤ آج یکشنبه کا دن هی ساتوین
تاریخ رمضان کي اور آٹھائیسوین اپریل کي صبحکو بھائي مصلو جنکو
میر کاظم علي بھي کہتے ہیں اور ھمدے —— الدولہ خطاب دیا
هی وہ تین پاو کھجورین اور ایک ٹین کا لوٹا اوردو سوت کي رسیان
لیکر بھٹیارے کے ٹٹوپر سوار ھوکر الور کو روانہ ھوے پھردن چڑھے
ڈاک کا ھرکارہ تمھارا خط میرے نام کا اور ایک حکمنامۂ محکمہ
لاھور موسومہ میر کاظم علي لایا - یہانتک لکھہ چکا تھا کہ تمھارے
ماموںصاحب مع سجاد میررا تشریف لائے تمھارا خط اونکو دیدیا
وہ اوسکو پڑہ رہے ہیں اور میں یہہ خط تمکو لکھہ رہا ھوں پہلے تو
یہہ لکھتا ھوں کہ حکمنامہ میر کاظم علي کو دے دینا اور میری
طرف سے تعزیت کرنا کہ میر بھائي صبر کرو اور چپ ھورھو -
تاریخ کے دو مطعونمیں ایک قطعہ رہا ماہرو خوشخرام کي جگھہ
مہرخ خوشخرام بنادیا هی قطعہ اچھا هی بشرط آنکہ متوفیہ کا شوھر
یہہ الفاظ اپني زوجہ کے واسطے گوارا کرے خواجہ جان جھوٹ بولتا
هی والي رامپور کو اس پنشن کے اجرا میں کچھہ دخل نہیں
یہہ کام خدا ساز هی نہ علي ابن ابي طالب علیه السلام - ناظر
جي نے تمھارے قول کي تصدیق کي اور کہا کہ ھاں مسودۂ عرضي
کا میرے پاس آگیا هی میں تمکو دکھاونگا میر تمنے جو لکھا ھوگا
وہ مناسب ھوگا خدا راست لاے اور کام بن جاے الگزنڈر ھدرلي
صاحب میرے دوست کے فرزند ہیں اور نیکبخت اور سعادتمند
ہیں - میر کاظم علی و عیرہ کي تنخواہ میں میری سفارش کو دخل

نہیں ہی تم میر کاظم علی سے دریافت کر لو ہاں دو مقدمون میں میں نے اونکو دو خط لکھے مگر اونہوں نے ایک کا بھی جواب نہیں لکھا اور اون مقدمون میں کوشش بھی نہیں کی اب اسکو سمجھکر جو کچھہ تم لکھو اوسکے موافق عمل میں لاؤں ناظر جی صاحب اور سجاد مرزا اپنے گھر گئے وہ تمکو دعا اور سجاد بندگی کہہ گیا ہی اپنے آنے میں جلدی نکرو ماں کی رضا جوئیکو سب امور پر مقدم جانو میں ابھی رامپور نہیں جاتا برسات بعد بشرط حیات جاونگا یعنے آواخر اکتوبر یا اوایل نومبر میں قصد ہی - یقین ہی کہ یہہ خط دو دن میر کاظم علی کے پہنچنے سے پہلے تمہارے پاس پہنچے اونکے نام کا حکمنامہ بہت احتیاط سے اپنے پاس رہنے دینا خبردار جانا نرہے جب وہ پہنچیں تب اونکو حوالہ کرنا - صاحب بتخمیس نذر نہ نذر یہہ باتیں عیریت کی ہیں جسطرح اپنے اور بچونکو دونگا مظہر میرزا کو اور تمکو بھی اوسیطرح نتھرا دونگا ہمیشرہ عزیزہ کو یعنی اپنی والدہ کو میری دعا کہنا * مرقومہ یکشنبہ وقت نیمروز هفتم رمضان و ۲۹ اپریل غالب * (۳۵۳)

ایضا

یوسف مرزا کو بعد دعا کے معلوم ہو کہ تمہارا خط کل منگل کو پہنچا آج بدھ ۱۷ شوال اور ۹ مئی کی اوسکا جواب بھیجتا ہوں خدا کی قسم تامس هدرلی صاحب سے میری ملاقات نہیں ہی ہاں الکھہ صاحب سے ہی سو اونکے نام کا خط کھلا ہوا تمکو بھیجتا ہوں پڑھکر بند کرکر انکو دو اور اوس سے ملو اور جو کچھہ وہ کہیں سمجھکر لکھو ـــــ الدولہ بھائی مفضلو میر کاظم علی بہادر کیا چاہے

کذاب کسکو کہتے ہیں اور آگرہ کس ہتیار کا نام اور سکندر شاہ کونسے درخت کا پہل ہی میرا اردو کا دیوان میرٹھہ کو گیا سکندر شاہ لے گئے مصطفی خانکو دے آئے ڈاک میں اوسکی رسید آگئی نہ برہان قاطع نہ قاطع برہان کل جسوقت تمہارا خط آیا اوسوقت منشی میر احمد حسین میرے پاس بیٹھے تہے اور اسوقت سالک مجذوب بیٹھا ہوا ہی یہہ دونوصاحب تمکو اور بہائی مفضلو کو سلام کہتے ہیں اور بہائی مفضلو سے یہہ کہدینا کہ بہ اتفاق رائے منشی میر احمدحسین اب باغ کی درخواست کی عرضی بیعانہ بلکہ مضر ہی تمہارا کاغذ قیمتی ایکروپیہ کا منشی جی کے پاس موجود ہی وہ اوسکو بیچکر روپیہ تمکو بہجوادینگے غالب * (۳۵۴)

ایضا

یوسف مرزا کیونکر تجھکو لکھوں کہ تیرا باپ مرگیا اور اگر لکھوں تو پہر آگے کیا لکھوں کہ اب کیا کرو مگر صبر یہہ ایک شیوہ فرسودہ ابنائے روزگار کا ہی تعزیت یوں ہی کیا کرتے ہیں اوریہی کہا کرتے ہیں کہ صبر کرو ہائے ایک کا کلیجا کٹ گیا ہی اور لوگ اوسے کہتے ہیں کہ تو نہ تڑپ بہلا کیونکر نہ تڑپیگا صلاح اس امر میں نہیں بتائی جاتی دعا کو دخل نہیں دوا کا لگاو نہیں پہلے بیٹا مرا پہر باپ مرا مجھسے اگر کوئی پوچھے کہ بیسر و پا کسکو کہتے ہیں کہونگا یوسف مرزا کو تمہاری دادی لکھتی ہیں کہ رہائی کا حکم ہوچکا تہا یہہ بات سچ ہی اگر سچ ہی تو جوانمرد ایکبار دونوں قیدونسے چہوٹ گیا نہ قید حیات رہی نہ قید فرنگ ہانصاحب وہ لکھتی ہیں کہ پنشن کا روپیہ ملگیا تہا وہ تجہیز و تکفین کے

کام آیا یہہ کیا بات هی جو محروم هوکر ۱۴ برسکو مقید هوا هو اوسکا پنشن کیونکر ملیگا اور کسکي درخواست سے ملیگا رسید کس سے لیجائیگي - مصطفی خان کي رهائیکا حکم هوا مگر پنشن ضبط هرچند اس پرسش سے کچهه حاصل نہین لیکن بہت عجیب بات هی تمہارے خیال مین جو کچهه آئے وہ مجهکو لکهو دوسرا امر یعنی تبدل مذهب عیاذا باللہ علی کا علام بهي مرتد نہوگا هان یہہ ٹهیک که حضرت چالاک اور سخن ساز اور ظریف تهے سوچے هونگے که ان دموں مین اپنا کام نکالو اور رها هو جاؤ عقیدہ کب بدلتا هی اگر یہہ بهي تها تو اونکا گمان غلط تها اسطرح رهائي ممکن نہین قصہ مختصر تمہاري دادي کا خط جو تمہارے بهائي نے مجهکو بهیجا تها وہ مین نے تمہارے ماموں کے پاس بهیجدیا اونکي جاداد کی واگزاشت کا حکم هو تو گیا هی اگر اونکے بڑے بهائي کے یار اونکو چهوڑین دیکهئے انجام کار کیا هوتا هی مظهر میرزا کو دعا پہنچے تمہارا خط جواب طلب نه تها تمہارے چچا کا آغاز اچها هی خدا کرے انجام اسي اغاز کے مطابق هو انکا مقدمه دیکهکر تمہاري پهوپهیکا اور تمہارا سرانجام دیکها جایگا که کیا هوتا هی هوگا کیا اگر جاداد ین مل بهي گئین تو قرضدار دام دام لے لینگے رزاق حقیقي پنشن دلوادے که روٹیکا کام چلے جناب میر مہربان علی صاحب کو میرا سلام نیاز اور میر کاظم علي کو دعا - غالب- مرقومه شنبه ۲۷ شوال و ۱۹ مئي سال حال * (۳۵۵)

ایضا

اے میري جان اے میري آنکهین * شعر *

رهروان طفلیکه در خاک رفت * چه غالي که پاک آمد و پاک رفت
وه خدا کا مقبول بنده تها وه اچهي روح اور اچهي قسمت لیکر آیا
تها یہان رهکر کیا کرتا هرگز غم نکرو اور ایسي هي اولاد کي خوشي
هی تو ابهی تم خود بچے هو خدا تمکو جیتا رکهے اولاد بهت پانا
دادیکے مرنیکا ذکر کیون کرتے هو وه اپني اجل سے مرے هین
بزرگونکا مرنا بني آدم کا میراث هی کیا تم یهه چاهتے تهے که وه اس
عهد مین هوتے اور اپني آبرو کهوتے هان مظفر الدوله کا غم منجمله
واقعات کربلاے معلی هی یهه داغ ماتم جیتے جي نه مٹیگا والد
کي خدمت بجا نه لانیکا هرگز افسوس نچاهئے کچهه هوسکتا هو
اور نه کیا هو تو مستحق ملامت هوتے کچهه هو هي نسکے تو کیا
کرو اب تو فکر یهه پڑي هوئي هی که رهئے کهان اور کهائے کیا مولانا
کا حال کچهه تمسے مجهکو معلوم هوا کچهه تم مجهسے معلوم کرو مرافعه
مین حکم دوام حبس بحال رها بلکه تاکید هوئي که جلد دریاے شور
کیطرف روانا کرو چنانچه تمکو معلوم هوجائگا اونکا بیٹا ولایت مین
کیا چاهتا هی کیا هوتا هی جو هونا تها سو هولیا انا لله و انا
الیه راجعون - ناظر جي کو سلام کهنا اور کهنا که حال اپنا مفصل
تمکو لکهه چکا هون وه دهلي اردو اخبار کا پرچه اگر مل جاے تو
بهت مفید مطلب هی ورنه خیر کچهه محل خوف و خطر نهین
هی حکام صدر ایسي باتون پر نظر نه کرینگے مین نے سکه کها
نهین اور اگر کها تو اپني جان اور حرمت بچانیکو کها یهه گناه
نهین اور اگر گناه بهي هی تو کیا ایسا سنگین هی که ملکه
معظمه کا اشتهار بهي اوسکو نه مٹاسکے سبحان الله گوله انداز

بارود مذانا اور توپیدن لگانی اور میگ گھر اور میگزین کا لوٹنا معاف
ہوجاے اور شاعر کے دو مصرع معاف نہون ہان صاحب گولہ انداز
کا بہنوئی مددگار ھی اور شاعر کا سالا بھی جانب دار نہین لو
حضرت میر عنایت حسین صاحب کل آئے میر ارتضی حسین کا
خط دیدیا عینک لگاکر خوب پڑھا کہہ گئے ہین کہ اسکا جواب کل
لاونگا مین تو صبح کو یہہ خط روانا کرتا ہون وہ آج یا کل جب
خط لاوینگے اوسکو جداگانہ لفافے مین روانا کردونگا مظفر مرزا دیکھئے
کب تک آوینگے اور مجھسے کیونکر ملے ایک لطیفہ پرسونکا سنو
حافظ ممو بیگناہ ثابت ہوچکے رہائی پاچکے حاکم کے سامنے حاضر
ہوا کرتے ہین املاک اپنی مانگتے ہین قبض و تصرف اونکا ثابت
ہوچکا ھی صرف حکم کی دیر پرسون وہ حاضر تہے مثل پیش
ہوئی حاکم نے پوچھا حافظ محمد بخش کون عرض کیا کہ مین
پھر پوچھا کہ حافظ ممو کون عرض کیا کہ مین اصل نام میرا
محمد بخش ھی ممو ممو مشہور ہون فرمایا یہہ کچھہ بات نہین
حافظ محمد بخش بھی تم حافظ ممو بھی تم سارا جہان بھی
تم جو کچھہ دنیا مین ھی وہ بھی تم ہم مکان کسکو دین مثل
داخل دفتر ہوئی میان ممو اپنے گھر چلے آئے ہان صاحب خواجہ
بخش درزی کل سہ پہر کو میرے پاس آیا مین نے جانا ایک
ہاتھی کوٹھے پر چڑہ آیا کہتا تھا کہ آغا صاحب کو میری بندگی
لکھہ بھیجنا میر صاحب آج پانی پت کو جایا چاہتے ہین میر
کاظم علی ابن میر قلندر علی الور سے آئے ہوئے سلطانجی مین
اوترے ہوئے ہین دن پندرہ ایک ہوئے محمد قلیخان میری ملاقات

و آئے تھے علی جی میں رہتے ہیں۔ رضا شاہ پانودی گئے ہوئے ہیں۔
میر اشرف علی اس میر اسد علی مرحوم نے رہائی پائی ابھی
ملاک کی درخواست نہیں دی ۔ ہماری بھابھی صاحبہ یعنی زوجۂ
میر احمد علیخان مغفور اپنی حویلی میں چین کر رہی ہیں
ایک آدھ دن جاؤنگا۔ خدا جانے جمعہ کے دن ناظرجی کی درخواست
پر کیا گزری اسوقت تک اونکا کوئی خط نہیں آیا دھیان لگا ہوا
ہی ۔ زیادہ کیا لکھوں * (۳۵۹)

ایضا

میری جان خدا تیرا نگہبان میں نے گرپھنک کو دام میں
پھنسایا پھر قفس میں بند کر کے یہہ رقعہ لکھوایا میر ارتضی حسین
کو فقط اونکے نام کی جو عبارت ہی وہ پڑھا دینا تاکہ اونکی خاطر
جمع ہوجائے ۔ مثنوی کبھی اصلاح نپائیگی جب تک سب نہ
آئیگی لاکھہ باتیں بناؤ مجھکو عدت دلاؤ غزل جب تک پوری
نہو قصیدہ جب تک تمام نہو مثنوی جب تک سب نہ لکھی
ہو کیونکر اصلاح دی جائے اپنے چھوٹے ماموں صاحب کو میرا سلام
نہ اعتبار محبت کے اور بندگی نہ اعتبار سیادت کے اور دعا نہ
اعتبار یگانگی اور اوستادی کے کہنا اور کہنا کہ بھائی اور کیا لکھوں جس
حکم کی نقل کے واسطے تم لکھتے ہو وہ اصل کہاں ہی کہ جسکی
نقل لوں ہاں زبان زد خلق ہی کہ قدیم نوکروں سے باز پرس نہیں
مشاہدہ اسکے خلاف ہی ۔ اب تو کئی دن ہوئے کہ حمیدخاں گرفتار
آیا ہی پانو میں بیڑیاں ہاتھوں میں ہتکڑیاں حوالات میں ہین
نہ کہئے حکم اخیر کیا ہو صرف بودہ راے کی مختار کاری پر قناعت

کي گئي هو کچهه هونا هي وه هو رهيگا هر شخص کي سرنوشت
کے موافق حکم هو رهے هين نه کوئي قانون هي نه قاعده هي
نه نظر کام آئے نه تقرير پيش جاسے - ارتضی خان ابن مرتضی خان
کی پوري دو سو روپيه کي پنشن کي منظوري کي رپورٹ گئي
اور اوسکی دو بهتيجيون سو سو روپيه مهينا پاے والیونکو حکم هوا که
چونکه تمهارے بهائي مرحوم نے تمهاري پنشن ضبط بطريق ترحم
دس دس روپيه مهينا تمکو مليگا - ترحم يهه هي تو تغافل کدا فهر هوگا
مين خود موجود هون اور حکام صدر کا روشناس اسکے ساتهه کچهه هوده نهين
سکتا ٥٣ برس کا پنشن تقرر اوسکا تجويز لارڈ ايک و منظوري گورمنٹ اور
پهر بملا هی نه مليگا خير ايک احتمال هی ملنے کا - جانتے هو که
علي کا بنده هون اوسکي قسم کبهي جهوٹ نهين کهاتا اسوقت کلو
کے پاس ايکروپيه سات آنے باقي هين بعد اسکے نه کهين سے
قرض کي اميد هي نه کوئي جنس رهن و بيع کے قابل اگر رامپور
سے کچهه آيا تو خير ورنه انا لله و انا اليه راجعون - بعض لوگ
يهه بهي گمان کرتے هيں که اس مهينے مين پنشن کي تقسيم کا
حکم آجائيگا ديکهئے آتا هي يا نهيں اگر آتا هي تو ميں مقبولون
مين هون يا مردودون مين - مظهر مرزا کا خط الور سے آگيا خير و
عافيت پهنچے مير قاسم علي کا قافله بهي وهين هي مير قاسم علي
کي بي بي الور کي تنخواه ميں سے بموجب سهام شرعيه دو
ثلث مظهر مرزا کو اور ايک ثلث اپنے کو تجويز کرتي هي ظاهرا
بموجب تعليم مير قاسم علي کے هي - غالب * مورخه جمعه
١٣ ذي الحجه و ١٥ جولائي سال حال * (٣٥٧)

ایضا

میان پرسون قریب شام مرزا آغا جانیصاحب آئے وہ اور اونکے متعلق
سب اچھی طرح ہین۔ حسو بیگ ہانسی گئے۔ کل تمہارا خط آیا
بھائی تمہین خارش کیون ہوئی حسین مرزا صاحب کیون بیمار
ہوئے خدایا ان آوارگان دشت غربت کو جمعیت جب تو چاہے
عنایت کر مگر تصدق مرتضی علی کا تندرست رکھہ الله الله حسین
مرزا کی داڑھی سفید ہوگئی یہہ شدت غم و رنج کی خوبیان
ہین اس خط کے پہنچتے ہی اپنی اور اونکی خیر و عافیت
لکھنا۔ جہان تمنے اپنے نام کا خط پڑھا وہان کا حال یہہ ہی *شعر*
نگفت احوال ما برق جہانست * دمی پیدا و دیگر دم نہانست
گہی بر طارم اعلی نشینم * گہی بر پشت پاے خود نہ بینم
ہمارے خداوند ہین قبلہ و کعبہ ہین خدا اونکو سلامت رکھے۔
آغا باقر کا امام باڑہ اس سے علاوہ کہ خداوند کا عزا خانہ ہی
ایک بنای قدیم رفیع مشہور اوسکے انہدام کا غم کسکو نہوگا۔ یہان
دو سڑکین دوڑتی پھرتی ہین ایک ٹھنڈی سڑک اور ایک آہنی
سڑک محل انکا الگ الگ اوس سے بڑھکر یہہ بات ہی کہ گورون
کا بازار بھی شہر مین نہ رہیگا اور قلعہ کے آگے جہان لال ڈگی ہی
ایک میدان نکالا جائیگا محبوب کی دکانین بہیلیون کے گھر فیلخانہ
بولاقی بیگم کے کوچہ سے خاص بازار تک یہہ سب میدان ہوجائیگا
یون سمجھو کہ اموجان کے دروازہ سے قلعہ کی خندق تک سواے
لال ڈگی اور دو چار کنوونکے آثار عمارت باقی نہ رہیگی آج جان
نثار خان کے چھتے کے مکان ڈھنے شروع ہوگئے ہین کیون مین

ی کے ویرانے سے خوش ہوں جب اہل شہر ہی نہ رہے شہر کو
لے کیا چولھے میں ڈالوں - حسین مرزا صاحب کو میرا سلام کہنا
یہ رقعہ پڑھا دینا اونکا خط موسومہ محمد علی خان آیا کلو کے
ساتھہ اونکے گھر بھجوایا اونکا گھر کہاں وہ تو میر احمد علی خان
مرحوم کی بی بی کے ہاں رہتے ہیں وہ نہ تھے جب بھائی
صاحب کو معلوم ہوا کہ مدرسے دیور کا آدمی ہے اونھوں نے
مدعا دریافت کرکے خط رکھہ لیا اور کلو سے کہا کہ بھائی کو سلام
کہنا اور کہنا کہ محمد علی خان علی جی گئے ہوئے ہیں خط اونکے
پاس بھجوا دونگی - کل رضا شاہ آئے تھے میں نے اونکو کہا تھا کہ
تم میر احمد علی خاں کی بیبی کو تاکید کردینا کہ خط ضرور کا
ہے اسکو بہ احتیاط پہنچا دینا - صاحب تمھاری انا کو میں کیا
جانوں کس پتے سے ڈھونڈھوں ددا سے میں نے پوچھا امیر النسا
کو وہ نہ سمجھی واجد علی کی ماں کرکے پہچانا سو وہ کہتی
تھی کہ واجد علی مع اپنی ماں کے پہاڑ گنج ہے - ہمشیرہ کی
عرضی کے روانہ ہونیکا حال معلوم ہوا تم سمجھو اگر وہ عرضی فی
الحقیقت کمشنر نے بھیجدی ہے تو بیشک مدعائے سایلہ قبول
کرکے بھیجی ہے اگر خود نہ منظور کرتا تو کبھی نہ بھیجتا باقر
علی اور حسین علی اپنی دادی کے ساتھہ ضیاء الدین خان کے
والدہ کے پاس قطب گئے ہوئے ہیں ایار اور دیار علی اونکے ساتھہ
ہیں دو بندگیاں اور ایک دعا اور دو آداب ملتوی ددا اور کلو اور
کلیان کی بندگیاں پہنچیں - قمر الدین خان پرسوں آیا تھا اب آئیگا
تو دعا تمھاری اوسکو کہدونگا - غالب * (۳۵۸)

ایضاً

حق تعالی تمہیں عمر و دولت و اقبال و عزت دے - خط محررۂ دوم محرم میں کوئی مطلب جواب طلب نتھا مرزا حیدر صاحب کی رحلت کی خبر تھی اور بس - کل بدھ کا دن دونوں مہینوں کی ۱۷ تاریخ تھی صبح کے وقت مرزا آغا جانی صاحب آئے اور اونہوں نے فرمایا کہ حسینی مرزا کی حرم لکھنؤ سے آئی تھی بی مُتّن کے ہاں اوتری تھی اب وہ پانودی کو اپنے بیٹے کے پاس گئی کہتی تھی کہ نصیب اعدا ناظرجی بہت بیمار ہیں خدا خیر کرے یوسف مرزا میری جان نکل گئی کیا کروں کیونکر خدر مناؤں یا علی یا علی یا علی دس بارہ دار دل میں کہا ہوگا کہ مداری کا بیٹا دوڑا ہوا آیا اور تین خط لایا یعنے وہ نیچے حویلی میں تہا ڈاک کے ہرکارہ نے خط لاکر دئے بیارعلی اوپر لے آیا ایک خط یار عزیز کا اور ایک خط ہرگوپال تفتہ کا اور ایک خط ذوالفقار الدین حیدر مولوی کا میاں قریب تہا کہ خوشی کے مارے مجھکو رونا آجائے بارے اوس خط کو میں نے آنکھوں سے لگایا مچھیاں لیں اب تم تماشا دیکھو ۱۳ محرم کا خط ۱۷ کو مجھے پہنچا اوسمیں مندرج کہ جمعہ کے دن ۱۹ کو بسدیل ڈاک کلکتے جاؤنگا اور پھر حضرت مجھسے مطالب کا جواب مانگتے ہیں ہاں جب کلکتے پہنچ لیدنگے اور وہاں سے مجھکو خط بھیجینگے اپنے مسکن کا پتا لکھیدنگے تب جو کچھہ مجھکو لکھنا ہوگا لکھود آغا صاحب کو سب خط سنادیا اور اونکو اوسیوسف کاشی ناتھہ پاس بھیجا ہی تاکہ وہ اوسکو گرمائیں اور شرمائیں اور کچھہ سمجھا

میرزا کے واسطے بھجوائین۔ ضیاء الدین خان دو ہفتہ سے یہان ہین
اپنے باغ مین اوترے ہوئے ہیں دو بار میرے پاس بھی دو دو گھڑی
کے واسطے آئے تھے کچھہ اونکو منظور ہی رعایت اخلاص و صحبت
قدیم خدا چاہے تو کچھہ سجاد میرزا کو اور کلکتے سے اونکے خط کے
آنے کے بعد کچھہ ناظر جی کو اون سے بھجواؤن۔ میرا بھی حال
ہی بھوکا بھین ہون مگر کسیکی خدمت گذاری کی توفیق بہین ہی
برسے بھلے حالسے گذری جاتی ہی افسوس ہزار افسوس جو تمسے
اور ناظر جی سے میرے دل کا حال ہی اگر کہون تو کون باور کرے
اور وہ بات خود کہنے کی بہین کرنی کی ہی سو کرنیکا مقدور
بہین۔ تفضل حسین خان ابن علام علیخان میرٹھہ مین اپنے مامون
کے پاس ہی شہر مین آیا تھا میرے پاس بھی آیا تھا تمہارا
سلام کہدیا پرسون پھر وہ میرٹھہ گیا بھائی مصلو عرب سرا مین رہتے
ہیں پرسون سے آئے ہوئے ہیں یہیں اوترے ہوئے ہین دوڑتے
ہین عرضیان دیتے پھرتے ہین کوئی سنتا نہین تمکو سلام کہتے ہین
آمد و رفت کا ٹکٹ موقوف ہوگیا مقدر اور ہتیار جس پاس ہو
وہ نہ آئے اور باقی ہندو مسلمان عورت مرد سوار پیادہ جو چاہے
چلا آئے چلا جائے مگر بعدہ آبادی کے ٹکٹ کے راتکو شہر مین رہنے
نپائے وہ شور و غل تھا کہ سڑکین نکلینگی اور گورونکی چھاونی شہر
مین بنیگی کچھہ بھی نہوا مربت کر ایک جان نثار خان کے
چھتے کی سڑک نکلی ہی دلی والون نے لکھنو کا خاکا اوڑا رکھا
ہی کہتے ہین کہ لاکھوں مکان ڈھادیئے اور صاف میدان کردیا مین
جانتا ہون ایسا نہوگا بات اونچی ہی ہی جو تمنے لکھی ہی

بہرحال اب جو کچھہ ہو لکھو اور ناظر جي کے روانہ ہو جانیکي
خبر اور سجاد اور اکبر اور اونکي ماں کي حیثیت اور اپنے باپ کا
حال لکھو * پنجشنبہ ۱۸ محرم الحرام * (۳۵۹)

ایضا

میری جان - شکوہ کرنا سیکھو یہہ بات میں نے تمکو ابھي پڑھایا
نہین کوئي خط تمہارا نہیں آیا کہ میں نے اوسی دن یا دوسرے
دن جواب نہ لکھا ہو بلکہ میں ایسا جانتا ہون کہ یہہ جو تم نے
مجھکو شکایت نامہ بھیجا ہی اسکے بعد ایک خط میرا بھي تمکو
پہنچا ہوگا یہہ خط کل آیا آج میں اوسکا جواب لکھتا ہون - سنو
صاحب تم جانتے ہو کہ مین ۱۴ پارچہ کا خلعت ایکبار او
ملبوس خاص شال رومال دو شالہ ایکبار پیشگاہ حضرت سلطان
عالم سے پاچکا ہون مگر یہہ بھي جانتے ہو کہ وہ خلعت مجھک
دو بار کسکے ذریعہ سے ملا ہی یعنی جناب قبلہ و کعبہ حضرت
مجتہد العصر مد ظلہ العالي اب آمدمدت اسکی مقتضي نہین ہی
کہ میں بے اون کے توسط کے مدح گستري کا قصد کرون چنانچ
قصیدہ لکھکر اور جیسا کہ میرا دستور ہی کاغذ کو بنواکر حضرد
پدر و مرشد کي خدمت میں بھیجدیا ہی یقین ہی کہ حضرد
نے وہان بھیج دیا ہوگا اور میں تمکو بھي لکھہ چکا ہون کہ مید
نے قصیدہ لکھکر کو بھیجدیا ہی اوسي خط میں یہہ بھي تہ
لکھا ہی کہ حضرت زبدۃ العلما سید نقي صاحب اگر کلکتے پہنچ گ
ہون تو مجھکو اطلاع دو - داروغگي املاک کے باب میں جو مناسب
اور معقول اور واقعي ہی وہ میں نے پردۂ عالیشان مظہر جس

خانصاحب کے حط میں لکھتا ہون یہہ ورق پڑھکر اونکي خدمت مین گزران دو اور جو وہ ارشاد کرین مجھکو لکھو تمہارے اس حط کے مطالب مندرجہ کا جواب ہوچکا اس سے زیادہ میرے پاس کوئی بات اسوقت لکھنے کو نہین ہی مگر یہہ کہ ایک خط تمہارے ماموںصاحب کے نام کا بھیج چکا ہون اگر وہ پہنچیگا اور حداکرے پہنچے تو اوس سے تمکو ایک حال معلوم ہوگا- غالب * شنبہ ۵ نومبر سنہ ۱۸۵۹ * (۳۶۰)

ایضا

یوسف مرزا- میرا حال سواے میرے حدا اور حداوند کے کوئي نہین حانتا آدمي کثرت غم سے سودائي ہوحاتے ہیں عقل حاتي رہتي ہی اگر اس ہجوم غم مین میري قوت متفکرہ مین فرق آگیا ہو تو کیا عجب ہی بلکہ اسکا باور نکرنا غضب ہی پوچھو کہ غم کیا ہی غم مرگ غم فراق غم رزق غم عزت غم مرگ مین قلعہ نا مبارک سے قطع نظر کرکے اہل شہر کو گنتا ہون مظفر الدولہ میر ناصرالدین مرزا عاشور بیگ میرا بھانجا اوسکا بیٹا احمد مرزا آنیس برسکا بچہ مصطفی حان ابن اعظم الدولہ اوسکے دو بیٹے ارتضی حان اور مرتضی حان و صي مدص الله کیا میں انکو اپنے عزیزونکے برابر نہین حانتا تھا - اے لو بھول گیا حکیم رضي الدینحان میر احمد حسین میکش اللهالله انکو کہاں سے لاؤں غم فراق حسین مرزا یوسف میرزا میرمہدي میر سرفراز حسین میرنصاحب حدا انکو جیتا رکھے کاش یہہ ہوتا کہ جہان ہوتے وہاں حوش ہوتے گھر اونکے بیچراغ وہ حود آوارہ - سجاد اور اکبر کے حال کا جب تصور کرتا ہوں کلیجا

ٹکرے ٹکرے ہوتا ہی کہنے کو ہر کوئي ایسا کہہ سکتا ہی مگر
میں علي کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ اون اموات کے غم میں اور
زندوںکے فراق میں عالم میري نظر میں تیرہ و تار ہی- حقیقي میرا
ایک بھائي دیوانہ مرگیا اوسکي بیٹي اوسکے چار بچے اوسکي
ماں یعني میري بھاوج جے پور میں پڑے ہوئے ہیں اس تین
برس میں ایک روپیہ اونکو نہیں بھیجا بھتیجي کیا کہتي ہوگي
کہ میرا بھي کوئي چچا ہی یہاں اغنیا اور اُمرا کے ازواج و اولاد
بھیک مانگتے پھریں اور میں دیکھوں اس مصیبت کي تاب لانیکو
جگر چاہئے - اب خاص اپنا دکھہ روتا ہوں ایک بي بي دو بچے
تین چار آدمي گھر کے کلو کلیان ایاز یہہ باہر مداري کے جورو بچے
بدستور گویا مداري موجود ہی میاں گھمن گئے گذے مہینا بھر سے
آگئے کہ بھوکا مرتا ہوں اچھا بھائي تم بھي رہو ایک پیسے کي
آمد نہیں بیس آدمي روٹي کہانے والے موجود مقام معلوم ہے کچھہ
آئے جاتا ہی وہ بقدر سد رمق ہی محنت وہ ہی کہ دن راتمیں
فرصت کام سے کم ہوتي ہی ہمیشہ ایک فکر برابر چلي جاتي
ہی آدمي ہوں دیو نہیں بھوت نہیں ان رنجوں کا تحمل کیونکر
کروں بڑھاپا ضعف قوي اب مجھے دیکھو تو جانو کہ میرا کیا رنگ
ہی شاید کوئي دو چار گھڑي بیٹھتا ہوں ورنہ پڑا رہتا ہوں گویا
صاحبفراش ہوں نہ کہیں جانیکا ٹھکانا نہ کوئي میرے پاس آنیوالا
وہ عرق جو بقدر طاقت بنائے رکھتا تھا اب میسر نہیں سب سے
بڑھکر آمد آمد گورمنٹ کا ہنگامہ ہی دربار میں جاتا تھا خلعت
فاخرہ پاتا تھا وہ صورت اب نظر نہیں آتي نہ مقبول ہوں نہ مردود

هون نه بیگناه هون نه گناهگار هون نه مخبر نه مفسد بهلا اب تم هي
کهو که اگر یهان دربار هوا اور مین بلایا جاؤن تو نذر کهان سے لاؤن
دو مهینے دن رات خون جگر کهایا اور ایک قصیده چونسٹهه بیت
کا لکها محمد افضل مصور کو دے دیا وه پهلي دسمبر کو مجهکو
دیگا یهه اوسکا مطلع هی * شعر *

بسال نو دگر آمد بروے کار آمد * هزار و هشتصد و شصت در شمار آمد

اسمین التزام اپني تمام سرگذشت کے لکهنے کا کیا هی اسکي نقل
تمکو بهیجونگا مدوے آغا زادۂ روشنگهر جناب مفتي میرعباس صاحب
کو دکهانا اس سمجهے هوئے بلکه مرے هوئے دل پر کلام کا یهه اسلوب
هی جهان پناه کي مدح کي مگر نکرسکا یهه قصیده ممدوح کي نظر
سے گذرا تها میں نے اسمین امجد علي شاه کي جگهه واجد علیشاه
کو لکها دیا خدا نے بهي تو یهي کیا تها انوري نے بارها ایسا کیا هی
که ایک کا قصیده دوسرے کے نام پر کردیا مین نے اگر باپ کا
قصیده بیٹے کے نام کردیا تو کیا غضب هوا اور پهر کیسي حالت
اور کیسي مصیبت مین که جسکا ذکر بطریق اختصار اوپر لکهه آیا
هون اس قصیدے سے مجهکو عرض دستگاه سخن منظور نهین گدائي
منظور هي بهر حال یهه تو کهو قصیده پهنچا یا نهین پهنچا پرسون
تمهارے صاحبون کا خط آیا وه قصیده کا پهنچنا لکهتے هین کل تمهارا
خط آیا اوسمین قصیده کے پهنچنے کا ذکر نهین اس تفرقه کو مٹاؤ
اور صاف لکهو که قصیده پهنچا یا نهین اگر پهنچا تو حضور مین
گذرا یا نهین اگر گذرا تو کسکي معرفت گذرا اور کیا حکم هوا یهه امور
جلد لکهو اور هان یهه بهي لکهو که املاک واقع شهر دهلي کے باب

حکم ہوا میں تمکو اطلاع دیتا ہوں کہ کل میں نے فرد
دیہات و باغات و املاک مع حاصل ہر یک باغ و دہ وملک
کو بھیج دي ہی اس خط سے ایک دن پہلے وہ فرد
یہہ فرد کلکٹري کے دفتر سے لی ہی مگر اندا ہي معلوم
شہرکي عمارت جو سڑک میں نہیں آئي اور برسات میں
گئي وہ سب خالي پڑي ہی کرایہ دار کا نام نہیں
یہانکي املاک کا علاقہ حسین مرزا صاحب کے واسطے
ہی میں تو پنسن کے باب میں حکم احیر سن لوں پھر
چلا جاؤنگا جمادی الاول سے دی ا؎ تک ۸ مہینے اور پھر
سے سنہ ۱۲۷۷ سال شروع ہوگا اس سال کي دوچار حد
گیارہ مہینے عرض کہ اکیس بیس مہینے ہرطرح بسر کرنے
سمین رنج و راحت و دلت و عزت جو مقسوم میں ہی وہ
جاے اور پھر علي علي کہتا ہوا ملک عدم کو چلا جاؤں
رامپور میں اور روح عالم نور میں یا علي یا علي یا علي -
ہم تمہیں ایک اور خبر لکھتے ہیں دوھما کا پتر دو دن بیمار
تیسرے دن مرگیا ہی ہی کیا نیکبخت غریب لڑکا تھا باپ
شیوجي رام اوسکے غم میں مردہ سے بدتر ہی یہہ دو
حب میرے یوں گئے ایک مردہ ایک دل افسردہ کون ہی
کو تمہارا سلام کہوں یہہ خط اپنے ماموں صاحب کو پڑھا دینا
فرد ان سے لیکر پڑھ لینا اور جسطرح اونکي راے میں آئے اوسپر
حصول مطلب کي بنا اوٹھانا اور ان سب مدارج کا جواب شتاب
نا ضیاءالدین خان رہتک چلے گئے اور وہ کام نہ کرگئے دیکھئے

هوں نہ بیگناہ هوں نہ گناهگار هوں نہ مخبر نہ مفسد بهلا اب تم هي کہو کہ اگر یہاں دربار هوا اور میں بلایا جاؤں تو نذر کہاں سے لاؤں دو مہینے دن رات خون جگر کهایا اور ایک قصیدہ چونسٹھہ بیت کا لکها محمد افضل مصور کو دے دیا وہ پہلي دسمبر کو مجھکو دیگا یہہ اوسکا مطلع هی * شعر *

رسال نو دگر آے بروے کار آمد * هزاروهشتصدوشصت درشمار آمد

اسمیں التزام اپني تمام سرگزشت کے لکھنے کا کیا هی اسکي نقل تمکو بهیجونگا مدوے آغا رادۂ روشنگهر جناب مفتي میرعباس صاحب کو دکهانا اس سمجھے هوئے بلکہ مرے هوئے دل پر کلام کا یہہ اسلوب هی جہان پناہ کي مدح کي فکر نکرسکا یہہ قصیدہ ممدوح کي نظر سے گزرا تها میں نے اسیمیں امجد علي شاہ کي جگہہ واجد علیشاہ کو لکها دیا خدا نے یہي تو بهی کیا تها انوریے بارها ایسا کیا هی کہ ایک کا قصیدہ دوسرے کے نام پر کردیا میں نے اگر باپ کا قصیدہ بیٹے کے نام کردیا تو کیا غضب هوا اور پهر کیسي حالت اور کیسي مصیبت میں کہ جسکا ذکر بطریق اختصار اوپر لکهہ آیا هوں اس قصیدے سے مجھکو عرض دستگاہ سخن منظور نہیں گدائي منظور هي بہرحال یہہ تو کہو قصیدہ پہنچا یا نہیں پہنچا پرسوں تمہارے ماموں کا خط آیا وہ قصیدہ کا پہنچنا لکهتے هیں کل تمہارا خط آیا اوسمیں قصیدہ کے پہنچنے کا ذکر نہیں اس تعرفہ کو مٹاؤ اور صاف لکهو کہ قصیدہ پہنچا یا نہیں اگر پہنچا تو حضور میں گزرا یا نہیں اگر گزرا تو کسکي معرفت گزرا اور کیا حکم هوا یہہ امور جلد لکهو اور هاں یہہ بهي لکهو کہ املاک واقع شہر دهلي کے باب

میں کیا حکم ہوا مدن تمکو اطلاع دیتا ہوں کہ کل میں نے فرد فہرست دیہات و باغات و املاک مع حاصل ہریک باغ و دہ وملک ناظرجی کو بہیج دی ہی اس خط سے ایک دن پہلے وہ فرد پہونچگی یہہ فرد کلکٹری کے دفتر سے لی ہی مگر اندا ہی معلوم ہی کہ شہرکی عمارت جو سڑک مدن نہین آئی اور برسات مین ڈہ بہہ گئی وہ سب خالی پڑی ہی کرایہ دار کا نام نہین مجھکو یہانکی املاک کا علاقہ حسین مرزا صاحب کے واسطے مطلوب ہی مدن تو پنسن کے باب مدن حکم احیر سن لون پہر رامپور چلا جاؤنگا جمادی الاول سے دس ا ۔ تک ۸ مہینے اور پہر محرم سے سنہ ۱۲۷۷ سال شروع ہوگا اس سال کی دوچار حد دس گیارہ مہینے عرض کہ انیس بیس مہینے ہرطرح بسر کرنے ہین اسمین رنج و راحت و ذلت و عزت جو مقسوم مین ہی وہ پہنچ جاے اور پہر علی علی کہتا ہوا ملک عدم کو چلا جاؤن جسم رامپور مین اور روح عالم نور مین یا علی یا علی یا علی -

میان ہم تمہین ایک اور خبر لکہتے ہین برہما کا پتر دو دن بیمار پڑا تیسرے دن مرگیا ہی ہی کیا تیکبخت غریب لڑکا تہا باپ اوسکا شیوجی رام اوسکے غم مین مردہ سے بدتر ہی یہہ دو مصاحب میرے یون گئے ایک مردہ ایک دل افسردہ کون ہی جسکو تمہارا سلام کہون یہہ خط اپنے ماموں صاحب کو پڑھا دینا اور مرد ان سے لیکر پڑہ لینا اور جسطرح اونکی راے میں آئے اوسپر حصول مطلب کی بنا اوٹہانا اور ان سب مدارج کا جواب شتاب لکہنا ضیاءالدین خان رہتک چلے گئے اور وہ کام نہ کرگئے دیکہئے

اگر کھانا کہاتے ھیں یا رات کو آ گئے ھوں یا شام تک آجائیں کھانا کروں کسکے دل میں اپنا دل ڈالوں - مرتضی علی پہلے سے بیت میں یہہ ھی کہ جو شاہ اودہ سے ھات آئے حصہ برادرانہ کروں نصف حسین میرزا اور تم اور سجاد نصف میں - مفلسونکا مدار حیات خیالات پر ھی مگر اوسی خیالات سے اونکا حسن طبیعت معلوم ہوجاتا ھی - والسلام خیر ختام * دوشنبہ دوم جمادی الاول سنہ ۱۲۷۶ مطابق ۲۸ نومبر سنہ ۱۸۵۹ع وقت صبح * (۳۶۱)

ایضا

میاں - کل صبح کو تمہارے نام کا خط روانہ کیا شام کو تمہارا ایک خط اور آیا حضرت زبدۃ العلما کا ایدک وہاں نہ پہنچنا تعجب کی بات ھی حق تعالی اونکو جہاں رھیں اپنے حفظ و امان میں رکہے جب چاھیں وہاں پہنچیں میرا مقصود تو اتنا ھی ھی کہ قصیدہ گذرے اور کچھہ ھمارے تمہارے ھات آے لیکن کل کے خط کے پشت پر جو سطریں ناظر جی کے ھات کی لکھی ہوئی تہیں اوسکے دیکہنے سے آس ٹوٹ گئی کچھہ ھات آنا نظر نہیں آتا - املاک واقع شہر دھلی کے سوال کا جواب ایکبار قلم انداز ہوا مکرر اگر کہا جائیگا تو بیشک یہہ جواب آئیگا کہ ھمنے تمکو عوض اون مکانات کے یہہ مکانات دئے معاوضہ ہوگیا بھائی میں پہلے ھی جانتا تہا کہ یہہ املاک منتقل ہوئی اور وہ سوا لاکھہ روپیہ جو علاوہ زر مقررہ ملا ھی وہ دلی کی املاک کا خونبہا ھی پرسوں ناظر جی کے نام کے سرنامے میں فرد فہرست مجموع املاک بہیج چکا ہوں خیر یہہ وار بھی خالی گیا - مولانا غالب علیہ الرحمۃ خوب فرماتے ھیں * شعر *

منحصر مرنے پرھو جسکی اُمید * نا اُمیدی اوسکی دیکھا چاھئے تمہارے ماموں صاحب کی دستخطی تحریر سے جو میرا حال کیا ھی وہ کس زبان سے ادا کروں ھی ھی حسین مرزا اوریہہ کہے کہ مین کہان جاؤں اور کیا کروں اور مجھہ کمبخت سے اوسکا جواب سرانجام نہو سکے بہت بڑا آسرا تھا اوس سرکار کا خدمت نہی عہدہ نہی علاقہ نہی سو ڈیڑہ سو روپیہ درماھہ مقرر ھو جانا کیا مشکل تھا دلی کے آدمی خصوصا امراے شاھی ھر شہر مین بدنام اتنے ھین کہ لوگ انکے سانہہ سے بھاگتے ھین مرشد آباد بھی ایک سرکار تھی حیدرآباد بہت بڑا گھر ھی مگر بے ذریعہ و واسطہ کیونکر جاے اور جاے تو کس سے ملے کیا کہے ناچار رھین رھو کسیطرح شاہ اودہ کا سامنا ھو جاے اور مین کہانکی صلاح نباؤں - وہ صاحب روھتک گئے ھین کل یقین ھی کہ آگئے ھونگے مجھکو ابھی خبر نہین آئی اگر مشیت الہی مین ھی تو دسمبر مہینے میں کچھہ ظہور مین آجائیگا - نواب گورنر جنرل بہادر یقین ھی کہ آج آگرہ مین رونق افروز ھون الور جیپور دھولپور گوالیار ٹونک جاورہ چھہ رئیسونکی وھان ملازمت کی خبر ھی خیر ھمکو کیا لیث الدولہ حسین علیخان بہادر کی خدمت مین میرا سلام نیاز اور شکر یاد آوری * مرقومہ صبح سہ شنبہ ۲۶ نومبر ۳ جمادی الاول بحساب جنتری * (۳۶۲)

ایضا

میان - تمہارا خط رامپور پہنچا اور رامپور سے دلی آیا مین ۲۳ شعبان کو رامپور سے چلا اور ۳۰ شعبان کو دلی پہونچا اوسی دن چاند ھوا

یکشنبه رمضان کي پہلي آج دوشنبه ۹ رمضان کي هی سو نوان دن مجھے یہاں آئے هوئے هی مدت ہے جنت مرزا صاحب کو رامپور سے لکھا تھا که یوسف مرزا کو میرٹھ آنے تک اور بلانے دیدا اب اونکي رہا بي معلوم هوا که وہ میرا خط اونکو تمهاري روانگي کے بعد پہنچا تم جو مجھکو اپنے مادمون کے مقدمه میں لکھتے هو کیا مجھکو اونکے حال سے غافل اور اونکي فکر سے فارغ جانتے هو کچھه بنا ڈال آیا هوں اگر خدا چاہے تو کوئي صورت نکل آئے اب تم کہو که کب تک آؤ گے صرف تمهارے دیکھنے کو نہیں کہتا شاید تمهارے آنے پر کچھه کام بهي کیا جائے - مظہر مرزا کا اور همشیره صاحبه کا آنا تو کچھه ضرور نہیں شاید آگے بڑھکر کچھه حاجت پڑے بہرحال جو هوگا وہ سمجھه لیاجائیگا تم چلے آؤ همشیرۂ عزیزه کو میري دعا کہدینا مظہر مرزا کو دعا پہنچے بھائي تمهارا خط رامپور پہنچا ادھر کے چلنے کي فکر میں جواب نه لکھه سکا نجفي صاحبوںکا حال یہه هي که آغا سلطان پنجاب کو گئے حگراون میں منشي رجب علي کے مہمان هیں صفدر سلطان اور یوسف سلطان وهاں هیں نواب مہدي علیخان بقدر قلیل بلکه اقل کچھه اونکي خبر لیتے هیں میر جلال الدین خوشنویس اور وہ دونو بھائي باهم رهتے هیں میں رهیں تھا که صفدر سلطان دلي کو آئے تھے اب جو میں یہاں آیا تو سنا که وہ میرٹھه گئے خدا جانے رامپور جائیں یا کسي اور طرف کا قصد کریں تباهي هی قہر الهي هی - مجھکو لڑکوں نے بہت تنگ کیا ورنه چند روز اور رامپور میں رهتا - زیاده کیا لکھوں راقم غالب * مرقومۂ دوشنبه ۹ رمضان و ۲ اپریل * (۳۶۳)

بنام منشی شبو نراین صاحب

صاحب - خط پہنچا اخبار کا لفافہ پہنچا لفافوںکی خبر پہنچی
آپ نے کیوں تکلیف کی لفافے بنانا دل کا بہلانا ہی بیکار آدمی
کیا کرے بہرحال جب لفافے پہنچ جائینگے ہم آپ کا شکر بجالائینگے
(ع) ہرچہ از دوست میرسد نیکوست * یہاں آدمی کہاں ہی
کہ اخبار کا خریدار ہو مہاجن لوگ جو یہاں بستے ہیں وہ یہہ
ڈھونڈھتے پہرتے ہیں کہ گیہوں کہاں سستے ہیں بہت سخی
ہونگے تو جنس پوری تول دینگے کاغذ روپیہ مہینے کا کیوں مول
لینگے کل آپکا خط آیا رات بہر میں نے فکر شعر میں خون جگر کھایا
۲۱ شعر کا قصیدہ کہکر تمہارا حکم بجالایا میرے دوست خصوصا
میرزا تفتہ جانتے ہیں کہ میں فن تاریخ کو نہیں جانتا اس قصیدہ
میں ایک روش خاص سے اظہار سنہ ۱۸۵۸ کا کردیا ہی خدا کرے
تمہارے پسند آوے تم خود قدر دان سخن ہو اور تین آستاد اس
فن کے تمہارے یار ہیں میری محنت کی داد ملجایگی* قصیدہ *

* ملاذ کشور و لشکر پناہ شہر و سپاہ *
* جناب عالی ایلن برون والا جاہ *
* بلند رتبہ وہ حاکم وہ سرفراز امیر *
* کہ باج تاج سے لیتا ہی جسکا طرف کلاہ *
* وہ محض رحمت و رافت کہ بہر اہل جہان *
* نیابت دم عیسی کری ہی جسکی نگاہ *
* وہ عین عدل کہ دہشت سے جسکی پرسش کے *
* بنی ہی شعلۂ آتش انیس پرۂ کاہ *

* زمین سے سرمۂ گوہر اوٹھے بجاے غبار *
* جہاں ہو توسن حشمت کا اوسکے جولانگاہ *
* وہ مہرباں ہو تو انجم کہین الٰہی شکر *
* وہ خشمگین ہو تو گردون کہے خدا کی پناہ *
* یہہ اوسکے عدل سے اضداد کو ہی آمیزش *
* کہ دشت و کوہ کے اطراف مین ہر سر راہ *
* ہر ایک پنجہ سے لیتا ہی کام شانے کا *
* کبھی جو ہوتی ہی اولجھی ہوئی دم روباہ *
* نہ آفتاب ولے آفتاب کا ہمچشم *
* نہ بادشاہ ولے مرتبہ مین ہمسر شاہ *
* خدا نے اوسکو دیا ایک خسرو سربلند *
* ستارہ جیسے چمکتا ہوا نہ پہلوے ماہ *
* یہہ ستارۂ روشن نہ جو اوسے دیکھے *
* شعاع مہر درخشاں ہو اوسکا تار نگاہ *
* خدا سے ہی یہہ توقع کہ عہد طفلی مین *
* بچھیگا شرق سے تا غرب اسکا بارگاہ *
* جوان ہوکے کریگا یہہ وہ جہاندانی *
* کہ تابع اسکے ہوں روز و شب سپید و سیاہ *
* کہینگی خلق اسے داور سپہر شکوہ *
* لکھینگے لوگ اسے خسرو ستارہ سپاہ *
* عطا کریگا خداوند کارساز اسے *
* روان روشن و خوے خوش و دل آگاہ *

*	ملیگي اسکو وہ عقل بھتہ داں کہ اسے	*
*	پڑے نہ قطع خصومت میں احتیاج گواہ	*
*	یہہ ترکتار سے درہم کریگا کشور روس	*
*	یہہ لیگا بادشہ چیں سے چھین تخت و کلاہ	*
*	سنین عیسوي اٹھارہ سو اور انہاون	*
*	یہہ چاھتے ھیں جہان آفرین سے شام و پگاہ	*
*	کہ جتنے سیکڑیں ھیں سب ہزار ھو جاویں	*
*	دراز اسکي ھو عمر اسقدر سخن کوتاہ	*
*	امیدوار عنایات شیو نراین	*
*	کہ آپکا ھی نمک خوار اور دولت خواہ	*
*	یہہ چاھتا ھی کہ دنیا میں عز و جاہ کے ساتھہ	*
*	تمہیں اور آسکو سلامت رکھے سدا اللہ (۳۶۴)	*

ایضا

شفیق مہربان مکرم منشي شیو نراین صاحب تم ہزاروں برس سلامت رہو تمہارا مہربانی نامہ اسوقت پہنچا اور میں نے اسي وقت جواب لکھا بات یہہ ھی کہ میں نہیں چاھتا کہ دو جزو یا چار جزو کي کتاب ھو چھہ جزو سے کم نہو مسطر دس گیارہ سطر کا ھو مگر حاشیہ تین طرف بڑا رہے شیرازہ کي طرف کا کم ھو یہہ باتیں سب میرا تمہہ کو لکھہ چکا ھوں اوس بارے پروا نے تمسے شاید کچھہ نہیں کہا اس کے سوا یہہ ھي کہ کاپي کي تصحیح ھو غلط نامے کي حاجت نہ پڑے آپ خود متوجہ رہئیگا اور منشي نبي بخش صاحب کو اگر کہئیگا تو وہ بھی آپ کے

شریک رہینگے اور مرزا تفتہ تو مالک ہیں ہدن کاغذ شیو رامپوری ہو حیر مگر سفید و مہرہ کیا ہوا اور لعاب دار ہو پھر یہہ ہو کہ حاشیہ پر جو لعاب کے معنے لکہے جائین تو اوسکی طرز تحریر اور تعسم دلپسند اور نظر فریب ہو حاشیہ کی قلم نہ نسبت متن کی قلم کے خفی ہو خلاصہ یہہ ہی کہ ان جلدون مین سے دو جلدین ولایت کو جائنگی ایک جناب نواب ملکۂ انگلستان کی نذر اور ایک میرے آقای قدیم لارڈ الن برا بہادر کی نذر اور چار جلدین یہان کے چار حاکمون کی نذر کرونگا مرزا تفتہ کو پانچ جلدون کو لکہا تہا لیکن اب چھہ جلدین تیار کردیجئیگا یعنی شیرازہ اور جلد اور جدول اور ان چھہ جلدون کی جو لاگت پڑے روپیہ جلد سے لیکر دو روپیہ جلد تک وہ مجھسے منگوا بھیجئیگا مین نہ مجرد طلب کے مرزا ہنڈوی بھیجدونگا - ایک خریدار پچاس جلد کے وہان پیدا ہوچے ہین واسطے خدا کے مرزا تفتہ سے کہئے کہ اوسسے ملیں یعنی راجہ امید سنگھہ بہادر اندور والے وہ چھلی ایدت مدن پولس کے پچھواڑے رہتے ہین- تعجب ہی کہ آپ کا خط آ گیا اور مرزا تفتہ نے مجھے پارسل کی رسید نہین لکہی اب میرا خط فارسی اپنے نام کا اور یہہ خط دونون خط اونکو دکہا دیجئیگا اور راجہ امید سنگھہ سے ملنے کو کہئیگا - اور ہان صاحب یہہ اونکو تاکید کیجئیگا کہ وہ رباعی جو مین نے لکھہ بھیجی ہی اوسکو سب سے پہلے جہان اوسکا نشان دیا ہی اوسی فقرے کے آگے ضرور ضرور لکھہ دیجئیگا اور وہ رباعی بیسوین صفحہ مین اس فقرہ کے آگے ہی (بی بی اختر بخت خسرو دربلندی

بجائي رسيد که رح ارخاکیان نهفت) تم اونکو یاد دلا کراونسے لکھوا لیدا ضرور ضرور - یہہ جو تمنے لکھا کہ صاحب نے سنکر اسکو پسند کیا مین حیران ہون کہ کونسا مقام تمنے پوچھا ہوگا کیونکر کہون کہ صاحب اس عبارت کو سمجھے ہونگے اسکي جو حقیقت ہو مفصل لکھو - زیادہ زیادہ راقم اسداللہ * سہ شنبہ ۳۱ ماہ آگست سنہ ۱۸۵۸ع ضروري جواب طلب * (۳۶۵)

ایضا

مہا راج - سخت حیرت مین ہون کہ منشي ہرگوپال صاحب نے مجھکو خط لکھنا کیون چھوڑا اگر مجھسے خفا ہین تو کیون خفا ہین اور اگر شہر مین نہین تو کہان گئے اور کدون گئے ہیں اور اب تک آئینگےآپ مہرباني فرماکر یہہ امور مجھکو لکھہ بھیجئے اس سے علاوہ ایک رباعي مرزا تفتہ کو بھیجي ہی اور اونکو لکھا ہی کہ اوسکو دستنبو مین فلان جگہہ درج کردینا اور ایک دو فقرے بھائي منشي نبي بخش صاحب کو لکھے ہین اور اونکو بھي دستنبو مین لکھہ دینے کا محل بتا دیا ہی مین نہین جانتا ان دونون صاحبون نے میرے کہنے پر عمل کیا اور اونہون نے نظم کو اور اونہون نے نثرکو کتاب کے حاشیہ پر چڑھا دیا یا نہین تم سے ہزار آرزو خواہش کرتا ہون کہ اگر وہ رباعي اور وہ فقرے حاشیہ پر چڑہ گئے ہین تو مجھکو اونکے لکھے جانیکي اطلاع دیجئے کہ تشویش رفع ہو اور اگر اون دونون صاحبون نے بے پروائي کي ہی تو واسطے خدا کے آپ مرزا تفتہ سے رباعي اور منشي نبي بخش صاحب سے دونو فقرے لے لیجئے اور محل تحریر میرے خط سے معلوم

کرکے اونکو جانچا حاشیہ پر رقم کیجئے اور مجھکو اطلاع دیجئے ضرور
ضرور ضرور - اور ایک اور کام آپکو کرنا چاہئے کہ شاید تیسرے صفحہ
کے آخر میں یا چوتھے صفحہ کے اول میں یہہ فقرہ ہے (اگر دردم
دیگر نہ نہیب مداش بہم نمی رسد) نہیب کا لفظ عربی ہے یہہ
سہو سے لکھا گیا ہے اسکو چھیل ڈالئیگا اور اسکی جگہہ نوای
مداش بنا دیجئیگا - حقیقت لکھکر ان سوالات الگ الگ لکھتا ہوں
پہلا سوال مرزا تفتہ کا حال اور اونکے خط کے نہ آنیکی وجہ
لکھئے - دوسرا سوال مرزا تفتہ نے اگر رباعی دستنبو کے حاشیہ پر
لکھدی ہے تو اوسکی اطلاع ورنہ اونکے نام کے خط سے رباعی اور
تحریر کا حال معلوم کرکے آپ حاشیہ پر لکھدیں اور مجھکو اطلاع
دیں - تیسرا سوال منشی نبی بخش صاحب نے اگر میری
بھیجی ہوئی نثر درج کردی ہے تو اوسکی اطلاع ورنہ وہ نثر اونسے
لیکر اور محل معلوم کرکے حاشیۂ کتاب پر لکھہ دیجئے اور مجھکو لکھہ
بھیجئے - چوتھا سوال آپ جسطرح اوپر لکھہ آیا ہوں نہیب کی
جگہہ نوا کا لفظ بناکر مجھکو عنایت کیجئے - پانچواں سوال خریدار
پچاس جلدوں کے بھیجے مرزا تفتہ سے ملے روپیہ پچاس جلد کی
قیمت کا دیا یا ہنوز یہہ امور وقوع میں نہیں آئے اوسکی اطلاع
ضرور دیجئے - چھٹا سوال چھاپا شروع ہوگیا یا نہیں اگر شروع نہیں
ہوا تو کیا سبب متوقع ہوں کہ میرے یہہ سب کام از راہ عنایت بناکر
ان چھہ سوال کا جواب اسیطرح جدا جدا لکھئے اور ضرور لکھئے اورجلد
لکھئے - راقم اسد اللہ خان* روز جمعہ سوم ستمبر سنہ ۱۸۵۸ ع* (۳۶۶)

ایضا

دور بصر لحت جگر منشي شدو نراین کو د۱۰ پہنچے- خط اور رپورٹ کا لفافه پہنچا اور سب حال تمہارے حدال کا دریافت هوا سب میرے جگر کے ٹکرے هیں اور تم اپنے دردمان کے چشم و چراغ هو العلمة طافته شوق سے لکھو- آخر کے صفحه کي دو سطرین اردوي مضمون سراسر کتاب کے مضمون کے خلاف هین مین نے سرکار کي فتح کا حال نہین لکھا صرف اپنے پندره مہینے کي سرگرشت لکھي هی تقریبا شہر و سپاه کا بهي ذکر آگیا هی اور وه اپني سرگرشت جو مین نے لکھي هی سو ابتداے ۱۱ مئي سنه ۱۸۵۷ سے ۳۱ جولائي سنه ۱۸۵۸ ع تک لکھي هی شہر ستمبر مین فتح هوا اوسکا بهي بیان ضمنا آگیا خوب هوا جو تمنے مجھه سے پوچھا ور ده بڑي قباحت هوتي اب میں جسطرح سے کہون سو کرو پہلے سوچو که تقسیم یون هی دو سطرین اوپر اور تین سطرین نیچے اور بیچ مین ایک سطر ... نام- کیون میان تقسیم یون هي هی اب مین دوسرے صفحه پرساتون سطرین لکھه دیتا هون اوسکو ملاحظه کرو اور میرا کہنا مانو ورنه کتاب کي حقیقت غلط هوجائيگي اور مطبع پر بات آئیگي اس صفحه مین دو ایک باتین اور سمجهادون که وه ضروري هین سنو میري جان نوابي کا مجھکو خطاب هی نجم الدوله اور اطراف و جوانب کے امرا سب مجھکو نواب لکھتے هین بلکه بعض انگریز بهي چنانچه صاحب کمشنر بهادر دهلي نے جو اب ادنون مین ایک روبکاري بهیجي هی تو لفافه پر نواب اسد الله خان لکھا لیکن یهه یاد رهے

نواب کے لفظ کے ساتھ مرزا یا میرزا نہیں لکھتے یہہ خلاف دستور هی یا نواب اسد اللہ خان لکھو یا مرزا اسد اللہ خان لکھو اور بہادر کا لفظ تو دونوں حال مین واجب اور لازم هی * (۳۹۷)

ایضا

برخوردار نورچشم منشي شیو نراین کو معلوم هو که مین کیا جانتا تھا کہ تم کون هو جب یہہ جانا کہ تم ناظر بنسي دھر کے پوتے هو تو معلوم هوا کہ میرے فرزند دلبند هو اب تمکو مشفق و مکرم لکھون تو گنہگار تمکو همارے خاندان اور اپنے خاندان کي آمیزش کا حال کیا معلوم هی مجھسے سنو - تمہارے دادا کے والد عہد نجف خان و همداني مین میرے نانا صاحب مرحوم خواجه غلام حسین خان کے رفیق تھے جب میرے نانا نے نوکري ترک کي اور گھر بیٹھے تو تمہارے پردادا نے بھي کمر کھولي اور پھر کہین نوکري نکي یہہ باتین میرے هوش سے پہلے کي هین مگر جب مین جوان هوا تو مین نے یہہ دیکھا کہ منشي بنسي دھر خانصاحب کے ساتھہ هین اور اونہون نے جو کٹھم گانو اپني جاگیر کا سرکار مین دعوي کیا هی تو بنسي دھر اوس امر کے منصرم هین اور وکالت اور مختاري کرتے هین مین اور وہ هم عمر تھے شاید منشي بنسي دھر مجھہ سے ایک دو برس بڑے هون یا چھوٹے هوں اونیس بیس برس کي میري عمر اور ایسي هي عمر اونکي باهم شطرنج اور اختلاط اور محبت آدھي آدھي رات گزر جاتي تھي چونکه گھر اونکا بہت دور نتھا اسواسطے جب چاهتے تھے چلے جاتے تھے بس همارے اور اونکے مکان مین مچھیا رنڈي کا گھر اور هماري دو کٹڑے

درمیان تمهاري بڑي حویلي وه هی که حواب لکهي چند سیٹهه نے مول لي هی اسي کے دروازه کي سنگین باره دری پر میری نشست تهي اور پاس اوسکے ایک کهنڈا والي حویلي اور سلیم شاه کے تکیه کے پاس دوسري حویلي اور کالے محل سے لگي هوئي ایک اور حویلي اور اوس سے آگے بڑهکر ایک کٹره که وه گدڑیون والا مشهور تها اور ایک کٹره که وه کشمیرن والا کهلاتا تها اوس کٹرے کے ایک کوٹهے پر مین پتنگ اوڑاتا تها اور راجه بلوان سنگهه سے پتنگ لڑا کرتے تهے واصل خان نامي ایک سپاهي تمهارے دادا کا پیشدست رهتا تها اور وه کٹرون کا کرایه اوگاه کر اونکے پاس جمع کرواتا تها بهائي تم سنو تو سهي تمهارا دادا بهت کچهه پیدا کرگیا تها علاوه مول لئے تهے اور زمینداررا اپنا کرلیا تها دس باره هزار روپیه کي سرکار کي مالگذاري کرتا تها آیا وه سب کارخانے تمهارے هات آئے یا نهین اسکا حال اررو سے تفصیل جلد مجهکو لکهو -
اسد الله * روز سه شنبه ۱۹ اکتوبر وقت ورود خط * (۳۹۸)

ایضا

برخوردار اقبالنشان منشي شیو نراین کو بعد دعا کے معلوم هو- تمهارے دو خط متواتر پهنچے میرے بهي دو خط پس و پیش پهنچے هونگے موافق اوس تحریر کے عمل کیا هوگا- دو جلدین پر تکلف اور پانچ جلدین نه بسنت اوسکے کم تکلف مرزا حاتم علي صاحب کے عهدۂ اهتمام مین هیں اوس سے همکو اور تمکو کچهه کام نهیں وه جیسي چاهین بنواکر بهیجدین - تم ایک جلد بس زیاده صرف کیون کرو اپنے طور پر اپني طرف سے جیسي چاهو

بھوا کر بھیجدو میں تمکو اپنے پیارے یار ناظر بنسي دھر کي
نشاني جانتا ہوں اسکو تمھاري نشاني جانکر اپني جان کي برابر
رکھونگا اپني حال اپنے خاندان اور تمھارے خاندان اور ناھم پھول کر
اپنا اور بنسي دھر کا بڑے ہونا سب تمکو لکھہ چکا ہوں مکرر
کیون لکھوں - پادشاہ کي تصویر کي یہہ صورت ھی کہ اوجڑا ہوا
شہر نہ آدمي نہ آدم زاد مگرھاں دو ایک مصوروں کي آبادي کا
حکم ہوگیا ھی وہ رھتے ھیں سو وہ بھی بعد اپنے گھروں کے
لٹنے کے آباد ہوئے ھیں تصویریں بھي اونکے گھروں میں سے لٹ
گئیں کچھہ جو رھیں وہ صاحبان انگریز بڑي خواھش سے
خرید کرلیں - مصور کے پاس ایک تصویر ھی وہ تیس روپیہ
سے کم کو نہیں دیتا ... ھی کہ تیس تیس اسرفیوں کو میں نے
صاحب لوگوں کے ھاتھہ بیچي ھیں تمکو دو اشرفي کو دونگا ھاتھي
دانت کي تختي پر وہ تصویر ھی میں نے چاھا کہ اوسکي
نقل کاغذ پر اوتار دے اوسکے بھي بیس روپیہ مانگتا ھی اور پھر
خدا جانے اچھي ہو یا نہو اتنا صرف بیجا کیا ضرور ھی میں نے
دو ایک آدمیوں سے کہہ رکھا ھی اگر کہیں سے ھاتھ آجائیگي تو
لیکر تمکو بھیجدونگا مصوروں سے خرید کرنیکا نہ خود مجھہ میں
مقدور نہ تمھارا نقصان منظور - اب چھاپا تمام ہوگیا ہوگا وہ پانچ اور
دو سات کتابیں جو مرزا صاحب کي تحویل ھیں وہ اور وہ ایک جلد
جو تمنے مجھکو دیدي ھے وہ یہہ سب لوح اور جلد کي درستي
کے بعد پہنچ جائینگي مگر وہ چالیس کتابیں سراسري جو مجھے
چاھئے ھیں وہ تو آج کل میں روانہ کردو - اور ھاں میري جان یہہ

چالیس کتابوں کا پشتارہ کدونکر بہونچیگا اور محصول اسکا کیا ہوگا اور یہہ بھي تو بتاؤ کہ وہ دس جلدیں راے امید سنگھہ کے پاس کہاں بھیجي جائیںگي - مرزا تفتہ ھاترس کو جاتے ھوئے اونکا اندور ہونا اور شاید پھر آگرہ اور دلی کا آنا مجھکو لکھہ چکے ھیں ان باتوں کا جواب مجھکو لکھو - تصویر کے باب میں جو کچھہ لکھو وہ کروں اوران مقدمات سے اطلاع پاؤں جواب جلد لکھو اور مفصل لکھو

از غالب* نگاشته و رواں داشتهٔ شنبه ۲۳ اکتوبر سنه ۱۸۵۸ * (۳۹۹)

ایضا

میاں - تمہارے کمال کا حال معلوم کرکے میں بہت خوش ہوا اگر مجھکو کبھي انگریزي لکھوانا ھوگا تو یہاں سے اردو مدں لکھکر بھیجدونگا تم وہاں سے انگریزي لکھکر بھیجدیا کرنا - قصهٔ قاصدان شاھي میں نے دیکھا اصلاح کے باب میں سوچا کہ اگر سب فقروں کو مقفی اور عبارت کو رنگین بنانے کا قصد کروں تو کتاب کي صورت بدل جائیگي اور شاید تمکو بھي یہہ منظور نہو ناچار اس پر قناعت کي کہ جو الفاظ کسال باہر تھے وہ بدل ڈالے مثلا وسے کہ یہہ گنوارو بولي ھی وہ یہہ ٹھیٹ اردو ھی کروانا یہہ پیروپنجاب کي بولي ھی کروانا یہہ فصیح ھی راچے یہہ غلط ھی راچہ صحیح ھی کہیں کہیں روابط و ضمایر نامربوط تھے اونکو مربوط کردیا ھی اور ایک جگہہ گھڑنسے یہہ لفظ میري سمجھہ میں نہ آیا اسکو تم سمجھہ لینا باقي اور سب مربوط اور خوب اور صاف ھی حاجت اصلاح کي نہیں - صاحب کتابیں کب روانا ھونگي ڈوالي بھي ھولي اگر گدکا جانیکا قصد ھو تو بھائي میري کتابیں

بھیجکر جانا - اور ہان یہہ مین نہین سمجھا کہ مرزا مہرکی بنائی
ہوئی سات کتابین بھی انہین کتابون کے ساتہہ بھجوگے یا وہ
اپنے طور پر جدا روانا کرینگے وہ تمنے اپنی بنوائی ہوئی کتاب کا
آٹھہ دن کا وعدہ کیا تھا اور اوس وعدہ سے یہہ بات تراوش کرتی
تھی کہ سادہ کتابین پہلے روانا ہونگی اور وہ ایک کتاب ہفتہ کے
بعد سو وہ ہفتہ بھی گذر گیا یقین ہی کہ اب وہ سب یکجا
پہنچین اور شاید کل پرسون آجائین - وہ نمبر اخبار کا جو تمنے
مجھکو بھیجا تہا اوسمین اڈمنسٹن صاحب کی لفٹنٹ ہونیکی
اور بہت جلد آگرہ آنیکی خبر لکھی تھی یہان مجھکو کئی
باتین پوچھنی ہین - ایک تو یہہ چیف سکرٹر نواب گورنر
جنرل کے تہے جب یہہ لفٹنٹ گورنر ہوئے نواب وہان چیف
سکرٹر کون ہوگا یقین ہی کہ ولیم میور صاحب اس عہدہ پر مامور
ہون پس اگر یون ہی ہی تو انکے محکمہ مین سکرٹر کون ہوگا -
دوسری بات یہہ کہ میر منشی انکے تو وہی منشی غلام غوث
خانصاحب رہینگے یقین ہی کہ انکے ساتہہ آوین - تیسری یہہ بات
کہ گورنر جنرل کے فارسی دفتر کے میر منشی ایک بزرگ تہے
بلگرام کے رہنے والے منشی سید جان خان ایا اب بھی وہی ہین
یا اونکی جگہہ کوئی اور صاحب ہین ان سب باتون مین سے جو
آپکو معلوم ہون وہ اور جو نہ معلوم ہو اوسکو معلوم کرکے مجھکو
لکھئے اور جلد لکھئے اور ضرور لکھئے یقین تو ہی کہ تم سمجھہ گئے ہو
کہ مین کیون پوچھتا ہون کتابین جابجا بھیجنی ہین جب تک
نام اور مقام معلوم نہو تو کیونکر بھیجون جواب لکھو اور شتاب لکھو

کتابین بہیجو اور جلد بہیجو* سہ‌شنبہ ۹ دسمبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۳۷۰)

ایضا

برخوردار کامگار منشي شیونراین طال عمرہ و زاد قدرہ - کل جمعہ کے دن ۱۲ دسمبر کو ۳۲ کتابین آگئین مین بہت خوش ہوا اور تمکو دعائین دین خط تمہارے نام کا ابہي میرا کہار ڈاک مین لیگیا ہی اس رقعہ کي تحریر سے مقصود یہہ ہی کہ میان عبد الحکیم بہت نیک بخت اور اشراف اور ہنرمند آدمي ہین دلي گزٹ مین حروفون کے چہاپے کا کام کیا کرتے تہے چونکہ وہ چہاپہ خانہ اب آگرہ مین ہی یہہ بہي وہین آتے ہین تمہارے پاس حاضر ہونگے ان پر مہرباني رکہنا بہلا وہ شہر بیگانہ ہی انکو تمہاري خدمت مین شناسائي رہیگي تو اچہي بات ہی صحافي کا کام بہي بقدر ضرورت کرسکتے ہین شاید اگر دہلي گزٹ مین انکا طور درست نہو تو اوس صورت مین بشرط گنجایش اپنے مطبع مین انکورکہہ لینا- راقم اسداللہ* نگاشتہ شنبہ ۱۳ دسمبر سنہ ۱۸۵۸ * (۳۷۱)

ایضا

صاحب - تمہارا خط آیا دل خوش ہوا دیکہئے مرزا مہر کب روانہ کرتے ہین اگر بہیج چکے ہین تو یقین ہی کہ آج یہان آپہنچین آج نہ آئین کل آئین کل سے مین شام تک راہ دیکہتا ہون مہر نیم ماہ نہین اوسکا نام مہر نیمروز ہی اور وہ سلاطین تیموریہ کي تواریخ ہی اب وہ بات ہي گئي گزري بلکہ وہ کتاب اب چہپانیکے لایق ہی نہ چہپوانیکے قابل - اُردو کے خطوط جو آپ چہاپا چاہتے ہین یہہ بہي زاید بات ہی کوئي رقعہ ایسا ہوگا کہ جو مین نے

قلم سنبھالکر اور دل لگاکر لکھا ہوگا ورنہ صرف تحریر سرسری ہی اوسکی شہرت میری سخنوری کی شکوہ کے منافی ہی اس سے قطع نظر کیا ضرور ہی کہ ہمارے آپسکے معاملات اوروںپر ظاہر ہوں خلاصہ یہہ کہ ان رقعات کا چھاپا میرے خلاف طبع ہی * محررہ پنجشنبہ ۱۸ نومبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۳۷۲)

ایضا

برخوردار اقبالنشاں کو دعا پہنچے - کل جمعہ کے دن ۱۹ نومبر سنہ ۱۸۵۸ع کو سات کتابوںکے دو پارسل پہنچے واقعی کتابیں جیسا کہ میرا جی چاہتا تھا اوسی روپ کی ہیں حق تعالی مرزا مہر کو سلامت رکھے - رقعوںکے چھاپے کے باب میں ممانعت لکھہ چکاہوں البتہ اس باب میں میری رائے پر تمکو اور میرا تمنہ کو عمل کرنا ضرور ہی مطلب عمدہ جو اس خط کی تحریر سے منظور ہی وہ یہہ ہی کہ جو کتاب تمنے بنوائی ہی اور میں نے تمکو لکھا تھا کہ پہلے ورق کے دوسرے صفحہ پر انگریزی عبارت لکھکر بھیجنا جدا کرے وہ عبارت تمنے نہ لکھی ہو اگر لکھدی ہو تو ناچار اور اگر نہ لکھی ہو تو اب نہ لکھنا اور صفحہ سادہ رہنے دینا اور اسی طرح میرے پاس بھیجدینا یہہ بھی معلوم رہے کہ اب ان کتب کی تقسیم اوس کتاب کے آنے تک ملتوی رہیگی اور وہ کتاب میرے پاس جلد پہنچجاے تو بہتر ہی * ۲ نومبر سنہ ۱۸۵۸ جوابطلب بلکہ کتاب طلب * (۳۷۳)

ایضا

صاحب - تم کندھولی سے کب آئے اور جب آئے تو وہ میرا خط

دیرنگ کہ جسمین سات روپیہ کي ھنڈوي ملفوف تھي پایا یا نہین پایا اگر پایا موافق اوس تحریر کے عمل کیون نفرمایا اور اوس خط مین ایک مطلب جوابطلب تھا اوسکا جواب کیون نہ لکھوایا اچھا اگر تم ایک آدھ دن کے واسطے کندھولي گئے تھے تو کاربرداران مطبع نے خط لیکر رکھہ چھوڑا ھوگا اور جب تم آئے ھوگے تو وہ خط تمھین دیا ھوگا پھر کیا سبب جو تمنے جواب نہ لکھایا ابھي کندھولي سے تم نہین آئے یا وہ خط میرا تلف ھوگیا تاریخ تحریر خط مجھے یاد نہین اب یہہ لکھتا ھون کہ اگر خط پہنچا تو مجھکو خط کي اور ھنڈوي کي رسید اور میرے سوال کا جواب لکھو اور اگر خط نہیں پہنچا تو اوسکي تدبیر بتاؤ کہ اب مین ساھوکار سے کیا کہون اور ھنڈوي کا مثني کسطرح سے مانگون - از اسد مضطرب * روز سہ شنبہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۵۸ع جوابطلب شتابطلب * (۳۷۴)

ایضا

صاحب - تم خط کے جواب نہ بھیجنے سے گھبرا رہے ھوگے حال یہہ ھی کہ قلم بنانے مین میرا ھات انگوٹھے کے پاس سے زخمي ھوگیا اور ورم کر آیا چار دن روٹي بھي مشکل سے کھائي گئي ھی بہر حال اب اچھا ھون - پنج آھنگ تمنے مول لے لي اچھا کیا دو چھاپے ھیں ایک بادشاھي چھاپا خانیکا اور ایک منشي نور الدین کے چھاپا خانیکا - پہلا ناقص ھي دوسرا سراسر غلط ھی کیا کہون تمسے ضیاءالدین خان جاگیردار لوھارو میرے سبطي بھائي اور میرے شاگرد رشید ھین جو نظم و نثر مین مین نے کچھہ لکھا وہ اونھون نے لیا اور جمع کیا چنانچہ کلیات نظم فارسي چورن

پچپن جزو اور پنج آهنگ اور مهر نیمروز اور دیوان ریختہ سب ملکر سو سوا سو جزو مطلق اور مذهب اور انگریزي امرے کي جلدین الگ الگ کوئي ڈیڑ سو دو سو روپیہ کے صرف مین بنوائي میري خاطر جمع کہ کلام میرا سب یکجا فراهم هی پهر ایک شاهزادہ نے اوس مجموع نظم و نثر کي نقل لي اب دو جگهہ میرا کلام اکهٹا هوا کہاںسے یہہ فتنہ برپا هو اور شہر لٹے وہ دونون جگهہ کا کتابخانہ خوان یغما هوگیا هرچند مین نے آدمي دوڑائے کہین سے اون مین سے کوئي کتاب هات نہ آئي وہ سب قلمي هین غرض اس تحریر سے یہہ هی کہ قلمي فارسي کا کلیات قلمي هندي کا کلیات قلمي پنج آهنگ قلمي مہر نیم روز اگر کہین امین سے کوئي نسخہ بکتا هوا آوے تو اوسکو میرے واسطے خرید کرلینا اور مجھکو اطلاع کرنا مین قیمت بهیجکر منگوا لونگا - جناب هنري اسٹورٹ ریڈ صاحب کو ابهي مین خط نہین لکهہ سکتا اونکي فرمایش هی اردو نثر کي وہ انجام پائے تو اوسکے ساتهہ اونکو خط لکهون مگر بهائي تم غور کرو اردو مین مین اپنے قلم کا زور کیا صرف کرونگا اور اوس عبارت مین معاني نازک کیونکر بهرونگا ابهي تو یهي سوچ رها هون کہ کیا لکهون کونسي بات کونسي کہاني کونسا مضمون تحریر کرون اور کیا تدبیر کرون تمهاري راے مین کچهہ آئے تو مجھکو بتاؤ ایک قرینہ سے مجھکو معلوم هوا هی کہ شاید گورمنٹ سو دو سو دستنبو کي خریداري کریگي اور ان نسخون کو ولایت بهیجیگي کیا بعید هی کہ هفتہ دو هفتہ مین تمهارے پاس الہ آباد سے حکم پہنچے *

صبح روز دوشنبہ ۱۱ ڈسمبر سنہ ۱۸۵۸ع * (۳۷۵)

ایضا

بھائی- یہہ بات تو کچھہ نہین کہ تم خط کا جواب نہین لکھتے خیر
دیر سے لکھو اگر شتاب نہین لکھتے تمہارا خط آیا اوسکے دوسرے
دن مین نے جواب بھجوایا آج تک تمنے اوسکا جواب نہ بھیجا
حال آنکہ اوس مین جواب طلب باتیں تھین یعنے مین نے
اپنی نظم و نثر کی کتب کا حال تمکو لکھہ کر تمسے یہہ استدعا کی
تھی کہ قلمی جو نسخہ تمہارے ہات آجاے وہ تم خرید کرکے
مجھے بھیج دینا - ریڈ صاحب کے باب میں مین نے یہہ لکھا تھا کہ
جب کچھہ اردو کی نثر اونکے واسطے لکھہ لونگا تو دستنبو کی
خریداری کی خواہش کرونگا معہذا تمسے صلاح پوچھی تھی کہ
کہ کس حکایت اور کس روایت کو فارسی سے اردو کرون تمنے اس
بات کا بھی جواب نہ لکھا - سید حفیظ الدین احمد کی مہر کے
کھدوادینکو تمنے لکھا تھا کہ ملتوی رہے پھر اوسکا بھی کچھہ بیورا
نہ لکھا مین اوسکو ابھی کچھہ نہین سمجھا اسکو یکسو کرو ہان یا
لکھہ بھیجو - تمہاری مہر بدر الدین علی خان کو دی گئی ہے
یقین تو یہہ ہے کہ اسی دسمبر مہینے مین تمہارے پاس پہنچ
جاے اور ۱۸۵۸ سن کھدین شاید کچھہ دیر ہو تو جنوری سنہ ۱۸۵۹
مین کھدے اس سے زیادہ درنگ نہوگی تمکو روپیہ حرف
آٹھہ آنہ حرف سے کیا علاقہ تمکو اپنی مہر سے کام - سچ تو
کہو کیا پھر کدھولی گئے ہو کیا کر رہے ہو کس شغل مین ہو
یا مجھسے خفا ہو اگر خفا ہو تو اور کچھہ نہ لکھو خفگی کی وجہ
لکھو بہرحال اس خط کا جواب شتاب بھیجو اور اسی خط مین

بعد ان سب باتوں کے جواب کے مولوي قمرالدین خان کا حال لکھو که وه کہاں هیں اور کسطرح هیں نوکر سرکار هیں یا بیکار هیں - اچھا میرا بھائي اس خط کے جواب میں دیرنگ بھو زیاده کیا لکھوں - غالب * مرسلۂ چارشنبه ۱۵ دسمبر سنه ۱۸۵۸ع * (۳۷۶)

ایضا

برخوردار - آج اسوقت تمھارا خط مع لفافونکے لفافے کے آیا دل خوش هوا بھائي میں اپنے مزاج سے ناچار هوں یه لفافے ار مقام و درمقام و تاریخ و ماه مجھکو پسند نہیں آگے جو تمنے مجھے بھیجے تھے وه بھي میں نے دوستونکو بانٹ دئے اب یه لفافونکا لفافه اس مراد سے بھیجتا هوں که انکي عوض یه لفافے جو درمقام و ار مقام سے خالي هیں ڈھونڈس تم اپنے خط بھیجا کرتے هو مجھکو بھیجدو اور یه لفافے اوسکے عوض مجھسے لے لو اور اگر اوسطرح کے لفافے نہوں تو انکي کچھه ضرورت نہیں - مہر کے واسطے صاحب زمرد کا نگینه اور پھر چنے کي دال کے برابر اور هشت پہلو اس اوجڑے شہر میں کہاں ملیگا عقیق بہت خوش رنگ سیاه یا سرخ جیسا تمنے آگے لکھا هی هشت پہلو هوگا یه مہر میري طرف سے تمکو پہنچیگي تمکو ۲ / حرف ۶ / حرف سے کچھه مدعا نہیں آپ اپني مہر چاهو زمرد پر چاهو الماس پر کھدواؤ میں توعقیق کي مہر تمکو دونگا رهي وه دوسري مہر جب تمہاري مہر کھد چکیگي جسطرح تم کہوگے کھد جائیگي - میدان کیا فریده بتاون گورمنٹ کي خریداریکا - ایک بات ایسي هی که ابھي میں کچھه نہیں کہه سکتا خدا کرے اوسکا ظہور هوجاے ابھي مجھسے کچھه نه پوچھو جناب ربنا

صاحب صاحبي كرتے هين ميں اردو مين اپنا كمال كيا ظاهر كر سكتا هون اوسمين گنجايش عبارت آرائي كي كهان هي بهت هوگا تو يهه هوگا كه ميرا اردو به نسبت اوروںكے اردو كے فصيح هوگا خير بهر حال كچهه كرونگا اور اردو مين اپنا زور قلم دكهاؤنگا - في كا هونا اور دستونكا آنا يهه چاهتا هي كه تمنے رانكو سري قسم كي شراب مقدار مين زياده پي هوگي كچهه تبريد كرو اور شراب زياده نه پيا كرو - ميرا رقعه تمهارے نام كا اور تفته كا رقعه تمهارے نام كا حسب الحكم تمهارے واپس بهيجا جاتا هي مين نے تفته كا خفا هونا اسي طرح لكها تها جيسا تمكو تمهارا خفا هونا لكها تها بهلا وه ميرے فرزند كي جگهه هين مجهسے خفا كيا هونگے اوس دن سے آج تک دو تين خط اونكے آچكے هين چنانچه ايک خط ابهي تمهارے خط كے ساتهه ڈاک كا هركاره دے گيا هي * محررۂ شنبه ١٨ دسمبر سنه ١٨٥٨ * (٣٧٧)

ايضا

اب ايک امر خاص كو سمجهو دو جلدين دستنبو كي مجهكو لكهنؤ بهيجني هين اور ميرے پاس كوئي جلد نهين هي اب جو تمسے منگواؤں اور يهان سے لكهنؤ بهيجواؤں تو ايک قصه هي يهه صاحب لوگ اطراف و جوانب سے مجهه پر فرمايشين بهيجتے هين تمسے بقيمت كوئي نهين منگواتا چاليس جلدين پهلي اور ساره يهه حال كي سب تقسيم هوگئين ان دونون صاحبونكي خاطر مجهكو بهت عزيز هي ايک روپيه كے ٣٢ ٹكٹ اور دو آنے كے ٢ ٹكٹ اس خط مين ملفوف كركے تمكو بهيجتا هون دو پارسل الگ الگ

لکھنؤ کو ارسال کرو آے آے کا ٹکٹ اوسپر لگا دو ایک پارسل پر یہہ لکھو - این پارسل بصیغۂ بیرنگ پاکٹ اسٹامپ پیڈ در لکھنؤ بہ محلۂ نخاس در امام باڑۂ اکرام الله خان بمکان مرزا عنایت علی بخدمت میر حسین علي صاحب برسد مرسلۂ شیو نراین مہتمم مطبع مفید خلایق از آگرہ - دوسرے پارسل پر یہي عبارت مگر مکان کا پتا نام اور در لکھنؤ بہ احاطۂ خانسامان متصل تکیۂ شیر علی شاہ بمکان مولوي عبدالکریم مرحوم بخدمت مولوي سراج الدین احمد صاحب برسد - سمجھہ لئے یعنے دو پارسل اسٹامپ پیڈ دونوں لکھنو کو ایک بنام میر حسین علي اور ایک بنام مولوي سراج الدین احمد بسبیل ڈاک روانہ کردو اور ہانصاحب ان دونوں پارسلوں کي روانگي کي تاریخ مجھکو لکھہ بھیجو تاکہ میں اپنے خط میں اونکو اطلاع دوں - ایک امر اور ھی اگر تم بھي اس راے کو پسند کرو یعنے جسطرح سے تمنے ایک جلد هدري اسٹورٹ ریڈ صاحب کو اپني طرف سے بھیجي هی اسیطرح دو جلدین ان دونوں صاحبوں کو جنکا نام کاغذ مین لکھا هوا هی بھیج دو مگر اپني هي طرف سے میرا اوسمیں اشارہ نپایا جاے اور یہہ دونوں صاحب بالفعل دلي مین وارد هین یہہ بات ایسي نہین هی کہ خواهي نخواهي اسکو کیا هی چاهئے ایک صلاح هی اور نیک صلاح هی مناسب جانو کرو ورنہ جانے دو - میان اردو کیا لکھون میرا یہہ منصب هی کہ مجھپر اردو کي فرمایش هو خیر هوئي اب مین کہانیان قصے کہان ڈھونڈھتا پھرون کتاب نام کو میرے پاس نہیں بندش مل جاے خواس ٹھکانے هوجائین تو کچھہ فکر

کرون پیٹ پڑون (رونڈان تو سدھي گلان مونڈیاں) ریا دہ زیادہ -
عالب * روز سہ شدہ ۴ جدوري سنہ ۱۸۵۹ع جواطلب * (۳۷۸)

ایضا

پرسوں اور کل دو ملاقاتیں جناب اردلت صاحب بہادر سے ہوئیں کیا کہوں کہ مجھہ پر بے سابقۂ معرفت کیا عنایت فرمائي مدن یہہ جانتا ہوں کہ گویا مجھکو مول لے لیا آج وہ یہاں ارر ہیں کل جائینگے دستنبو تمہاري بھیجي ہوئي اونکي پاس نہیں پہنچی ناچار ایک دستنبو اور ایک پنج آہنگ اپنے پاس سے اونکي نذر کر آیا ہون - لکھنؤ کے دونوں پارسلونکي رسید مجھکو آجتک نہیں آئي آخر رسید تو تمکو پارسلونکي ملي ہوگي ڈاک منشی سے معلوم کرکے مجھکو لکھہ بھیجو دیر نکرو ورنہ میں مشوش رہونگا - ار عالب * نگاشتۂ صبح شنبہ ۱۵ جدوری سنہ ۱۸۵۹ - (۳۷۹)

ایضا

صاحب - میں ہندي عزلیں بھیجوں کہاںسے اردو کے دیوان چھاپے کے ناقص ہیں بہت عزلیں اوسمیں نہیں ہیں قلمي دیوان جو اتم اور اکمل تھے وہ لٹ گئے یہاں سب کو کہہ رکھا ہی کہ جہاں بکتا ہوا نظر آجاے لیلو تمکو بھي لکھہ بھیجا اور ایکبات اور تمہارے خیال میں رہےکہ میري عزل پندرہ سولہ بیت کي بہت شاد و نادر هی بارہ بیت سے زیادہ اور نو شعر سے کم نہیں ہوتي جس عزل کي تم نے پانچ شعر لکھي ہیں یہہ نو شعر کي ہی ایک دوست کے پاس اردو کا دیوان چھاپے سے کچھہ زیادہ ہي اوسنے کہیں کہیں سے مسودات متفرق بہم پہنچا لئے ہیں چنانچہ پنہاں

ہوگئیں ویران ہوگئیں یہہ غزل مجھکو اوسی سے ہاتھ آگئی ہے
اب میں نے اوسکو لکھا ہے اور تمکو یہہ خط لکھہ رہا ہوں خط
لکھکر رکھہ دونگا جب اوسکے پاس سے ایک غزل یا دو غزل آجائیگی
تو اوسی خط میں ملفوف کرکے بھیجدونگا یہہ خط یا آج روانہ ہوجاے
یا کل - میں نے ایک قصیدہ اپنے محسن و مربی قدیم جناب
فریڈرک اڈمنسٹن صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر غرب و شمال کی
مدح میں اور ایک قصیدہ جناب منٹگمری لفٹنٹ گورنر بہادر
ملک پنجاب کی تعریف میں لکھا ہے اگر کہو تو یہہ بھیجدوں
مگر فارسی ہیں اور چالیس چالیس پینتالیس پینتالیس شعر
ہیں - کتب دستنبو کے بک جانیسے میں خوش ہوا خدا کرے
جسکو دی ہو دو تین غلطیاں جو معلوم ہیں وہ بنادی ہوں یہہ
نہ معلوم ہوا کہ صاحب لوگوں نے خریدیں یا ہندوستانیوں نے لیں
تم یہہ بات مجھکو ضرور ضرور لکھو - دیکھو صاحب تم گھبراتے تھے
آخر یہہ جنس پڑی نرہی اور بک گئی - بھائی ہندوستان کا
قلمرو بیچراغ ہوگیا لاکھوں مرگئے جو زندہ ہیں اونمیں سیکڑوں
گرفتار بند بلا ہیں جو زندہ ہے اوسمیں مقدور نہیں میں ایسا
جانتا ہوں کہ یا تو صاحبان انگریز کی خریداری آئی ہوگی
یا پنجاب کے ملک کو یہہ کتابیں گئی ہونگی پورب میں کم بکی
ہونگی - میاں میں تمکو اپنا فرزند جانتا ہوں خط لکھنے نہ لکھنے
پر موقوف نہیں ہے تمہاری جگہہ میرے دل میں ہے اب
میں طبع آزمائی کرتا ہوں اور جو غزل تمنے بھیجی ہے اوسکو
لکھتا ہوں خدا کرے دو کے تو شعر یاد آجائیں * غزل *

* ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہی *
* تمہیں کہو کہ یہہ انداز گفتگو کیا ہی *
* چپک رہا ہی بدن پر لہو سے پیراہن *
* ہمارے جیب کو اب حاجت رفو کیا ہی *
* جلا ہی جسم جہاں دل بہی جل گیا ہوگا *
* کریدتے ہو جو اب راکہہ جستجو کیا ہی *
* رگوں مین دوڑتے پہرنیکے ہم نہین قایل *
* جب آنکہہ ہی سے نہ ٹپکا تو پہر لہو کیا ہی *
* وہ چیز جسکے لئے ہو ہمیں بہشت عزیز *
* سوای بادۂ گلفام مشکبو کیا ہی *
* پیون شراب اگر خم بہی دیکہہ لون دو چار *
* یہہ شیشہ و قدح و کوزہ و سبو کیا ہی *
* یہہ رشک ہی کہ وہ ہوتا ہی ہمسخن تجہسے *
* وگر نہ خوف بد آموزی عدو کیا ہی *
* رہی نہ طاقت گفتار اور اگر ہو بہی *
* تو کس امید پہ کہئے کہ آرزو کیا ہی *
* ہوا ہی شہ کا مصاحب پہرے ہی اتراتا *
* وگرنہ شہر مین غالب کی آبرو کیا ہی *

یہہ تمہارا اقبال ہی کہ نو شعر یاد آ گئے ایک غزل یہہ اور دو غزلین وہ جو آیا چاہتی ہین تین ہفتہ کا گودام تمہارے پاس فراہم ہوگیا اگر منگواؤگے تو قصیدے بہی دونون بہیج دونگا * مرقومۂ سہ شنبہ ۱۹ ماہ اپریل سنہ ۱۸۵۹ع * (۳۸۰)

ایضا

بھائي حاشا ثم حاشا اگر یہہ غزل میري ہو (ع)

اسد اور لینے کے دینے پڑے * اس عریب کو میں کچھہ کیون کہون

لیکن اگر یہہ غزل میري ہو تو مجھہ پر ہزار لعنت اس سے آگے

ایک شخص نے یہہ مطلع میرے سامنے پڑھا اور کہا کہ قبلہ آپ

نے کیا خوب مطلع کہا ہی * شعر *

اسد اس جفا پر بتون سے وفا کي * میرے شیر شاباش رحمت خدا کي

مین نے یہي اوسے کہا کہ اگر یہہ مطلع میرا ہو تو مجھہ پر لعنت

بات یہہ ہی کہ ایک شخص میر امانی اسد ہو گزرے ہین یہہ

مطلع اور یہہ غزل اونکے کلام معجز نظام مین سے ہی اور تذکرون

میں مرقوم ہی میں نے تو کوئي دو چار برس ابتدا مین اسد

تخلص رکھا ہی ورنہ غالب ہي لکھتا رہا ہون تم طرز تحریر اور

روش فکر پر بھي نظر نہین کرتے میرا کلام اور ایسا مزخرف یہہ ۱۰

قصہ تمام ہوا - وہ غزل جو تمہارے پاس پہنچ گئي ہی چھاپے

سے پہلے ایک نقل اوسکي مرزا حاتم علی مہر کو دیدیا جسدن یہہ

میرا خط پہنچے اوسي دن وہ غزل نقل کرکے اونکو بھیجدیدا - دستنبو

کي خریداري کا حال معلوم ہوگیا میرا بھي یہي گمان تھا کہ

لاہور کے ضلع میں گئي ہونگي جناب مکلوڈ صاحب فنانشل

کمشنر پنجاب نے بذریعہ صاحب کمشنر دہلي مجھسے منگوائي

تھي ایک جلد اونکو بھي بھیج چکا ہون - قصیدے میں نے دو لکھے

ہین ایک اپنے مربي قدیم جناب مرپذرک اڈمنسٹن صاحب

بہادر کي تعریف میں اور ایک جناب منٹ گمري صاحب

بہادر کي مدح مین ایک پچپن شعر کا ایک چالیس بیت کا اور پهر فارسي اونکو ریختہ کي غزلون مین کیا چهاپوگے جانے بهي دو - رهیں غزلیں سادہ کی وہ جو میرے هات آني جائینگي بهجوانا جاؤنگا میان تمهاري جانکي قسم نہ میرا اب ریختہ لکهنے کوجي چاهے نہ مجهسے کہا جاے اس دو برس مین صرف وہ پچیس بیس شعر نظرنی قصیدہ تمهاري خاطر سے لکهکر بهیجے تهے سواے اوسکے اگر میں نے کوئي ریختہ کہا هوگا تو گنهگار بلکہ فارسي غزل بهي واللہ نہین لکهي صرف یہہ دو قصیدے لکہے هین کیا کہون کہ دل و دماغ کا کیا حال هی پرسون ایک خط تمهین اور لکہہ چکا هون اب اوسکا جواب نہ لکهنا والدعا * چار شنبہ ۲۶ اپریل سنہ ۱۸۵۹ع * (۳۸۱)

ایضا

برخوردار منشي شیونراین کو دعا پهنچے - خط تمهارا مع اشتہار کے پهنچا یہانکا حال یہہ هی کہ مسلمان امیرون مین تین آدمي نواب حسن علیخان نواب حامد علي خان حکیم احسن اللہ خان سو انکا حال یہہ هی کہ روٹي هی تو کپڑا نہین معہذا یہانکي اقامت مین تذبذب خدا جانے کہان جائین کہان رهین حکیم احسن اللہ خان نے افتاب عالمتاب کي خریداري کرلي هی اب وہ مکرر حالات دربار شاهي کیون لینگے سواے ساهوکارونکے یہان کوئي امیر نہین هی وہ لوگ اسطرف کیون توجہ کرینگے تم ادهر کا خیال دلسے دهو ڈالو رها نام اس رسالے کا تاریخي جانے دو رستخیز هند غوغاے سپاہ - فتنۂ محشر - ایسا کوئي نام رکهو اب تم یہہ بتاؤ کہ

رئیس رامپور کے ہاں بھي تمہارا اخبار یا معیار الشعرا جاتا ہی یا نہین انکے تمہارے معیارالشعرا مین مین نے یہہ عبارت دیکھي تھي کہ امیر شاعر اپني غزلین بھیجتے ہین ہمکو جب تک اونکا نام و نشان معلوم نہوگا ہم اونکے اشعار نہ چھاپینگے سو مین تمکو لکھتا ہون کہ یہہ میرے دوست ہین اور امیر احمد انکا نام ہی اور امیر تخلص کرتے ہین لکھنو کے دي عزت باشندون مین ہین اور وہانکے بادشاہون کے روشناس اور مصاحب رہے ہین اور اب وہ رامپور مین نوابصاحب کے پاس ہین مین اونکي غزلین تمہارے پاس بھیجتا ہون میرا نام لکھکر ان غزلون کو چھاپ دو یعنے غزلین غالب نے ہمارے پاس بھیجین اور اوسکے لکھنے سے انکا نام اور انکا حال معلوم ہوا نام اور حال وہ جو مین اوپر لکھہ آیا اسکو انکے معیار الشعرا مین چھاپ کر ایک دو ورقہ یا چہار ورقہ رامپور اونکے پاس بھیج دو اور سرنامہ پر یہہ لکھو کہ در رامپور سر در دولت حضور رسیدہ بخدمت مولوي امیر احمد صاحب امیر تخلص برسد اور مجھکو اسکي اطلاع دو اور اوس امر کي بھي اطلاع دو کہ رامپور کو تمہارا اخبار جاتا ہی یا نہین * مرسلۂ یکشنبہ ۱۲ جون سنہ ۱۸۵۹ ع * (۳۸۲)

ایضا

برخوردار نورچشم منشي شیو نراین کو دعا پہنچے - صاحب میں تو منتظر تمہارے آنیکا تھا کسواسطے کہ منشي بہاري لال بھائیون مین ہین ماسٹر رامچندر کے اونہون نے پرسون مجھہ سے کہا تھا کہ منشي شیو نراین دو تین دن مین آیا چاہتے ہین آج صبح کو

ناگاہ تمہارا خط آیا اب سمجھکو اسکا پوچھنا تمسے ضرور ہوا کہ آپکی تمہارے خبر جھوٹ تھی یا ارادہ تھا اور کسی سبب سے موقوف رہا - بابو ہرگوبند سہاے کا میں بڑا احسانمند ہوں حق تعالی اس کوشش کے اجر میں اونکو عمر و دولت دے سعادت مند اور نیک بخت آدمی ہیں - تمہاری خواہش کو میں اچھی طرح سمجھا نہیں مصرع تمنے لکھا اور وہ چھاپا گیا ہزار پانسو دو ورق چھپ گئے اب جو مصرع اور کہیں سے بہم پہنچیگا وہ کس کام آئیگا خود لکھتے ہو کہ پہلا جزو تمکو بھیجا ہی صبر کرو وہ جزو آنے دو میں اوسکو دیکھہ لوں یقین ہی کہ غلطی ہوگا اوسکو دیکھکر اور مضامین کو سمجھکر مصرع بھی تحریر کرونگا مگر اتنا تم اور بھی لکھو کہ ایا یون منظور ہی کہ اس مصرع کی جگہہ اور مصرع لکھو یا یہی چاہتے ہو کہ یہہ بھی رہے اور وہ بھی رہے - خط تمہارا آج آگیا ہی پر ماہت پاکٹ یا آج شام کو یا کل شام تک آ جائیگا * سہ شنبہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۵۹ع * (۴۸۳)

ایضا

برخوردار کو بعد دعا کے معلوم ہو تمہارا خط پہنچا اور خط سے کئی دن پہلے رسالۂ بعاوت ہند پہنچا تمہارے تصمیم عزیمت سے میں خوش ہوا اللہ اللہ اپنے یار بدیعی دھر کے پوتے کو دیکھونگا - رسالۂ بغاوت ہند ماہ بماہ اور معیار الشعرا ہر مہینے میں دو بار پہنچتا رہے باقی گفتگو عندالملاقات ہو رہیگی - اپنے شفیق دلی ماسٹر رام چندر صاحب کو تمہارے آنیکی اطلاع دی وہ بہت خوش ہوئے جو رقعہ اونہوں نے میرے رقعہ کے جواب میں لکھا

هی وہ تمکو بھیجا ہوں نہ لیا - اگر دستنبو ئیں باقی ہوں تو در اپنے ساتھ لیتے آنا - غالب* شنبہ ۲۳ جولائی سنہ ۱۸۵۹ع *(۴۸۴)

ایضا

میان - یہہ کیا معاملہ ہی ایک خط اپنی رسید کا بھیجکر پھر تم چپکے ہو رہے نہ معیارالاشعار نہ بعاوت ہند نہ میرے خط کا جواب نہ ہنڈوی کی رسید - برخوردار نواب شہاب الدین خان نے اگست سے دسمبر تک پنجماھہ معیار الاشعار و بعاوت ہند کا بھیجا ہی اسکے بعد ۱۲ر مجھکو دئے اور میں نے ہنڈوی لکھواکر وہ ہنڈوی اپنے خط میں لپیٹ کر تمکو بھیجی یہہ بھی نہیں معلوم کہ وہ خط پہنچا یا نہیں پہنچا جب ان مطالب جزئی کا یہہ حال ہی تو کتاب اور انگریزی عرضی کا تو ابھی کیا ذکر ہی خدا کے واسطے ان سب مقاصد کا جواب جدا جدا جلد لکھو آج اگست کی ۱۷ تاریخ کا دن ہی پہلا نمبر میعار الاشعار کا ابھی نہیں آیا یہہ ہی کیا - مہر تمہاری کھدنی شروع ہوگئی ہی اسی اگست کے مہینے میں تمہارے پاس پہنچ جائیگی - اچھا میرا بھائی اس خط کا جواب جلد پاؤں اور کتاب اور عرضی کا بھی اگر تقاضا کروں تو بعید نہیں مگر آج شام تک اس خط کو رکھے رہونگا اگر تمہارا خط یا میعارالاشعار یا بعاوت ہند کوئی لفافہ شام تک آیا تو اسخط کو پھاڑ ڈالونگا ورنہ کل صبحکو ڈاک میں بھجوادونگا اپنے والد کو دعا اور اشتیاق دیدار کہدینا * مرقومۂ چہار شنبہ ۱۷ ماہ اگست سنہ ۱۸۵۹ وقت دو پہر * (۴۸۵)

ایضا

کیون میري جان تمنے خط لکھنے کي قسم کھائي هی یا لکھنا هی بھول گئے هو سهر مین هو یا نهین هو تمهارے مطبع کا کیا حال هی تمهارا کیا طور هی تمهارے چچا کا مقدمه کیونکر فیصل هوا میرا کام تمنے کسطرح درست کیا کروگے یا نهین میعار الاشعار کا پارسل پهنچ گیا سعادت هند کا پارسل ابهي نهین آیا ان سب مطالب کا جواب لکھو اور شتاب لکھو - محررهٔ پنجشنبه ۲۲ ستمبر سنه ۱۸۵۹ع * (۴۸۶)

ایضا

برخوردار منشي شیو نراین‌کو بعد دعا کے معلوم هو کیا میرے خط نهین پهنچتے که جواب اودهر سے نهین آتا دو مجلد سعادت هند کے روانه پهنچے هین اوسکے واسطے تمسے پوچھا گیا تها اوسکا بهي جواب نه آیا مین نے یوسف علي خان عزیز کے خط مین کچهه عبارت تمهارے نام لکھي تهی کیا اونهون نے تمکو نه پڑهائي هوگي اوسکا بهي تمنے کچهه جواب نه لکها ولایت کي عرضي اور کتاب کے باب مین تو مین کچهه کهتا هي نهین جو اوسکا جواب مانگون کچهه مجهسے خفا هوگئے هو تو وبهي کهو - یهه خط تمکو بیرنگ بهیجتا هون تاکه تمکوتقاضا معلوم هو- اے‌لو ایک اور بات سنو تمهارا تو یهه حال که مجهکو خط لکھنے کي گویا تمنے قسم کهائي هی اور میري یهه خواهش که نواب گورنر جنرل بهادر کی خبر جو وهان تمکو معلوم هوا کرے مجهکو لکها کرو خصوصا اکبرآباد مین آکر جو کچهه واقع هو وه مفصل لکھو ایا جناب لفٹنٹ گورنر بهادر بهي

ساتھہ آئینگے یا جدا جدا آکر یہاں فراہم ہوجائینگے دربار کی صورت خیرخواہوں کی تقسیم انعام کی حقیقت کوئی لیا بندوبست جاری ہو اوسکی کیفیت یہہ سب مراتب مجھکو لکھا کرو دیکھو خبردار اس امر میں تساہل نکرنا اب کیا سنتے ہو لکھنؤ سے کہاں آئے ہیں کانپور فرخ آباد ہوتے ہوئے آگرہ آئینگے کہاں کہاں کون کون رئیس آملیگا لکھنؤ کے دربار کا حال جو کچھہ سنا ہو وہ لکھو اگرچہ یہاں لوگوں کے ہاں اخبار آتے رہتے ہیں اور میری بھی نظر سے گزر جاتے ہیں مگر میں جانتا ہوں کہ تمہارے خط سے آگاہی پاتا رہوں تم جو لکھوگے منقح اور مفصل لکھوگے - یقین ہی کہ برادر زادہ عزیز یعنی تمہارے والد ماجد نے میرزا یوسف علی خاں کے کام کی درستی لالہ جوتی پرشاد کی سرکار میں کردی ہوگی اسکی بھی اطلاع ضرور ہی * صبح چارشنبہ ۲ نومبر سنہ ۱۸۵۹ع جواب کا طالب غالب * (۳۸۷)

ایضا

برخوردار - دو خط آئے اور آج یکشنبہ ۱۳ نومبر کو لفافۂ اخبار آیا یہہ اودہ اخبار بھائی ضیاء الدین خاں صاحب کے ہاں آتا ہی اور وہ میرے پاس بھیجدیا کرتے ہیں اسکی حاجت نہیں اپنے اور میرے ٹکٹ کیوں برباد کرو میرا مقصود اسی قدر ہی کہ فرخ آباد کے اخبار بسبب قرب کے وہاں معلوم ہوتے ہونگے جو سنو وہ مجھکو لکھو اور جب نواب معلے القاب آگرے میں آجائیں تو اپنا مشاہدہ مجھکو لکھتے رہو پس عرض اتنی ہی ہی آج کا اخبار لفافہ بدل کر آج ہی بھیجدیتا ہوں اور دونوں کتابیں بعاوت ہند

پرسون بہیج چکا ہون تمہارے والد کي طرف سے مجھکو بڑي تشویش ہی دعا کررہا ہون خدا میري دعا قبول کرے اور اونکو شفاے کامل دے میري دعا اونکو پہنچا دینا - مرزا یوسف علیخان عزیز کا حال معلوم ہوا یہہ عالیخاندان اور ناز پروردہ آدمي ہین انکو ہو راحت پہنچاؤگے اور جو انکي خدمت بجالاؤگے اوسکا خدا سے اجر پاؤگے زیادہ سواے دعا کے کیا لکھون - از غالب* روز یکشنبہ ۱۳ نومبر سنہ ۱۸۵۹ع * (۳۸۸)

ایضا

میري جان- دو جلدین بہارستان ہند کي پرسون میرے پاس پہنچین اوسوقت برخوردار مرزا شہاب الدین خان میرے پاس بیٹہے ہوئے تہے ایک جلد اونکو دي ایک مین نے رکہہ دي کل ایک پارسل اور میرے نام کا آیا مین خوش ہوا کہ ولایت کي عرضي اور دستنبو کا پارسل ہوگا دیکہا تو وہي دو جلدین بہارستان ہند کي ہین حیران رہگیا کہ یہہ کیا ظاہرا مہتمان ارسال نے ازراہ سہو دوبارہ بہیجدي ہین چاہتا تہا کہ لفافہ بدلکر قبل ٹکٹ لگا کر بہیجدون پہر سوچا کہ پہلے تمکو اطلاع کرون شاید یہین کسي اور کو دلوا دو بس اب تمہارے کہنے کا انتظار ہی جو کہو سو کرون کہو تمکو بہیجدون کہو کہین اور تمہاري طرف سے بہیجدون میرے کسي کام کي نہیں والدعا۔ راقم اسدالله* مرقومۂ ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۵۹*(۳۸۹)

ایضا

برخوردار کامگار کو بعد دعا کے معلوم ہو کہ دستنبو کے آغاز کي عبارت از روے احتیاط دو بار ارسال کي ہی یقین ہی کہ پہنچ

گئي هوگي اور چهاپي گئي هوگي اور آپ نے اوسي عدارت سے
اشتهار بهي اخبار مين چهاپا هوگا يا اب چهاپينگا بهر حال اس
شهر کے اخبار سئے حکم هوا هی که درشنبه کے دن پهلي تاريخ
نومبر کو رات کے وقت سب خير خواهان انگريز اپنے اپنے گهرون مين
روشني کرين - اور بازارون ميں اور صاحب کمشنر بهادر کي کوٹهي
پر بهي روشني هوگي فقير بهي اس تهيدستي مين که اٹهاره مهينے
سے پنشن مقرري نهين پايا اپنے مکان پر روشني کريگا اور ايک قطعه
پندره بيت کا لکهکر صاحب کمشنر شهرکو بهيجتا هی آپکے پاس اوسکي
نقل بهيجتا هون اگر تمهارا جي چاهے تو اوسکو چهاپدو اور جس نمبر
مين يهه چهاپا جاے وه نمبر ميرے ديکهنے کو بهيجديا اور اب
فرمائي که ميں کتابونکے آنيکا کب تک انتظار کرون * قطعه *

درين روزگار همايون و فرخ * نه گوئي بود روزگار چراغان
شده گوش پر نور چون چشم بينا * ز آوازهٔ اشتهـــار چراغان
مگر شهر درياے نور است کايدجا * نگهه گسته هرسو دو چار چراغان
بسر برده بر چرخ مهر منور * همـه روز در انتظـار چراغان
گواه من اينک خطوط شعاعي * که دارد دلش خارخار چراغان
درين شب روا باشد ار چرخ گردان * کند گنج انجم نثار چراغان
نبود است و در دهر نبيش هرگز * بدين روشني روي کار چراغان
شد از فيض شاهنشـه انگلستان * فـزون رونق کار و بار چراغان
جهاندار وکٹوريا کز فروغش * ز آتش دمـد لاله زار چراغان
ز عدلش چنان گشت پروانه ايمن * که شد ديدبان حصار چراغان
بفرمان سر جان لارنس صاحب * شد اين شهر آئينه دار چراغان

بدهلي ملك رتنه سادتڑس صاحب * سرآراست نقش و نگار چراغان
شدار سعي هدري اجرتن بهادر * روان هر طرف جونڈار چراغان
سخن سنج عالمي ز روے عقيدت * دعا ميكنـــد در بهار چراغان
كه بادا وزون سال عمر شهنشه * زروے زمين ارشمار چراغان (۳۹۰)

ايضا

برخوردار منشي شيو نراين كو دعاے دوام دولت پهنچے- كل تمهارا خط پهنچا دل خوش هوا باقرعلي خان اور حسين علي خان يهه دو ميرے پوتے هين اور تم بهي ميرے پوتے هو لكن چونكه تم عمر مين بڑے هو تو پهلے تم اور بعد تمهارے يهه - مين حسب الطلب نوابصاحب كے دوستانه يهان آيا هون اور اپني صفائي گورمنٹ سے بذريعه انكے چاهتا هون ديكهون كيا هوتا هي كتاب اور عرضي اواسط ماه جنوري مين ولايت كو روانه كركے يهان آيا هون چهه هفتے ميں جهاز پهنچتاهي يقين هي كه پارسل ولايت پهنچ گياهوگا *شعر*

نه بينم كه تا كردگار جهان * درين آشكارا چه دارد نهان

اپنے والد كو ميري دعا كهديںا مرزا يوسف علي خان كو ميري دعا كهنا اور كهنا كه ميں تمهاري فكر سے فارغ نهين هون اگرخدا چاهے تو كوئي راه نكل آئے* سه شنبه ۳ مارچ سنه ۱۸۶۰ غالب * (۳۹۱)

ايضا

برخوردار اقبال آثار منشي شيو نراين كو بعد دعا كے معلوم هو كه ايك نسخه بعاوت هند كا اور ايك دو ورقه ميعارالشعرا كا معرفت برخوردار مرزا شهاب الدين خان كے پهنچا اور آج چهار شنبه ۱۴ مارچ كي هي كه ايك نسخه بعاوت هند بهيجا هوا تمهارا رام پور

یا خدا تمکو جیتا رکھے - اب میں شنبه کے دن ۱۷ مارچ کو دلي
ا هوںگا تمکو بطریق اطلاع لکها هی اب بدستور ارسال حطوط دلي
رسے یہاں نه بهیجنا - هاں بهائي انندسنگھ برخوردار مرزا
ے علیخان وهاں آئے هوئے هیں آج هي اونکا خط مجهکو پهنچا هی
ضرور اونسے ملنا منشي امیر علیصاحب کے هاں وه اوترے هوئے
ن اونکو بلاکر میري دعا کهنا اور کهنا که اچها هی دلي چلے آؤ
ان جو مجهسے ملوگے تو زباني سب کلام هو رهیگا اور اگر وه هاترس
ہوں تو یه رقعه جو تمهارے نام کا هی ایک کاغذ میں لپیٹ کر ٹکٹ لگاکر
اترس کو شیخ کریم بخش چوکیداروں کے جمعدار کے گهر کے پتے
ے بهیج دینا ضرور ضرور - از غالب * روان داشتهٔ چهارشنبه ۱۴
مارچ سنه ۱۸۶۰ وقت دوپہر * (۳۹۲)

ایضا

میاں - دیوان کے میرٹهه میں چهاپے جانیکي حقیقت سن لو تب
کچهه کلام کرو میں رامپور میں تها که ایک خط پہنچا سرنامه پر
لکها تها عرضداشت عظیم الدین احمد من مقام میرٹهه والله بالله
اگر میں جانتا هوں که عظیم الدین کون هی اور کیا پیشه رکهتا هی
بهر حال پڑها معلوم هوا که هندي دیوان اپني سوداگري اور فایده
اونهانیکے واسطے چهاپا چاهتے هیں حیر چپ هو رها جب میں
رامپور سے میرٹهه آیا بهائي مصطفی خانصاحب کے هاں اوترا
وهاں منشي ممتاز علي صاحب میرے دوست قدیم مجهکو ملے
اونهوں نے کها که اپنا اردو کا دیوان مجهکو بهیج دیجئیگا عظیم الدین
ایک کتاب فروش اوسکو چهاپا چاهتا هی اب تم سنو دیوان ریخته

انم و اکمل کہان تھا مگر ہان مدن نے عدر سے پہلے لکھواکر نواب یوسف علي خان بہادر کو رام پور بھیج دیا تھا اب جو میں دلي سے رام پور جانے لگا تو بھائي ضیاء الدین خان صاحب نے مجھکو تاکید کردي تھي که تم نواب صاحب کي سرکار سے دیوان اردو لیکر اوسکو کسي کاتب سے لکھواکر مجھکو بھیج دینا مین نے رامپور مین کاتب سے لکھواکر بسبیل ڈاک ضیاء الدین خان کو دلي بھیج دیاتھا آمدم برسر مدعاي سابق اب جو منشي ممتاز علي صاحب نے مجھسے کہا تو مجھے یہي کہتے بن آئي که اچھا دیوان تو میں ضیاء الدین خان سے لیکر بھیج دونگا مگر کاپي کي تصحیح کا ذمه کون کرتا هي نواب مصطفی خان نے کہا که مین اب کہو میں کیا کرتا دلي آکر ضیاء الدین خان سے دیوان ایک آدمي کے هات نواب مصطفی خان کے پاس بھیج دیا اگر مین اپني خواهش سے چھپواتا تو اپنے گھر کا مطبع چھوڑ کر پرائے چھاپے خانے میں کتاب کیون بھجواتا آج اسي وقت میں نے تمہ[ین] یہه خط لکھا اور اسي وقت بھائي مصطفی خان صاحب کو ایک خط بھیجا هي اور اونکو لکھا هي اگر چھاپا شروع نہوا هو تو نه چھاپا جاے اور دیوان جلد میرے پاس بھیجا جاے اگر دیوان آگیا تو فورا تمہارے پاس بھیج دونگا اور اگر وهان کاپي شروع هوگئي هي تو میں ناچار هون میرا کچھه قصور نہین هي اور اگر سرگزشت کو بھي سنکر مجھکو گنہگار ٹہراؤ تو اچھا میرا بھائي میري تقصیر معاف کیجیو رمضان اور عید کا قصه لگا هوا هي یقین هي که کاپي شروع نہوئي هو اور دیوان میرا میرے پاس آئے اور تمکو پہنچے

جاے ۱۹ یا ۲۰ جنوري سنه ۱۸۶۰ کتاب اور دونون عرضیان ولایت کو روانه کرکے رامپور گیا هون تین مهینے کي جهار کي آمد و رفت هي سو گزر چکي هي خواهش اسي مهینے مین خواهش آغاز ماه آینده یعنے مئي مین جوانکے آنیکا مترصد هون دیکهئے آئے یا نه آئے آئے تو خاطر خواه آئے یا ایسا هي سرسري آئے * (۳۹۴)

ایضا

برخوردار منشي شیو نراین کو دعا کے بعد معلوم هو. تصویر پهنچي تحریر پهنچي سنو مدري عمر ستر برس کي هي اور تمهارا دادا میرا همعصر اور همراز تها اور مین نے اپنے نانا صاحب خواجه غلام حسین مرحوم سے سنا که تمهارے پردادا صاحب کو اپنا دوست بتاتے تهے اور فرماتے تهے که مین نبهي دهر کو اپنا فرزند سمجهتا هون غرض اس بیان سے یهه هی که سو سوا سو برسکي هماري تمهاري ملاقات هی پهر آپس مین نامه و پیام کي راه و رسم نهین اور اس راه و رسم کے مسدود هونیکا حاصل یهه هی که ایک دوسرے کے حال کي خبر نهین اگر تمکو میرے حال سے آگاهي هوتي تو مجهکو بسمدل ڈاک کبهي اکبرآباد نه بلاتے. لو اب میري حقیقت سنو چهٹا مهینا هی که سیدهے هات مین ایک پهنسي هوئي پهنسي نے صورت پهوڑیکي پیدا کي پهوڑا پک کر پهوٹ کر ایک زخم رحم کیا ایک غار بنگیا هندوستاني جراحون کا علاج رها بگڑتا گیا دو مهینے سے کالے ڈاکٹر کا علاج هی سلائیان دوڑ رهي هین استره سے گوشت کٹ رها هی بیس بائیس دن سے صورت افاقت کي نظر آنے لگي هی. اب ایک اور داستان سنو عذر کے رفع

هونے اور دلي کے فتح هونیکے بعد میرا پنشن کھلا چڑھا هوا روپیه دام دام ملا آیندہ کو بدستور بے کم و کاست جاري هوا مگر لارڈ صاحب کا دربار اور خلعت جو معمولي و مقرري تھا مسدود هوگیا یہانتک که صاحب سکرتر بھي مجھسے نملے اور کہلا بھیجا که اب گورنمنٹ کو تمسے ملاقات کبھی منظور نہیں میں فقیر متکبر مایوس دایمی هوکر اپنے گھر بیٹھه رها اور حکام شہر سے بھي ملنا میں نے موقوف کردیا تھا لارڈ صاحب کے ورود کے زمانے میں نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب بھي دلي میں آئے دربار کیا خیر کرو مجھکو کیا - ناگاه دربار کے تیسرے دن بارہ بجے چپراسي آیا اور کہا که نواب لفٹنٹ گورنر نے یاد کیا هی بھائي یہه آخر فروري هی اور میرا حال یہه هی که علاوہ اس دائیں هات کے رحم کے سیدھي ران میں اور بائیں هات میں ایک ایک پھوڑا جدا هی ** اٹھنا دشوار هی بہر حال سوار هوا گیا پہلے صاحب سکرتر سے ملا پھر نواب صاحب کي خدمت میں حاضر هوا تصورمیں کیا بلکه تمنا میں بھي جو بات نتھي وہ حاصل هوئي یعني عنایت سے اخلاق سے اخلاق وقت رخصت خلعت دیا اور فرمایا که یہه هم تجھکو اپني طرف سے ازراه محبت دیتے هیں اور مژدہ دیتے هیں که لارڈ صاحب کي دربار میں بھي تیرا نمبر اور خلعت کھل گیا انشاالله جا دربار میں شریک هو خلعت پہن حال عرض کیا گیا فرمایا خیر اور کبھي کے دربار میں شریک هونا اس پھوڑے کا برا هو انشاالله نجاسکا آگرے کیونکر جاؤں - بابو هرگوبند سہاے صاحب کو سلام - مضمون واحد ۳ مئي * (۶۴)

ایضاً

میاں - تمہاري باتوں پر هنسي آتي هی یہه دیوان جو میں نے تمکو بهیجا هی اتم و اکمل هی وہ اور کوئسي دو چار غزلیں هیں جو مرزا یوسف علي خاں عزیز کے پاس هیں اور اس دیوان میں نہیں اسطرف سے آپ اپني خاطرجمع رکهیں کہ کوئي مصرع میرا اس دیوان سے باهر نہیں مجهدا اوسے نهي کهونگا اور وہ غزلیں اوسے مدکاکر دیکهہ لونگا - تصویر میري لیکر کیا کروگے بیچارہ عزیز کیونکر کهچوا سکیگا اگر ایسي هي ضرورت هي تو مجهکو لکهو میں مصور سے کهچواکر تمکو بهیج دوں نه ندر درکار نه نثار - میں تمکو اپنے فرزندوںکے برابر چاهتا هوں اور شکر کي جگهہ هي کہ تم فرزند سعادتمند هو خدا تمکو جیتا رکهے اور مطالب عالیه کو پهنچائے *

سه شنبه ۳ جولائي سنه ۱۸۶۰ع غالب * (۳۹۵)

ایضاً

میاں - میں جانتا هوں کہ مولوي ممتاز علي صاحب سے وکالت اچهي نہیں کي میرا مدعا یہہ تها کہ وہ تم پر اس امر کو ظاهر کریں کہ دلي میں هندي دیوان کا چهپنا پہلے اوس سے شروع هوا هی کہ حکیم احسن اللہ خاں صاحب تمہارا بهیجا هوا نسخه مجهکو دیں اور وہ جو میں نے یہاں کے مطبع میں چهاپنے کی اجازت دي تهي یہہ سمجهکر دي تهي کہ اب تمہارا ارادہ اوسکے چهاپنے کا نہیں غور کرو میرٹهہ کے چهاپہ خانه والے محمد عظیم نے کس عجز و الحاح سے دیوان لیا تها اور میں نے نظر تمہاري ناخوشي پر بجبر اوس سے پهیر لیا یہہ کیونکر هوسکتا تها کہ اور کو

چھاپے کي اجازت دون تم نے جو خط لکھنا موقوف کیا مین سمجھا کہ تم خفا ہو مین نے مولوي دیار علي صاحب سے کہا کہ برخوردار شیو نراین سے میري تقصیر معاف کروا دینا - بھائي خدا کي قسم مین تمکو اپنا فرزند دلبند سمجھتا ہون اوس دیوان اور تصویر کا ذکر ضرور ہی رامپور سے وہ دیوان صرف تمہارے واسطے لکھواکر لایا دلي مین تصویر بہزار جستجو بہم پہنچاکر مول لي اور دونون چیزین تمکو بھیج دین وہ تمہارا مال ہی چاہو اپنے پاس رکھو چاہو کسي کو دے ڈالو چاہو پھاڑکر پھینک دو - تمنے دستنبو کي جدول اورجلد بنوا کے ہمکو سوغات بھیجي تھي ہمنے اپني تصویر اور اردو کا دیوان تمکو بھیجا میرے پیارے دوست

خاطر بدست ي دهر کے تم یادگار ہو (ع)

اي گل بتو خرسندم تو بوي کسي داري

خوشنودي کا طالب غالب * ۱۰ جنوري سنہ ۱۸۶۲ * (۳۹۶)

بنام بابو ہرگوبند سہاي صاحب

برخوردار - بہت دن ہوئے کہ مین نے تمکو خط لکھا ہی اب اس خط کا جواب ضرور لکھو اور جلد لکھو دو سوال ہین تمسے ایک تو یہہ کہ یہان مشہور ہی کہ نواب گورنر جنرل بہادر الہ آباد سے کانپور آگئے کوئي کہتا ہی آوینگے اسکا حال جو کچھہ تمکو معلوم ہو لکھو - دوسرا سوال یہہ ہی کہ دو قسم کي انگریزي شراب ایک تو کاس تیلن اور ایک اولڈ ٹام یہہ مین ہمیشہ پیا کرتا تھا اور یہہ دونو قسم بیس روپیہ حد چوبیس روپیہ درجن آتي تھي اب یہان پہلے تو نظر ہی نہین آتي تھي اب پچاس روپیہ اور ساٹھہ

روپیه درجن آتي هی وهان تم دریافت کرو که اسکا نرخ کیا هی اور یهه بهي معلوم کرو که بطریق ڈاک پہنچ سکتي هی یا نهین یهه دونون امر دریافت کرکے مجھکو جلد لکھو اگر بقیمت مناسب هاتهه آئے اور اوسکا بهیجنا ممکن هو تو یہاں سے روپیه کي هنڈوی بهیج دون اور تم خرید کر بیل گاڑي کي ڈاک پر روانا کردو - جاڑون مین مجھکو بہت تکلیف هی اور یهه گرچہال کي شراب مین نهین پیتا یهه مجھکو مضرت کرتي هی اور مجھے اس سے نفرت هی * چارشنبه ۲۹ دسمبر سنه ۱۸۵۸ع ضروری جواب طلب از جانب غالب جان بلب * (۳۹۷)

ایضا

صاحب - تمکو دعا کهتا هون اور دعا دیتا بهي هون - شراب کي قیمت کے دو خط بهیجے - بهائی کاس ٹیلن اور اولڈتام دربون چوبیس روپیه درجن میں همیشه لیا کرتا تها اب یہان مهنگي ملتي هی مین نے تمسے پوچها جب وهان بهي اس قیمت کو ملتي هی تو میرا مقدور نهین مین سمجها تها که شاید وهان ارزان هو هیر اسکو جانے دو روٹي هي ملي جاے تو غنیمت هی مهینا بهر کي روٹي کا مول ایک درجن کي قیمت هی * (۳۹۸)

بنام نواب امین الدین احمد خانصاحب بهادر رئیس لوهارو

بهائي صاحب - ساٹهه ساٹهه برس سے همارے تمهارے بزرگون مین قرابتین بهم پہنچین هم کا میرا تمهارا معامله یهه که پچاس برس سے میں تمکو چاهتا هون نے اسکے که چاهت تمهاري طرفسے بهي

س نرش سے محبت کا طہور طرفین سے ہوا مدن تمہین
رھا تم مجھے چاھتے رہے وہ امر عام اور یہہ امر خاص کیا
ی اسکا نہین کہ مجھہ مین تم مین حقیقي بھائیون کا سا
پیدا ہو جاے وہ قرابت اور یہہ مودت کیا پیوند حون
ھی تمہارا یہہ حال سنون اور بیتاب بہو جاؤن اور وھان نہ
مگر کیا کرون مطالعہ نہ سمجھو مین ایک قالب بے روح ہون
یکي مردہ شخص بمردي رواں *
ل روح کا رور افزون ھی صبح کو تمرید قریب دو پہر کے روٹي
و شراب اسمین سے جسدن ایک چیز اپنے وقت پر نملي
مرلیا واللہ نہیں آسکتا باللہ نہین آسکتا دل کي جگھہ میرے
مدں پتھر بھي تو نہین دوست نسہي دشمن بھي تو ہونگا
ت نسہي عداوت بھي تو ہوگي آج تم دونون بھائي
خاندان میں شرف الدولہ اور فخر الدولہ کي جگھہ ہو میں
یلدٗ ولم یولدٗ) ھوں میري زوجہ تمہاري بہن میرے بچے
رے بچے ھیں خود جو میري حقیقي بھتیجي ھی اوسکي
بھي تمہاري ھي اولاد ھی نہ تمہارے واسطے بلکہ ان بیکسون
اسطے تمہارا دعاگو ھوں اور تمہاري سلامتي چاھتا ہون تمنا یہہ
، اور انشااللہ تعالی ایساھی ہوگا کہ تم جیتے رہو اور تم دونون
سامنے مرجاؤن تاکہ اس قافلہ کو اگر روٹي ندوگے نو چنے تو
، اور اگر چنے بھی ندوگے اور بات نہ پوچھوگے تو میري بلا سے
ن تو مراوں اپنے تصور کے مرتے وقت ان ملک ردون کے غم
ن نہ اولجھونگا جناب والدۂ ماجدۂ تمہارا یہان آنا چاھتي ھین

ور ضیاء الدین خان اسیواسطے وہاں پہنچتے ہیں سنو بعد تبدیل آب وہوا دو وانے اور بھی بہت بڑے ہیں کثرت اطبا صحبت احبا تمہاری سے نہ ملول رہوگے حرف و حکایت میں مشغول رہوگے - آؤ آؤ شتاب آؤ بھائی مرزا علاءالدین خان تمکو کیا لکھوں جو وہاں تمہارے دلپرگذرتی ہو یہاں میری نظر میں ھی خیر دعاے مزید عمرو دولت * نجات کا طالب غالب * (۳۹۹)

ایضا

برادر صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان سلامت - بعد سلام مضمون و دعاي بقاي دولت روز افزون عرض کیا جاتا ھی که عطوفت نامه کے رو سے فارسي دو غزلون کی رسید معلوم ہوئی تیسري غزل (گوهر نتوان گفت - اختر نتوان گفت) جو تمہارے حسب الطلب بھیجي گئي ھی کیا نہیں پہنچي بیشبه پہنچي ہوگي تم بھول گئے ہوگے وکیل حاضر باش دربار اسداللهي یعنے علائي مولائي نے اپنے موکل کي خوشنودي کے واسطے فقیر کي گردن پر سوار ہوکر ایک آردو کي غزل لکھوائي اگر پسند آئے تو مطرب کو سکھائي جاے جھنجھوٹي کے اونچے سروں میں راہ رکھوائي جاے اگر جیتا رہا تو جاڑون مین آکر مین بھي سن لونگا - والسلام مع الاکرام نجاتکا طالب غالب * چہار شنبه ۲ ربیع الاول سنه ۱۲۸۲ھ * غزل *

* میں ہوں مشتاق جفا مجھپه جفا اور سہي *
* تم ہو بیداد سے خوش اس سے سوا اور سہي *
* غیري مرگ کا غم کسلئے اے غیرت ماہ *
* ہیں ہوس پیشه بہت وہ بھوا اور سہي *

تم ہوت پھر تمہیں پندار خدائي کیون ھی *
تم خداوند ھي کہلاؤ خدا اور سہي *
حسن میں حور سے بڑھکر نہیں ہونیکے کبھي *
آپکا شیوہ و انداز و ادا اور سہي *
تیرے کوچہ کا ھی مایل دل مضطر میرا *
کعبہ ایک اور سہي قبلہ نما اور سہي *
کوئي دنیا میں مگر باغ نہیں ھی واعظ *
خلد بھي باغ ھی خیر آب و ھوا اور سہي *
کیون نہ فردوس میں دوزخ کو ملالیں یارب *
سیر کے واسطے تھوڑي سي فضا اور سہي *
مجھکو وہ دو کہ جسے کھاکے نہ پاني مانگوں *
زھر کچھہ اور سہي آب بقا اور سہي *
مجھسے غالب یہہ علائي نے غزل لکھوائي *
ایک بیداد گر رنج فزا اور سہي *

لا حول و لا قوة * (۴۰۰)

ایضا

برادر صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان سلامت - تمہارے تفریح طبع کے واسطے ایک غزل نئي لکھکر بھیجي ھی خدا کرے پسند آئے اور مطرب کو سکھائي جاے - آج شہر کے اخبار لکھتا ھون سوانح لیل و نہار لکھتا ھون کل پنجشنبہ ۲۵ مئي کو اول روز بڑے زور کي آندھي آئي پھر خوب مینہ برسا وہ جاڑا پڑا کہ شہر کرہ زمہریر ھوگیا - بڑے دریبہ کا دروازہ ڈھایا گیا - قابل عطار کے کوچہ

کا بقیہ مٹایا گیا - کشمیری کٹرہ کی مسجد زمین کا پیوند ہوگئی-
سڑک کی وسعت دو چند ہوگئی - اللہ اللہ گنبد مسجدونکے ڈھائے
جاتے ہین اور ہنود کے دیوھرونکے جھنڈیونکے پرچم پھراتے ہین -
ایک شیر زور آور اور پیلٹن سدر پیدا ہوا ہی مکانات جابجا ڈھاتا
ہے پھرتا ہی - فیض اللہ خاں بنگش کی حویلی پر جو گلدستے ہین
جسکو عوام گمری کہتے ہین اودمین سے ہلاہلا کر ایک کی بنا
ڈھا دی ایدٹ سے ایدٹ بجا دی واہ رے سدر یہہ زیادتی اور
پھر شہر کے اندر - ریگستانکے ملک سے ایک سردارزادہ کثیر العیال
عسیر الحال عربی فارسی انگریزی تینون زبانونکا عالم دلی مین وارد
ہوا ہی بُلّی مارون کے محلہ مین ٹھہرا ہی بحسب ضرورت حکام
شہر سے مل لیا ہی باقی گھر کا دروازہ بند کئے بیٹھا رہتا ہی
گاہ گاہ بہ ہر سام و پگاہ غالب علیشاہ درویش کے تکیہ پر آجاتا
ہی اہل شہر حیران ہین کہ کھانا کہان سے ہی اسکے پاس روپیہ
آتا کہان سے ہی کوئی کہتا ہی کہ یہہ باپ سے پھر گیا ہی مین
جانتا ہون کہ بے سمت باپ کی نظر سے گر گیا ہی دیکھئے انجام
کار کیا ہو * غالب علیشاہ کا قول یہہ ہی کہ کل کا بھلا ہو *

جمعہ ۲۶ مئی سنہ ۱۸۶۵ع * (۴۰۱)

ایضا

برادر صاحب جمیل المناقب عمیم الاحسان سلامت - بعد سلام
مسنون و دعای بقای دولت روز افزون عرض کیا جاتا ہی کہ
استاد میر جان آئے اور اونکی زبانی تمہاری خیر و عافیت معلوم
ہوئی خدا تمکو زندہ و تندرست و شاد و شادان رکھے- یہان کا حال

کیا لکھوں بقول شیخ سعدي رحمة الله علیه (ع)
نماند آب جز آب چشم یتیم * شب و روز یا آگ برستي هی
یا خاک نه دنکو سورج نظر آتا هی نه راتکو تارے - زمین سے
اوٹھتے هین شعلے آسمان سے گرتے هین شرارے چاها تها که کچهه
گرمي کا حال لکھوں عقل نے کہا که دیکهه نادان قلم انگریزي
دیاسلائي کي طرح جل اوٹھیگي اور کاغذ کو جلا دیگي بهائي هوا
کي گرمي تو بري بلا هی گاه گاه جو هوا بند هو جاتي هی
وه اور بهي جانگزا هی خیر اب وصل سے قطع نظر ایک کودک
غریب الوطن کے اختلاط کي گرمي کا ذکر کرتا هوں که وه جانسوز
نهیں بلکه دل افروز هی پرسوں مرح مرزا آیا اوسکا باپ بهي اوسکے
ساتهه تها مین نے اوس سے پوچها که کیوں صاحب مین تمهارا
کون هوں اور تم میرے کون هو هات جوڑ کر کہنے لگا که حضرت آپ
میرے دادا هین اور مین آپ کا پوتا هوں پهر مین نے پوچها که
تمهاري تنخواه آئي کہا جناب عالي آقا جان کي تنخواه آگئي هی
میري نهین آئي مین نے کہا تو لوهارو جائے تو تنخواه پائے کہا
حضرت مین تو آقا جان سے روز کہتا هوں که لوهارو چلو اپني
حکومت چهوڑ کر دلي کي رعیت مین کیوں مل گئے سبحان الله
بالشت بهرکا لڑکا اور یهه فهم درست اور طبع سلیم مین اسکي
خوبي خو اور فرخي سیرت پر نظر کرکے اسکو مرح سیر کہتا هوں
مصاحب بے بدل هی تم اسکو بلا کیوں نهین بهیجتے مگر بهائي
غلام حسین خان مرحوم کے تتبع هو که زین العابدین و حیدرحسن
اور اونکي اولاد کو کبهي موبهه نه لگایا علاء الدین خان جیسا

ہوشمند ہمہ دان بینا مرح سیر ہمسا دانشور نکتہ سنج اور شیرین سخن پونا یہہ دو عطیۂ عظمی وموہبت کبری ہین تمہارے واسطے من جانب اللہ * شعر *

اگر دریافتی سر دانشت سوس * وگر غافل شدی افسوس افسوس

آج ۲۲ جون کی ہی آفتاب سرطان مین آگیا نقطۂ انقلاب صیفی مین دن گھٹنے لگا چاہئے کہ تمہارا غیظ و غضب ہر روز کم ہوجاے * بجان کا طالب غالب * (۴۰۲)

ایضا

بھائی صاحب - آج تک سوچتا رہا کہ بیگم صاحبہ مغفورہ کی انتقال کے باب مین تمکو کیا لکھون تعزیت کے واسطے تین باتین ہیں اظہار غم تلقین صبر دعای مغفرت سو بھائی اظہار غم تکلف محض ہی جو غم تمکو ہوا ہی ممکن نہین کہ دوسرے کو ہوا ہو تلقین صبر بیدردی ہی یہہ سانحۂ عظیم ایسا ہی جیسے غم رحلت نواب مغفور کو تازہ کیا پس ایسے موقع پر صبر کی تلقین کیا کیجاے رہی دعای مغفرت مین کیا اور میری دعا کیا مگر چونکہ وہ میری مربیہ اور محسنہ تہین دلسے دعا نکلتی ہی - معہذا تمہارا یہان آنا سنا جاتا تہا اسواسطے خط نہ لکہا اب جو معلوم ہوا کہ دشمنوں کی طبیعت ناساز ہی اور اس سبب سے آنا نہوا یہہ چند سطرین لکہی گئین حق تعالی تمکو سلامت اور تندرست اور خوش رکہے - تمہاری خوشیکا طالب غالب * ۱۵ نومبر سنہ ۱۸۶۶ ع * (۴۰۳)

ایضا

اخ مکرم کے خدام کرام کی خدمت مین بعد اہدای سلام مسنون

ملتمس هون تمہارا شہر مین رہنا موجب تقویت دل تہا (ع)
گو نمانے تہے پر ایک شہر مین تو رہتے تہے * بہائی ایک سیر دیکھہ
رہا ہون کئی آدمي طیور آشیان گم کردہ کیطرح ہر طرف اوڑتے
پہرتے ہین ازانمین سے دو چار بہولے بہٹکے کبہی یہان بہي آجاتے
ہین - لو صاحب اب وعدہ کب وفا کروگے علائي کو کب بہیجوگے
ابہی تو شب کے چلنے اور دن کے آرام کرنیکے دن ہین بارش شروع
ہو جائگي تو آپ کی اجازت بہي کام نہ آئیگي چلنے والا کہیگا مین
رہرو چالاک ہون تیراک نہین لوہارو سے دلي تک کشتي بغیر
کیونکر جاؤن دخاني جہاز کہانسے لاؤن
(ع) اے ز مرمت بیخبر درہرچہ باشي زود باش *
علائي کے دیدار کا طالب غالب * استاد میر جان صاحب کو
سلام - یوم الخمیس ۱۷ محرم سنہ ۱۲۸۱ * (۴۰۴)

بنام مرزا علاءالدین احمد خان صاحب بہادر

صاحب - تمہارا خط پہنچا مطالب دلنشین ہوئے غوغاي خلق سے
مجہکو غرض نہین کیا اچھي رباعي ہی کسیکي
اے مومن بخیال خویش مستم دانند * کافر بگمان خدا پرستم دانند
مردم ز غلط مہمي مردم مردم * اے کاش کسے ہر آنچہ ہستم داند
بہائیوں سے پہر نہین ملا بازار مین نکلتے ہوئے ڈر لگتا ہی جواہر
خبردار میرا سلام اخوین کو اور اونکا سلام مجہکو پہنچا دیتا ہی
اسیکو غنیمت جانتا ہون * شعر *
تاب لائے ہي بنیگي غالب * واقعہ سخت ہی اور جان عزیز
ہزارون خواہشین ایسي کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

یہہ مقطع اور مطلع مندرجۂ دیوان هی مگر اسوقت یہہ دونوں شعر حسب حال نظر آئے اسواسطے لکھدئے گئے تمہے اشعار جدید مانگے خاطر تمہاری عزیز ایک مطلع صرف دو مصرع آگے کے کہے هوئے یاد آگئے کہ وہ داخل دیوان بھی نہیں اوپر فکر کرکے ایک مطلع اور پانچ شعر لکھکر سات بیت کی ایک غزل تمکو بھیجتا هون بھائی کیا کہوں کہ کس مصیبت سے یہہ چھہ بیتیں هاتھ آئی هیں اور وہ بھی بلند رتبہ نہیں * شعر *

* بہت سہی غم گیتی شراب کم کیا هی *
* غلام ساقی کوثر هون مجھکو غم کیا هی *

مطلع ثانی

* رقیب پر هی اگر لطف تو ستم کیا هی *
* تمہاری طرز و روش جانتے هیں هم کیا هی *
* کٹے تو شب کہیں کاٹے تو سانپ کہلاوے *
* کوئی بتاؤ کہ وہ زلف خم بخم کیا هی *
* لکھا کرے کوئی احکام طالع مولود *
* کسے خبر هی کہ وهاں جنبش قلم کیا هی *
* نہ حشر و نشر کا قایل نہ کیش و ملت کا *
* خدا کے واسطے ایسے کی پھر قسم کیا هی *
* وہ داد و دید گرانمایہ شرط هی همدم *
* وگرنہ مہر سلیمان و جام جم کیا هی *
* سخن میں خامۂ غالب کی آتش افشانی *

* یقین هی همکو بهي لیکن اب اوسمین دم کیا هی *

لو صاحب تمهارا فرمان قضا توامان بجا لایا مگر اس غزل کا مسوده میرے پاس نهین هی اگر باحتیاط رکهوگے اور اردو کے دیوان کے حاشیه پر چڑها دوگے تو اچها کروگے- عمر فراوان و دولت فزون باد فقط * جمعه ۲۲ دسمبر سنه ۱۸۶۵ داره پر دو بجے تین کا عمل * (۴۰۵)

ایضا

مرزا - روبرو نه ار پهلو آؤ میرے سامنے بیٹهو آج صبحکے سات بجے باقر علیخان اور حسین علی ۱۴ برس ۹ برسے اور ۸ چهوٹے کے دلي کو روانه هوئے دو آدمي میرے اونکے ساتهه گئے کلو اور لڑکا بیار علي یعنے ڈیڑه آدمي میرے پاس هیں نوابصاحب نے وقت رخصت ایک ایک دوشاله مرحمت کیا - مرزا نعیم بیگ ابن مرزا کریم بیگ دو هفته سے یهان وارد اور اپني بهن کي هان ساکن هین کهتے هین که تیرے ساتهه دلي چلونگا اور وهان سے لوهارو جاؤنگا میرے چلنے کا حال یهه هی که انشا الله تعالی اسي هفته مین چلونگا - آپ چال چوک اردو لکهنے لکهتے جو خط که مشتمل ایک مطلب پر تها اوسکو تمنے فارسي مین لکها اور فارسي بهي متصدیانه نهین که امیر کو اور اپنے بزرگ کو کبهي بصیغهٔ مفرد نه لکهین یهه رهي چهوٹي هے بڑي جے کا قصه هی خیر خط دکهاؤنگا ما کُتِبَ فیهِ کهکر کام نکال لونگا مین نے توچلتے وقت مرزا سیر کے اتالیق کي زباني بهائي کو کهلا بهیجا تها که تم اگر کوئي اپنا مدعا کهو تو مین اوسکي درستي کرتا لاؤن جواب آیا که اور کچهه مدعا نهین صرف مکان کا مقدمه هی سو اوس مقدمه مین میرے اور میرے شرکا

کا وکیل وہاں موجود ہی اگر وہ اوس امر کا ذکر کرتے تو مین اون سے اونکے حالو علي اصغر خان کے نام عرضي یا خط لکھواتا لاتا بہرحال اب بھي ناصر نرہونگا * تاریخ اوپر لکھہ آیا نام اپنا بدل کر مقلوب رکھہ لیا هی فقط * (۴۰۶)

ایضا

یکشنبہ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۶۵ع

شکر ایزد کہ ترا با پدر صلح فتاد * حوریان رقص کنان ساغر شکرانہ زدند قدسیان بہر دعاي تو و والا پدرت * قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند میان تم جانتے ہو کہ مین عازم رامپور تہا اسباب مساعد ہوگئے بشرط حیات جمعہ کو روانہ ہونگا لڑکے بالونکي خیر و عافیت علي حسین خان کي تحریر سے معلوم ہوتي رہتي هی میرا لکھنا زاید هی ایکبار میں صاحب کمشنر کي عیادت کو گیا تہا فرخ مرزا بھي میرے ساتھہ گیا تہا مزاج کي خبر پوچھہ آیا - بھائي صاحب کو میرا سلام کہنا راقم غالب علیشاہ * (۴۰۷)

ایضا

جانا جانا - ایک خط میرا تمہارے دو خطون کے جواب میں تمکو پہنچا ہوگا آج مین علي اصغر خان بہادر کے گھر گیا اوس سے میں نے تذکرہ کیا فرمایا کہ فرخ سیر کي مان کو لکھہ بھیجو کہ سال بھرکي تنخواہ کي رسید بھیج دین یہان سے روپیہ بھیجدیا جائیگا آج منگل هی ۷ شعبانکي اور ۲۶ دسمبر کي دونون بھتیجے تمہارے جمعہ کے دن ۲۲ دسمبر کو روانۂ دھلي ہوئے مین پرسون یوم الخمیس کو مرحلہ پیما ہونگا * شعر *

اول ما آخر هر منتہی * در اکرام و عزت

آخر ما جیب تمنا تہی * ار مال و دولت

تو کمان گروهه کہا کر فارسي بہکارا کر مجہسے هندي کي چندي

سن ایک عایل حصورنے دیدي کي هی ایک علي اصغر خان سے

اسنڈهي دونوں کل آئیدنگی - مرزا نعیم بیگ اس مرزا کریم بیگ

دو تین هفتہ سے یہان وارد اور اپني بہن کے هان ساکن هین راد کي

خدا نے چٹہي فقیر پر کي راحلہ وه جادین - فقط غالب * (۴۰۸)

ایضا

صبح دو شنبه شانزدهم ار مه صدام

میري جان - نئے مہمان کا قدم تمپر مبارک هو الله تعالی تمہارے

اور اوسکي اور اوسکے بہایوں کي عمر و دولت میں برکت دے

تمہاري طرز تحریر سے صاف نہین معلوم هوتا که سعید هی یا

سعیده هی نادت اوسکو عزیز اور غالب عزیزه جانتا هی واضح لکہو

تا احتمال رفع هو- خط نادت کے نام کا نوده نوده خط کاهیکو

ایک تحفه کاغذ کا میں نے سراسر پڑها لطیفه و بذله و شوخي و

شوخ چشمي کا بیان جب کرتا که صحواے عبارت سے جگر خون نہو

جاتا بہائیکا غم خدا ایسا سخن گزار ایسا زبان آور ایسا عبارطراز

یوں عاجز و درمانده و از کار رفته هوجاے تمہارا غم جدا شاعر اول

و درد کیا دل لیکر آئے کیا زبان لیکر آئے کیا علم لیکر آئے کیا عقل

لیکرآئے اورپہر کسي روش کو برت نسکے کسي شیوه کي داد دیائي

گویا نظیري تمہاري زبان سے کہتا هی * شعر *

جوهر پیشه من درته زنگار بماند * انکه آئینه من ساخت بپرداخت دریغ

بھائی اس امر میں بھی تیرا ہمطالع اور ہمدرد ہوں اگرچہ
ایک مدت ہوں مگر مجھے اپنے ارمان کی قسم میں نے اپنی
نظم و نثر کی داد بانداز بایست پائی نہیں آپ ہی کہا
آپ ہی سمجھا قلندری و آزادگی و ایثار و کرم کے جو دواعی
میرے خالق نے مجھ میں بھر دئے ہیں بقدر ہزار ایک ظہور
میں نہ آئے نہ وہ طاقت جسمانی کہ ایک لاٹھی ہاتھ میں لوں
اور اوس میں شطرنجی اور ایک ٹین کا لوٹا مع سوت کی رسی کے
لٹکا لوں اور پیادہ پا چلدوں کبھی شیراز جا نکلا کبھی مصر میں
جا ٹھہرا کبھی نجف جا پہنچا نہ وہ دستگاہ کہ ایک عالم کا
میزبان بن جاؤں اگر تمام عالم میں نہوسکے نہ سہی جس شہر میں
رہوں اوس شہر میں تو بھوکا ننگا نظر نہ آئے * نظم *
نہ بستان سرای نہ میخانہ * نہ دستان سرای نہ جانانہ
نہ رقص پری پیکران در بساط * نہ غوغای رامشگران در رباط
خدا کا مقہور خلق کا مردود بوڑھا ناتوان بیمار فقیر نکبت میں
گرفتار تمہارے حال میں غور کی اور چاہا کہ اسکا نظیر بہم پہنچاؤں
واقعۂ کربلا سے نسبت نہیں دے سکتا لیکن واللہ تمہارا حال اوس
ریگستان میں بعینہ ایسا ہی جیسا مسلم ابن عقیل کا حال کوفہ میں
تھا تمہارا حامی نہ ناری اور تمہارے بچوں کی جان و آبرو کا نگہبان
میرے اور معاملات کلام و کمال سے قطع نظر کرو وہ جو کسیکو بھیک
مانگتے نہ دیکھ سکے اور خود در بدر بھیک مانگے وہ میں ہوں * (۴۰۹)

ایضا

چاشتگاہ سہ شنبہ دوازدہم نومبر سنہ ۱۸۶۱ع

آج جسوقت که مین روٹی کہانیکو گھر جاتا تھا شہاب الدین خان
تمہارا خط اور مصری کی تہلیا لیکر آئے مین اوسکو لواکر گھر گیا
اپنے سامنے مصری تلوائی آدہ پاؤ اوپر دو سیر نکلی خانۂ دولت آباد
یہی کافی و وافی ہی اور اب حاجت نہین روٹی کہا کر باہر آیا
تمہارے ابن عم کا آدمی جواب خط کا متقاضی ہوا که شتر سوار
جانیوالا ہی مین کہانا کہا کر لیٹنے کا عادی ہون لیٹے لیٹے
مصری کی رسید لکھدی مطالب مندرجہ خط کا جواب بشرط
حیات کل بہیجونگا - غالب * (۴۱۰)

ایضا

اقبال نشانا - تخیر و عافیت و فتح و نصرت لوہارو پہنچنا مبارک
ہو - مقصود ان سطور کی تحریر سے یہہ ہی که مطبع اکمل المطابع
مین چند احباب میرے مسودات اردو کے جمع کرنے پر اور اوسکے
چہپوانے پر آمادہ ہوئے ہین مجہسے مسودات مانگے ہین اور
اطراف و جوانب سے بہی فراہم کئے ہین مین مسودہ نہین رکہتا
جو لکہا وہ جہان بہیجنا ہو وہان بہیجدیا یقین ہی که خط میرے
تمہارے پاس بہت ہونگے اگر انکا ایک پارسل بناکر بسبیل ڈاک
بہیجدوگے یا آج کل مین کوئی ادہر آنیوالا ہو اوسکو دیدوگے تو
موجب میری خوشی کا ہوگا اور مین ایسا جانتا ہون که اوسکے
چہاپے جانیسے تم بہی خوش ہوگے - بچونکو دعا - غالب * (۴۱۱)

ایضا

جان غالب - یاد آتا ہی که تمہارے عم نامدار سے سنا ہی که
لغات دساتیر کی فرہنگ وہان ہی اگر ہوتی تو کیون نہ تم

بھیجدیتی خیر (ع) آنچه ما درکار داریم اکثرے درکار نیست *
تم نمر بورس ھو اوس نہال کے که جیسے میری آنکھوں کے سامنے
نشو و نماپائی ھی اور میں ھوا حواہ و سایه نشین اوس نہال کا
رہا ھوں کیونکر تم مجھکو عزیز نہوگے رھی دید وادید اوسکی
دو صورتیں تم دلی میں آؤ یا میں لوھارو آؤں تم معذور میں معذور
خود کہتا ھوں که میرا عذر زنہار مسموع نہو جب تک نه سمجھ
لو که میں کون ھوں اور ماجرا کیا ھی سنو عالم دو ھیں ایک عالم
ارواح اور ایک عالم آب و گل حاکم ان دونوں عالموں کا وہ ایک
ھی جو خود فرماتا ھی (لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ) اور پھر آپ جواب
دیتا ھی (لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ) ھرچند قاعدۂ عام یہه ھی که عالم آب
و گل کے مجرم عالم ارواح میں سزا پاتے ھیں لیکن یوں بھی ھوا
ھی که عالم ارواح کے گنہگار کو دنیا میں بھیجکر سزا دیتے ھیں -
چنانچه میں آٹھویں رجب سنه ۱۲۱۲ میں روبکاری کے واسطے
یہاں بھیجا گیا ۱۳ برس حوالات میں رہا ۷ رجب سنه ۱۲۲۵ کو
میرے واسطے حکم دوام حبس صادر ھوا - ایک بیڑی میرے
پانو میں ڈالدی اور دلی شہر کو زندان مقرر کیا اور مجھے اوس
زندان میں ڈالدیا فکر نظم و نثر کو مشقت ٹھہرایا - برسوں کے
بعد میں جیلخانه سے بھاگا تین برس بلاد شرقیه میں پھرتا رہا
پایان کار مجھے کلکته سے پکڑ لائے اور پھر اوسی محبس میں
بٹھا دیا جب دیکھا که یہه قیدی گریزپا ھی دو ھتکڑیاں اور بڑھا
دیں پانو بیڑی سے فگار ھاتھه ھتکڑیوں سے زخمدار مشقت مقرری
اور مشکل ھوگئی طاقت یکقلم زایل ھوگئی بیحیا ھوں سال گذشته

بیڑي کو راوبۂ زندان میں چھوڑ مع دونوں ہتکڑیوں کے بھاگا میرٹھ
مرادآباد ہوتا ہوا رامپور پہنچا کچھ دن کم دو مہینے وہاں رہا تھا کہ
پھر پکڑا آیا اب عہد کیا کہ پھر نہ بھاگونگا بھاگوں کیا بھاگنے کي
طاقت بھي تو ہو حکم رہائي دیکھئے کب صادر ہو ایک
ضعیف سا احتمال ہی کہ اس ماہ دی الحجہ میں چھوٹ جاؤں -
بہر تقدیر بعد رہائي کے تو آدمي سواے اپنے گھر کے اور کہیں نہیں
جاتا میں بھي بعد نجات سیدھا عالم ارواح کو چلا جاونگا * شعر *
فرخ آن روز که از خانۂ زندان بروم * سوی شہر خود از ین وادی ویران بروم
گانے میں غزلیں سات شعر کافی ہوتے ہیں دو فارسي غزلیں دو اُردو
غزلیں اپنے حافظہ کي تحویل میں بھیجتا ہوں بھائي صاحب کي نذر

* غزل *

از جسم بجان نقاب تا کی * این گنج درین خراب تا کی
این گوہر پر فروغ یارب * آلودۂ خاک و آب تا کی
این راہرو مسالک قدس * وا ماندۂ خورد و خواب تا کي
بیتابي برق جز دمی نیست * ما و ین همه اضطراب تا کی
جان در طلب نجات تا چند * دل در تعب عذاب تا کی
پرسش ز تو بی حساب باید * غمہاي مرا حساب تا کی
غالب بچنین کشاکش اندر * یا حضرت بوتراب تا کی
* دوش کز گردش بختم گله بر روی تو بود *
* چشم سوي فلک و روي سخن سوي تو بود *
* اینچه شب شمع گمان کردی و رفتي بعتاب *
* نفسم پردہ کشای اثر خوی تو بود *

* چه عجب صانع اگر نقش دهانت گم کرد *
* کان خود از حیرت بیان رخ نیکوی تو بود *
* یکی بادی مباد این همه رسوائی دل *
* کاخر از پرده گیسان شکن موی تو بود *
* مردن و جان بتمنای شهادت دادن *
* هم ز اندیشه آزردن بازوی تو بود *
* دوست دارم گرهی را که نگارم زده است *
* کاین همانست که پیوسته در ابروی تو بود *
* لاله و گل دمد از طرف مزارش پس مرگ *
* تا چها در دل عالب هوس روی تو بود *

غزل اردو

* هی نسکه هر ایک اونکے اشارے مین نشان اور *
* کرتے هین محبت توگزرتا هی گمان اور *
* لوگون کو هی خرشید جهان تاب کا دهوکا *
* هر روز دکهاتا هون مین ایک داغ نهان اور *
* هی خون جگر جوش مین دل کهول کے روتا *
* هوتے جو کئی دیدۂ خونبانه فشان اور *
* یارب نه وه سمجھے هین نه سمجهینگے میری بات *
* دے اور دل اونکو جو نه دے مجهکو زبان اور *
* تم شهر مین هو تو همین کیا غم جب اوٹهینگے *
* لے آئینگے بازار سے جا کر دل و جان اور *
* مرتا هون اس آواز په هرچند سر اوڑ جاے *

* جلاد کو لیکن وہ کہے جائیں کہ ہاں اور *
* ہیں اور بھی دنیا میں سخنور بہت اچھے *
* کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور *

ایضاً

* اوس بزم میں مجھے نہیں بنتی حیا کئے *
* بیٹھا رہا اگرچہ اشارے ہوا کئے *
* ضد کی ہے اور بات مگر خوبری نہیں *
* بھولے سے اوسنے سیکڑوں وعدے وفا کئے *
* صحبت میں غیر کی نہ پڑی ہو کہیں یہہ خو *
* دینے لگا ہے بوسے بغیر التجا کئے *
* رکھتا پھروں ہوں خرقہ و سجادہ رہن مے *
* مدت ہوئی ہے دعوت آب و ہوا کئے *
* کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو *
* کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے *
* غالب تمہیں کہو کہ ملیگا جواب کیا *
* مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے (۴۱۲) *

ایضاً

سعادت و اقبال نشان مرزا علاء الدین خان بہادر کو فقیر اسد اللہ کی دعا پہنچے - کل شام کو مخدوم مکرم جناب آغا محمد حسین صاحب شیرازی بسواری ریل مانند دولت دلخواہ کہ ناگاہ آوے فقیر کے تکیہ میں تشریف لائے شب کو جناب ڈپٹی ولایت حسین خان کے مکان میں آرام فرمایا اب وہاں آتے ہیں قریب طلوع

آفتاب بچشم دیم بار یہہ رقعہ تمہارے نام لکھا ھی جو کچھہ جي چاھتا ھی وہ مفصل نہین لکھہ سکتا مختصر مفید - آغا صاحب کو دیکھکر یون سمجھا کہ میرا بوڑھا چچا غالب جوان ہوکر میلے کي سیر کو حاضر ہوا ھی پس نور چشمان راحت جان مرزا باقر علي خان بہادر و مرزا حسین علي خان بہادر جناب آغا صاحب کا قدمبوس بجا لائین اور اونکي خدمت گزاري کو اپني سعادت اور میري خوشنودي سمجھین بس۔ ھان مرزا علائي اگر کرنیل الکزنڈر اسکنر بہادر سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہنا * (۴۱۳)

ایضا

صاحب - میري داستان سنئے پنشن بے کم و کاست جاري ہوا زر مجتمع سہ سالہ ایک مشت ملگیا بعد اداي حقوق چارسو روپیہ دینے باقي رہے اور ستاسي روپیہ گیارہ آنے مجھے بچے مئي کا مہینا بدستور ملا آخر جون مین حکم آگیا کہ پنشندار علي العموم ششماھی پایا کرین ماہ بماہ پنشن تقسیم نہوا کرے میں دس بارہ برس سے حکیم محمد حسن خان کي حویلي مین رہتا ہون اب وہ حویلي غلام اللہ خان نے مول لے لي آخر جون مین مجھسے کہا کہ حویلي خالي کردو اب مجھے فکر پڑي کہ کہیں دو حویلیان قریب ہمدگر ایسي ملین کہ ایک محلسرا اور ایک دیوانخانہ ہو نملیں نا چار یہہ چاھا کہ بلیماروں مین ایک مکان ایسا ملے کہ جسمین جا رہون نا تمہاري چھوٹي پھوپي نے بیکس نوازي کي کروڑا والي حویلي مجھکو رہنے کو دي ہر چند وہ رعایت مرعي نرھي کہ محل سرا سے قریب ہو مگر خیر بہت دور نہی

نہین کل یا پرسون وهان جا رهونگا ایک پانو زمین پر هی ایک
پانو رکاب مین توشه کا وہ حال گوشه کی یہہ صورت کل شنبه
۱۷ ذی الحجه کی اور ۷ جون کی پہر دن چڑھے تمہارا خط پہنچ
دو گهڑی کے بعد سنا گیا که امین الدین خان صاحب نے اپنی
کوٹهی مین نزول اجلال کیا پہر دن رہے از راه مہربانی ناگاه میرے
هان تشریف لائے مین نے اونکو دبلا و افسرده پایا دل کڑها علی
حسین خان بهی آیا اوس سے بهی مین ملا مین نے تمهین پوچه
که وه کیون نہین آئے نواب صاحب بولے که جب مین یہان آیا تو
کوئی وهان نہی تو رہے اوراس سے علاوه وه اپنے بیٹے کو بہت
چاهتے هین مین نے کہا اتنا هی جتنا تم اوسکو چاهتے تهے هنسنے
لگے عرض که مین نے بظاهر اونکو تمسے اچها پایا آگے تم لوگونکے
دلونکا مالک الله هی - راقم غالب * نگاشته و روان داشته یکشنبه
بین الظہر و العصر* (۴۱۴)

ایضا

چار شنبه ۲۵ ستمبر سنه ۱۸۶۱ هنگام نیمروز

علائی مولائی - اسوقت تمہارا خط پہنچا ادهر پڑها اودهر جواب
لکها واه کیا کہنا هی رامپور کے علاقه کو کاشتگ اور مجهکو نیل
اوس پیوند کے طعنه کو تازیانه اور مجهکو گهوڑا بنایا وه علاقه ا
وه پیوند لوهارو کے سفر کا مانع و مزاحم کیون هو رئیس کی طرف
سے بطریق وکیل محکمۂ کمشنری مین معین نہین هون جسطرح
امرا واسطے فقرا کے وجه معاش مقرر کردیتے هین اسیطرح اس سرکار
سے میرے واسطے مقرر هی هان فقیر سے دعاے خیر اور مجهه

اصلاح نظم مطلوب ھی چاھوں دلي رھوں چاھوں اکبراباد چاھوں لاھور چاھوں لوھارو ایک گاتي کپڑونکے واسطے کرایہ کروں کپڑونکے صاندوقمین آدھي درجن شراب دھروں آتھہ کہار ٹھیکہ کے لوں چار آدمي رکھتا ھوں دو یہاں چھوڑوں دو ساتھہ لوں چلدوں رامپور سے جو لعاعہ آیا کریگا لڑکونکا حافظ لوھارو بھجوایا کریگا گاڑي ھو سکتي ھی شراب مل سکتي ھی کہار بہم پہنچ سکتے ھین طاقت کہاں سے لاؤں روٹي کھانیکو باھر کے مکان مین سے محلسرا مین کہ وہ بہت قریب ھی جب جاتا ھوں تو ھندوستاني گھڑي بھر مین دم ٹھہرتا ھی اور یہي حال دیوانخانہ مین آکر ھوتا ھی والي رامپور نے بھي تو مرشد زادہ کي شادي مین بلایا تھا یہي لکھا گیا کہ مین اب معذوم محض ھوں تمھارا اقبال تمھارے کلام کو اصلاح دیتا ھی اس سے بڑھکر مجھسے خدمت نچاھو بھائي کے اور تمھارے دیکھنے کو جي بہت چاھتا ھی پر کیا کروں عقرب و قوس کے آفتاب یعنے نومبر دسمبر مین قصد تو کرونگا کاش لوھارو کي جگہہ گوڑگانوہ ھوتا یا بادشاہ پور ھوتا کہوگے کہ رامپور کیا نزدیک ھی وھاں گئے کو دو برس ھوگئے یہاں انحطاط و اضمحلال روز افزوں نہ تم یہاں آسکتے ھو نہ مجھہ مین وھاں آنیکا دم بس اگر نومبر دسمبر میں میرا خیر حملہ چلگیا بہتر ورنہ (ع)

ای وای ز محرومي دیدار دگر ھیچ * غالب * (۱۵۴)

ایضا

اقبال نشان مرزا علاء الدینخان بہادر کو غالب گوشہ نشین کي دعا پہنچے - برخوردار علیحسین خاں آیا مجھسے ملا بھائیکا حال

اوسکي زباني معلوم هوا حق تعالی اپنا فضل کرے اَلوَلدُ سِرُّ لِاَبِیه
تم اسکے مصداق کیون نہو حقفان و مراق اگرچه تمهارا خانه‌زاد موروثي
هی لیکن آجتک تمهاري خدمتمین حاضر نهوا تها اب کیون آیا
اگر آیا تو هرگز اسکو نهیرنے ددو هانکدو خبردار اسکو اپنے پاس رهنے
ندیدا - شفیق مکرم و لطف مجسم منشي نولکشور صاحب بسبیل
ڈاک یہان آئے مجهسے اور تمهارے چچا اور تمهارے بهائي شهاب الدین
خان سے ملے حالی نے انکو زهره کي صورت اور مشتري کي سیرت
عطا کي هی گویا بجاے خود قران السعدین هین تمسے مین نے
کچهه لکها تها اور کلیات کے دس مجلد کي قیمت ؎ مان لئے
تهے اب اونسے جو ذکر آیا تو اونهون نے پهلي قیمت مشتهرۂ اخبار
لیدي قبول کي یعنے ؎ في جلد اس صورتمین دس مجلد
کے ؎ مین دون اور ؎ تم دو همکي ؎ مطبع اوده
اخبار مین پهنچانے چاهئین مین دسمبر ماه حال کي دسوین
گیارهوین کو طالب هونگا کهو ؎ علی حسین خانکو دیدون کهو
لکهنؤ بهیجدون اس نگارش کا جواب جلد بهیجو بهائي صاحبکي خدمت
مین میرا سلام کهنا اور اوستاد میر جانکي میرے طرف سے قدم لینا
نجات کا طالب غالب * پنجشنبه ۲۱ جمادي الثاني سال (۱۲۷۸)
مطابق ۳ دسمبر سال (کیا عجب هی هی) یهه گویا تاریخ وفات
جناب نواب گورنر جنرل لارڈ الگن صاحب بهادر کي هی * (۴۱۶)

ایضاً

جمعه نهم رجب و دسمبر

میري جان- تمهارا خط نهي آیا اور علی حسین خان نجم الدین بهي

تشریف لایا اگر سرنوشت آسمانی میں بھی اواخر رجب یا اوایل شعبان میں ہمارا تمہارا مل بیٹھنا مندرج ہی تو روایی کہہ سن لیدگی ملم کو ان اسرارکی محرمیت نہین ہی جوشخص اپنی ملک و مال وجان و تن و ننگ و نام کے امور مین آشفتہ و سرگردان بلکہ عاجز و حیران ہو دوسرے کو اوس سے کیا گلہ ہاے نظیری * شعر *

با ما جفا و با خوشی با خود غرور و سرکشی

از ما نۂ از خود نۂ آخر ازان کیستی

مخل عقل و ہوش دماغ سو تباہ ادمون کا محمر ہو جانا علاوہ اللہ جو چاہے سو کرے ایسا پیارا باغ و بہار بہائی یون نکتر ہاے * نجات کا طالب غالب * (۴۱۷)

ایضا

صاحب - کل تمہارا خط پہنچا آج اوسکا جواب لکھکر روانہ کرتا ہون رجب بیگ شعبان بیگ رمضان بیگ یہہ نامور مہینے ہیں سو خالی گئے شوال بیگ آدمی کا نام نہین سنا ہان عیدی بیگ ہو سکتا ہی پس جب عید ہی اور روز سعید ہی تو کیا بعید ہی کہ بخلاف شہور ثلثۂ ماضیہ اس مہینہ مین تم آسکو ہی ہی مین توکہتا ہون نہ آسکو اس ماہ مبارک مین امضاے حکم سرکار کا وہ ہنگامہ گرم ہو کہ پارسیون کی عید کوسہ برنشین کا گمان گذرے دور کیون جاؤ ہولی کی دہلینڈی کا سمان لوہارو مین بندھجاے ایک خرسوار کی سواری بڑی دھوم سے نکلے حسن اتفاق یہہ کہ یہہ وہی موسم ہی ہولی اور عید کوسہ برنشین کا زمانہ باہم ہی حوت کے آفتاب مین یہہ دونون تہوار ہوتے ہین

گل آفتاب حوت میں آیا ہی کوسہ برنشین اور ہولی کا مژدہ
لایا ہی خیر میں چند روز اور ستمکش فراق اور تیرے دیدار کا
مشتاق رہون تو کوسہ برنشین اور ہولی کی رنگ ریلیان منالے اور
خر سوار کو بضرب تازیانہ دوڑالے علاءالدین خان و اللہ تومیرا فرزند
روحانی معنوی ہی فرق اسیقدر ہی کہ مین جاہل ہون اور تو
مولوی ہی ارے ظالم اس کوسہ برنشین کی داد دے عقل
کرامت ہی الہام ہی لطف طبع ہی کیا ہی یہہ اسم کسقدر
مناسب مقام ہی۔ صنیہ کا مقدم تمپر مبارک ہو ثاقب مجھسے
لڑتا تھا کہ بھتیجا ہی مین کہتا تھا کہ پوتی ہی بارے مین
جیتا اور ثاقب ہارا عریضہ جداگانہ اوستاد میرجان صاحب کے
نام پہنچتا ہی * پنجشنبہ ۲۶ رمضان (۱۸ء)

ایضا

میری جان علائی ہمہ دان۔ اس دمع دخل مقدر کا کیا کہنا ہی
فرہنگ لغات دساتیر تمہارے پاس ہی مین چاہتا تھا کہ اوسکی
نقل تمسے منگاؤن تمنے دساتیر مجھہ سے مانگی اوسی صحیفۂ
مقدس کی قسم کہ وہ میرے پاس نہین ہی جی مین کہوگے کہ
اگر دساتیر نہین تو فرہنگ کی خواہش کیون ہی حق یون ہی
کہ بعض لغات کے اعراب یاد نہیں اسواسطے فرہنگ کی خواہش
ہی اگر اوس فرہنگ کی نقل بہیج دوگے تو مجھپر احسان کروگے
دساتیر میرے پاس ہوتی تو آج اس خط کے ساتھہ اوسکا بھی
پارسل بہیج دیتا ہا صاحب اگر دساتیر ہوتی اور مین بہیج دیتا
تو البتہ بھائی صاحب کا مشکور ہوتا دین و دنیا مین کیون ماجور

ہونا ارسال اہدا پر حصول اجر کیون مترتب ہوگیا بہائي وہ مذہب اختیار کیا چاہتے ہین اور تم اوس مذہب کو حق جانتے ہو کہ مین جو واسطہ اوسکے اعلان و شیوع کا ہوتا تو عند اللہ مجھکو استحقاق اجر پانے کا پیدا ہوتا اپنے باپ کو سمجھاؤ اور ایک شعر میرا اور ایک شعر حافظ کا اور ایک شعر مولوي روم کا سناو * غالب *

دولت بغلط نبود از سعي پشیمان شو * کافر نتواني شد ناچار مسلمان شو

* حافظ *

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ * چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

* مولانا *

مذہب عاشق ز مذہبہا جدا است * عاشقان را مذہب و ملت خدا است

رات کو خوب مینہ برسا ہے صبح کو تھم گیا ہے ہوا سرد چل رہي ہے ابر تنک چہا رہا ہے یقین ہے کہ تمہاري جدہ ماجدہ مع اپني بہو اور پوتے کے روانۂ لوہارو ہوں کل آج کي روانگي کي خبر تہي یہہ لڑکا سعید ازلي ہے ابر کا محیط ہونا اور ہوا کا سرد ہوجانا خاص اسکي آسایش کے واسطے ہے میرا منتظر سر راہ ہے وہان بیٹہا ہوا یہہ خط لکہہ رہا ہوں محمد علي بیگ ادہر سے نکلا تہي محمد علي بیگ لوہارو کي سواریان روانہ ہوگئین حضرت ابہي نہین کیا آج نہ جائیدگي آج ضرور جائیدگي تیاري ہو رہي ہے * مرقومۂ شنبہ یکم جون وقت صبح چہہ بجے ساتکے عمل مین غالب * (۴۱۹)

ایضا

یکشنبہ ۳ محرم سنہ ۱۲۸۰ مطابق ۲۱ جون سنہ ۱۸۶۳ع

میری جان میرزا علی حسین خاں آئے اور مجھسے ملئے مین نے خطوط
مرسله تمھارے یکمشت اونکو دئے اب تمھارے پاس بھیجدیگا اونکو
اختیار هی رسید کا البته مجھے انتظار هی علی حسین خاں سے
آنے کی حقیقت اور یہاں اقامت کی مدت پوچھی گئی جواب
پایا که ایک مهینا دس دن کی رخصت لیکر آیا هون بی بی
بیمار هی اوسکا استعلاج منظور هی میری جان علی حسین خاں
نے کام آئے تو دریغ نکرن بھلا یهه مبالغه سهی بلکه بے شک
تبلیغ و غلو هی لیکن قریب قریب اسکے یعنی جو حیز امکان سے
باهر نهو اوسمین قصور کیونکر کیا جائیگا بلکه شاید تمھاری سپارش
کی بهی حاجت نهو مگر سوچو که آئین غمخواری و اندوه
گساری کیا هوگی میرزا نه وضع و نه روش نهین که پند و بند کا
محتاج هو کوئی اوسکا مقدمه کسی محکمه مین دایر نهین که
مصلحت و مشورت کی احتیاج هو رهے امور خانگی یعنی بی بی
اور اوسکے آبا اور اخوان کے معاملے اوس مین نه تمکو دخل نه
مجھکو مداخلت تم علی حسین خان کو اس پیوند پر کیا کیا
چھیڑتے هو اور یهه نهین سمجھتے که اوسکا دادا کتنا بڑا آدمی تھا
اور اب اوسکے دادا کی اور اوسکی سسرال ایک هی یهه ذریعهٔ مفخر هی
اوسکو اور اوسکی طفیل سے تمکو بلکه تھوڑی سی نازش اگر مجھه
ننگ اقربا کے حصه مین بهی آجاے تو کچھه بعید نهین هرچند
تمھارا هر کلمه ایک بدله هی لیکن اس خسرو خسروانی نے مار ڈالا
کیا کهون جو مجھکو مزا ملا هی کهان خسرو خسران لغات عربی
الاصل اور کهان روزمرهٔ مشهور که خسر سسرے کو کهتے هین صنعت

اشتقاق و طداق کو کس سینه‌زوري سے سرتا هي اچها میرا مدان یهه حسر بمعني پدرزن کیا لفظ هی حروف بین الفارسي و العربي مشترک هیں لیکن ان معنیون مین نه فارسي هی نه عربي هی فارسي میں پدرزن نه ویک اضافت کہتے هین عربي جسطرح بمعني نقصان لغت مصروف هی شاید سسریکا اسم جامد بهي هو یا فی الحقیقت سسریکي تعریس و تعریب هو یهه پرسش نه به سبیل استهزا هی بلکه بطریق استفسار و استعلام هی جو تمہین معلوم هو بلکه اگر تم پر مجہول هو تو معلوم کرکے مجهے لکهه بهیجو- یوسف علي خان عزیز مانند اوس دهقان کے که جو دانه ڈالکے مینه کا منتظر هو اور ابر آئے اور نه برسے مضطر و حیران هی -علي حسین خان آتے هین علي حسین خان آتے هین آئے وہ آئے تو کیا لائے ـ غالب * (۱۸۲۰)

ایضا

مرزا تفته کو دعا پہنچے- آنکهه کي گہاجدي حسب خود پک کر پهوٹ گئي تهي اور پیپ نکل گئی تهي تو نشتر کیون کهایا مگر یهه که بطریق خوشامد طبیب سے رجوع کي جب اوسنے نشتر تجویز کیا تو خواهي نخواهي امتثال امر کرنا پڑا اور شاید یون بهي کچهه مادہ باقي هو بهرحال حق تعالی اپنے فضل و کرم سے شفا بخشے * قطعه *

سکه فعّالٌ مَا یُرِیْدُ هی آج * هر سلحشور انگلستان کا
گهر سے بازار مین نکلتے هوئے * زهرہ هوتا هی آب انسان کا
چوک جسکو کہین وہ مقتل هی * گهر بنا هی نمونه زندان کا

شہر دهلي کا ذرہ ذرۂ خاک * تشنۂ خون هی هر مسلمان کا
کوئي وهان سے نه آسکے یہانتک * آدمي وهان نه جاسکے یہان کا
میں نے مانا که ملگئے پھر کیا * وهي رونا تن و دل و جان کا
گاہ جلکر کیا کئے شکوہ * سوزش داغہاے پنہان کا
گاہ روکر کہا کئے باهم * ماجرا دیدہ هاے گریان کا
اسطرح کے وصال سے یارب * کیامٹے دلسے داغ ہجرانکا (۱۴۲)

ایضا

یار بهتیجے گویا بهائي مولانا علائي خدا کي دوهائي نه میں ویسا هونگا جیسا تمنے سمجها هی اور تم مجهکو لکهه چکے هو یعني حقاني اور خیال تراش نه میں ویسا هونگا جیسا مرزا علي حسین خان بهادر سمجھے هونگے (ع) ای کاش کسے هر آنچه هستم داند * درجانے میں میرا انتظار اور میرے آنے کا تقریب شادي پر مدار یهه بهي شعبده هی اودهین طلوعکا جس سے تمهارے چچا کو گمان هی مجهه پر جدونکا جاگیردار میں تها که ایک جاگیردار مجهکو بلاتا گویا میں تها که اپنا سار و سامان لیکر چلا جاتا دوجانے جاکر شادي کماؤن اور پهر اوس فصل میں که دنیا کرۂ نار هو- لوهارو بهائي کے دیکهنے کو جاؤن اور پهر اوس موسم میں که جاڑے کي گرمي بازار هو- کل اوستاد میرجان صاحب نے تمهارا خط مجهکو دکهایا هی میں نے اونکو جانے نجانے میں متردد پایا هی جائیں نجائیں میں اپني طرف سے ترغیب کرتا رهتا هون اور کہتا رهونگا - غلام حسنخان اگر کسي وقت آجائینگے تو اونکو تمهاري تحریر کا خلاصه خاطر نشان کرونگا حق سبحانه تعالی ان دونو

صاحبون کو یا ایک کو اس سے توفیق دے یا مجھکو طاقت یا تمکو انصاف که میرے نه آنے کو دلی کی دلبستگی پر محمول نکرو مجھکو رشک هی جزیرہ نشینونکے حال پر عموما اور رئیس فرخ آباد پر خصوصا که جہاز سے اوترکر سرزمین عرب میں چهوڑ دیا اها ها ها * شعر *

پڑئیے گر بیمار توکوئی نهو بیماردار * اور اگرمرجائیے تونوحه خوان کوئی نهو بیان

کلیات کی انطباع کا اهتمام اپنی ریست مین مجھکو نظر نهین آتا قاطع برهان کا چهاپا تمام هوگیا حق التصدیق کی ایک جلد میرے پاس آگئی وه تمهارے غم نامدارکی نذر هوئی باقی جلدین جنکا مین خریدار هوا هون اور درخواست مدری مطبع مین داخل هی جب تک قیمت نه بهیج دون کیونکر آئین روپیه کی تدبیر مین هون اگر بهم پهنچ جائے تو بهیج دون تمهارے پاس جو قاطع برهان پهنچی هی اگر چهاپے کی هی تو صحیح هی جهان تردد هو غلط نامۂ ملحقه مین دیکهه لو زیاده انکشاف منظور هو مجھسے پوچهه لو اور اگر قلمی هی تو درجۂ اعتدار سے ساقط هی اوسکو میری تالیف نه سمجهو بلکه مجھکو مول لے لو اور اوسکو پهاڑ ڈالو -

آج یوم الخمیس ۱۹ جون المدارک باره پر تین بجے تمهارا خط آیا اودهر پڑها ادهر جواب لکهنے بیٹها یهانتک لکهه چکا تها که شیخ شهاب الدین سُهرَ وَرْدی آئے تمهارا خط اونکو دیا وه پڑه رہے هین هم لکهه رہے هین ابر آیا هوا هی هوا سرد چل رهی هی * (۴۲۲)

ایضا

مرده سے زنده کرنا

میان - تم میرے ساتهه وه معاملے کرتے هو جو احیا سے مرسوم و معمول هین خیر تمهارا حکم بجا لایا غزل بعد اصلاح کے پهنچتی

هی - جناب لفتنٹ گورنر بہادر نے دربار کیا مدری تعظیم و توقیر
اور میرے حال پر لطف و عنایت میری اورحق و استحقاق سے
زیادہ بلکہ میری خواهش اور تصور سے سوا مبذول کي اس هجوم
امراض جسماني اور آلام روحاني کو ان باتوں سے کیا هوتا هی
هردم دم نزع هی دل والم سے خو پزیر هوگیا هی که کسي بات سے
خوش نهین هوسکتا مرگ کو نجات سمجھے هوئے هون اور نجات کا
طالب هون کئي دن سے کوئي تحریر دل پزیر تمهاری نظر نهین آئي
نه مجھے تم نے یاد کیا نه اپنے بهائي کو کچهه لکها اب اس خط کا جواب
جلد لکھو پہلے اپنے بچون کا حال پھر وهان کي اوضاع جیسا تمهارا قاعده
هی منقح اور مفصل لکھو فقط - نجات کا طالب غالب * (۴۲۳)

ایضا

میری جان - تخلص تمهارا بهت پاکیزه اورمیری پسند هی پھر
کیون نه تکلف اسکا مصحف کیون ٹھہراؤ یهه میدان تو بهت فراخ
هی * * * * * نبي کو نتقدیم موحده
علي الدون لکھو یهه وساوس دل سے دور کرو رهرو ایک اچها
تخلص هی رهرو اوسکي تجنیس موجود هی شیون ایک اچه
تخلص هی سنون اوسکي تصحیف هی تمهارے واسطے بمناسبت
اسم عالي تخلص خوب تها مگر اس تخلص کا ایک شاعر بهت
بڑا نامي گزر چکا هی هان نامي سامي یهه دو تخلص بهي اچها
هین مولانا نامی کي پیروی کرو مولانا نامی کہلاؤ اگر کهوگے که امر
ترکیب سے لفظ نالایق پیدا هوتا هی مولانا شامی بنجاؤ - هندسي
کي باتین هوچکین اب حقیقت واجبي سدو نسیمی تخلص

خماسي سرورن ظهوري و نظيري اچها هی اگر بدلنا هي منظور
هی تو نامي سامی رهرو شیون يهه چار تخلص رباعي سرورن عرفی و
غالب اچهے هین انمین سے ایک تخلص قرار دو میرے نزدیک
سب سے بہتر تمہارے واسطے خاص مخری تخلص بهتر هی کهوگے
که اراد پور کے باغ مین ایک آم کا نام مخری هی حاصل کلام دودن
کي فکر مین جو تخلص میرے خیال مین آئے وہ آج لکهه بهیجتا
هون بهائي مونس تخلص لیا هي اگر یهه پسند آئے تو یهه رکهو والدعا۔
صبح یکشنبه ۱۲ مئي سنه ۱۸۶۱ع نجاتکا طالب غالب * (۴۲۴)

ایضا

صاحب۔ بہت دن سے تمہارا خط نهین آیا آپکا وکیل بڑا چرب زبان
هی مقدمه اوسنے جیت لیا چنانچه اوسکي تحریر سے تمکو معلوم
هوا هوگا۔ سنتا هون که حمزه خان کوانندنون علت مشایخ کا زور
هی اور سعدي کي اس بات پر عمل کرتے هین * بیت *

کسانیکه یزدان پرستي کنند * بآواز دولاب مستي کنند

خدا مبارک کرے * (۴۲۵)

ایضا

صاحب۔ پرسون تمہارا خط آیا کل جمعه کے دن نواب کا مسہل تها
۱۱ بجے وهان سے آیا چونکه حبوب مین مکرب دوآئین نهین بہت
بیچین رہے آٹهه دس دست آئے آخر روز مزاج بحال هوگیا تنقیه اچها
هوا اب بفضل الهي اچهے هین اور یقین هی که مرض عود نکرے۔
دلي کي اقامت کي مدت اپنے والد کي راے پر رهنےدو بقدر مناسب

وقت عزم خیرخواهانہ کچھہ کہونگا ضرور لیکن نہ ناسزا - میں تم سے زیادہ انکا مزاج دان ہوں یہہ خود پسند اور معہذا سپارش کا دشمن ہے معلمچوں کے مقدمہ کو طبیعت امکان پر چھوڑدو میں دخل نکرونگا ہاں اگر خود مجھسے پوچھینگے یا میرے سامنے ذکر آ جائیگا تو میں اچھی کہونگا (ع) سزد گر یاد زیادی کہ ناسزا گوید * ہرا دماندا اگر یہہ دونوں بھائی یا انمیں سے ایک رفیق ہوگیا یوں تمام عمر بخوشی گزر جائے لیکن تم کئی برس کی مہینے کی ہفتہ کا گزرمدت لکھتے ہو - غالب * صبح یکشنبہ یکم مارچ سنہ ۱۸۶۲ع * (۴۲۶)

ایضا

مرزا علائی - پہلے اوستاد میر جان صاحب کے مہر و غضب سے مجھکو بچاؤ تا کہ میرے حواس جو منتشر ہوگئے ہیں جمع ہو جائیں میں اپنے کو کسیطرح کے قصور کا مورد نہیں جانتا جھگڑا اونکی طرف سے ہی تم اوسکو یوں چکاؤ یعنے اگر اونکو صرف آشنائی و ملاقات منظور ہی تو وہ میرے دوست ہیں شفیق ہیں میرا سلام قبول فرمائیں اور اگر قرابت و رشتہ داری ملحوظ ہی تو وہ میرے بھائی ہیں مگر عمرمیں چھوٹے میری دعا قبول فرمائیں - صاحبوں کی راے کا اختلاف مشہور ہی مجھسے کچھہ نہیں ہوسکتا مگر یہہ کہ ہرایک قول جدا جدا لکھوں آج نہ لکھا سہی دوچار دن کے بعد لکھونگا تم سمجھہ تو گئے ہوگے کہ صاحبیں مرزا قربانعلی بیگ اورمرزا شمشاد علی بیگ ہیں - بھائیصاحب کی رضا جوئی مجھکو منظور اور یہہ غزل معروض ہی میری طرف سے سلام کہو *شعر* ازمن عزلے گیر وبعوضای کہ مطرب * دربی دمد از روی نوازش دوسہ دم را

غزل

جز دفع غم ز بادہ نبود است کام ما * گوئی چراغ روز سیاہ است جام ما
در خلوتش گذر نبود باد را مگر * صرصر بخاک راہ رساند پیام ما
ای باد صبح عطری ازان پیرہن بیار * تسکین ز بوی گل نپذیرد مشام ما
ہر بار دانہ بہر ہما افگنیم و مور * آید بدام و دانہ رباید ز دام ما
گفتی چو حال دل شنود مہربان شود * مشکل کہ پیش دوست توان برد نام ما
از ما بما پیام و ہم از ما بما سلام * رنج دلی مباد پیام و سلام ما
مقصود ما ز دہر و آئینہ نیستیست * یارب کہ ہیچ دوست مبادا بکام ما
غالب بقول حضرت حافظ ز فیض عشق * ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما (۴۲۷)

ایضا

میاں - چلتے وقت تمہارے چچا نے علیل کی فرمایش کی تھی رامپور پہنچکر وہ بھیجی و تلاش ہاتھ آگئی تو دوا رکھی لڑکوں نے ملازموں نے سب نے مجھسے سن لیا کہ یہہ نواب ضیاء الدین خان کے واسطے ہی اب چلنے سے ایک ہفتہ پہلے تمہی علیل مانگی بھائی کیا بتاؤں کہ کیسی جستجو کی کہیں بہم نہ پہنچی دس روپیہ تک مول کو دلی نواب صاحب نے مانگی توشہ خانہ میں بھی نتھی ایک امیر کے ہاں پتا لگا دوڑا ہوا گیا کھچڑی موجود پائی لیکن کیا کھچڑی جیسے محمد خان کے عہد کے نورانیوں میں ہماری تمہاری ہدی - بنوانیکی فرصت کہاں آج لی کل چلدیا اس بات کی قدر کرتا اور اسکو اچھی طرح بدوا لیتا - بادشاہ فرح سفر اور اوسکے احوال خوش و خرم ہیں فرح سیر کی ماں نے باجرے کا حلوا سوہان کھلایا * نجاتکا طالب غالب * شنبہ ۲۵ شعبان ۱۳ جنوری * (۴۲۸)

ایضا

جان غالب - دو خط متواتر تمہارے پہنچے - مغربی عرفا میں سے هی بیشتر اوسکی کلام میں مضامین حقیقت آگین هین لیکن (دامان گله دارد - و گریبان گله دارد) اس زمین میں میں نے اوسکی غزل نہین دیکھی حاجی محمد جان قدسی کی غزل اس زمین میں هی

در بزم وصال تو بهنگام تماشا * نظاره زجنبیدن مژگان گله دارد

یهه ایک شعر اوسکا مجھے یاد هی - بهائی تمہارا باپ بدگمان هی یعنی مجھکو زنده سمجھتا هی میرا اسلام کهو اور یهه شعر میرا پڑهه سناؤ

گمان زیست بود بر منت ز بیدردی
بداست مرگ ولی بدتر از گمان تو نیست

مجھے کافور و کفن کی فکر پڑ رهی هی وه ستمگر شعر و سخن کا طالب هی زنده هوتا تو وهیں کیون نه چلا آتا مجھه پر سے یهه تکلیف اوٹھوا لو اور تم اس زمین میں چند شعر کهکر بهیجدو مین اصلاح دیکر بهیجدونگا عصای پیر سخای پیر والله میرا کلام هندی یا فارسی کچھه میرے پاس نہین هی آگے جو کچھه حافظه مین موجود تها وه لکهه بهیجا اب جو کچھه یاد آگیا وه لکھتا هون * غزل *

* نامی که عاشقم سخن از ننگ و نام چیست *
* در امر خاص حجت دستور عام چیست *
* مستم ز خون دل که دو چشم از ان پراست *
* گوئی مخمور شراب و نه بینی بجام چیست *
* با دوست هرکه باده بخلوت خورد مدام *
* داند که حور و کوثر و دارالسلام چیست *

صفحه ۱ گهه ۲

ما خستهٔ غمیم و سود من دوای ما *
واخستگان حدیث حلال و حرام چیست *
از کاسهٔ کرام نصیب است خاک را *
ما از ملک نصیبهٔ کاس کرام چیست *
غالب اگر نه حرفه ومصحف بهم مروحت *
پرسد چرا که شرح من العلام چیست (۴۲۹) *

ایضا

او صاحب وہ مرزا رجب بیگ مرے اونکی تعریت آپنے نہ کی شعبان بیگ پیدا ہوگئے کل اونکی چھٹی ہوگئی آپ شریک نہوئے (ع) ای واے رمحرومی دیدار دگر هیچ * میان خدا جانے کسطرح یہہ چار سطریں تمہکو لکھی ہیں شہاب الدینخانکی بیماری نے میری زیست کا مزا کھودیا میں کہتا ہون کہ اسکی عوض میں مرجاؤن اللہ اسکو جیتا رکھے اسکا داغ مجھکو نہ دکھاے یارب اسکو صحت یارب اسکی عمر زیادہ تین تھے ایک اب پیدا ہونے والا ہی یارب اسکو اسکی اولاد کے سر پر سلامت رکھہ نجات کا طالب غالب * (۴۳۰)

ایضا

مولانا نسیمی - کیون خفا ہوتے ہو ہمیشہ سے اسلاف و اخلاف ہوتے چلے آئے ہیں اگر بیر حلیفۂ اول ہی تم حلیفۂ ثانی ہو اسکو عمر میں تم پر تقدم زمانی ہی جانشین دونو مگر ایک اول ہی اور ایک ثانی ہی شیر اپنے بچون کو شکار کا گوشت کھلاتا ہی طریق صید افگنی سکھاتا ہی جب وہ جوان ہوجاتے ہیں آپ شکار کر

کہاتے ہیں تم سخنور ہوگئے حسن طبع خداداد رکھتے ہو ولادت
فرزند کی تاریخ کیوں نکھو اسم تاریخی کیوں نہ نکال لو کہ مجھہ پدر
غمزدہ دل مردہ کو تکلیف دو علاءالدین خان تیری جان کی قسم
میں نے پہلے لڑکے کا اسم تاریخی نظم کردیا تھا اور وہ لڑکا نہ جیا
مجھکو اس وہم نے گھیرا ہی کہ میری نحوست طالع کی تاثیر
تھی میرا ممدوح جیتا نہیں نصیرالدین حیدر اور امجد علیشاہ
ایک ایک قصیدہ میں چلدئے واجد علیشاہ تین قصیدونکے متحمل
ہوئے پھر نہ سنبھل سکے جسکی مدح میں دس بیس قصیدے کہے
گئے وہ عدم سے بھی پرے پہنچا - نا صاحب دوہائی خدا کی میں
نہ تاریخ ولادت کہونگا نہ نام تاریخی ڈھونڈونگا حق تعالی تمکو اور
تمہاری اولاد کو سلامت رکھے اور عمر دولت و اقبال عطا کرے - سنو
صاحب حسن پرستوں کا ایک قاعدہ ہی کہ وہ امرد کو دو چار
برس گھٹا کر دیکھتے ہیں جانتے ہیں کہ جوان ہی لیکن بچہ سمجھتے
ہیں یہہ حال تمہاری قوم کا ہی قسم شرعی کھاکر کہتا ہوں کہ
ایک شخص ہی کہ اوسکی عزت اور نامآوری جمہور کے نزدیک ثابت
اور متحقق ہی اور تم صاحب بھی جانتے ہو مگر جب تک اوس
سے قطع نظر نکرو اور اوس مسخرے کو گمنام و ذلیل نہ سمجھہ لو
تمکو چین نہ آئیگا پچاس برس سے دلی میں رہتا ہوں ہزارہا خط
اطراف و جوانب سے آتے ہیں بہت لوگ ایسے ہیں کہ محلہ
نہیں لکھتے بہت لوگ ایسے ہیں کہ محلۂ سابق کا نام لکھہ دیتے
ہیں حکام کے خطوط فارسی اور انگریزی یہانتک کہ ولایت کے آئے
ہوئے صرف شہر کا نام اور میرا نام یہہ سب مراتب تم جانتے ہو اور

اون خطوط کو تم دیکھہ چکے ہو اور پھر مجھسے پوچھتے ہو کہ اپنا مسکن بتا اگر مین تمہارے نزدیک امیر نہین نہی اہل حرفہ مین سے بہی نہین ہون کہ جب تک محلہ اور تھانہ نلکھا جاے ہرکارہ میرا پتا نپاسے آپ صرف دہلی لکھکر میرا نام لکھدیا کیجئے خط کے پہنچنے کا مین ضامن * پنجشنبہ ۴ ماہ اپریل * (۴۳۱)

ایضا

میری جان۔ ناسازی روزگار و نہ بطی اطوار و بطریق داغ بالائے داغ آرزوے دیدار وہ دو آتش شرارہ بار اور یہہ ایک دریاے ناپیدا کنار وقنا ربنا عذاب النار خدا نے بہائی ضیاء الدین خان کے بڑھاپے پہ اور میری بیکسی پر رحم فرمایا میرا شہاب الدین خان بچ گیا امراض مختلفہ مین گھر گیا تہا بواسیر خونی زحیر تپ صداع ذاہب من کل الوجوہ صحت حاصل ہی ضعف جاتے ہی جائیگا آگے کونسے قوی تہے کہ اب اونکو ضعیف کہا جاے ایک بڈھا کسی گلی مین جاتے جاتے ٹہوکر کھاکر گر پڑا کہنے لگا ہاے بڑھاپا ادہر اودہر دیکھا جب جانا کہ کوئی نہین ہی کہتا ہوا بڑھا کہ جوانی مین کیا پتہر پڑتے تہے * و السلام غالب مستہام *(۴۳۲)

ایضا

لو صاحب پرسون تمہارا خط آیا اور کل دو پہر کو استاد میر خان آئے جب اونسے کہا گیا تو یہہ جواب پایا کہ مین مدت سے آمادۂ سفر لوہارو بیٹہا ہون حکیم صاحب کی گاڑی کی روانگی کے وقت مین نے اپنی گٹھری بہیجی تہی وہ پہری آئی اس مراد سے کہ گاڑی مین جگہہ نہ گٹہری کی نہ سواری کی ناچار چپ

ہو رہا اب وہ گٹھری ویسی ہی بندھی ہوئی رکھی ہی جب
میاں خان اور ویر خان روانہ ہونگے اور منشی امداد حسین
مجھکو اطلاع دینگے تو میں مرزا چل دونگا یا برکاب ہوں کل ہی
آخر روز غلام حسن خان آئے کل اونہوں نے چوتھے دن کھانا کھایا
تھا ہیضہ ہوگیا تھا قی متواتر دست پے بہ پے غرض بچ گئے کہتے
تھے کہ آج جولائی کی ١٧ تاریخ ہی ١٣ دن یہہ اور پانچ دن
اگست کے اور نہیں جاسکتا لاچار لیکر دستہ سومت کر ایک دن
نہ ٹھہرونگا لوہارو کی راہ لونگا مرزا شمشاد علی بیگ سے تمہارا پیام
کہا گیا کیا بعید ہی جو غلام حسن خاں کے ہمسفر ہو جائیں
بھائی کی طرف سے منشی امداد حسین خاں کو لکھوا بھیجو کہ
میاں خاں و غیرہ کے ساتھہ اوستاد کو ضرور بھیجدنا اور تم اپنی طرف
سے اپنے ابن عم غلام حسن خان کو بحوالہ میری تحریر کے عدت
اور اوایل اگست میں روانگی کی تاکید لکھہ بھیجو * بیت *
در بزم وصال تو بہنگام تماشا * نظارہ ز جنبیدن مژگان گلہ دارد
یہہ زمین قدسی علیہ الرحمۃ کے حصہ میں آگئی ہی میں اسمیں
کیونکر تخم ریزی کروں اور اگر بیحیائی سے کچھہ ہاتھہ پانو ہلاؤں
تو اس شعر کا جواب کہاں سے لاوں * بیت *
ہرگز نتوان گفت درین قافیہ اشعار * بیجاست برادر اگر از من گلہ دارد

التوای شرب شراب ٢٢ جون - شروع شراب ١٠ جولائی
الحمد لله که در میکده باز است * (۴۳۳)

ایضا

علائی مولائی غالب کو اپنا دعاگو اور خیرخواہ تصور کریں مادہ ہای

تاریخ کو نہ آپ قالب نظم میں لائیں اور نہ اور کو اس امر منکر کی تکلیف دیں بھائی سمجھو۔ یزید پر لعن منجملہ عبادت سہی لیکن تقریبا کہدیتے ہیں کہ سر یزید لعنت۔ کسی مومن نے اوسکی ھجو میں قصیدہ نہیں لکھا ابداع مادہ ھای تاریخ تمہارے حسنات میں لکھا گیا مثاب تم ہوچکے اجر پاؤ گے انشاء الله اپنے کو بدنام اور کسی کو ملول اور عداوتکو ظاہر اور اگر ظاہر ھی تو محکم نکرو۔ علی بخش خان مرحوم مجھسے چار برس چھوٹا تھا میں سنہ ۱۲۱۲ میں پیدا ہوا ہوں اسکے رجب کے مہینے سے اونہتروان برس شروع ہوا ھی اونھے ۶۶ برسکی عمر پائی نئی تقریر و تحریر کا آدمی تھا اکبر آباد میں میور صاحب سے ملے ابتداے مکالمت میں کہنے لگے کہ میں چچا خان کے ساتھہ جرنیل لارڈ لیک صاحبکے لشکر میں موجود تھا اور ہولکر سے جو محاربات ہوئے ہیں اوسمیں شامل رہا ہوں بے ادبی ہوتی ھی ورنہ اگر قبا و پیرہن اوتار کر دکھلاؤں تو سارا بدن ٹکڑے ٹکڑے ھی جا بجا تلوار اور برچھی کے زخم ہیں وہ ایک بیدار مغز و دیدہ ور آدمی انکو دیکھہ دیکھکر کہنے لگا کہ نواب صاحب ہم ایسا جانتے ہیں کہ تم جرنیل صاحب کے وقت میں چار یا پانچ برسکے ہوگے یہہ سنکر آپ نے کہا کہ درست بجا ارشاد ہوتا ھی (خدایش بیا مرزاد و بدین دروغہای بے نمک مگیراد) غالب شنبہ ۱۰ جولائی ۱۸۶۴ع* (۴۳۴)

ایضاً

صاحب۔ صبح جمعہ کو میں نے تمکو خط لکھا اوسیوقت بھیجدیا پہر دن چڑھے سنا کہ شبکو پہر دورہ ہوا گیا حال پوچھا علی محمد

دیگم کی رہائی یہہ معلوم ہوا کہ نہ نسبت دورہ ہاي سابق خفیف تہا اور افاقہ جلد ہوگیا - کل مرزا شمشاد علي بیگ ناقل تہے کہ مجھسے علي حسن خان کہتے تہے کہ نواب صاحب فرماتے ہین کہ لوہارو چلوگے اور ہماري دال روٹي قبول کروگے میں نے کہا کہ مین دال روٹي چاہتا ہون مگر پیٹ بہر کے غالب کہتا ہی کہ اس بیان سے یہہ معلوم ہوا کہ سالک سے سلوک منظور نہین

ندہاے ہواي شمشاد در سراست * شعر *

رموز ملکت خویش خسروان دانند

گداے گوشہ نشیني توحافظا مخروش

غالب * ۹ فروري سنہ ۱۸۶۴ع (۴۳۵)

ایضا

صاحب - میں از کار رفتہ و درماندہ ہون آج تمہارے خط کا جواب لکہتا ہون لفظ خسر کے باب مین اتني توضیح کیا ضرور تہي میرا علم لغات عربیہ کا محیط نہین ہی اور یہہ بطریق حق الیقین جانتا ہون کہ خسر لغت فارسي نہین خسرے کي تفریس سے خسر پیدا ہوا ہو تو کیا عجب ہی تم سے اسکي تحقیق چاہي تہی کہ یہہ لغت عربي الاصل نہو وہ معلوم ہوا کہ عربي نہین لغت ہندي ہی مفرس اور یہي تہا میرا عقیدہ - علي حسین خان آئے دو تین بار مجھسے مل گئے اب نہ وہ آسکتے ہین نہ مین جاسکتا ہون نصیب دشمنان وہ لنگڑے مین لولا اونکے پانوٗ کا حال مفصل تمکو معلوم ہوگا جونکین لگین کیا ہوا کہان تک نوبت پہنچي میري حقیقت سنو مہینا بہر سے زیادہ کا عرصہ ہوا بائین

پانو میں ورم کف پا سے پشت پا کو گھیرتا ہوا پنڈلی تک آماس کھڑا ہوتا ہوں تو پنڈلی کی رگیں پھٹنے لگتی ہیں ادھر نہ اونٹھا روٹی یہاں محلسرا نگیا کھانا یہیں منگا لیا اور حوایج کو کیا کرون یہہ سب موقع حال میں لاکر سوچلو کہ کیا گزرتی ہوگی اعاز متی مزید علیہ یا مستزاد (ع) پیری و صد عیب چنین گفتہ اند * اپنا یہہ مصرع دار دار چپکے چپکے پڑھتا ہوں (ع) اے مرگ ناگہان تجھے کیا انتظار ہے * مرگ اب ناگہانی کہاں رہی اسباب و آثار سب فراہم ہیں ہائے الہی بخش خان معفور کا کیا مصرع ہے (ع) آہ جی جاوں نکل جائے اگر جان کہیں * زیادہ بے زیادہ مرگ کا طالب غالب * جمعہ ۳ جولائی سنہ ۱۸۶۳ * (۴۳۶)

ایضا

ولیعہدی میں شاہی ہو مبارک * عنایات الہی ہو مبارک اس امر مرح و ہمایون کی شہرت میں کوشش بے حوصلگی ہے اور اسکے اخفا میں مبالغہ حقفاییت تم اپنی زبان پر نہ لاو اگر کوئی اور کہے مانع نہ آو نہ اشتہار نہ استتار * دورہ ہوا مدت معیدہ کے بعد اور پھر بھاگ کا نہ آنا اور تمہارے پکارنے سے متنبہ ہو جانا مادہ کی کمی کی علامتیں ہیں شدت میں جسقدر خفت ہو غنیمت ہے میرے خطوط اردو کے ارسال کے باب میں جو کچھہ تمنے لکھا تمہارے حسن طبع پر تمسے بعید تہا میں سخت بیمزہ ہوا اگر بیمزگی کی وجوہ لکھوں تو شاید ایک تختہ کاغذ سیاہ کرنا پڑے اب ایک بات موجز و مختصر لکھتا ہوں سنو بھائی اگر ان خطوط کا تمکو اخفا منظور ہو اور شہرت تمہارے منافی طبع ہے

هرگز نه بهیجو قصه تمام هوا اور اگر اونکے تلف هونیکا اندیشه هی میری دستخطی خطوط اپنے پاس رهنے دو اور کسی متصدی سے ل اونرواکر چاهو کسکے هات چاهو بسبیل پارسل ارسال کرو لیکن لله - خدا کے واسطے کہیں عصه میں آکر عطاے تو بلقای تو کهکر ل خطوط نه بهیجدینا که یهه امر میرے مخالف مقصود هی- لا صاحب ڈرتا هون میں تمسے - ادهر خط پڑها ادهر جواب بکر ڈاک میں بهیجا تمهارا خط رهنے دیا هی جب آکا شمشاد علی بیگ آئینگے پڑه لینگے * (۴۳۷)

ایضا

ری جان کیا کہتے هو کیا چاهتے هو هوا ٹهنڈی هوگئی پانی ذا هوگیا فصل اچهی هوگئی اناج بهت پیدا هوگیا توقیع اشیدی مجهسے تمکو پهونچا حرقه پایا سلخه و سجاده کا یهان ا نهیں ورنه وه بهی عزیز نه رکهتا اس سے بڑهکر یهه که بهائی ے هما پائی استاد میر جان پنهچ گئے آخر اکتوبر میں یا آغاز مدر میں نیر رخشان کو بهی وهیں لو پهر عقرب و قوس کے آفتاب ن کا کیا ذکر ابان ماه و آذرماه سے کیا غرض * شعر * ی تیر و دیماه و اردی بهشت * برایدکه ما خاک باشیم وخشت ستاد میرجان کو اس راه سے که میری پهوپی اونکی چچی تهین ریهه مجهسے عمر میں چهوٹے هیں دعا اور اس روسے که دوست ین اور دوستی میں کمی و بیشی سن و سال کی رعایت نهین ے سلام اور اس سبب سے که استاد کهلاتے هین بندگی اور اس لرسے که یهه سید هیں درود اور موافق مضمون اس مصرع کے

سوی اللہ واللہ ماہی الوجود * سحرود ۔ حضرت وہ شرفنامہ
ہمن ہی کسي احمق نے شرفنامہ میں سے کچھہ لغات اکثر
لط کمتر صحیح چنکر جمع کئے ہین نہ دیباچہ ہی کہ اوس سے
جامع کا حال معلوم ہو نہ خاتمہ ہی کہ عہد و عصر کا حال کھلے
ایکہمہ میاں ضیاء الدین کے پاس ہی اگر وہ آجائیگی تو
دسے کہدونگا اگر وہ لادیگے تو اونکو قیمت دیکر علائی مولائي
و بھیج دونگا حصي بکرون کے گوشت کے ملئے دوپیارے پلاو کباب
جو کچھہ تم کھا رہے ہو مجھکو خدا کي قسم اگر اوسکا کچھہ خیال
بھي آتا ہو خدا کرے بیکانیر کي مصري کا کوئي ٹکرا تمکو میسر
نہ آیا ہو کبھي یہہ تصور کرتا ہوں کہ میر جان صاحب اوس
مصری کے ٹکرے چبا رہے ہونگے تو یہان میں رشک سے اپنا
کلیجہ چابنے لگتا ہون ۔ نجات کا طالب غالب * سہ شنبہ ۱۵ ماہ
اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ع * (۴۳۸)

ایضا

خاک دمدا کم و تو باد دہار * تتوادی (کی تو دي) مرا رہا سردن
ہان نسیمي رمن چہ میخواہی * زدہ مضخریشتں چہ میخواہي پیرا
خوشي مجھہ میں تم میں مشترک ہی تمنے مجھے تہنیت دی
تو مبارک اور میں نے تمہیں تہنیت دی تو مناسب للہ الحمد
للہ الشکر ۔ بھائي سچ تو یوں ہی کہ اندنوں میں میرے پاس
ٹکٹ نہین اگر بیرنگ بھیجون تو کہار ماندہ اوٹھہ نہین سکتا
ڈاک گھر تک جاسکے کون ۔ اپنا مقصود تمہارے والد ماجد سے
اور تمہارے جدۂ ماجدہ اور تمہارے عم عالیمقدار سے کہہ چکا ہون

خلاصہ یہہ کہ میری بی بی اور بچوں کو کہ یہہ تمہارے قوم کے هین مجھہ سے لیلو کہ میں اب اس بوجھہ کا متحمل هو نہین سکتا اونہوں نے بھی بشرط ان لوگوںکے لوهارو جانیکے اس خواهش کو قبول کیا میرا قصد سیاحت کا هی پیش اگر کھل جائیگا تو وہ اپنے صرف مین لایا کرونگا جہاں جی لگا وهاں رہ گیا جہاں سے دل اوکھڑا چل دیا (ع) تا درمیانه خواستهٔ کردگار چیست * غالب دوشنبه ۱۳ محرم سنه ۱۲۷۵ مطابق ۲۳ اگست سنه ۱۸۵۸ * (۴۳۹)

ایضا

مرزا علائي مولائي - نه لاهور سے خط لکھا نه لوهارو سے بقدر مادۂ حمق محو انتظار رہا امیدوار رہا اب جو کسیطرحکی توقع نرهي تو شکوہ طرازي کا موقع هات آیا اگرچه جانتا هوں کہ ایک شکوہ کے دفع مین طوطي نامه برابر ایک رساله لکھوگے اور هزار وجہین موجہ بیاں کروگے مگر اس تصور کا مزہ اوٹھا رها هوں کہ دیکھوں کیا لکھتے هو دادي صاحبه سے لکھوانا پھوپي صاحبه سے لکھوانا غالب سے لکھوانا بعد حصول اجازت نه انا اسکے بھي کچھہ معني هین یا نہین اچھا میرا میاں کچھہ اس باب مین لکھه - چوپڑی اور دو دو ایک مندیل اور ایک سلایا کوئي اور چیز مبارک - بچوں کو میري دعا کہنا اور اونکي خیر و عافیت لکھنا اوستاد میر جان صاحب کو سلام مرزا تو خوب ملیگا کہ تم دلي آو اور اپني زبان سے لاهور کے هنگامۂ انجمن کا حال بیان کرو۔ نجات کا طالب غالب

چارشنبه ۳ دسمبر سنه ۱۸۶۴ع * (۴۴۰)

ایضا

جانا عالیشانا - پہلے خط اور پھر بتوسط برخوردار علی حسین خان مجلد کلیات فارسی ۲۴ پہنچے حیرت هی که چار روپیه قیمت کتاب اور ۴ محصول ڈاک والے اطلاع مین آکر پانچ پیه قیمت اور ۵ محصول مرار پاره حیرجهان سو وهان سوا سی - میرا حال تمهین اور تمهارا حال مجهے معلوم هی (ع) این هم اندر عاشقی بالاے غمهاے دگر * ایک چهٹی میں شاید ندے سکون دو مدرسه حال میں عنقریب تمهارے پاس پہنچ جائینگے انشاءالله العلی العظیم مین بیجتا تها نه مرا اچها هوئیگا عوارض مین تخفیف هی طاقت آتی چلی هی مختصر مفید * شعر *

دربانه مجراس مصرع شاعر چه وبسم * ادواے رمحروم دید اردگر هیچ

مجانکا طالب غالب * صبح پنجشنبه ۲۰ ستمبر سنه ۱۸۶۳ع (۱۴۴۱)

ایضا

اے میری جان مثنوی ابر گہربار کونسی مکرر تازه تهی که میں تجهکو بهیجتا کلیات مین موجود هی معهذا شهاب الدین خان نے بهیجدی مین مکرر کیا بهیجتا تب محرق کے دیکهنے سے انکار کیون کرتے هو اگر مداق طبع تحریر کو بسبب ابرچارے نه دیکها کرتے تو مریقین کی کتب مضبوطه کهان سے موجود هوئین افسوس کو مین نے عربی جانا عربی نهین هی اب مانا یهه ایک سهو طبیعت تها میرا اعتراض توخلط مبحث پر هی افسوس و مسبوس ایک کیون هو جاے یهان کے اطوار مجهسے باوجود قرب مصحفی اور تمپر با اینهمه بعد آشکار دوران دا حبر در حضور و نزدیکان بے بصر دور

روپیه آگیا دلسے نکلا مجرن سے نکلا هاتهه سے نهین نکلا جب هاتهه سے نکل جائیگا اور جنس مول لیجائیگي اور یهه گیند گت جائیگا تب ترسان پیشگاه نادري میں تمهارے یهان آنیکے باب مین کچهه عرض کیا جائیگا مین اندنون مردود نهي هوں والسلام *

صد بار با بوالبشر گفتم * پارة در بند که در داري
حیف باشد که از چومن پسري * خاک رنگین عزیز تر داري
گفت حیف است از تو خواهش زر * که تو گنجینهٔ گهر داري
گفتم آن سخن حوالهٔ تست * خود بدین تا چه ای پسر داري
پیش من زر کجاست جان پدر * سري هرچه در نظر داري
گفتم اینک نه بند پیمانی * زر من میدهی اگر داري
سر زمین آن عمر عیار * که ز عیاریش خبر داري
بکشا رود و زر ببر و مگوي * که همین مدعا مگر داري
گفت بابا مصالحه بوده است * چه درو زمزم و چه بر داري

در شنبه ۲۳ ذی الحجه سنه ۱۲۸۰ ع (۴۴۲)

ایضا

یکم جنوري سنه ۱۸۶۴ ع * علائي مولائي کو غالب طالب کي دعا بیچاره مرزا کا معامله علي حسین خان کي معروفت طي هوگیا یهان پندره کا سوال وهان دس مین سے تین کم کرنیکا خیال متوسط دوسرا جو علي حسین خان بهادر کے بعد درمیان ائے وه کیا کرے اور کیا کہے مرزا قانع و متوکل هین نه پندره مانگتے هین نه دس الله بس ما سوا هوس جناب ترولس صاحب بهائي کے دوست دلي دلي آئے لارڈ صاحب کهلاتے هین سنتا هون که کل اکبرآباد

جاتے ہیں بھائی علی بخش خان مدت سے بیمار تھے رات کو بارہ
پر دو بجے مرگئے انا للہ و انا الیہ راجعون تمہارے عم نامدار آج دن کو
بارہ بجے سلطان جی گئے ہیں مدفن اسکا ٹھہیر و دیکھیں اونکی
طرف سے عذل میں آئیگی بارہ پر دن بجے یہہ خط میں نے تمہیں
لکھا ہی کل شنبہ ۲ جنوری صبح کو ڈاک گھر بھیجدونگا مشفقی
شفیقی میر جان صاحب کو سلام مع الاکرام بجالاتا طالب غالب (۴۴۳)

ایضا

لا موجود الا اللہ اوس خدا کی قسم جسکو میں نے ایسا مانا ہی
اور اوسکے سوا کسیکو موجود نہیں جانا ہی کہ خطوط کے ارسال کو
مکرر نہ لکھنا اور اوراہ ملال تنہا طالب کے ذوق کو سست پاکر میں
متوقف ہوگیا متوسط ایک جلیل القدر آدمی اور طالب کتب کا
سوداگر ہی اپنا نفع نقصان سوچیگا لاگت بیچنے کو جانچیگا میں
متوسط کو مہتمم سمجھا تھا اور یہہ خیال کیا تھا کہ یہہ چھپوائیگا
۳۰ رقعے ایک جگہہ سے لیکر اونکو بھیجے اوسکی رسید میں تقریبا
اونہون نے طلب روغان نہ تکلیف سوداگر لکھی اور اوس سوداگر
کو مفقود الخبر لکھا ظاہرا کتابیں لیکر کہیں گیا ہوگا کتابیں لادے
گیا ہوگا یہہ ۲۳ لفافے اور ۳۴ خط بدستور میرے بکس میں موجود
و محفوظ رہینگے اگر متوسط تقاضا طلب کریگا ان خطوط کی
نقلین اوسکو اور اصل تمکو بھیجدونگا ورنہ تمہارے بھیجے ہوئے کاغذ
تمکو پہونچ جائینگے میان ان خطوں کے ارسال میں تمنے سمجھے وہ کیا
جو میں نے تمسے درجانہ مدس کیا تھا بھلا میں تو پیر خرف ہون
اور سن خراوت کو نسیان لازم ہی تمنے کیا سمجھکے کپڑا پہنت کر

اور محکم کرکے بھیجا خطوپر ایک ملیل العرض کاغذ لپیٹکر ارسال کیا ہوتا اگر منشی بہاري لال میرا اور شہاب الدین کا دوست ہوتا تو پچاس روپیہ کا مجھکو دھپا لگتا (ع) رسیدہ بود بلائي ولی بخیر گزشت * غالب * صبح شنبہ ۳۰ مئي سنہ ۱۸۶۳ (۴۴۴)

ایضا

بدست مرگ ولي بدترار گمان تو بیست * مکرر لکھہ چکا ہون کہ قصیدہ کا مسودہ میں نے نہین رکھا مکرر لکھہ چکا ہون کہ مجھے یاد نہیں کونسي رباعیان مانگتے ہو پھر لکھتے ہو کہ رباعیان بھیج قصیدہ بھیج معنے اسکے یہہ کہ تو جھوٹا ہی اگے تو مقرر بھیجیگا بھائي قران کي قسم انجیل کي قسم توریت کي قسم زبور کي قسم ہنود کے چار بید کي قسم دساتیر کي قسم ژند کي قسم پاژند کي قسم اُستاد کي قسم گرو کے گرنتھہ کي قسم نہ میرے پاس وہ قصیدہ نہ مجھے وہ رباعیان یاد - کلیات کے باب مین جو عرض کرچکا ہون (ع) بر ہمانیم کہ ہستیم و ہمان خواہد بود * جب مین دس پندرہ جلدین منگا لونگا ایک بھائیکو اور ایک تمکو ارمغان بھیجونگا اور اگر بھائي کو جلدي ہی تو لکھنو مین اودہ اخبار کا مطبع مالک اسکا منشي نول کشور مشہور جتني جلدین چاہین لکھنو سے منگا لین مین بہرحال دو جلدین جسوقت موقع ہوگا بھیجدونگا * ۱۱ جون سنہ ۱۸۶۳ نجات کا طالب غالب * (۴۴۵)

ایضا

ہنگام دیمرور صاحب کل تمہارے خط کا جواب بھیج چکاہون پہنچا ہوگا آج صبحکو بھائي صاحب کے پاس گیا بھائي ضیاء الدین

خان اور میان شہاب الدین خان بھی وہین تھے، مولوی صدرالدین
میرے سامنے آئے حکیم محمود خان کے طور پر معالجہ قرار پایا ہے
یعنے اونہون نے نسخہ لکھدیا ہے سو اوسکے موافق تجویز بن گئی
ہین بقوع نئی دوائین آج آکر بہیگیدنگی کل حدوث کے اوپر وہ بقوع
پیا جائیگا مگر انداز و ادا سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی حضرت
مریض کی اور اونکے ہوا خواہون کی راے مین فصد اس استعلاج
کا مدنظر ہے نسخہ کی حقیقت کو مدار نظر مین قبول رکھے ہین
استاد میرخان بھی تھے، نیم نامعقول مرزا اسد بیگ بھی تھے سدطرح
خیریت ہے کل تمہارے خط مین دو بار یہہ کلمہ مرقوم دیکھا کہ
دلی در اشہر ہے ہرقسم کے آدمی وہان بہت ہونگے ای میری جان
یہہ وہ دلی نہیں ہے جسمین تم پیدا ہوئے ہو وہ دلی نہین ہے
جسمین تمنے علم تحصیل کیا ہے وہ دلی نہین ہے جسمین تم
شعبان بیگ کی حویلی مین مجھسے پڑھنے آتے تھے، وہ دلی نہین
ہے جسمین سات برس کی عمر سے آتا جاتا ہون وہ دلی نہین ہے
جسمین اکیاون برس سے مقیم ہون ایک کیمپ ہے مسلمان اہل
حرفہ یا حکام کے شاگرد پیشہ باقی سراسر ہنود معزول بادشاہ کے
ذکور جو بقیۃ السیف ہین وہ پانچ پانچ روپیہ مہینا پاتے ہین
اناث مین سے جو پیرزن ہین وہ کٹنیان اور جوانین کسبیان
امراے اسلام مین سے اموات گنو حسن علیخان بہت بڑے باپکا بیٹا
سو روپیہ روز کا پنشندار سو روپیہ مہینے کا روزینہ دار بنکر نامرادانہ
مرگیا میر ناصر الدین باپ کی طرف سے پیرزادہ نانا اور نانی کی
طرف سے امیرزادہ مظلوم مارا گیا آغا سلطان بخشی محمد

علیخاں کا بیٹا حو خورد بھی تحشی ہوچکا ھی بیمار پڑا نہ دوا نہ عذا انجام کار مرگیا تمہارے چچا کی سرکار سے تجہیز و تکفین ہوئی احیا کو پوچھو ناظر حسین مرزا جسکا بڑا بھائی مقتولوںمین آیا اوسکے پاس ایک پیسا نہین ٹکے کی آمد نہین مکان اگرچہ رھنے کو ملگیا ھی مگر دیکھئے چھٹا رہے یا ضبط ہو جاے بدھے صاحب ساری املاک بیچکر دوش جان کرکے بیگ بیدی و دوگوش بھرت پور چلے گئے ضیاءالدولہ کے پانسو روپیہ کرایہ کی املاک واگذاشت ہوکر پھر قرق ہوگئی تباہ خراب لاہورگیا وھاں پڑا ہوا ھی دیکھئے کیا ہوتا ھی قصہ کوتاہ قلعہ اور جھجر اور بہادرگڈہ اور بلب گڈہ اور فرح نگر کم و بیش تیس لاکھہ روپیہ کی ریاستین مٹ گئین شہر کی امارتیں خاک میں مل گئین ہنرمند آدمی یہاں کیوں پایاجاے جو حکما کا حال کل لکھا ھی وہ بیان واقع ھی صلحا اور زھاد کے باب مین جو حرف مختصر مین نے لکھا ھی اوسکو بھی سچ جانو اپنے ولد ماجد کیطرف سے خاطر جمع رکھو سحر آسیب کا گمان ہرگز نکرو خدا چاہے تو استعمال آیارجات کے بعد بالکل اچھے ہوجائینگے اور اب بھی خدا کے فضل سے اچھے ھین عافیت کا طالب غالب یکشنبہ ۱۶ فروری ۱۸۶۲ * (۴۴۶)

ایضا

اجی مولانا علائی نوابصاحب دو مہینے تک کی اجازت دے چکے اور یہہ مین جھوٹ تراشی نہین کرتا مرزا علی محمد بیگ کی زبانی ھی کہ نواب صاحب علاء الدین خاں سے کہہ چکے ھین کہ قصہ مٹ گیا ھی اب تم شوق سے دلی جاؤ دو ھفتہ

سے ایک دو مہینے تک کی تمکو رخصت هی پھر تم کیون نه آئے
خدا نے دعا خداوند نے استدعا قبول کی تمھاری طرفسے سست
قدمی اور دلسردی کی کیا وجه اگر حاکی کی حکایت جھوٹ
هی تو تم سچ لکھو که ماجرا کیا هی مرزا یوسف علیخان عزیز
تمھارے بلائے ھوئے اور مھدی حسن بھائی صاحب کی مطلوب
مرزا عبد القادر بیگ کے قبایل کے ساتھه کل روانه لوھارو ھوئے
هین- شنبه ۱۷ ستمبر سنه ۱۸۶۴ نجات کا طالب غالب * (۴۴۷)

ایضا

میان مدعا اصلی ان سطور کی تحریرسے یهه هی که اگر کل کمیٹی
مین گئے ھو تو میرے سوال کے پڑھے جانیکا حال لکھو صفا ذکر
ایک مدبر کا لکھا جاتا هی جو تمنے اس مدبر کے صفات لکھی
سب سچ هیں احمق خبیث النفس حاسد طبیعت بری سمجھه
بری قسمت بری انکسار مین نے دکنی کی دشمنی مین گالیان
کھائی ایکبار بنارسی کی دوستی مین گالیان کھاونگا مین نے
جو تمھین اسکے باب مین لکھا تھا وجه اوسکی یهه تھی که مین نے
سنا تھا که تمنے اپنے سائلسون سے کھدیا هی یا کھا چاھتے ھو که
اسکو بازار مین فضیحت کرین یهه بات خلاف شیوه مومنین هی
خلاصه یهه مقصد ذکریا یهه موید اوس قول کا هی جو مین نے
تمسے پہلے کھا تھا که تم یون تصور کرو که اس نام کا آدمی اس
محلے مین بلکه اس شھر مین کوئی نهین - غالب * (۴۴۸)

ایضا

مولانا علائی و الله علی حسین خانکا بیان بمقتضاے محبت تھا

هر بار کہتا تھا اور یہہ کہتا تھا کہ حق بجانب اونکي هی نه کوئي هم سخن نه کوئي همدم نه سیر نه شکار نه مجلس نه دربار تنہائي و بیشغلي اور بس حي یه کیونکر گھبرائے خفقان کیون نہو جائے نه دن یاد نه تاریخ آج چوتھا یا پہلي شاید بھول گیا هون پانچوان دن هی که منشي نول کشور سواری ڈاک رهگرائے لکھنو هوئے کل پہنچ گئے هون یا آج پہنچ جائین آج روز یکشنبه ۱۳ دسمبر کي هي ایک دن منشي صاحب میرے پاس بیٹھے تھے اور برخوردار شہاب الدین خان بھی تھا مین نے ناصب کو مخاطب کرکے کہا که اگر مین دنیادار هوتا تو اسکو نوکری کہتا مگر چونکه فقیر تکیه دار هون تو یہه کہه سکتا هون که تین جگہه کا روزینه دار هون ساڑھے باسٹھ روپیه یعنی ۷۵۰ سال سرکار انگریزي سے پاتا هون اور بارهسو سال رامپور سے اورچودیس روپیه سال ان مہاراج سے توضیح یہه که دو برس سے هر مہینه مین چاربار اخبار مجھکو بھیجتے هین قیمت نہین لیتے مگر هان اڑتالیس ٹکٹ مین مطبع مین پہنچا دیا کرتا هون یعنے ۸/ جو مین نے پوچھے تھے که علی حسین خانکے حواله کرون مقصود اس سے یہه تھا که ارسال بسدیل هنڈوی دشوار هی خیر اب جسطرح هوگا حصار پر هنڈوي لکھواکر تمکو بھیج دونگا تم حصار پہنچکر روپیه منگوا لیجو خدا چاهے تو دسمبر مین روپیه تمہارے پاس پہنچ جائے - استاد میر جان صاحبکو قدمدوس کہکر مجھکو فرعون بنا پڑا دوهائي خدا کي اب ایسا نکرونگا میرا سلام بلکه دعا اونکو کہدینا - پرسون مولوي صدرالدین خان صاحب کو فالج هوگیا سیدھا هاتھ رہ گیا هی زبان موقی

هو گئی هی بات مشکل سے کرتے هیں اور کم سمجهه مین آتي
هی میں اپاهج هوں چل نهین سکتا - جو اونکو دیکهه آتا هی اوس سے
اونکا حال پوچها جاتا هی - دن تاریخ صدر مین لکهه آیا هون
کاتب کا نام غالب هی که دستخط سے پہچان جاؤ * (۱۸۶۹)

ایضا

آج بدھ کے دن ۲۷ - رمضان کو پہر دن چڑھے جسوقت که مین
کهانا کهاکر باهر آیا تها ڈاک کا هرکاره تمهارا خط اور شهاب الدین
خان کا خط معا لایا مضمون دونوں کا ایک واقعه کیا مضمون اندنون
مین که سب طرح کے رنج و عذاب فراهم هیں ایک داغ جگرسوز
یهه بهي ضرور تها سبحان الله مین نے اوسکي صورت بهي نهین
دیکهي یا ولادت کی تاریخ سني یا اب رحلت کي تاریخ لکهني
پڑي پروردگار تمکو جیتا رکهے اور نعم البدل عطا کرے میاں اسکو
سب جانتے هیں که میں مادهٔ تاریخ نکالنے مین عاجز هوں لوگوں
کے ماده دئے هوئے نظم کردیتا هوں اور جو ماده اپني طبیعت
سے پیدا کرتا هون وه بیشتر لچر هوا کرتا هی چنانچه اپنے بهائي کي
رحلت کا ماده دریغ دیوانه نکالا پهر اوسمیں سے آٹھ کے عدد گهٹائے
تمام دوپہر اسي فکر مین رها یهه سمجها که ماده ڈهونڈها تمهارے
نکالے هوئے دو لفظوں کو تاکا کیا که کسي طرح سال اسپر ڈهالوں بارے
ایک قطعه درست هوا مگر تمهاري زبان سے یعنے گویا تمنے کہا هی
پانچ شعر مین تین شعر زاید دو موضح مدعا لیکن میں نهین جانتا که
تعمیه اچها هی یا برا هي هاں اغلاق تو البته هی تامل سے سمجهه
مین آتا هی اور شاید لوح مزار پر کهدوانیکي قابل نهو * قطعه *

ورنہ اگر دہر بی ہمچشمی ما کرد * بندی کہ شود از بہاری خجل ازما
ناچار نگر تہمت ورور کہ ان سنبل * باشد کہ برد کند آب و گل ازما
گفتی کہ نگہدار دل از کشمکش غم * خود گرد برآورد غم جان گسل ازما
یکجی شد و از شعلۂ سوز غم ہجرش * چون شمع دود دود بسر متصل ازما

عمدیدہ بسنجی پی تاریخ روانش
بنوشت کہ در داغ پسر سوخت دل ازما

ما کے عدد ۴۱ دل کے عدد ۳۴ ما میں سے دل گیا گویا اکتالیس میں سے ۳۴ گئے باقی رہے سات وہ داغ پسر پر بڑھائے ۱۲۷۴ ہاتھ آئے * (۴۵۰)

ایضا

سبحان اللہ ہزار برس تک نہ پیام بھیجا نہ خط لکھا اور پھر لکھا تو سرا سر غلط لکھا مجھسے کتاب مستعار مانگتے ہو یاد کرو کہ تمکو لکھہ چکا ہوں کہ دساتیر اور برہان قاطع کے سوا کوئی کتاب میرے پاس نہین از انجملہ برہان قاطع تمکو دے چکا ہوں دساتیر میرا ایمان و حرز جان ہے اشعار تازہ مانگتے ہو کہاں سے لاؤں عاشقانہ اشعار سے مجھکو وہ بعد ہے جو ایمان سے کفر کو گورمنٹ کا بہاٹ تہا بہٹی کرتا تہا خلعت پاتا تہا خلعت موقوف بہٹی متروک نہ غزل نہ مدح ہزل و ہجو میرا آئین نہین پھر کہو کیا لکھوں بوڑھے پہلوان کے سے پیچ بتانیکو رکھتا ہوں اکثر اطراف و جوانب سے اشعار آجاتے ہین اصلاح پاجاتے ہین باور کرنا اور مطابق واقع سمجھنا تمہارے دیکھنے کو دل بہت چاہتا ہے اور دیکھنا تمہارا موقوف اسپر ہے کہ تم یہاں آو کاش اپنے والد ماجد کے ساتھہ چلے آتے اور

مجھکو دیکھہ جاتے اردو کا دیوان رامپور سے لایا هوں اور وہ آگرہ گیا
هی وهان منطبع هوگا ایک نسخہ تمہارے پاس بهي پہنچ جائیگا

تم جانو تمکو غیر سے جو رسم و راہ هو
مجکو بهي پوچھتے رهو تو کیا گناہ هو

مرقومۂ رو دوشنبہ ۲ جولائي سنہ ۱۸۶۰ غالب * (۴۵۱)

ایضا

صاحب میرا برادر عالیقدر اورتمہارا والد ماجد اب اچھا هی از روی
عقل اعادہ مرض کا احتمال باقي نہیں هی رها وهم اوسکي دوا
لقمان کے پاس بهي نہین - مرزا مردان علي بیگ اور مرزا شمشاد
علي بیگ کے باب مین جوکچھہ تمنے لکھا هی اور آیندہ جو کچھہ
لکھوگے میري طرف سے جواب وهي هوگا جو آگے لکھہ چکا هوں یعنے
مین تماشائي محض رهونگا اگر بهائي صاحب مجھسے کچھہ ذکر
کرینگے تو بهلي کہونگا - آپکے عم عالیمقدار جو فرماتے هین کہ غالب کو
بیٹھے هوے هزارها تسویلات و خیالات دکھائي دیتے هین یہہ حضرت
نے اپني ذات پر میري طبیعت کو طرح کیا هی اور وہ یہہ سمجھے
هین کہ جسطرح مین مبتلاے وساوس و اوهام هوں اور لوگ بهي
اسیطرح بخارات مراقي مین گرفتار هونگے قیاس مع الفارق هی نہ
تخیل صادق یہاں لا موجود الا الله کي بادۂ ناب کا رطل گران چڑھائے
هوئے اور کفر و اسلام و نور و نار کو مٹائے هوئے بیٹھے هین * شعر *
کجا غیر و کو غیر و کو نقش غیر * سواے الله و الله ما في الوجود
شیمران سرون دُر گران لغت عربي هی نہ معرب مین یہہ نہین
کہہ سکتا کہ یہہ پهول هندوستان مین هوتا هی یا اسکي تحقیقات

از روے الفاظ الادویہ ممکن ھی * * * * * * * *

صدم جمعہ ۵ رمضان و ۷ مارچ سال رستاخیز * رباعي خط میں
لکھنے بھول گیا یہہ میں نے بہائي کو۔ تہنیت میں لکھي تھي
اي کردہ بمہر روشنائي تعلیم * پیـــدا ز کلاہ تو شکوہ دیہیم
بادا دلتو مرحمدہ ز یزدان کریم * پروانگي جدید ادقطاع قدیم (۴۵۲)

ایضا

مولانا علائي ۔ نہ مجہے خوف مرگ نہ دعوي صبر ھی میرا مذھب
بخلاف عقیدۂ قدریہ جبر ھی تمنے میاںجیگري کي بہائي نے
برادر پروري کي تم جیتے رھو وہ سلامت رھیں ھم اسي حویلي
میں تا قیامت رھیں اس ایہام کي توضیح اور اس اجمال کي
تفصیل یہہ ھی کہ مینہ کي شدت سے چہوٹا لڑکا ڈرنے لگا
اوسکي دادي بھي گھبرائي مجھکو حلوتخانہ کا دروازہ غرب رویہ
اور اوسکے آگے ایک چہوٹا سا سہ درہ یاد تھا جب تمہارے پانو
میں چوٹ لگي ھی تو میں اوسي دروازہ سے تمکو دیکھنے آیا
تھا یہہ سمجھکر حلوتخانہ کو محلسرا بنایا چاھتا تھا کہ کاڑي ڈولي
لوڈتي اصیل کاچھي تیلن تندولن کہاري بدھاري ان مرفوعکا ممر وہ
دروازہ رھیگا میري اورمیرے بچونکي آمدو رفت دیوان خانہ میں
سے رھیگي عیاذا باللہ وہ لوگ دیوانخانہ میں سے آئیں جائیں
اپنے بیگانے کو ھر وقت پچھلپائیاں نظر آئیں ۔ بے وفادار جنکو تم
کچھہ اور بہائي خوب جانتے ھیں اب تمہاري پھوپي نے اونہیں
وفادار بیگ بنا دیا ھی باھر نکلتي ھیں سودا تو کیا لائینگي مگر
حلیق اور ملنسار ھیں رستہ چلتوں سے باتیں کرتي پھرتي ھیں

جب وہ محل سے نکلینگي ممکن نہیں کہ اطراف شہر کي سیر نکرینگي ممکن نہیں کہ دروازہ کے سپاھیوں سے باتین نکرینگي ممکن نہیں کہ پھول نہ توڑین اور بي بي کو لیجاکر نہ دکھائیں اور نکہیں کہ یہہ پھول ناني جي چچاکے بیٹے کي کاڑي کي این (شرح) تمھارے چچاکے بیٹے کي کیاری کے ھین - ھی ھی ایسے عالیشان دیوانخانہ کي یہہ قسمت اور مجھ بے ادراک مزاج داں والدکي یہہ شامت معہذا اوس سہ دری کو اپنے آدمیونکے اور لڑکونکے مکتب کے لئے ھرگز کافي نجانا مور اور کبوتر اور دنبہ اور بکري باھر گھوڑونکے پاس رھسکتے تھے عزت ربي بقسم التزام پڑھا اور چپ ھو رھا مگر تمھاري خاطر خاطر جمع رہے کہ اسباب وحشت و خوف و خطرات برطرف میرٹھ کھل گیا ھی مکان کے مالکونکي طرف سے مدد شروع ھوگئي ھی نہ لڑکا ڈرتا ھی نہ بي بي گھبراتي ھی نہ میں بے آرام ھوں کھلا ھوا کوٹھا چاندني رات ھوا سرد تمام رات فلک پر مریخ پیش نظر دو گھڑیکے تڑکے زھرہ جلوہ گر ادھر چاند مغرب میں ڈوبا ادھر مشرق سے زھرہ نکلي صبوحي کا وہ لطف روشني کا وہ عالم * ۶ ماہ اگست سنہ ۱۸۶۲ع * (۳۵۳)

ایضا

صبح سہ شنبہ نہم ستمبر سنہ ۱۸۶۲ * حال عالب مگر جسم سے نکلي ھوئي جان قیامت کو دوبارہ ملنے کي توقع ھی خدا کے احسان مرزا قربان علي بیگ تمھاري کشش کے مجذوب کیوں نھتے وہ تو خود سالک ھیں مگر ھاں یہہ صاحب زادہ سعادتمند رضوان سو اسکے آپ مالک ھیں نواب صاحب کا ھمطبع اور آپ

هم مایدہ هوا بہتر هوا کاش تم یہہ لکہتے کہ مشاهرہ کیا مقرر هوا اثنا
عشري ایک تم هو سو تمہیں کیا اعتذار هی البتہ عشرۂ مبشرہ
کي اولویت پر مدار هی باپ تمہارا خلاف قاعدہ اهل سنت
جماعت عشرہ میں سے ثلاثہ کو کم کرتا تہا رضوان بے بمانا کیونکر
مانتا وہ تو ثلاثہ کا دم بھرتا تہا - تہور خاں صاحب کے باب میں
بندہ جویا اس خبر کا هی کہ اب لوهارو سے اونکا ارادہ کدهر کا
هی - رضوان کو دعا پہنچے نواب صاحب کي عنایت اور مولانا
علائي کي صحبت مبارک هو بدر دي سے جب پوچھتا هون کہ
تم خوب شخص هو اور وہ کہتے هیں کیا کہتا هی اور میں
پوچھتا هوں کسکا تو وہ فرماتے هیں مرزا شمشاد علي بیگ کا
آیں اور کسکا نام تم کیوں نہیں لیتے دیکھو یوسف علی خان بیٹھے
هیں هیرا سنگہہ موجود هی واہ صاحب میں کیا خوشامدي
هوں جو منہہ دیکھي کہوں میرا شیوہ حفظ الغیب هی عنایت
کی تعریف کرني کیا عیب هی هاں صاحب آپ ایسي هي وضعدار
هیں اسمیں کیا ریب هی * (۴۵۴)

ایضا

جانا عالیشانا - خط پہنچا خط اوٹھا تمہاري آشفتہ حالي میں هرگز
شک نہیں تم کہیں عنائل کہیں والي شهر ناسازگار الحکام کار ناپسند
ایکدل اور سو آزار اللہ تمہارا یار علي تمہارا مددگار مین پا در رکاب
بلکہ نعل در آتش کب جاؤں اور فرح سفر کو دیکھوں ایک خط
مین نے علي حسن خان کو لکھا وهاں سے اوسکا جواب آ گیا روهیلا
پھوڑے پھنسي مین مبتلا هی خدا اوسکو صحت دے شمشاد

علي بيگ کہاں الور پہنچا اور اسطرح گیا کہ شہاب الدین خاں سے بھي ملکر نہ گیا حیرو (ع) رموز مصلحت خویش خسروان دانند * یہاں جشن کے وہ ساماں ہورہے ہیں کہ جمشید اگر دیکھتا تو حیراں رہجاتا شہر سے دو کوس پر آغا پور نامي ایک بستي ہے آٹھہ دس دن سے وہاں خیام برپا تھے پرسوں صاحب کمشنر بہادر بریلي مع چند صاحبوں اور میموں کے آئے اور خیموں میں اوترے کچھہ کم سو صاحب اور میم جمع ہوئے سب سرکار رامپور کے مہمان کل سہ شنبہ ۵ دسمبر حضور پر نور بوسے تجمل سے آغا پور تشریف لیگئے بارہ پر دو بجے گئے اور شام کو پانچ بجے خلعت پہنکر آئے وزیر عالیجاہ خانساماں خواصي میں سے روپیہ پھینکتا ہوا آتا تھا دو کوس کے عرصے میں دو ہزار روپیہ سے کم نہ ایثار ہوا ہوگا آج صاحبان عالیشان کي دعوت ہے (ڈنر) شام کا کھانا یہیں کھاینگے روشني آتشبازي کي وہ افراط کہ رات دن کا سامنا کریگي طوایف کا وہ ہجوم حکام کا وہ مجمع کہ اس مجلس کو طوایف الملوک کہا چاہئے کوئي کہتا ہے کہ صاحب کمشنر بہادر مع صاحبان عالیشان کے کل جائینگے کوئي کہتا ہے پرسوں- رئیس کي تصویر کھینچتا ہوں مد رنگ شکل شمایل بعینہ بھائي ضیاءالدین خاں عمر کا فرق اور کچھہ کچھہ چہرہ اور لحیہ متفاوت حلیم و حلیق بادل کریم متواضع متشرع متورع شعر فہم سیکڑوں شعر یاد نظم کي طرف توجہ نہیں نثر لکھتے ہیں اور خوب لکھتے ہیں جلا لے طبا طبائي کي طرز برتتے ہیں شگفتہ چندن ایسے کہ اونکے دیکھنے سے غم کوسوں بھاگ جاے فصیح بیان ایسے کہ اونکي تقریر سنکر ایک اور نئي روح قالب میں آئے اللہم دام

اقباله و زاد اجلاله بعد اختتام محامل طالب رخصت هونگا بعد حصول رخصت دلي جاؤنگا بهائي صاحب كي خدمت مين بشرط رسائي و تاب گويائي سلام كهنا اور بچونكي خير و عافيت جو تمكو معلوم هوئي هي وه مجهكو لكهنا * ۹ دسمبر سنه ۱۸۹۵ع كي بده كا دن صبح كے آٹهه بجا چاهتے هين كاتب كا نام غالب هى كه تم جانتے هوگے * (۴۵۵)

ايضا

صبح يكشنبه ۲۷ جولائي سنه ۱۸۹۴ع

ميري جان سن- پنجشنبه جمعه ۹ هفته دس اتوار گياره ايكمڑه برهمردن مينهه نهين تهما اس وقت شدت سے برس رها هى انگيٹهي مين كوئلے دهكا كر پاس ركهه لئے هين دو سطرين لكهين اور كاغذ كو آگ سے سينك ليا كيا كرون تمهارے خط كا جواب ضرور - لو سنتے جاو مرزا شمشاد علي بيگ كو تمهارا خط پڑهوا ديا اونهون نے كها كه غلام حسن خان كي معيت پر كيا موقوف هى مجهے آج سواري ملجائے كل چل نكلون اب مين كهتا هون كه اودت ٹٹو كا موسم نهين گاڑي كي تدبير هوجائے بس - پچاس برسكي بات هي كه الهي بخش خان مرحوم نے ايك زمين نئي نكالي مين نے حسب الحكم غزل لكهي بيت الغزل يهه

* پلا دے اوک سے ساقي جو همسے نفرت هي *
* پياله گر نهين ديتا نه دے شراب تو دے *

مقطع يهه

* اسد خوشي سے ميرے هاتهه پانو پهول گئے *

* کہا جو اوسنے ذرا میرے پانو داب تو دے *

اب میں دیکھتا ہوں کہ مطلع اور چار شعر کسی نے لکھکر اس مقطع اور اوس بیت الغزل کو شامل ان اشعار کے کرکے غزل بنالی ہی اور اوسکو لوگ گاتے پھرتے ہیں مقطع اور ایک شعر میرا اور پانچ شعر کسی الو کے پٹھے کے جب شاعر کی زندگی میں گانے والے شاعر کے کلام کو مسخ کردیں تو کیا بعید ہی کہ دو شاعر متوفی کے کلام میں مطربون نے خلط کردیا ہو مقطع بیشک مولانا مغربی کا ہی اور وہ شعر جو میں نے تمکو لکھا ہی اور یہہ شعر جو

اب لکھتا ہوں * شعر *

داماں نگہ تنگ وگل حسن تو بسیار * گلچیں بہار تو ز داماں گلہ دارد

یہہ دونوں شعر قدسی کے ہیں مغربی قدما میں اور عرفا میں ہی جیسا عراقی انکا کلام دقایق و حقایق تصوف سے لبریز قدسی شاہجہانی شعرا میں صایب و کلیم کا ہمعصر اور ہمچشم انکا کلام شور انگیز ان بزرگوں کی طرز و روش میں زمین و آسمان کا فرق - بھائیکو سلام کہنا اور کہنا کہ صاحب وہ زمانہ نہیں کہ ادھر متھرا داس سے قرض لیا ادھر درباریمل کو مارا ادھر خوبچند چین سکھہ کی کوٹھی جا لوٹی ہر ایک پاس تمسک مہری موجود شہد لگاؤ چاٹو نہ مول نہ سود اس سے بڑھکر یہہ بات کہ روٹی کا خرچ بالکل پھوپی کے سر یا ایدھر کبھی خان نے کچھہ دیدیا کبھی الور سے کچھہ دلوا دیا کبھی ماں نے کچھہ آگرہ سے بھیجدیا اب میں اور باسٹھہ روپیہ آٹھہ آنے کلکٹری کے سو روپیہ رامپور کے قرض دینے والا ایک میرا مختار کار وہ سود ماہ بماہ لیا چاہے مول میں قسط

اوسکو دینی پڑے انکم ٹکس جدا چوکیدار جدا سود جدا مول
جدا بیبی جدا بچے جدا شاگرد پیشہ جدا آمد وهي ایک سو
باسٹھہ تنگ آگیا گزارا مشکل هوگیا روز مرہ کا کام بند رهنے لگا سوچا
کہ کیا کروں کہاں سے گنجایش نکالوں پھر درویش بجان درویش صبح
کي تبرید متروک چاشت کا گوشت آدھا رات کي شراب و گلاب
موقوف بیس بائیس روپیہ مہینا بچا روز مرہ کا خرچ چلا یاروں
نے پوچھا تبرید و شراب کب تک نہ پیوگے کہا گیا کہ جب تک
وہ نہ پلائیںگے پوچھا کہ نہ پیوگے تو کسطرح جیوگے جوابدیا کہ
جسطرح وہ جلائیںگے بارے مہینا پورا نہیں گزرا تھا کہ رامپور سے
علاوہ وجہ مقرري اور روپیہ آگیا قرض مقسط ادا هوگیا متفرق
رہا خیر رهو صبحکي تبرید راتکي شراب جاري هوگئی گوشت
پورا آنے لگا چونکہ بھائی نے وجہ موقوفی اور بحالي پوچھي تھي
اونکو یہہ عبارت پڑھا دینا اور حمزہ خان کو بعد سلام کہنا (ع)
اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما * دیکھا همکو یوں پلاتے
هیں - درسنہ کے ندمودکے اونکونکو پڑھا کر مولوي مشهور هونا اور
رسائل ابو حنیفہ کو دیکھنا اور مسائل حیض و نفاس میں غوطہ
مارنا اور هی - اور عرفا کے کلام سے حقیقت حقہ وحدت وجود کو اپنے
دلنشین کرنا اور هی - مشرک وہ هیں جو وجود کو واجب و ممکن
میں مشترک جانتے هیں مشرک وہ هیں جو مسیلمہ کو نبوت میں
خاتم المرسلین کا شریک گردانتے هیں مشرک وہ هیں جو نو مسلموں
کو ابو الایمہ کا همسر مانتے هیں دوزخ ان لوگوں کے واسطے هی میں
موحد خالص اور مومن کامل هوں زبان سے لا الہ الا اللہ کہتا هوں اور

دلمین لا موجود الا الله لا موثر فی الوجود الا الله سمجھے ہوا ہون انبیا
سب واجب التعظیم اور اپنے اپنے وقت مین سب مفترض الطاعت
تھے محمد علیہ السلام پر نبوت ختم ہوئي یہہ خاتم المرسلین اور
رحمۃ للعالمین ہین مقطع نبوت کا مطلع امامت اور امامت
نہ اجماعي بلکہ من اللہ ہی اور امام من اللہ علیہ السلام ہی
ثم حسن ثم حسین اسیطرح تا مہدي موعود علیہ السلام
(ع) سرین ریستم ہم سرین نکرام * ہان اتني بات اور ہی
کہ اباعت اور ریدعہ کو مردود اور سراب کو حرام اور اپنے کو عاصي
سمجھتا ہون اگر مجھکو دوزخ مین ڈالدیگے تو میرا جلانا مقصود نہوگا
بلکہ مین دوزخ کا ایندھن ہونگا اور دوزخ کی آنچ کو تیز کرونگا تاکہ
مشرکین و منکرین نبوت مصطفوی و امامت مرتضوی اوسمین
جلین۔ سنو مولوي صاحب اگر ہٹ دھرمي نکروگے اور کتمان حق
کو گناہ جانوگے تو البتہ تمکو یاد ہوگا اور کہوگے کہ ہان یاد ہي
جن روزون مین تم علاءالدین خان کو گلستان اور بوستان پڑھاتے ہو
اور تمنے ایک دن غریب کو دو تین تپانچے مارے ہین نواب
امین الدین خان اون دنون میں لوہارو ہین علاء الدین خان کي
والدہ نے تمکو ڈیوڑھي پر سے اوٹھا دیا تم باچشم پر آب میرے پاس
آئے مین نے تم سے کہا کہ بھائي شریف زادونکو اور سردار زادونکو چشم
نمائي سے پڑھاتے ہین مارتے نہین تمنے بیجا کیا آیندہ یہہ حرکت
نکرنا تم نادم ہوئے اب وہ مکتب نشین طفل سے گزرکر پیرہ هفتاد
سالہ کے واعظ نے تمنے کئي بانون مین ایک شعر حافظ کا حفظ کیا
ہی (چون پیر شدي حافظ الخ) اور پھر پڑھتے ہو اوسکے سامنے

که اوسکی نظم کا دفتر حافظ کے دیوان سے دو چند سه چند هی
مجموعهٔ نثر جدا گانه اور یهه بهی لحاظ نهین کرتے که ایک شعر
حافظ کا یهه هی اور هزار شعر اوسکے مخالف هین * اشعار *

صوفی بیاکه آئینه صافست جام را * تا بنگری صفای می لعلفام را
شراب ناب خور و روی مه جبینان بین
خلاف مذهب آنان جمال ایشان بین
ترسم که صرفهٔ نبرد روز بازخواست * نان حلال شیخ ز آب حرام ما
ساقی مگر وظیفهٔ حافظ زیاده داد * کاشفته گشت طرهٔ دستار مولوی

میان مین بڑی مصیبت مین هون محلسرا کی دیواریں گر گئی هین پاخانه ڈه گیا چهتین ٹپک رهی هین تمهاری پهوپهی کهتی هین هاے دبی هاے مری دیوان خانه کا حال محلسرا سے بدتر هی مین مرنے سے نهین ڈرتا فقدان راحت سے گهبرا گیا هون چهت چهلنی هی ابر دو گهنٹے برسے تو چهت چار گهنٹے برستی هی مالک اگر چاهے که مرمت کرے تو کیونکر کرے مینهه کهلے تو سب کچهه هو اور پهر اثناے مرمت مین مین بیٹها کسطرح رهون اگر تمسے هوسکے تو برسات تک بهائی سے مجهکو وه حویلی جسمین میر حسن رهتے تهے اپنی پهوپهی کے رهنےکو اور کوٹهی مین سے وه بالاخانه مع دالان زیرین جو الهی بخش خان مرحوم کا مسکن تها میرے رهنے کو دلوادو برسات گزر جائیگی مرمت هوجائیگی پهر صاحب اور میم اور بابا لوگ اپنے قدیم مسکن مین آ رهینگے تمهارے والد کے ایثار و عطا کے جهان مجهپر احسان هین ایک یهه مروت کا احسان میرے پایان عمر مین اور سهی غالب * (۴۵۶)

ایضا

چار شنبه ۱۸ مئي سنه ۱۸ - بقول عوام ناسي عيد كا دن صبح كا
وقت - ميري جان غالب كثير المطالب كي كهاني سن مين اگلي
زمانه كا آدمي هون جهان ايک امر كي ابتدا ديكهي يهه جان ليا
كه اب يهه امر مطابق اس بدايت كي نهايت پذير هوگا يهان
اختلاف طبايع كا وه حال كه آغاز معشوش انجام محدوش مبتدا خبر
سے بيگانه شرط جزا سے محروم - سدا اور متواتر سنا كه قصه طي هوگيا
اب علاء الدين خان مع فضائل آئينگے دل خوش هوا كه اپنے محذوف
كي شكل مع اوسكے نتايج كے ديكهونگا پرسون آخر روز بهائي پاس
گيا اثناے اختلاط و انبساط ميں مين نے پوچها كه كهو بهئي علاء
الدين خان كب آئينگے جواب كچهه نهدين آئے وه قصه تو طي هوگيا
هان وه تو روپيه مين نے دے بهي ديا مين نے كها تو اب چاهئے
كه وه آئين فرمايا كه شايد ابهي نه آئے (ع)
معلوم هوا كه خير تهينگا ناچا * ناچار اراده كيا كه جو كچهه كهنا
تها اب وه لكهكر بهيجون پرسون تو شام هوگئي تهي كل نعلگير هونے
والون نے دم نه لينے ديا اوسپر طره يهه كه ثاقب نے كها كه بهائي
تمهے شاكي هين اب ضرور آ پڑا كه گزارش مدعا سے پهلے تمهارے رفع
ملال مين كلام كرون بهائي تم ميرے فرزند بلكه نه از فرزند هو اگر ميرا
صلبي بيٹا اس ديد و دانست و تحرير و تقرير كا هوتا تو مين اوسكو
اپنا يار وفادار اور ذريعهٔ افتخار جانتا ميرے خطوط كے نه پهنچنے كا
گله غلط تمهارا كون سا خط آيا كه اوسكا جواب يهان سے نه لكها گيا
ميرے پاس جو مقاصد ضروري فراهم تهے وه مين نے اس نظر سے

نہ لکھو کہ اب تم آتے ہو رہائی کمت و شدید ہوجائیگی ناصب نے چلتی گاڑی میں روڑا اٹکا دیا تب صحیح تقریظ و تمہید میں ایک ورق لکھنا پڑا ورنہ آغاز نگارش یہاں سے ہوتا یا اسداللہ الغالب *شعر*

نامی از جہل معارض شدہ با معنی * کہ گوش ہمچو کنم این بودش سود عظیم

یہہ رسالہ موسوم بہ محرق قاطع برہان جو ناصب ہے تمکو بھیجا ہی میرے کہنے سے بھیجا ہی اور اس ارسال سے میرا مدعا یہہ ہی کہ اسکے معاینہ کے وقت اوس کتاب کی بدخطی عبارت پر اور میری اپنی قرابت اور نسبت ہاے عدیدہ پر نظر نکرو بیگانہ وار دیکھو اور از روے انصاف حکم لکھو حیف و میل اوسنے جو صحیح کالیان دی ہیں اسپر غصہ نکرو غلطیاں عبارت کی شدت اطناب ممل کی صورت سوال دیگر جواب دیگر ان باتوں کو مطمح نظر کرو بلکہ اگر فرصت مساعدت کرے تو اون مراتب کو الگ ایک کاغذ پر لکھو اور بعد اتمام میرے پاس بھیج دو میرا ایک دوست روحانی کہ وہ منجملہ رجال الغیب ہی ان ہفوات کا خاکا اوڑا رہا ہی میں رحشان نے اوسکو مدد دی ہی تم بھی بھائی مدد دو۔ اور وہ امر مبہم کہ جو تمہارے والد کی تقریر سے دلنشین نہین ہوا یعنی قصہ چک جانا اور دلی آنا اوسکا ماجرا مفصل و مشرح لکھہ * دن تاریخ اپنا نام آغاز کتابت میں لکھہ آیا ہون اب ارسال جواب کی تاکید کے سوا اور کیا لکھون فقط * (۴۵۷)

ایضا

میان - مین تمہارے باپ کا تابع تمہارا مطیع مرح مرزا کا فرمانبردار مگر ابھی اوتہا ہون اپنے کو بھی نہین سمجھا کہ میں کون ہون

درخ صاحب کے نام کا رقعہ پہنچ جائیگا چھاپہ خرور تمہارے دئے
ہوئے میر مہدی حسن صاحب کو دئے اور باقی دن چڑھے اعیان
طبع جمع ہولیں تو وہ اوراق بھی منگا دون - غالب * (۱۸۵۸)

ایضا

شنبہ ۱۵ شعبان و فروری وقت نماز ظہر دیر اصغر سپہر سخن سرائی
مولانا علائی کے خاطر نشان و دلنشین ہو - کہ آج صبحکو ۵ یا ۶
گھڑی دن چڑھے دونون بھائی صاحب تشریف لائے مین گیا اور
ملا علی حسین خان کو بھی دیکھا تھوڑی دیر کے بعد بھائی صاحب
والدہ صاحبہ کے پاس گئے مین گھر آیا کھانا کھایا دو پہر کو تمہارا
خط پایا دو گھڑی لوٹ پوٹ کر جواب لکھا اور ڈاک مین بھجوایا -
یہہ مرض جو بھائی کو ہی اس راہ سے کہ ضد صحت ہی
مکروہ طبع ہی ورنہ ہرگز موجب خوف و خطر نہین مین
تو بھول گیا تھا اب بھائی کے بیان سے یاد آگیا کہ ۱۲ - ۱۳ برس
پہلے ایکدن ناگاہ یہہ حالت طاری ہوگئی تھی وہ موسم
جوانی کا تھا اور حضرت عادی نہ افیون تھے تنقیہ نہ فی فورا
اور نہ اسہال بعد چند روز عمل مین آیا اب سن کہولت استعمال
افیون مزید علیہ دورہ جلد جلد متواتر ہوا اضطراب از راہ محبت
ہی از روے حکمت اضطراب کی کوئی وجہ نہین - نظری مین
یکتا حکیم امام الدین خان وہ ٹونک - عملی مین چالاک حکیم
احسن اللہ خان وہ کرولی رہے - حکیم محمود خان وہ ہمسایہ
دیوار بدیوار - حکیم غلام نجف خان وہ دوست قدیم صادق الولا - حکیم
بقا کے خاندان مین دو صاحب موجود - تیسرے حکیم ماجھا

وہ بھي شریک ھوجاینگے اب آپ درمانے حکیم کون ھی ھان دو ایک
ڈاکٹر بہ اعتبار ھمقومي حکام نامور یا کوئي ایک آدہ بید سو منزوي
اور گمنام بہر حال خاطر جمع رکھو خدا کے فضل پر نظر رکھو۔
سبحان اللہ تم مجھسے سپارش کرو امین الدین خانکي کیا میرے
پہلو مین دل یا میرے دلمین ایمان جسکو محدمت بھي کہتے
ھین بقدر پرپشہ و سرمور بھي نہین معالجہ حکما کي راہ پر رھیگا
بدیمي اور صحواري مین اگر تصور کرون تو گناھگار میان ایسے موقع
مین راے اطبا مین خلاف کم واقع ہوتا ھی مرض مشخص
دوا معین سوء مزاج سادج نہین مادي ھی اور مادہ بارد ھی کوئي
طبیب سواے تنقیہ کے کچھہ تدبیر نہ سوچیگا تنقیہ مین سواے
منجحات بلغم اور کچھہ تجویز نکریگا تجویز ھی کہ دو دنکے بعد
تنقیہ خاص ھو اور ایارج کا مسہل دیا جاے اسما و آیات شفائخش
مقرر ھین رد سحر و دفع بلا انکے ذریعہ سے متصور ھی لیکن ان
ملاون اور عزایم خوانون نے نیہہ توڑ دي ھی کچھہ نہین جانتے اور
باتین بکہاتے ھین تمہارے باپ پر کوئي سحر کیون کریگا بیچارہ
الگ ایک ایسے گوشہ مین رہتا ھی کہ جبتک خاص وھاں کا قصد
نکرے کبھي کوئي وھان نجاے یہہ خیال عبث ھان خیرات و مساکین
سے طلب دعا اور اھل اللہ سے استمداد شہر مین مساکین شمار سے
باھر اھل اللہ مین ایک حافظ عبد العزیز ماتحیر شما بسلامت۔
نجاتکا طالب غالب * دن اور تاریخ اوپر لکھہ آیا ھون * (۴۵۹)

ایضا

امیدالعشان والا شان صدرہ عزیز تر از جان مرزا علاء الدین خان کو دعاے

درویشانہ غالب دیوانہ پہنچے۔ سال نگارش تمکو یاد ہوگا میں نے دبستان فارسی کا تمکو جانشین و خلیفہ قرار دیکر ایک سجل لکھدیا ہی اب جو چار کم اسی برسکی عمر ہوئی اور جانا کہ میری زندگی برسوں کیا بلکہ مہینوں کی نرہی شاید بارہ مہینے جسکو ایک برس کہتے ہیں اور جیوں ورنہ دو چار مہینے پانچ سات ہفتے دس بیس دنکی بات رہ گئی ہی اپنی ثبات حواس میں اپنے دستخط سے یہہ توقیع تمکو لکھدیتا ہوں کہ فن اردو میں نظماً و نثراً تم میرے جانشین ہو چاہئے کہ میرے جاننے والے جیسا مجھکو جانتے تھے ویسا تمکو جانیں اور جسطرح مجھکو مانتے تھے تمکو مانیں (کُلُّ شَیءٍ هَالِکٌ وَ یَبْقَی وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام) یکشنبہ سلخ صفر سنہ ۱۲۸۵ھ ۲۱ جون سنہ ۱۸۶۸ع مقام دہلی* (۴۶۰)

بنام مرزا امیر الدین احمد خان المدعو بہ فرخ مرزا

ای مردم چشم جہان بین غالب پہلے القاب کے معنی سمجھ لو یعنی چشم جہان بین غالب کی پتلی چشم جہان بین تمہارا باپ مرزا علاء الدین خان بہادر اور پتلی تم آج میں نے تمہارا خط دیکھا مجھکو بہت پسند آیا استاد کامل نہونے کے باوصف تمنے یہہ کمال حاصل کیا آفرین صد آفرین میں اپنے اور تمہارے پروردگار سے کہ وہ رب العالمین ہی یہہ دعا مانگتا ہوں کہ تمکو زیادہ نہیں تو تمہارے باپ کے برابر علم و فضل اور تمہارے پردادا حضرت فخر الدولہ نواب احمد بخش خان بہادر جنت آرامگاہ کے برابر جاہ و جلال عنایت کرے ۔ میاں تمہارے دادا نواب امین الدین خان بہادر ہیں میں تو تمہارا دلدادہ ہوں خبردار ہرجمعہ کو اپنی

عاشق

صورت مجھے دکھا جایا کرو - والدعا * دیدار کا طالب غالب* (۴۶۱)

بنام میر احمد حسین المتخلص بہ میکش

بھائی میکش - آفرین ہزار آفرین تاریخ نے مرا دیا خدا جانے وہ خرمے کس مزے کے ہونگے جنکی تاریخ ایسی ہی دیکھو صاحب (ع) قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید * تاریخ دیکھی اوسکی تعریف کے خرمے کھائینگے اوسکی تعریف کرینگے کہیں یہہ تمہارے خیال مین نہ آوے کہ یہہ حسن طلب ہی کہ ناحق تم دین محمد غریب کو دو بارہ تکلیف دو ابھی رقعہ لیکر آیا ہی ابھی خرمے لیکر آوے لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اگر بفرض محال تم یون ہی عمل مین لاؤگے اور میان دین محمد صاحب کے ہات خرمے بھجواؤگے تو ہم بھی کہینگے تازہ شی بہتر بارہ سی بہتر * (۴۶۲) x

ایضا

میان - عجب اتفاق ہی نہ مین تمہارے دیکھنے کو آسکتا ہون نہ تم میرے دیکھنے کو قدم رنجہ فرما سکتے ہو وہ قدم رنجہ کہاں سے کرو سراپا رنجہ ہو لاحول و لا قوۃ یہہ تعطیل کے دن کیا ناخوش گذرے یوسف مرزا سے میر سرفراز حسین سے تمہارا حال سن لیتا ہون اور رنج کھاتا ہون خدا تمہارے حال پر رحم کرے اور تمکو شفا دے خواہش یہہ ہی کہ ناتوانی کا عذر نکرو اور اپنا حال اپنے ہاتھ سے لکھو والدعا - اسد * (۴۶۳)

بنام جناب حکیم غلام مرتضی خانصاحب

خانصاحب جمیل المناقب حکیم غلام مرتضی خان صاحب کو غالب دردمند کا سلام - خوب یاد کیجئے کہ مجھ سے کبھی کبھی

امر مین آپکو تکلیف نہین دی اب ایک طرحکی عنایت کا سایل
ہون حامل ہذا المکتوب پنڈت جی نراین میرا یہہ خط لیکر حاضر
ہوتے ہین انکے بزرگ نواب احمد بخش خان کی سرکار مین
مناصب عالیہ اور عہدہاے جلیلہ رکھتے تھے اب موقع یہہ آیا
ہی کہ جستجوے نوکری مین پٹیالے آتے ہین آپکو میرے سر کی
قسم جہانتک ہوسکے سعی کرکے انکو موافق انکی عزت کے کوئی
منصب کوئی عہدہ دلوا دوگے تو مین یہہ جانونگا کہ تمنے مجھے
نوکر رکھوا دیا ہی برا احسانمند ہونگا - نجات کا طالب غالب *

۱۳ شوال سنہ ۱۲۸۱ ہجری * (۴۶۴)

بنام جناب حکیم غلام رضا خانصاحب

نور دیدہ و سرور دل و راحت جان اقبالنشان حکیم غلام رضا خان
کو غالب نیمجانکی دعا پہنچے - تمسے رخصت ہوکر اور تمہین خدا
کو سونپ کر روانہ رامپور ہوا موسم اچھا تھا گرمی گزر گئی تھی
جاڑا ابھی چمکا نتھا عالم اعتدال آب و ہوا سایہ و سرچشمہ جابجا
آرام سے رامپور پہنچا نوابصاحب حال بمقتضاے الولد سر لابیہ
حسن اخلاق مین نواب فردوس آرامگاہ کے برابر بلکہ بعض شیوہ و
روش مین اونسے بہتر ہین بمجرد مسند نشینی کے غلہ کا محصول
یکقلم معاف کیا علی بخش خان خانسامان کو تیس ہزار روپیہ
بابت مطالبہ سرکاری بخش دیا مفصل حالات بذل و نوال
عندالملاقات زبانی کہونگا - سنو صاحب مین فقیر آزادہ کیش ہون
دنیادار نہین مکار نہین خوشامد میرا شعار نہین جسمین جو صفات
دیکھتا ہون وہ بیان کرتا ہون نوابصاحب تو گھر بیٹھے مجھے سو

روپئے مہینا دیتے ہیں تم مجھے کیا دیتے ہو جو تمہارے باب میں میرا عقیدہ یہہ ہی کہ اگر بمثل میرا کوئی صلبی بیٹا ایسا ہوتا جیسے تم ہو تو میں اوسکو اپنا فخر و شرف جانتا علم و عقل و حلم و صدق و سداد و حلم کے جامع تورع و زہد و تقوی کے حاوی علم اخلاق میں حکماے روحانی نے سعادت کے جو مدارج لکہے ہیں وہ سب تم میں پائے جاتے ہیں پروردگار تمکو عمر طبیعی عطا کرے اور دولت و اقبال شمار سے زیادہ دے (ع)

انشا اللہ کہ ہمچنین خواہد بود * غالب * (۴۶۵)

بنام جناب ماسٹر پیارے لال صاحب

شفیق مکرم بابو پیارے لال صاحب کو سلام۔ کل رقعہ مع مسودہ بابو چندو لال صاحب کے پاس پہنچ گیا یقین ہی کہ آپکی نظر سے گزرا ہوگا اور آپ مسودہ کرنے پر متوجہ ہوئے ہونگے جلدی نہیں آپ بغور اچھی طرح تأمل سے لکہئے جب صاف ہو جائیگا مجھے دکھلئیگا میں اپنی مہر کرکے ڈاک میں بھجوا دونگا۔ ابھی ڈپٹی کمشنر بہادر کے پاس سے آیا ہوں وہ کہتے تہے کہ کل لارڈ صاحب آئینگے اور پرسوں شملے کو تشریف لیجائینگے بطریق اطلاع آپکو لکہا ہی یہہ منظور نہیں کہ عرضی آج تیار ہوجاے اور کل میں آپ دون ڈاک میں ارسال کرنا منظور ہی * راقم اسد اللہ خان غالب *

۳ اپریل سنہ ۱۸۶۶ع * (۴۶۶)

ایضا

کیوں صاحب۔ ہمسے ایسے خفا ہوگئے کہ ملنا بہی چہوڑا خیر میری تقصیر معاف کرو اور اگر ایسا ہی گناہ عظیم ہی کہ کبھی

نہ بخشا جائیگا تو وہ گناہ میرا مجھپر ظاہر کردو تاکہ مین اپنے قصور پر اطلاع پاؤن - برخوردار ہیرا سنگھہ تمہارے پاس پہنچتا ہی اور یہہ تمہارا دست گرفتہ ہی رہتک مین تمنے اُسے نوکر رکھوادیا تھا خیر وہان کی صورت بگڑ گئی اب یہہ غریب بہت تباہ ہی اور امور معاش مین سخت دل تنگ تمہین دستگیری کرو تو یہہ سنبھلے ورنہ اسکا نقش ہستی صفحۂ دہر سے مٹ جائیگا و السلام -

عنایت کا طالب غالب * (۴۶۷)

ایضا

فرزند ارجمند اقبال بلند بابو ماستر پیارے لال کو غالب ناتوان نیم جانکی دعا پہنچے - لاہور پہنچکر تمنے مجھے خط نہ بھیجا اسکی مین جتنی شکایت کرون بجا ہی تم نہین جانتے کہ مجھے تمسے کتنی محبت ہی مین تمہارا عاشق ہون اور کیونکر نہ عاشق ہون صورت کے تم اچھے سیرت کے تم اچھے شیوہ و روش کے تم اچھے خالق نے خوبیان تم مین کوٹ کوٹ کر بھردی ہین اگر میرا صلبی فرزند ایسا ہوتا جیسے تم ہو تو مین اوسکو اپنا فخر خاندان سمجھتا اور اب تم جس قوم اور جس خاندان مین ہو اوس قوم اور اوس خاندان کے ذریعہ افتخار ہو خدا تمکو سلامت رکھے اور عمر و دولت و اقبال و جاہ و جلال عطا کرے میان تمکو یاد ہی کہ مین نے تمکو سال اس سے نور چشم مرزا یوسف علی خان کے باب مین کچھہ لکھا ہی میرے اختلال حواس کا حال تم جانتے ہو خدا جانے اوسوقت کس خیالمین تھا اور مین کیا لکھہ گیا وہ جو کچھہ لکھا وہ سہل انکاری تھی اب جو کچھہ لکھتا

هون یهه راست گفتاری هی مختصر یهه یعنی مرزا یوسف علی خان عزیز بڑے عالی خاندان اور بڑے بزرگ قوم کے هین شاعر بهی بہت اچھے هین شعر خوب کہتے هین صاحب استعداد هین علم اونکو اچھا هی یهه بهی گویا مرتۂ اهل علم و فضل مین سے هین اور ترقی کے قائل هین - نور چشم مولوی میر نصیر الدین کو میری دعا کہنا * محررهٔ ۳۰ جنوری سنه ۱۸۶۸ع * (۴۶۸)

بنام منشی جواهر سنگهه صاحب جوهر

برخوردار منشی جواهر سنگهه کو بعد دعاے دوام عمر و دولت معلوم هو- خط تمہارا پہنچا خیر و عافیت تمہاری معلوم هوئی قطعے جو تمکو مطلوب تهے اوسکے حصول مین جو کوشش هیراسنگهه نے کی هی مین تمسے کہه نہین سکتا بڑی کوشش نہین روپیه صرف کیا پندرہ روپیه جو تمنے بھیجے تھے وہ اور پچیس تیس روپیه اور صرف کئے پانچ پانچ اور چار چار روپیه اور دو دو روپیه کو قطعے مول لئے اور بدواے خرید مین روپیه جدا دئے اور بدوانے مین روپیه جدا لگائے دوڑتا پھرا حکیم صاحب پاس کئی بار جاکر حضور والا کا قطعه لایا اب دوڑ رها هی ولی عهد بهادر کے دستخطی قطعه کے واسطے یقین هی که دو چار دن مین وہ بهی هات آوے اور بعد اوس قطعه کے آنے کے وہ سب کو یکجا کرکے تمہارے پاس بهیج دیگا مدد مین بهی اوسکی کر رها هون لیکن اوسنے بڑی مشقت کی آفرین صد آفرین پندرہ روپیه مین سے ایک روپیه اپنے صرف مین نہین لایا اور ماں کو عاجز کرکے اوس سے بہت روپیه لئے جب سب قطعه تمہارے پاس پہنچینگے تب اوسکا حسن خدمت تم پر

ظاہر ہوگا - کیون صاحب وہ ہماری لنگی اتنک کیون نہین آئی بہت دن ہوئے جب تمنے لکھا تھا کہ اسی ہفتہ مین بھیجونگا والدعا - اسد اللہ * (۴۶۹)

ایضا

برخوردار کامگار سعادت و اقبال نشان منشی جواہر سنگھہ جوہر کو بلب گڈہ کی تحصیلداری مبارک ہو - پیپلی سے نوح آئے نوح سے بلب‌گڈہ گڈہ اب بلب گڈہ سے دلی آؤگے انشاء اللہ - سنو صاحب حکیم مرزا جان خلف الصدق حکیم آغا جانصاحب کے تمہارے علاقۂ تحصیلداری مین بصیغۂ طبابت ملازم سرکار انگریزی ہین انکے والد ماجدمیرے پچاس برس کے دوست‌ہین مین اونکو اپنے بھائی کے برابر جانتا ہون اس صورت مین حکیم مرزا جان میرے بھتیجے اور تمہارے بھائی ہوئے لازم ہی کہ اسے یکدل و یکرنگ رہو اور اونکے مددگار بنے رہو سرکار سے یہہ عہدہ بصیغۂ دوام ہی تمکو کوئی نئی بات پیش کرنی نہوگی صرف اسی امر مین کوشش رہے کہ صورت اچھی بنی رہے سرکار کے خاطرنشان رہے کہ حکیم مرزا جان ہوشیار اور کار گزار آدمی ہی - غالب *

۲ فروری سنہ ۱۸۶۴ع * (۴۷۰)

بنام منشی ہیرا سنگھہ صاحب

نور چشم غالب عمدیدہ منشی ہیرا سنگھہ کو دعا پہنچے - تمہارا خط محررۂ ۱۱ جنوری پہنچا دورہ کا سفر سارے تمام ہوا اب جاڑون کے دن آرام سے کاٹو گھبراؤ نہین سال بھر پڑھاتے جاؤ جب لڑکا شد و بد سے آگاہ ہوجاے تب ڈپٹی کمشنر سے ترقی

کي درخواست کرنا اگر نائب تحصیلدار ہو جاؤگے تو رفتہ رفتہ اکسٹرا اسسٹنٹ ہونیکي گنجایش ہی - مدرسہ کے علاوہ میں تو نوکر نہیں ہونے ہو بابو پیارے لال کو تمہاري بدلیکا اختیار ہو نہار میں اسداسمین بابو صاحب سے کچھہ نکھونگا اور یہ یہہ خط تمہارا منشي جواهر سنگہہ کو دکھلاؤنگا ناحق اولجھو کیوں اس اولجھن سے فایدہ کیا خاطر جمع رکھو (ع) کہ رحم گر نکند مدعي خدا بکند * میں ویساهي ہوں جیسا تم دیکھہ گئے ہو اور خداکے چہونگا ایسا هي رهونگا - غالب * ۱۴ جنوري سنہ ۱۸٦۸ع * (۴٧١)

بنام منشي بہاری لال المتخلص بمشتاق

سعادتمند با کمال منشي بہاري لال کو بعد تاثیر دعاي غالب خستہ حال عمر و دولت و اقبال فراوان ہو- منشي مربہارں لال تمہارے والد ماجد کا انتقال موجب رنج و ملال هوا اگرچہ اوس رهرو جادۂ فنا سے مجہي ملاقات نتھي لیکن تمہارے تنہا اور بیمربي رہ جانیکا میں بے بہت غم کہایا خدا اونکو بخشے اور تمکو صبر عطا کرے - غالب * ۲٦ فروري سنہ ۱۸٦۸ع * (۴٧۲)

ایضا

برخوردار بہاري لال - مجھکو تمسے جو محبت هی اسکے دو سبب ہیں ایک تو یہہ کہ تمہارے حال مرحوم والد منشي مکند لال میرے بڑے پرانے یار ہیں خوشخو سگفتہ رو بدلہ گو دوسرے تمہاري سعادتمندي اور خوبي اور حلم اور بقدر حال عام اردو نظم و نثر میں تمہاري طبع کي روانی اور تمہاري قلم کي گلفشاني - مگر چونکہ تمکو مشاهدۂ اخبار اطراف اور خود اپنے مطبع کے اخبارکي

عبارت کا شغل تحریر همیشه رهتا هی نه تقلید اور انشا پردازون کے
تمهاری عبارت مین بهی املا کي غلطیان هوتي هین مین تمکو
جابجا آگاه کرتا رهتا هون خدا چاهے تو املا کي غلطي کا ملکه
زایل هوجاے مگر تمهاري فال اس نو نهال باغ دولت یعنے حکیم
غلام رضا خان کے دوام صحت کو اپنے طالع کي یاوري سمجهو یهه
دانشمند ستوده خوے امیر نامور هونیوالا اور مراتب اعلیٰ کو
پهنچنے والا هی اسکي ترقي کے ضمن مین تمهاري بهي ترقي
هونیوالي هی * شعر *

بنا دامان صاحب دولتي گیر * که مرد از صاحب دولت شود پیر

میان سچ تو یون هی که اکمل المطابع اجمل المطابع بهي هی
حکیم غلام نبي خان صاحب سلمه خوبان روزگار هین نکو خوے اور
نکو کردار هین میر فخر الدین آزاد منش اور سعادتمند نوجوان
هین کم گفتار اور مرنج و مرنجان هیں تم چارون شخص یکرنگ صدق
و صفا و مهر و ولا کے چار عنصر هو جهان آفرین تم چارون صاحبونکو
خشنود و دلشاد اور اکمل المطابع کو با رونق اور آباد رکهے۔ غالب *

۷ جون سنه ۱۸۶۸ ع * (۱۴۷۳)

تمام هوا

الحمد لله

که اول مارچ سنه ۱۸۸۳ع کو کتاب اردوی معلی کا چھاپنا
اختتام کو پہنچا *

اس کتاب کے مصنف کا نام نجم الدوله دبیر الملک اسد الله خان بہادر نظام جنگ هی اور تخلص غالب اهل دهلي مین بلقب میرزا نوشه مشہور تہے سنه ۱۲۱۲ هجري کے ماه رجب مین پیدا هوئے اور دوم دیقعده سنه ۱۲۸۵ هجري مین اس جہان سے گذر گئے اور اُسي سال اس کتاب کا طبع اول ختم هوا چنانچه اونکے شاگرد میرزا قربان علي بیگ سالک نے اونکي وفات کي تاریخ مین یهه قطعه لکھا هی *

قطعه

کیا کہون کچھه کہا نہین جاتا * لب پر نالونکا اژدهام هوا
صدمهٔ مرگ حضرت غالب * سبب رنج خاص و عام هوا
هی یہي سال طبع و سال وفات * آج اونکا سخن تمام هوا

THE

ŪRDU-I-MUALLA

OF

GHALIB

FOR THE

DEGREE OF HONOR EXAMINATION.

IN

ŪRDU

FOR

OFFICERS IN THE MILITARY AND CIVIL SERVICES.

Published by Authority

UNDER THE SUPERINTENDENCE

OF

The Secy., Board of Examiners.

PRINTED AT THE URDOO GUIDE PRESS

CALCUTTA

1883.